

موجز القاتلون

کوثر چاند پوری

قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، نئی دہلی

موجز القانون

کوشرچاند پوری



قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل

حکومت ہند

ویسٹ بلاک۔ ۱، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔ 110066

Moojizal Qanoon

By . Kauser Chandpuri

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی
سز اشاعت:

پہلا ایڈیشن : 1984

دوسرا ایڈیشن : 1988

تیسرا ایڈیشن : 1998 تعداد 1100

199۰

سلسلہ مطبوعات: 326

ڈاکٹر. ابرار بیٹہ، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ۱۰، ریٹ چارٹ، ۱۰، آری۔ کے۔ پورم،

نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

طبع : ۱۹۹۸ء، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

پیش لفظ

”ابتدا میں لفظ تھا۔ اور لفظ ہی خدا ہے“

پہلے جمادات تھے۔ ان میں نمو پیدا ہوئی تو نباتات آئے۔ نباتات میں
ذہن پیدا ہوئی تو حیوانات پیدا ہوئے۔ ان میں شعور پیدا ہوا تو بنی نوع انسان کا وجود
ہوا۔ اسی لیے فرمایا گیا ہے کہ کائنات میں جو سب سے اچھا ہے اس سے انسان کی تخلیق
ہوئی۔

انسان اور حیوان میں صرف نطق اور شعور کا فرق ہے۔ یہ شعور آپ جگہ پر
نہ نہیں سکتا۔ اُس نہ جاکے تو پھر ذہنی ترقی، روحانی ترقی اور انسان کی ترقی رہا
جائے۔ تحریر کی ایجاد سے پہلے انسان کو ہر بات پر ذرا کھنکھاتی تھی، مہر سینہ پر سینہ اٹھی
نسلوں کو پہنچاتا تھا، بہت سا سانسہ ضائع ہو جاتا تھا۔ تحریر سے لفظ اور صحتِ عمر میں اضافہ
ہوا۔ زیادہ لوگ اس میں شریک ہوئے اور انھوں نے نہ صرف مہرِ سینہ وصل کیا بلکہ اس
کے ذخیرے میں اضافہ بھی کیا۔

لفظ حقیقت اور صداقت کے اظہار کے لیے تھا، اس سے مقدس تھا۔ لکھے
ہوئے لفظ ہی، اور اس کی وجہ سے قوم اور کائنات کی تہذیب ہوئی۔ یہ لفظ، آئینہ و
نسلوں کے لیے محفوظ ہوا تو ہم وراثت کے خزانے محفوظ ہوئے۔ جو چھوٹے لکھا جا۔ کا۔
بالآخر ضائع ہو گیا۔

پہلے کتابیں ہاتھ سے نقل کی جاتی تھیں اور علم سے صرف کچھ لوگوں کے ذہن ہی سیراب ہوتے تھے۔ علم حاصل کرنے کے لیے دور دور کا سفر کرنا پڑتا تھا، جہاں کتب خانے ہوں اور ان کا درس دینے والے عالم ہوں۔ چھاپہ خانے کی ایجاد کے بعد علم کے پھیلاؤ میں وسعت آئی کیونکہ وہ کتابیں جو ہمارے تھیں اور وہ کتابیں جو مفید تھیں آسانی سے فراہم ہوئیں۔

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا بنیادی مقصد اچھی کتابیں، کم سے کم قیمت پر مہیا کرنا ہے تاکہ اردو کا دائرہ نہ صرف وسیع ہو بلکہ سارے ملک میں سمجھی جانے والی، بولی جانے والی اور پڑھی جانے والی اس زبان کی ضرورتیں پوری کی جائیں اور نصابی اور غیر نصابی کتابیں آسانی سے مناسب قیمت پر سب تک پہنچیں۔ زبان صرف ادب نہیں۔ سماجی اور طبیعی علوم کی کتابوں کی اہمیت ادبی کتابوں سے کم نہیں، کیونکہ ادب زندگی کا آئینہ ہے، زندگی سماج سے جڑی ہوئی ہے اور سماجی ارتقاء اور ذہن انسانی کی نشوونما طبیعی، انسانی علوم اور ٹکنالوجی کے بغیر ممکن نہیں۔

اب تک بیورو نے اور اب تشکیل کے بعد قومی اردو کونسل نے مختلف علوم اور فنون کی کتابیں شائع کی ہیں اور ایک مرتب پروگرام کے تحت بنیادی اہمیت کی کتابیں چھاپنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ یہ کتاب اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ امید ہے یہ اہم حتمی ضرورت کو پورا کرے گی۔ میں ماہرین سے یہ گزارش بھی کروں گا کہ اگر کوئی بات ان کو درست نظر آئے تو ہمیں لکھیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں نظر ثانی کے وقت نئی اور کردی جائے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ

ڈائریکٹر

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند، نئی دہلی

موجز القانون

فہرست مضامین

13	احوال واقعی
	باب اول
39	تقرین طب اور امور طبیہ
39	اقسام طب
39	علمی
40	عملی
40	امور طبیہ
	باب دوم
41	ارکان
	باب سوم
43	مزاج
43	مزاج غیر متدل
44	سور مزاج
	باب چہارم
45	خواص مزاج انسانی
45	با اعتبار عمر

بدن کے مخصوص مشقوں کا مزاج

باب پنجم

اخلاط

اخلاط کی تعداد

صفا

سودا

باب ششم

اعضا

اعضائے مفردہ

عظام پٹیاں

عضروں کڑیاں

رباط اور عقب

اعصاب

اوتار

اغشیہ مہلیاں

لحم (گوشت)

شحم و سہین

اور دہ۔ وزیدیں

شرائیں تڑپنے والی رگیں

اعضائے مرکب

عضو معطلی اور قابل

اعضائے رقیبہ و خادمہ

قوت میوانیہ

قوت انسانیہ

قوت طبیعیہ

58	پو حقی ضروری قوت
59	اعضائے رکیسہ کی وجہ تسمیہ
60	اعضائے حیوانیہ
60	اعضائے نفسانیہ
60	اعضائے طبیعیہ
60	اعضائے تانسلیہ
60	اعضائے رکیسہ میں باہمی تعاون
	باب ہفتم
62	ارواح
62	روح کے فوائد
63	روح کی اقسام
	باب ہشتم
64	قوتی
65	قوتائے نفسانیہ
66	قوت بدرک
67	قوت باصرہ
67	قوت سامعہ
67	قوت شامہ
67	قوت ذائقہ
67	قوت لامعہ
68	قوتائے بدرک اندرونی
68	بص مشترک
72	خیال
69	وہم
69	مانظ
69	متفرقہ

توت حیوانیہ

باب ہفتم

افعال

افعال مفردہ

افعال مرکبہ

حصہ دوم

علم الامراض و اسباب

باب اول

صحت کی تعریف

مرض کی تعریف

لاصحت و لا مرض

اجناس

اقسام مرض

باب دوم

امراض سور مزاج

باب سوم

امراض ترکیب

امراض خلقت

امراض مسطوح

امراض معتدلات

امراض عدد

طبعی زیادتی

غیر طبعی زیادتی

طبعی کمی

غیر طبعی کمی

امراض وضع

80

امراض تفرق افعال

81

باب چہارم

82

امراض اصل اور شرکی

82

امراض شرکی کی مختلف صورتیں

83

اوقات امراض

83

مرض عاد اور مزمن

83

عاد امراض

83

مرض تمت الہماذ

84

مزمن امراض

باب پنجم

84

اسباب اور ان کی تعریف

86

باب ششم

86

اسباب سستہ ضروریہ

87

ہوا

ہوا کے تغیرات

87

ہوا کے طبعی تغیرات

87

موسم گرما

87

موسم سرد

87

موسم خریف

88

موسم ربیع

88

ہوا کے غیر طبعی تغیرات

88

اسباب سادہ

89

اسباب ارضیہ

89

عرض کی تعریف

89	سندر کا قرب
89	پہاڑ کا قرب
90	مٹی کی تاثیرات
90	سرد ہوا
91	گرم ہوا
91	ہوا کے غیر طبعی تغیرات جو مخالف طبیعت ہیں
91	ماکول و مشروب
92	پانی
92	حرکت و سکون بدنی
93	حرکت و سکون ففسانی
93	نیند و بیداری و سونا جاگنا
94	جاگنے کی زیادتی
94	استفراغ و احتیاس
95	باب ہفتم
95	اسباب طبعی ضروریہ
95	اسباب جزئیہ
95	مہنات
96	میردات
96	بہفقات
96	مرطباب
97	مفسدات شکل
98	حصہ سوم
98	علم علامات تشہیص
98	باب اول
98	علامات کی تعریف

98	تعداد علامات
99	مجلس
99	گوشت سمین اور شحم
99	بال
99	پرن کارنگ
100	اعضاء کی ترکیب
100	کیفیت انفعال
100	طبعی انفعال
100	پہ نئی فضلات
	نیند اور بیداری
101	فضائی تاثرات
	باب دوم
102	عارضی مزاج اور اس کی علامات
102	صفاوی مزاج کی علامات
102	دموی مزاج کی علامات
102	بلغمی مزاج کی علامتیں
102	سوداوی مزاج کی علامتیں
103	خواب سے مزاج کی پہچان
103	علامات امراض ترکیب
103	علامات جوہرہ
104	علامات عرضیہ
104	علامات تالیسیہ
104	علامات کیا بتاتی ہیں
	باب سوم
105	بعض

105	دلائل نبض
106	نبض مرکب کی اقسام
106	زمانہ حرکت
106	قوام آل
107	زمانہ سکون
107	نبض متواتر
107	نبض متفاوت
107	نبض متوسط
107	ملمس شریان
108	رطوبت نبض
108	استوار و اختلاف
108	انتظام اور عدم انتظام
109	نبض کا وزن
	باب چہارم
110	اسباب نبض
110	شریان کی سختی
110	ضعف قوت
111	صغیر نبض اور امستلا
111	زہم اور سخت نبض
111	بحران میں نبض کی سختی
111	نام والی نبض
111	نبض منشاری
112	نبض لوجی
112	نبض دودی
112	نبض عملی

112	نبض ذنب الفاری
112	نبض مطرتی
114	نبض ذوا الفترہ
113	نبض واقع فی الوسط
	پاب پیچم
114	اقسام و دلائل بول
114	رنگ
115	زرر
115	سرخ
115	اصہب امرقانی
115	وردی
115	ناری
116	سبز قارورہ
116	سیاہ رنگ و پیشاب
116	سفید پیشاب
117	قارورے کا قوام
117	پتلا قارورہ
116	مٹائی اور گدلا پن
118	خلطت اور کدورت میں فرق
118	قارورے کی بو
118	قارورے کے جھاگ
119	قارورے کے رسوب
119	رسوب ردی
119	رسوب تدی
120	قارورے کی مقدار

باب ششم

- 121 براز کی سفیدی پاخانہ
 122 سیاہ براز پاخانہ
 122 سبز براز
 122 براز کی مقدار
 122 براز کا قوام
 122 بے سدا براز
 123 جھاگہ براز
 123 براز کی خشکی
 123 طبی براز کی ماہیت

حصہ چہارم مظانِ محبت

- 125
 126 باب اول
 طبیب کے فرائض
 126 حفظانِ محبت کی غایت

باب دوم

- 127 تہذیبِ کول
 127 غذا کے احکام
 128 دو سے غذائی
 128 نواسہ اور غذا
 128 حدِ نسی
 128 مشقتِ غذاؤں کا استعمال
 129 کھانے میں پابندی
 129 غذاؤں سے جو حد تک
 129 - غذاؤں کا علاج

- 129 بعض غذاؤں کا جمع کرنا
باب سوم
- 130 تدریر مشروب
- 130 بہترین پانی
- 131 پشتر اور کنویں کا پانی
- 131 پانی پینے کا وقت
- 131 پانی کب نہیں پینا چاہیے
- 131 جھوٹی پیاس
- 132 شراب کی اقسام
- 132 مختلف عمر کی مشروبات
- 132 شراب پینے کے اوقات
- 133 مجلسِ بارہ نوشی
- 134 شراب کے نافع
- 134 نضائی فوائد
- 134 شراب کے بدنی فوائد
- 135 مشروبات کے نقصانات
- 135 معتدل
- 136 نشہ کو روکنے والی چیزیں
- باب چہارم
- 137 حرکت و سکونِ بدنی کی تدابیر
- 138 ریاضت کا وقت
- 138 مختلف ایضاً، کی ریاضت
- باب پنجم
- 140 دگ اور ماسن کی تدبیر
- 140 دگ شکن
- 140 دگ صلب و سخت ماسن

- 140 دگک بین (نرم ماش)
- 140 دگک کثیر
- 141 دگک قلیل
- 141 دگک معتدل
- 141 دگک استداد اور دگک استرداد
- 142 **باب ششم**
- 142 نیند اور بیداری کی تداہیر
- 142 عمدہ اور افضل نیند
- 143 **باب ہفتم**
- 143 استفراغ و ہتھاس کی تداہیر
- 144 **باب ہشتم**
- 144 **تہام**
- 146 **باب نہم**
- 146 جماع
- 147 ترک جماع کے نقصانات
- 147 کثرت جماع کے نقصانات
- 147 غیر فطری جماع
- 147 جماع مصنوعہ
- 149 **باب دہم**
- 149 موسموں کی تداہیر
- 151 **حصہ پنجم**
- 151 اصول علاج امراض
- 151 **باب اول**
- 151 علاج ہذر بصر تداہیر
- 152 لطیف غذا

153	خلیظہ غذا
153	غذا اور مرض
	باب دوم
154	تدبیر دوا
155	طبیعت عضو
155	عضو کا مزاج
155	عضو کی خلقت
155	عضو کی وضع
155	عضو کی قوت
156	مقدار مرض
156	قانون وقت
156	علاج روحانی
157	تبدیل آب و ہوا
157	تبدیل وضع
157	غیر دوائی تلبیسیر
	باب سوم
158	علاج سور مزاج
	باب چہارم
159	استفراغ اور اس کے احکام
160	اسٹلا
160	قوت
160	مزاج
160	جسمانی حالت
160	اعراض لازمہ
160	عمر

- 161 وقت
- 161 ملک اور شہر
- 161 مریض کا پیشہ
- 161 مریض کی عادت
- 161 مقاصد استقراغ
- 161 عظیم موذی کا اخراج
- 161 استقراغ کی قوت برداشت
- 162 مواد
- 162 مخرج طبعی ادنیٰ ہو
- 162 نفع کے بعد استقراغ
- 163 باب پنجم
- 163 امار اور جذب مواد
- 163 امارت قرب و ہمد
- 163 باب ششم
- 165 فصد اور مسبل
- 165 فصد کی ضرورت اور تعریف
- 165 عروق معضورہ اور ان کی فصد
- 166 استقراغ مادہ
- 166 بیرونی ذرائع سے استقراغ
- 166 مسبل کی روایت نئے آنے
- 167 نئے آورہ دوا کا مسبل بن جانا
- 167 دوائے مسبل کا عمل
- 167 مسبل اور حمام
- 168 غذا مسبل اور نمینہ
- 168 باب ہفتم

169	قی۔ حجامت اور حقنہ
169	افراط تے
169	تے سے پرہیز
170	تے کرنے کا زمانہ
170	حجامت کی اقسام
171	حقنہ
171	حقنہ کی تعریف
171	حقنہ کا وقت
171	اقسام حقنہ
172	حقنہ کے اغراض و مقاصد
172	وضع مرہیز
172	باب ہشتم
173	وصیت برائے معالین
173	اجتماع امراض
173	حصہ ششم
175	ادویہ مفردہ و مرکبہ اور اخذیہ
175	باب اول
157	احکام ادویہ مفردہ اور تعریف وغیرہ
175	باب دوم
182	احکام ادویہ اور اخذیہ مفردہ
182	باب سوم
213	ادویہ مرکبہ تعریف اور خصوصیات
214	مرکبہ دوا کا مزاج
215	منفی طلوہ میٹھا جو شانہ
216	منفی منفعج

236	نفوح علو
236	نفوح مسہل صفرا
237	مطبوع خواک
237	مطبوع ایتیمون
237	فیثہ مسہلہ
237	شیاف مسہل
237	حقنہ لمینہ
238	حقنہ نمبر ۲
238	حقنہ نمبر ۳
238	حقنہ نمبر ۴
	حصہ ہفتم
239	امراض خاصہ و عامہ
	باب اول
239	وہ امراض جو مخصوص اعضاء میں لاحق ہوتے ہیں
239	گرم مزاج کی علامات
239	سرد مزاج کی علامات
240	ترمزاج کی علامات
240	خشک مزاج کی علامات
240	مرکب مزاج کی علامات
240	غلبہ صفرا کی علامات
240	خون کے غلبہ کی علامات
240	بنغم کے غالب آنے کی علامات
241	سودا کے غلبہ کی علامات
241	صداع - درد سر
242	علاج

248	شقیقہ آدم سرکارد
248	سرسام
249	پیشتر عشق
250	سیات سہری
250	رعونت اور صق
250	نیان بھول
251	مانیا
251	دامالکب
251	مانیویا
254	عشق
255	سبات بے تیزی کی نیند
256	سہر - بیداری
256	سدروہ و وار
258	کابوس
258	صرع - مرگی
261	سکتہ
262	فالج
265	تشنج
265	تسد
266	رعشہ
267	قدر
267	انفلان
268	آکھ کی بیاریاں
269	بکتر
269	رہ آشوب چشم

271	درود پنج
272	لغات
272	شرح العین الثمہ کے زثر
273	طرد
274	سبل
274	ظفرۃ - تاخوۃ
274	تقمام قیل
275	سلاق
275	برودہ
275	شعبہ: خوبانچی
276	شرناق
276	شعر منقوب والزمہ - پڑھال
276	ضعف بصر نظر کی کمزوری
278	خیالات
280	نزول انا - ہوتیا بند
280	ناک کی بیماریاں
280	نقصان سم - میٹھا کم سنگھائی دیرا
281	ناک سے ہد ہو کا آنا - نجرالافت
281	جفاف الافت
283	تکام اور نزل
286	مسوشوں دانتوں اور ہونٹوں کی بیماریاں
286	ضعف استنان
286	سربرد الاستان فی النوم
278	کرہر دنداں
287	لفظہ واسیہ

- 287 مسوڑوں کا دھینڈا ہونا
 287 درد دندان
 288 خنجر العقم
 289 قلاع
 290 سیلان لعاب و نین
 29 چہرے کی بیماریاں پھینٹا
 29۱ ماشر
 29۰ بادشنام
 292 زبان کی بیماریاں
 292 اختلق اللسان
 292 جفاف اللسان
 291 استرخاء اللسان اور شغل اللسان
 293 امراض الاذن - کان کی بیماریاں
 293 طرش - بہرہ پن
 295 ٹینن و ووی
 296 وجع الاذن
 297 قروح الاذن
 297 کان میں بانوڑ کا داخل ہونا
 297 وجود انماز فی الاذن
 298 علق کی بیماریاں
 298 خناق
 300 استرخاء اللہبات
 301 ضیق النفس
 302 نفس الانصباب
 303 سبحة الصوت

- 303 سوال
- 305 نعت الام
- 306 جو تک کا ملق میں چپک جانا
- 306 ملق میں کا شا پیرہ جانا
- 307 امراض صدوریہ
- 307 ذات الجنب اور ذات الریه
- 311 سل
- 312 امراض قلب . دل کی بیماریاں
- 312 فققان
- 315 عشش
- 316 امراض شدی ریاستان کی بیماریاں
- 317 درم پستان
- 317 پستان کو بڑھنے سے روکنا
- 317 قلت اللبن
- 318 امراض معدہ
- 318 درد معدہ
- 321 تخم اور فساد غذا
- 321 بھوک کا کم یا زائل ہو جانا
- 322 فواہش غذا کا فاسد ہو جانا
- 323 شہوت کھبی
- 323 پیاس
- 324 نقصان و بطلان ہضم
- 325 فساد ہضم
- 325 فواہش بھکی
- 327 تے مثل اور ایک فی

جگر کی بیماریاں

328

ضعف جگر

329

سرد جگر

331

نفخہ اور ریاح جگر

332

درد جگر

334

سور القنیہ

334

استسقاء

337

آنتوں کی بیماریاں

337

اسہال

344

سج اور زخم

345

مغص — مروڑ

345

قولنج

347

آنتوں کے کیڑے

349

مقعد کی بیماریاں

349

انفتاق المقعد

350

مقعد کا ڈھیلا ہونا

351

خروج المقعد

352

ورم مقعد

352

بواسیر

355

ہیچس

356

طحال اور مرارے کی بیماریاں

358

ورم طحال اور نفخہ طحال

361

امراض گردہ و مثانہ

362

سنگ گردہ

364

گردے اور مثانے کے زخم

365	ورم گردہ
366	ورم شانہ
367	قارشش شانہ
367	شانہ میں خون کا جمنہ
368	خلیج الشانہ
368	ریح الشانہ
368	مرقت ابول
369	پیشاب کا مشکل آنا
370	سسل بول اور ابول فی الغریش
371	ذیابیطس
372	تقطیر ابول
	امراض اعضائے تناسل
373	بارد منویہ کی توبیہ
373	استاویگی یعنی محفوظہ فلسفہ
373	شہوت کی کثرت
374	قوت باہ کی کمی
375	باہ پیدا کرنے والی دوائیں
377	خواہش جماع کی زیادتی
377	کثرت اقلام
378	بغیر شہوت کے استادگی کی زیادتی
379	اہنہ
381	معالجات مخصوصہ
381	صنیع قبل
382	امراض رحم
382	عقربا نجورین

384	سبب حمل دوائیں
385	حمل کی علامات اور اس کے احکام
385	استقرار حمل کا امتحان
386	استقاط حمل
387	استقاط کی علامات
387	زمانہ حمل کی امتیاط
388	تسبیل ولادت
389	کثرت طمت
390	اعتباس طمت
391	رتق یا ارتقا
392	انزلاق الرحم
392	رجا۔ حمل کا ذب
393	اختلاق الرحم
394	نفوذ رحم
395	عارضش رحم
395	شقاق رحم
396	قروح رحم
396	ورم رحم
398	چند مختلف بیماریاں
398	ورم خصیہ
399	فتق
400	پیشت کی بیماریاں
400	حدبہ اور ریاح افرسہ
401	وجع الظهر۔ کمر کا درد
402	امراض اعصابے طرفیہ

402	دوالی
402	فیل پا
403	دبج المغاصل
404	عرق النساء
404	دبج انورک
404	نقرس
	باب دوم
409	امراض اعضائے غیر مخصوصہ
409	حیات
410	دموی قہی
410	صفاوی
411	حمی دموی
411	حمی مرکبہ
412	حمی یوم
413	سونوٹس
413	حمی دموی عضنی
415	حمی صفاوی
418	حمی بلغمی
421	حمی سوداوی
423	حمی نس سدر ربیع
423	دق
425	حمی مرکبہ
426	شظرائف
426	بحران
428	بحران کی علامت اور اقسام

428	بحران خراجی
429	بحران کی علامتیں
430	بحران محمود
430	بحران ردی
431	علامات محمود
431	علامات ردی
432	ایام بحران کی شناخت
432	بحران کے دنوں کی تعیین
433	یوم انذار
434	عاد امراض
434	عاد مزمن امراض
434	برائی بیماریاں
435	اورام و بشور ساہدام اور دباؤنبرد
437	بعضی اورام
437	سوزنی ورم
438	دبیلہ اور خراج
439	دباہیل
439	بشور
440	ششہنی پتی
440	نملہ
441	جرہ اور نارفامسی
442	نفاحات اور نفاقت
442	پتچک اور خسرد
443	عقد اور جرب
444	ہذام

- 446 و بائی بیماریاں اور ان سے تحفظ
 447 و با سے محفوظ رہنے کی تدابیر
 447 ضربہ اور سقطہ وغیرہ
 449 زینت بناؤ سنگار
 449 سر میں بالوں کی کمی
 450 دارالمیہ اور دارالقلب
 451 بالوں کو نکلنے سے روکنا
 452 بالوں کا پھٹنا اور ٹوٹنا
 452 بڑھا پا
 453 پیشانی کے بالوں کا اوجھا
 463 احوال جلد
 454 نش برشس یعنی تس اور جمائیں
 454 چوٹ کے نشانات
 455 بہن اور برس
 455 رنگ کا تحفظ
 456 بغل گند
 456 قمل جوں
 457 قوبا - داد
 457 احوال بدن
 457 لاغری - دیلاہن
 459 سمن مفرط - بہت زیادہ مٹا پا
 460 سوم
 461 زہر خوردہ کا علاج
 462 خراب جانوروں کے سطوں سے احتراز
 462 سانپوں کا بھگانا

462	بچڑوں کا بھگانا
463	پتوڑوں کا بھگانا
463	پھڑوں کا بھگانا
464	چوہوں کا بھگانا
464	چونٹوں کا بھگانا
464	کھیتوں کا بھگانا
464	رہڑوں کا بھگانا
464	گھریلوں کا بھگانا
464	دیکھ کا بھگانا

احوالِ واقعی

قدیم طب اپنی ہزاروں سالہ تاریخی اہمیت اور افادیت کا ہمیشہ مظاہرہ کرتی رہی ہے عہدِ حاضرہ میں حکومت نے بھی اس پر عوامی گرویدگی اور وابہانہ دلچسپی کے پیش نظر گوشہٴ اتفاقات ہندول کیا ہے لیکن حکومت کے حلقوں سے جو تھوڑی بہت توجہ کی جا رہی ہے اس سے اس کس پیرسی کی تلافی نہیں ہو سکتی جس کا یہ فن شریف اب تک شکار رہا ہے تاہم ملک کی سیکولر گورنمنٹ نے اپنے کردار کو خروج ہونے سے بچانے کا عزم ضرور کر لیا ہے مستقبل ہی اس کا ثبوت دے سکے گا کہ وہ کس حد تک اپنے مبارک انازے میں کامیاب ہو سکے گی طبِ قدیم کو عربی، فارسی اور اردو سے گہرا تعلق رہا ہے جو اس وقت بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا عربی اور فارسی کو ہندوستان میں سرکاری سطح پر مقبولیت حاصل ہے اور اردو کو قومی قانون کی رو سے پہلے ہی ملنے لگا ہے۔ ان کی فہرست میں شامل کیا جا چکا ہے اس بنا پر ان زبانوں سے طب کی تاریخی وابستگی کو غلط نہیں کہا جاسکتا۔ حکومت کی سہل توجہی کے لیے اسے وجہ جواز قرار دیا جاسکتا ہے۔ امر موجب مسرت ہے کہ ترقی اردو بورڈ نے طب کی بعض تاریخات کو اپنے اشاعتی منصوبے میں شامل کیا ہے اور دو ایک کتابیں کافی اہتمام سے شائع کی ہیں یہ ایک اچھی اور بہت اچھی مثال ہے۔ اربابِ فن کا فرض ہے کہ وہ فنی کتابیں موزوں انداز سے مرتب کر کے بورڈ کے ساتھ تعاون کریں طبِ قدیم کو جس کو بجا طور پر ہندوستانی طب کہا جاسکتا ہے ہندوستانی باشندوں کو

اپنے طلق گردیدگی اور دائرۂ عقیدت میں صدیوں سے داخل کر رکھا ہے وہ شروع ہی سے اس کی افادیت کا اعتراف کرتے رہے ہیں اور اس سے برابر فائدہ اٹھا رہے ہیں ہدیہ میڈیکل سائنس کی حریت انگیز بک بوش رپارٹیوں کے باوجود اس کی مقبولیت برقرار ہے یہ سب کچھ بے دہ نہیں ہے اس کے بہت سے اسباب ہیں اول تو عوام اسے اپنے مزاج اور معنی آب و ہوا کے مطابق پاتے ہیں اس کی تمام دوائیں چاہے مفرد ہوں یا مرکب ان کے طبائع سے پوری موافقت اور یکسانیت رکھتی ہیں اس طبعی علاج میں مزاج کو بنیادی حیثیت دی گئی ہے۔ انسانی مزاج موسموں کا مزاج اور خود دواؤں کے مزاج کو علاج معالجہ کی اساس سمجھا گیا ہے جو چیز استعمال کی جاتی ہے وہ ان سب مزاجوں سے ہم آہنگ ہوتی ہے اور انفرادی طور پر انسانی مزاج عمر اور سن و سال کے ساتھ بھی مطابقت رکھتی ہے۔ ملک کا مزاج موسمی تغیرات کے اثر سے تبدیل ہوتا رہتا ہے اس لیے کوئی دوا برآمدی کو ہر عمر اور ہر موسم میں نیز ہر مقام پر موافق نہیں آسکتی یہ بات طبیب کی ذہانت اور تجربہ پر موقوف ہے کہ نسخہ تجویز کرتے وقت تمام امور پر غور کر لے اسی طریق علاج کی ایک اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ ایسی بڑی بوٹیوں پر اعتماد کرتا ہے اگر کوئی وقت ایسا آجائے کہ بیرونی ملک سے دواؤں کی درآمد بند ہو جائے تو طبیب قدیم کے حاملین ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتے وہ اپنے فن کی عظمت اور شفا بخشی کا ثبوت دیتے رہیں گے اگر اس فن میں اتنی خصوصیات نہ ہوتیں تو نہ جانے کب کا پردۂ فنا میں روپوش ہو گیا ہوتا اس کی طویل زندگی ہی اس امر کی شہادت ہے کہ اس میں انسانی زندگی کی حفاظت کے وہ عناصر موجود ہیں جو ہر حالت میں کوششوں اور معجزوں کا اظہار کر سکتے ہیں کہا جاتا ہے کہ جب تک نفس باطن کا رابطہ انسانی جسم سے استوار رہتا ہے اس میں حیات باقی رہتی ہے اور جب یہ راستہ منقطع ہو جاتا ہے تو زندگی موت کے لیے جگہ خالی کر دیتی ہے۔ اجزائے بدن منتشر اور منتقض ہو جاتے ہیں طبیب قدیم کا غلط مزاج ہی دراصل اس کا نفس ناطق ہے اسی کی بدولت وہ زندہ ہے اور اب تک زندہ رہے گی۔ میں نے ابھی اس فن کو ہندوستانی طب سے موسوم کیا ہے یہ کوئی غلاف واقعہ بات نہیں بلکہ ایک واضح حقیقت ہے جس کو تاریخ کی پشت پناہی حاصل ہے یونانی طب کا

آغاز جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یونان سے ہوا وہاں کے مشہور عالم حکیموں 'فلاسٹروفوں اور علم و دانش کے علمبرداروں نے نہایت تحقیق و کاوش اور دیدہ دری سے اس کی بنیاد رکھی اصول و ضوابط مرتب کیے ان میں عہد بہ عہد تبدیلی اور ترقی ہوتی رہی اور انسانی حیات کے تحفظ اور بقائے صحت کی استعداد پیدا کی جاتی رہی لیکن علوم و فنون کسی ملک و قوم کی جاگیر نہیں ہوتے انھیں زرد و جو اہر کی طرح تجزیوں میں منقسم نہیں کیا جاسکتا وہ ہوا اور پانی کی طرح پھلتے اور بہتے ہوئے کہیں سے کہیں بہتے جاتے ہیں اور جہاں پہنچتے ہیں وہاں کی فضا اور آب و ہوا میں رچ بس کر مقامی خصائص کو اپنا لیتے ہیں طب یونانی کو بھی حالات نے ارض یونان سے نکلنے پر مجبور کیا چنانچہ وہ اپنے لمبا و بادا یونان سے چل کر ارض عرب میں پہنچ گئی عرب کے دانشوروں نے کھلے دل سے غیر مقدم کیا اور اپنی ضروریات اور ملکی تقاضوں کے مطابق اس میں تغیرات کیے اس طرح اپنے علمی خزانے کو یونانی جو اہرات سے مموں کرنے کی کامیاب کوشش کی عرب سے چل کر یہ بحر میں داخل ہوئی اور ایرانی اطباء کی دانسوری کے نمونے ساتھ لائی یہاں کے صاحبان بصیرت نے بھی اس سے سرد مہری سلوک نہیں کیا بلکہ گرم چوستی کے ساتھ قبول کیا۔ ایران میں بھی اسے ارتقائی عمل اور تجربات سے دوچار ہونا پڑا اس کا قدیم لباس اہلراتو نہیں گیا مگر اس میں پیوند کاری ضرور کی گئی اس ملک میں اس کی ہمہ گیری میں مزید اضافے کیے گئے اس کو فارسی کا لباس بھی زیب تن کرنا پڑا لیکن عربی قبا کو اس نے اتار کر پھینک نہیں دیا۔ یونانی کتابوں کے تراجم پہلے بھی طب میں کیے جاپچکے تھے وہ یہاں بھی کام آئے ایرانی دیدہ وروں نے اس فن میں ضروری اضافے کیے اس کے سن و معیار میں رقت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ تالیف و تصنیف کا سلسلہ بھی جاری رہا لیکن اس علمی سمندر میں پھر طوفان آیا لاڈ-بجزر کی کیفیت رونما ہوئی جس نے اس کو وادی گنگ و جہنم میں پہنچا دیا۔ ہندوستان عہد قدیم سے علم و تمدن کا گہوارہ رہا ہے ہمارے سر بنگلہ پوٹیوں نے کبھی علمی ہواؤں کا راستہ نہیں بدو کا چنا چھ ارض ہند نے طب قدیم کے جیسے ہندوستان ہی اس فن شریف کے سفر کی آخری منزل تھی یہاں ہر طرف سے رشتے توڑ کر اسے آرام و سکون سے قیام کرنا تھا یہیں رہ کر اسے ہندوستانی طب کی حیثیت بھی اختیار کرنی تھی۔

مقامی اور باہر سے آئے ہوئے فضلاء نے عربی، فارسی اور اردو میں بے شمار قیمتی اور مفید تصانیف پیش کیں جس میں ملکی ادویہ کے خواص اور تاثیرات سے بھی بہت کی گئی ہے اس طرح اس عوامی اور جمہوری فن نے اپنے تاریخی کردار کا حصہ ادا کیا ہے بعض کتابوں کے ہندی میں تراجم ہوئے مفید حکومت کے آخری عہد میں ویدک سے بھی فائدہ اٹھایا گیا۔ حکیم اجل خاں کے اسلاف میں حکیم شریف خاں پہلے طبیب تھے جنہوں نے کشتوں کا استعمال شروع کیا اب تک ایسی کوئی روایت نہیں تھی۔ احرار کا عمل بعض چیزوں پر ضروری کیا جاتا تھا مگر اسی پر کشتہ کی تعریف صادق نہیں آتی۔ مقامی اطباء نے ایسی مفرد اور مرکب دواؤں سے علاج معالجہ شروع کیا جو باشندگان ہند کے مزاج، حالات اور طبائع سے پوری مطابقت رکھتی تھیں اس تفصیل گفتگو کا مقصد صرف یہ واضح کرنا ہے کہ طب کو محض تاریخ کے نقطہ نظر ہی سے یونانی یا اسلامی کہا جا سکتا ہے ورنہ حقیقتاً یہ ہر لحاظ سے ہندوستانی ہے جن ممالک سے اس نے سفر کا آغاز کیا تھا وہاں کے لوگ اسے فراموش کر چکے ہیں لیکن ہندوستانیوں نے اس فن کو اپنا سمجھ کر اس کی سرپرستی کی ہے۔ موجودہ حکومت جو کچھ کر رہی ہے وہ عوام کے جذبات و محسوسات کے احترام ہی میں کر رہی ہے اور اسی احترام میں اسے مزید اور نٹوس اقدامات کرنے چاہئیں۔

ترقی اردو بورڈ نے مجھے موجودہ قانون اردو لکھنے کی طرف متوجہ کیا میں نے اس ذمہ داری کو قبول کر لیا یہ کتاب جو عربی میں ہے شیخ الریش کی مشہور عالم کتاب "قانون" کا خلاصہ ہے جس نے سات سو برس تک یورپ کے طبی ماحول پر فرماں روائی کی ہے "موجودہ قانون" جو اس وقت آپ کے پیش نظر ہے اس کو ہالینوس ثانی علامہ الدین ابوالحسن علی ابن ابی الحزم القرظی المعروف بہ ابن نفیس دامتونی ۶۸۶ھ یا ۶۸۷ھ نے لکھا تھا اس اختصار میں ایجاد کا اندازہ صحیح معنی میں "موجودہ قانون" طلبائے طب کے لیے پراثر یا قاعدہ بنیادی کے قائم مقام ہے اس کو پڑھنے کے بعد اس فن کی سطوات کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے علامہ قرظی نے موجز میں تمام فنی مسائل کو عام فہم انداز میں پیش کر دیا ہے اسی لیے اس کو دینائے طب میں بہت مقبولیت حاصل ہے اور اکثر فضلاء نے اس کی شرحیں بھی کی ہیں اور نفیس بن

عوض کرمانی شیخ جمال الدین الاقرائی مدیدگادرونی کی شرح مدیدی کی شرح
مدیدی کے نام سے مشہور اور داخل درس ہے شیخ جمال الدین کی شرح کا نام
الاقرائی ہے شیخ الرئیس کی کتاب القانون کی یہ تلمیض دنیائے اسلام کے علاوہ
یورپ میں بھی پڑھائی جاتی رہی ہے اس کو صحیح معنی میں جس انسان کو پڑیا کہتا
چاہئے یہ مترجموں صدی بیسویں تک یورپ میں داخل نصاب رہی ہے ہندوستان اور پاکستان
میں اب تک پڑھائی جا رہی ہے اس کے اردو تراجم بھی ہو چکے ہیں لیکن وہ کلمات تک ہی
محدود ہیں چونکہ قانون شیخ بہت عظیم کتاب ہے اس لیے اس کے خلاصے بھی کیے گئے
ہیں جن میں سے دو بہت مشہور ہیں ایک قانونچند میں کے مصنف محمود بن محمد عرفی الخوارزمی
میں فارسی میں قانونچند کی شرح حکیم محمد ارزانی نے مفرح القلوب کے نام سے کی ہے دوسرا
غلامہ موجز القانون ہے جس کو علاء الدین قرظی نے تصنیف کیا ہے موجز القانون کے مخطوطات
دنیا بھر کی لائبریریوں میں موجود ہیں ہندوستان اور پاکستان میں یہ کتاب بار بار شائع ہو چکی ہے
جو اس کی مقبولیت اور افادیت کی روشن دلیل ہے اس کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ اس میں
پورے طبی فزائے کو ایک جگہ کر دیا گیا ہے یہ میرے کمزور ہاتھوں سے پائیکھیل کو پہنچا ہے توقع
ہے کہ جلد ہی کتابی صورت میں شائع ہو جائے گا اس کتاب میں اول سے آخر تک اطباء اور طب
کے طالب علموں کی فنی عملی اور درسی ضروریات اور مشکلات کا خیال رکھا گیا ہے زبان سلیس
اور عام فہم ہے اس کی موجودگی دوسری کتابوں کے مطالعے سے مستغنی کر دے گی اس میں جو
معلومات پیش کی گئی ہیں وہ اس قدیم اور شریف فن کی ہزاروں سالہ کاوشوں کا عطر ہیں ان
کاوشوں نے یورپ کے اکثر ممالک کو متاثر کیا ہے جدید اطباء بھی اس تاریخی حقیقت سے
انکار نہیں کر سکتے ترقی اردو بورڈ نے اب تک چند طبی کتابوں کی طباعت و اشاعت میں
جس شانگل، تہذیب اور سلیقہ کا ثبوت دیا ہے اس کے پیش نظر امید کی جاسکتی ہے کہ
موجز القانون اردو کو بھی ان چیزوں میں سے وافر حصے ملے گا اس میں وہی معلومات ملیں گی
جو طلباء اور ارباب فن کے لیے ضروری اور ناگزیر ہیں یقین ہے کہ حاملین فن اس کا
پر جوش خیر مقدم کریں گے۔

حکیم کوثر چاند پوری

حصہ اول

باب اول

تعریف طب اور امور طبیہ

طب اس علم کو کہتے ہیں جس سے جسم انسان کے حالات صحت اور مرض کے اعتبار سے معلوم ہوتے ہیں اس فن کی غایت یہ ہے کہ صحت کی صورت میں اس کی حفاظت کی جائے تاکہ بیماری کا حملہ نہ ہو سکے اگر بیماری لاحق ہو جائے تو اس کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔

اقسام طب

طب کی دو قسمیں ہیں

۱۔ طبی

جس کو نظری بھی کہتے ہیں اس میں جو چیزیں بیان کی جاتی ہیں ان کا عمل سے کوئی علاقہ نہیں صرف ان باتوں کو سمجھ لیا جاتا ہے جو قسم طبی میں بیان کی جاتی ہیں مثلاً آدمی کے بدن میں کتنے اعصاب یا عضلات ہوتے ہیں اور آنکھ میں پردوں اور رطوبات کی تعداد کیا ہے۔

۲۔ عملی

اس میں وہ باتیں ہوتی ہیں جن کا تعلق عمل سے ہے مثلاً دستوں میں کس قسم کی دوائیں دینی چاہئیں اور دوسرے دور کرنے کی غرض سے کیا تدبیر کی جائے طب کے یہ دونوں حصے اصل میں علم ہی ہیں اگرچہ دوسرے حصہ کو عملی کہا جاتا ہے۔

علمی یعنی نظری کے بھی چار اجزاء ہیں (۱) امور طبیعیہ کا علم (۲) بدن انسان کے حالات کا علم (۳) اسباب کا علم (۴) علامات کا علم۔

امور طبیعیہ

ان سے مراد وہ چند چیزیں ہیں جن سے آدمی کا بدن تیار ہوا ہے انھیں پرہم کا دار و مدار ہے اگر ان میں سے ایک چیز بھی کم ہو جائے تو آدمی کا بدن بھی معدوم ہو جائے گا۔ یہی چند چیزیں بدن کے اجزاء میں داخل ہیں ان کے مجموعے ہی کو بدن سے موسوم کیا جاتا ہے اور طبیعیہ طبیعت سے منسوب ہیں ان کی تعداد سات ہے (۱) کان (۲) مزاج (۳) اخلاط (۴) ارواح (۵) قوی (۶) اعضاء (۷) افعال۔

باب دوم

ارکان

چار ہیں۔

- ۱۔ آگ اس کو عربی میں نار کہتے ہیں یہ گرم اور خشک ہے۔
- ۲۔ ہوا یہ گرم اور تر ہے۔
- ۳۔ پانی سرد اور تر ہے۔
- ۴۔ مٹی جو عربی میں ارض کہلاتی ہے سرد و خشک ہوتی ہے۔

ارکان وہ سادہ یعنی بسیط اجسام ہیں جن سے حیوانات، نباتات اور جمادات عالم وجود میں آتے ہیں دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو ارکان سے نہ بنتی ہو ان چیزوں کو جو ارکان سے بنتی ہیں مرکب کہتے ہیں ارکان کے سلسلہ میں ابھی بسیط کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کسی طرح تجزیہ کیا جائے ان میں آگ، آگ، خاصیتوں کے اجزاء نہیں ملیں گے بسیط کے مقابلہ میں مرکب کا لفظ استعمال ہوتا ہے یہ مختلف خاصیتوں کے اجزاء سے مل کر بنتا ہے ارکان کے دو نام اور بھی ہیں (۱) عناصر (۲) اسطقات عناصر کی تعداد میں اختلاف کیا گیا ہے بعض نے ایک ہی عنصر تسلیم کیا ہے بعض دو کے قائل ہیں ایک جماعت ایسی ہے جس کے نزدیک عناصر تین ہیں مگر جو نظریہ مشہور اور مقبول ہے وہ یہ ہے کہ عناصر چار ہیں جو جزاقانون میں اسی نظریہ کا اتباع کیا گیا ہے۔ ایک ایسی جماعت بھی موجود ہے جو عناصر کو غیر محدود خیال

کرتی ہے اس کی رائے میں کوئی عنصر خاص نہیں دنیا میں جتنی چیزیں پائی جاتی ہیں وہ سب مرکب ہیں آگ ہوا پانی اور مٹی میں سے کوئی عنصر اس جماعت کے نزدیک بسط ہے۔

باب سوم

مزاج

مزاج کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک معتدل ہے آٹھ غیر معتدل لیکن معتدل کا لفظ تقادل یعنی برابری سے مشتق نہیں ہے جس کا مطلب ساری کیفیتوں کا برابر ہونا ہے اس قسم کو معتدل قطعی کہتے ہیں اس کا وجود دنیا میں نہیں ہے اس اصطلاح کا مطلب تقسیم میں انصاف سے کام لینا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ جس مرکب میں جو عناصر داخل ہوں اگر ان کا تناسب اور توازن مرکب کے ضروری افعال اور خصوصیات کے مطابق ہے تو اسی کو مزاج معتدل کہیں گے طب میں اسی کو معتدل طبی کہتے ہیں اعتبار سے عام حیوانات، نباتات اور جمادات کو معتدل تسلیم کیا جائے گا بشرطیکہ وہ طبعی حالت پر ہوں اسی طرح تمام اعضا یعنی ہڈی کمری گوشت اور چربی وغیرہ کو معتدل سمجھا جائے گا لیکن شرط یہی ہے کہ وہ عناصر کے طبعی تناسب پر قائم ہوں اگر کسی مرکب میں عناصر کا طبعی اور موزوں تناسب قائم نہیں ہے تو اسے غیر معتدل سمجھا جائے گا اس حالت میں اس مرکب کے افعال صحیح نہیں رہتے ان میں خلل آجاتا ہے اگر وہ مرکب انسان، حیوان یا نبات ہے تو اس کی تندرستی برقرار نہیں رہ سکتی۔

مزاج غیر معتدل

کی بھی دو قسمیں ہیں۔

۱- مفرد

۲- مرکب

پھر غیر معتدل مفرد کی چار قسمیں کی گئی ہیں

۱- حار و گرم،

۲- بارو و سرد،

۳- یا بس (خشک)

۴- رطب (تر)

غیر معتدل مرکب کی بھی چار قسمیں ہیں

۱- حار و یا بس (گرم اور خشک)

۲- حار و رطب (گرم اور تر)

۳- بارو و یا بس (سرد اور خشک)

۴- بارو و رطب (سرد اور تر)

مزاج مفرد یعنی غیر معتدل مفرد کا یہ مطلب ہے کہ اس میں ایک ہی کیفیت زیادہ ہو مثلاً صرف گرمی یا صرف سردی معتدل سے زیادہ ہو اور مزاج غیر معتدل مرکب سے مراد یہ ہے کہ اس میں ایک ساتھ دو کیفیتیں ضرورت سے زیادہ ہوں مثلاً گرمی اور خشکی معتدل سے زیادہ ہو یا سردی اور خشکی کی زیادتی ہو۔

سور مزاج

سور عربی میں خرابی یا بگاڑ کو کہتے ہیں۔ سور مزاج طب کی اصطلاح ہے اس سے مراد مزاج غیر معتدل ہی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی آٹھ اقسام ہیں۔ چار مفرد اور چار مرکب۔

باب چہارم

خواص مزاج انسانی

باعتبار سکونت

تمام مزاجوں میں آدمی کا زیادہ معتدل تسلیم کیا گیا ہے اور انسان کی مختلف قسم یا اصناف میں خطا استوا کے باشندے زیادہ معتدل ہیں اس کے بعد چوتھی اقلیم کے رہنے والوں کا نمبر ہے۔

باعتبار عمر

عمر کے لحاظ سے جوانوں کو زیادہ معتدل کہا گیا ہے یوں تو بچے گرمی میں جوانوں سے کم نہیں برابر ہی ہوتے ہیں مگر بچوں میں رطوبت کی زیادتی ہوتی ہے جو بچوں کی گرمی کو ملکا کر دیتی ہے اور جوانوں کی گرمی تیز ہوتی ہے کیونکہ ان میں رطوبت بچوں کے مقابلہ میں کم ہوتی ہے اور صیڑ اور بوڑھے آدمی سرد اور خشک ہوتے ہیں لیکن بوڑھوں میں ایک اوپری رطوبت زیادہ پائی جاتی ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے سوکھی لکڑی پانی میں ڈال کر بھگوئی گئی ہو اس کی یہ تری بالکل اوپری ہوتی ہے۔

بدن کے مخصوص حصوں کا مزاج

شہادت کی انگلی کی آخری پور جسمانی اعضاء میں زیادہ معتدل ہوتی ہے پھر

دوسری انگلیوں کے اگلے پوروں کی جلد اس کے بعد اگلی کی عام جلد کو معتدل مانا گیا ہے پھر تیشلی کے گڑھے کی جلد بھرتیشلی کی جلد اس کے بعد پورے بدن کی عام جلد معتدل خیال کی گئی ہے۔

اعضار میں قلب یعنی دل سب سے زیادہ گرم ہوتا ہے پھر جگر اور اس کے بعد گوشت گرم ہوتا ہے اور ہڈی بدن کے تمام اعضا میں سب سے زیادہ سرد ہے پھر کڑی کا نمبر آتا ہے کڑی کے بعد رباط پھر پٹھے اور اس کے بعد حرام مغز پھر دماغ سرد خیال کیا جاتا ہے اور سارے اعضا میں سین یعنی پتلی چربی زیادہ تر ہوتی ہے اس کے بعد موٹی چربی دشمن، پھر ڈھیلا گوشت، لحم رخو، اس کے بعد دماغ پھر حرام مغز تر ہوتا ہے اور بال بدن کے تمام اعضا سے زیادہ خشک ہوتے ہیں پھر ہڈی اس کے بعد کڑی اور اعصاب خشک سمجھے جاتے ہیں۔

باب پنجم اخلاط

مورطبیہ میں اخلاط کی جگہ تیسری ہے اخلاط جمع ہے غلط کی اور غلط ملی ہوئی چیز کو کہتے ہیں طبی نقطہ نظر سے غلط بدن کی وہ رطوبت ہے جو غذا کے تغیر اور استنزاف سے بنتی ہے یعنی بھم معدی اور بھم کبدی کے بعد جسم میں تیار ہوتی ہے دوسرے اخلاط میں اسی بات کو یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ غلط انسان کے بدن کا وہ جسم طلب سہال (بسنے والا) ہے جو غذا کے بھم اور تغیر سے پیدا ہوتا ہے آدمی جو چھبیریاں کھاتا ہے۔ اخلاط کا مسئلہ ذرا وضاحت چاہتا ہے اس لیے تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔ آپ جو چیزیں کھاتے ہیں وہ ایک قسم کی شہیں طرح طرح کی ہوتی ہیں ان پر سند ہی سے بھم کا عمل شروع ہو جاتا ہے اس کے بعد معدہ اور آنتوں میں بچک کر وہ حرارت اور ہضم رطوبات ان میں تبدیلیاں کرتی ہیں اور یہ کیلوس کی شکل اختیار کر لیتی ہیں یہ کیلوس یا غذاؤں کا خلاصہ رگوں کے راستے سے جگر اور دوسرے اعضا میں چلا جاتا ہے وہاں بہت سی تبدیلیوں کے بعد کئی قسم کی رطوبات نسیا ہو جاتی ہیں انہیں کا نام اخلاط ہے جن کے بنانے میں سارے اعضاء اپنا اپنا حصہ ادا کرتے ہیں جگر سب سے زیادہ اور اہم کام انجام دیتا ہے۔ اخلاط کا تصور سب سے پہلے بقراط نے پیش کیا ہے وہی اخلاط کے نظریہ کا بانی ہے کیلوس یعنی غذا کا خلاصہ ماسار (عقا اور باب الکلبہ و ساطت سے سیدھا جگر میں جاتا ہے

لیکن کچھ حصے عروقِ مجاذبہ کی راہ سے ویدوں میں بھی پہنچ جاتے ہیں اس طرح وہ خون کے دھارے یا آبشار میں شامل ہو کر ہلکے میں پہنچ جاتے ہیں۔ غذا اور اس کے غلاموں کو چار حصوں کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے یعنی (۱) ہضم معدی (۲) ہضم کیدی (۳) ہضم عروقی (۴) ہضم عضوی۔ اس طرح کل چار ہضم ہیں یوں بدن میں ہر جگہ اور ہر گھڑی تغیر اور تبدیلیوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے ان چار ہضموں سے بدن میں ان گنت چیزیں تیار ہو کر خون میں ملتی رہتی ہیں ان سب کو خون ہی سے مہسوم کیا جاتا ہے خون جو بہت سی چیزوں کا مجموعہ یا مخلوط ہے تمام اعضاء کو غذا کی رسد پہنچاتا ہے اور اعضاء کے فضلات بھی اسی میں ملے رہتے ہیں اعضاء میں خون کی رسد پہنچنے کا طریقہ یہ ہے کہ رگوں میں جو رطوبتیں بھری ہوئی ہیں ان کا عطر یا جوہر شریبہ کی دیواروں سے رس کر ان سوراخوں یا تہادیف میں پہنچ جاتا ہے جو ان کی بناوٹ میں موجود ہیں اس کے بعد اعضاء کی قوتِ مجاذبہ ان کو جس کراہی اپنی ساخت میں ملا لیتی ہے اور قوتِ مغیرہ اس میں تبدیلیاں کر کے اعضاء کے رنگ، قوام اور مزاج میں ڈھال لیتی ہے۔

اخلاط کی تعداد

چار ہے

- ۱۔ خون یہ اخلاط میں سب سے بہتر ہے۔
- ۲۔ بلغم یہ خون کے بعد کی چیز ہے اس کو خون کا خلیقہ کہا جاتا ہے۔
- ۳۔ صفرا۔
- ۴۔ سودا۔ یہ سب کے آخر میں ہے۔

بقراط کا بیان ہے کہ خون میں سرخ اجزاء کے ہمراہ سفید، زرد اور سیاہ اجزاء بھی پائے جاتے ہیں لیکن آخر کے تینوں الگ خون میں دیے رہتے ہیں ان چاروں اجزاء کو اخلاط اربعہ (چار اخلاط) کہا جاتا ہے ان میں پر آدمی کی زندگی اور بیماری کا دار و مدار ہے۔ خون میں بلغم صفرا اور سودا کی آمیزش نہایت یکساں نہ اسب کے ساتھ ہوتی ہے جب اس تناسب میں مقدار یا کیفیت کے اعتبار سے

کی یا زیادتی ہو جاتی ہے تو سدرستی برقرار نہیں رہتی۔

خون کا مزاج گرم اور تر ہے اس سے بدن کو غذائتی ہے خون طبعی اور غیر طبعی دو طرح کا ہوتا ہے طبعی خون سرخ رنگ اور بدبو سے خالی نیز معتدل قوام کا ہوتا ہے اس کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ غیر طبعی خون وہ ہے جو رنگ، قوام اور ذائقہ کے لحاظ سے طبعی خون کے مخالف ہو خون کے بعد بلغم کا نمبر ہے اس کا مزاج سرد اور تر (بارد و رطب) ہے اس کا فائدہ یہ ہے کہ جس وقت بدن میں غذا، خون، کی کمی ہو جاتی ہے یا غذا باقی نہیں رہتی تو بلغم خون میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ اعضا، رگوں کو تر رکھتا ہے تاکہ وہ حرکت اور رگڑ کی وجہ سے خشک ہو جائیں نیز دماغ جیسے دماغی مزاج، کو غذا دیتا ہے اس کا ایک فائدہ اور بتایا گیا ہے کہ بلغم خون میں مل کر اس کے قوام میں لیس اور چمک پیدا کر دیتا ہے بلغم طبعی وہ ہے جس کا خون بننا آسان ہو اور غیر طبعی وہ ہے جس کا خون ہنستا آسان نہ ہو اور اس کے مزے میں فرق آگیا ہو۔ بلغم غیر طبعی چار قسم کا ہوتا ہے۔

- ۱۔ بلغم باج ٹنگین یعنی شور بلغم یہ گرمی اور خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔
- ۲۔ بلغم حامض و ترش یا کھٹا بلغم یہ سردی اور خشکی کی طرف میلان رکھتا ہے۔
- ۳۔ بلغم مسخ یا تفتہ پھیکا بلغم، یہ بالکل سرد اور بہت ہی کچھ ہوتا ہے۔
- ۴۔ بلغم غصہ دکیلا، کھٹا بلغم، یہ سردی اور خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔

اس کی پانچوں قسم کا ذکر بھی ملتا ہے جس کو بلغم صلو کہتے ہیں یہ ذائقہ میں میٹھا ہوتا ہے اور اس کا مزاج گرم ہوتا ہے یہ چاروں قسمیں ذائقہ کے اعتبار سے مغز کی گنتی ہیں قوام کے لحاظ سے غیر طبعی بلغم تین طرح کا ہوتا ہے۔

- ۱۔ بلغم مائی (پتلا بانی جیسا بلغم جو بہت ہی رقیق ہوتا ہے۔
- ۲۔ بلغم صبی دھج یعنی گھے ہوئے چونہ کی طرح یہ بہت گاڑھا ہوتا ہے۔
- ۳۔ بلغم خام اور محاطی ان دونوں کا قوام مختلف ہوتا ہے

محاطی میں یہ اختلاف نمایاں طور پر محسوس ہوا کرتا ہے اور خام میں نمایاں نہیں ہوتا ایک ممتاز طبیب یعنی شیخ الرئیس نے بلغم کی ایک قسم کا اضافہ کیا ہے جس کو بلغم زجاجی کہتے ہیں یہ پگھلے ہوئے کاج کی طرح لیدار اور گاڑھا ہوتا ہے

اس کا ذائقہ کبھی ترش اور کبھی پھیکا ہوتا ہے۔

صفرا

جس کو عام بول چال کی زبان میں پت کہا جاتا ہے اس کا مزاج گرم اور خشک ہوتا ہے اس کو خون اور بلغم کے بعد بہتر سمجھا جاتا ہے اس کے تین فائدے ہیں۔

۱۔ خون کو پتلا کر کے اسے تنگ راستہ سے گزرنے کی صلاحیت دیتا ہے یعنی خون کو لطیف اور رقیق کر کے تنگ راستوں سے نفوذ کرتا ہے۔

۲۔ پھیپڑے جیسے اعضاء کو غذا مہیا کرتا ہے۔

۳۔ آنتوں کو دھوتا ہے صفرا کا ایک حصہ آنتوں پر گر کر ان کو فضلے اور لیدار بلغم سے پاک و صاف کر دیتا ہے۔

صفرائے طبعی احمر تا صبح از عرفان جیسا سرخ شوخ زردی مائل ہوتا ہے وزن میں ہلکا اور اپنی کیفیت کے لحاظ سے تیز ہوتا ہے۔ صفرائے غیر طبعی کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ صفرائے محیت اس میں صفرا کے ساتھ بلغم مل جاتا ہے اور وہ انڈے کی زردی کی طرح ہو جاتا ہے۔

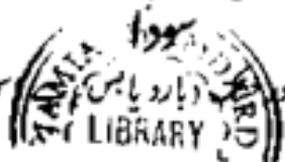
۲۔ مرۃ صفرائی اس میں صفرا رقیق بلغم میں مل جاتا ہے۔

۳۔ صفرائے مہرقہ اس میں صفرا بٹے ہوئے سودا کے ساتھ مل جاتا ہے

۴۔ صفرائے کزائی صفرا اس میں بذات خود مل جاتا ہے اس کا رنگ گندنے کی طرح سبز زردی مائل ہوتا ہے۔ کزائے گندنے کو کہتے ہیں رنگ کی مناسبت ہی سے اس کو صفرائے کزائی کہا گیا ہے۔

۵۔ صفرائے زنجاری اور کزائی میں رنگ کے اعتبار سے یہ فرق ہے کہ کزائی میں سبزی گہری ہوتی ہے اور کاجی رنگ سے ملتی جلتی ہوتی ہے زنجاری میں یہ رنگ صاف ہوتا ہے اس میں افتراق شدید ہوتا ہے اس کا شمار زہروں میں ہے۔

سودا کا مزاج سرد اور خشک (بارد یا سرد) اس کا درجہ اخلاط کے



ہند ہے۔ اس کے چند فائدے ہیں یہ خون کو گاڑھا کرتا ہے اور ہڈی کری میسے
 اعضاء کو غذا دیتا ہے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ کسی قدر سودا نم معدہ پر کر کر بھوک
 پیدا کرتا ہے اور کھانے کی خواہش کو تیز کر دیتا ہے طبی سودا خون کی تلچھٹ ہے
 غیر طبی سودا کسی غلط کے مل جانے سے پیدا ہوتا ہے تینوں غلطوں یعنی خون بلغم
 صفرا میں سے جب کوئی غلط مل جاتی ہے تو سودائے غیر طبی کی شکل اختیار کر لیتی ہے
 خود سودا کو بھی جل جانے پر سودائے غیر طبی شمار کیا جاتا ہے اس طرح سودائے
 غیر طبی کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ سودائے صفراوی

۲۔ سودائے بلغمی

۳۔ سودائے دومی

۴۔ سودائے سوداوی

غرض جس غلط کے جلنے سے سودائے غیر طبی بنتا ہے اسی سے غلط کے ساتھ
 منسوب کر دیا جاتا ہے۔

باب ششم

اعضائے

سات امور طبعیہ میں سے چوتھا نمبر اعضا کا ہے اعضا کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اعضائے مفردہ

۲۔ اعضائے مرکبہ

اعضائے مفردہ

وہ اعضا ہیں جن کے اجزاء بظاہر یکساں اور مشابہ نظر آتے ہیں اسی لیے ان کو اعضائے بسیط یعنی سادہ اور اعضائے منشا بہ الاجزاء یعنی ایک سے اجزاء کے اعضا بھی کہا جاتا ہے اکثر اعضائے مفردہ حقیقت میں مختلف اجزاء سے مرکب ہیں مگر وہ اجزاء محسوس نہیں ہوتے اسی بنا پر ان کو مفرد ہی کہا جاتا ہے اسی لیے جالیئوس نے کہا ہے کہ اگر کسی ایسے عضو کو جس میں تھوڑی سی ترکیب ہو اعضائے مفردہ میں شمار کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اعضا مفردہ شمار میں دس ہیں۔

۱۔ ڈی (عظم)

۲۔ کڑی (عقرون)

۳۔ رباط (بند)

- ۴- عصب (پٹھا)
- ۵- وتر (نس)
- ۶- جصل (عشا)
- ۷- گوشت (لحم)
- ۸- شحم و سمین (چربی اور رواج)
- ۹- شراہیں (خونی رگیں)
- ۱۰- دریدیں۔

بعض طبیعوں نے ناخن (ظفر) بال (شعر) مخ (گودا) مغز (کو بھی) اعضائے مفردہ میں شامل کر لیا ہے مفردہ منی سے بنتے ہیں صرف گوشت گاڑھے خون سے بنتا ہے اور حرارت اسے جما دیتی ہے یعنی بستہ کر دیتی ہے اور شحم و سمین خون کی چمکتائی (ماییت الدم) سے بنتی ہیں برودت ان میں بھگی پیدا کر دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ گرمی سے بچھل جاتی ہیں جو اعضائے مفردہ منی سے بنتے ہیں ان کو اعضائے اصلیہ سے موسوم کیا جاتا ہے مگر لحم شحم اور سمین کو اعضائے دمیوہ کہتے ہیں۔ جو اعضائے مفردہ منی سے بنتے ہیں ان کے منی سے بننے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اعضاء پورے منی سے ہی تیار ہوتے ہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ شروع میں تو اعضاء مفردہ منی سے بنتے ہیں مگر ان کی نشوونما بعد کو عورت کے فاضل خون سے ہوتی ہے اسی سے یہ غذا حاصل کرتے ہیں یہ فاضل خون وہی ہے جو حیض میں خارج ہوا کرتا ہے۔

اس موقع پر اعضائے مفردہ کی مختصر تعریف اور تشریح کر دی جائے تو آتا ہے۔

عظام (ہڈیاں)

ہڈیاں ہن کی بنیاد ہیں یہ حرکت میں سہارا دیتی ہیں ان کے ٹٹنے سے ایک سخت ڈھانچہ بنتا ہے ہڈیاں ریش اور شریف اعضاء کو محفوظ رکھتی ہیں ان سے عضلات اور رباطات کو سہانا ملتا ہے کچھ ہڈیاں ایسی ہیں جن سے جوڑوں کے جوف اس طرح بھر جاتے ہیں کہ عضلات کے اوتار اور ہڈیوں کے مابین جوڑو لگتی ہے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے بعض ہڈیاں دوسرے عظام کے مخصوص افعال میں مدد دیتی ہیں۔

غفرون (کریاں)

ان کو نرم پڑی سمجھ لینا چاہئے ان میں لچک اور نرمی زیادہ ہوتی ہے یہ نرم اور سخت اعضاء کے درمیان انتقال کا واسطہ ہیں کریاں بعض نرم اور تازک اعضاء کو ڈھانکتی ہیں جیسے پوٹے جن کو آنکھوں کا ڈھکن کہنا چاہئے بعض کھلے ریشوں کو بناتی ہیں مثلاً حجرہ اور ہوا کی نالی کی بناوٹ میں کریاں داخل ہیں پڑیوں کی طرح کریوں میں ٹوٹ پھوٹ کا ڈر نہیں۔

رباط اور عقب

رباط سفید اور لچک دار ہوتا ہے اس کا کام ایک چیز کو دوسری سے باندھنا ہے اسی لیے اس کو رباط کہا جاتا ہے رباط ہی کو عقب کہتے ہیں یہ دو کے درمیان ربط یعنی باندھنے کا فرض انجام دیتا ہے رباط اور عقب اپنے ریشوں کا زردار جال بناتے ہیں ان ریشوں کی درمیانی فضا میں عضلی گوشت سے بھر جاتی ہیں اس طرح عضلہ بن جاتا ہے شریانوں اور ریدوں کی بناوٹ میں بھی رباط اور عقب داخل ہیں۔

اعصاب

یہ ایسے سفید اور لچک دار ہیں جو مڑنے میں نرم لیکن ٹوٹنے میں سخت ہوتے ہیں اعصاب دماغ اور نخاع سے نکلنے والے ہیں اعضاء میں حس و حرکت کی صلاحیت انہیں کی دین ہے اعصاب کا سب سے بڑا اور نمایاں فائدہ یہ ہے کہ ان کے باعث اعضاء میں حس و حرکت کی قوت آتی ہے۔

اوتار

اکثر عضلات میں ایک سرخ اور لمبی حصہ دکھائی دیتا ہے اس کو حقیقی عضلہ سمجھنا چاہئے دوسرا حصہ سفید ہوتا ہے اسی کو وتر یعنی سن کہتے ہیں یہ عضلہ کے ایک یا دونوں سروں پر ہوتا ہے و ترکی بناوٹ میں رباط اور عقب دونوں داخل ہیں جمران میں امتیاز کرنا مشکل ہے۔

اغشیہ جھلیاں

افعال کی نوعیت کے اعتبار سے ان کی مسافت میں اختلاف پایا جاتا ہے اغشیہ جھلی کی جیسے غشا میں پتلے اور چوڑے اجسام ہیں اور ہارک مہمی ریشوں سے لپٹے ہوئے ہیں یہ دوسرے اعضاء کی سطحوں کو اندر یا باہر سے ڈھانکنے کا کام انجام دیتے ہیں جھلیوں کے فرائض مختلف ہیں قدرت ان سے بہت ضروری کام لیتی ہے۔

لم (گوشت)

اس سے بدن کو بہت سے فائدے پہنچتے ہیں مثلاً

- ۱۔ گوشت بدن کو گرم کرتا ہے۔
 - ۲۔ ان زخموں کو بھرتا ہے جو اعضاء مفردہ کے درمیان ہیں اس طرح ان کی بونٹ کا تحفظ ہو جاتا ہے۔
 - ۳۔ بعض اعضاء کو خارجی صدمات سے بچاتا ہے۔
 - ۴۔ اعضاء میں خوبصورتی اور موزونیت پیدا کرتا ہے۔
 - ۵۔ خارجی گرمی اور سردی سے بدن کو بچاتا ہے
- عضلی گوشت کے علاوہ لم فدائی کے بھی بہت سے فوائد ہیں کچھ ایسی رطوبات پیدا کرتی ہیں جو نسل کو باقی رکھنے کی ضامن ہیں۔

شحم و سہمین

ان دونوں میں زیادہ فرق نہیں ہے سہمین ایک طرح کی جراثیم ہی ہے چربی جس میں گرمی پیدا کرتی ہے اور اس کو دیر تک محفوظ بھی رکھتی ہے جبکہ ان اعضاء میں پیدا ہوتی ہے ان کو اپنی چکنائی سے نرم کرتی ہے۔

اور وہ۔ وریڈس

وریڈوں مفردہ اور وہ اس کی جیسے ہے یہ شریانوں کی طاق تہ بنتی نہیں بس کہ رہتی ہیں اکثر وریڈوں میں جو خون بہتا رہتا ہے وہ سیاہی مائل ہوتا ہے اس میں

شریائی خون کی نسبت روح کم ہوتی ہے ان کی دیواریں شراٹین کی دیواروں سے مضبوط اور ذہیز ہوتی ہیں۔

شرائیں تڑپنے والی رگیں

ان میں اور وریدوں میں یہ فرق ہے کہ یہ سکڑتی اور پھلتی ہیں ان میں دو طبقات پائے جاتے ہیں بعض اظہار نے تین طبقے شمار کیے ہیں لیکن اصل میں طبقے دو ہی ہوتے ہیں وریدوں اور شریاؤں کے درمیان پال کی سی باریک رگیں ہوتی ہیں جن کو عروق شعریہ کہتے ہیں یہ باریک رگیں وریدوں اور شریاؤں کے درمیان اتصال کا واسطہ ہیں ان تینوں قسم کی رگوں میں خون ہر وقت رواں دواں رہتا ہے ان کا جوئے شیر کے مقابلہ میں جوئے خون یعنی خون کی نہر سمجھنا چاہئے ان کی اسس روانی کا مقصد یہ ہے کہ اعضاء کو غذا ملتی رہے اور ان کے فضلات بھی ساتھ ساتھ خارج ہوتے ہیں۔

اعضائے مرکبہ

اعضائے مرکبہ دو قسم میں اعضاء مرکبہ داخل ہیں جن کو اعضاء آبیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ نفس کے جملہ حرکات و افعال کے آلات ہیں اعضاء مرکبہ کبھی پہلی ترکیب سے مرکب ہوتے ہیں اور کبھی دوسری ترکیب سے جیسے آکھ کبھی تیسری ترکیب سے جیسے پیرہ اور کبھی چوتھی ترکیب سے جیسے سر۔ پہلی ترکیب سے مرکب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ صرف اعضاء مفردہ سے ترکیب پاتے ہیں اور کوئی مرکب عضوان کی ترکیب میں داخل نہیں جیسے عضلات کی ترکیب میں گوشہ برباط ااعصاب اور جھلیاں ہوتی ہیں ظاہر ہے کہ ان سب کا شمار اعضاء مفردہ میں ہے۔ دوسری ترکیب سے مرکب ہونے سے مراد ہے کہ ان کے اجزاء میں پہلی ترکیب کا کوئی مرکب عضو بھی شامل ہے اور دوسرے اجزاء بھی ہیں مثلاً آکھ جس کا ایک جز عضلہ بھی ہے جو پہلی ترکیب کا مرکب ہے تیسری اور چوتھی ترکیب کو اسی پر قیاس کیا جاتا ہے یعنی اس کی ترکیب میں پہلی اور دوسری ترکیب کے علاوہ دوسرے اجزاء بھی شریک ہیں سب سے اشرف عضو

دماغ ہے جو نفس ناطقہ کا مقام ہے اور سب سے پہلے پیدا ہوتا ہے مگر اسطو کی رائے میں دل رئیس مطلق ہے اس کے نزدیک دل ہی نفس ناطقہ کا محل ہے ہر عضو میں ایک طبعی قوت ہوتی ہے جس کو قوت عزیزہ کہتے ہیں اسی سے اس عضو کے تغذیہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے یعنی وہی قوت غذا کو جذب کر کے اسے عضو کے اندر روک کر اس کے مشابہ بناتی اور اس کی ساخت میں ملاتی ہے عضو کے فضلات بھی قوت عزیزہ ہی خارج کرتی ہے۔

عضو معطلی اور قابل

جو عضو کسی دوسرے کو قوت بخشتا ہے اسے معطلی یعنی عطا کرنے والا کہتے ہیں اور جو عضو اس قوت یا عطیہ کو قبول کرتا ہے اسے قابل کہا جاتا ہے معطلی کی مثال میں دماغ کو پیش کیا جا سکتا ہے جو سقراط کے خیال میں سب سے بہتر اور اشرف نیز نفس ناطقہ کا مقام ہے، تمام اعضاء کو حس و حرکت کی قوت دیتا ہے اس لیے وہ قوت حس و حرکت کا معطلی ہے اور وہ اعضاء جو دماغ کی دی ہوئی قوت حس و حرکت کو قبول کرتے ہیں وہ اعضاء قابل کی تعریف میں آتے ہیں۔

اعضائے رئیسہ و خادمہ

اعضائے مرکبہ میں چند اعضائے رئیسہ ہیں۔ جالیوس کا خیال ہے کہ بدن میں جتنی ضروری قوتیں ہیں اتنے ہی اعضائے رئیسہ ہیں اور بقائے شخص کے لحاظ سے ضروری قوتیں تین ہیں لیکن بقائے نسل کے اعتبار سے چار ہیں شخص زندگی کو بہتر رکھنے والی تین قوتوں کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ قوت حیوانیہ

یہی وہ قوت ہے جو ہر عضو کی زندگی قائم رکھتی ہے اسی کو قوت حیات بھلا چاہئے جس وقت تک یہ قوت اعضاء میں موجود رہتی ہے اس وقت تک وہ سرنے لگنے سے محفوظ رہتے ہیں اس قوت کا مرکز یعنی سرچشمہ دل ہے۔

۲۔ قوت نفسانیہ

یعنی حس و حرکت کی قوت اس کی وجہ سے آدمی کو مضر اور مفید چیزوں کا ادراک ہوتا ہے اور اس سے تمام اعضاء کو حس و حرکت کی طاقت حاصل ہوتی ہے قوت نفسانیہ دو قوتوں کا مجموعہ ہے۔

۱۔ قوت احساس

۲۔ قوت تحریک۔ اس قوت کا مرکز دماغ ہے۔

۳۔ قوت طبعیہ

یہ قوت غذا میں تبدیلیاں کر کے اسے بدن کا حصہ بناتی ہے بدن کو عمر کے مطابق جتنی غذا کی ضرورت ہوتی ہے یہ قوت اتنی ہی غذا لے پہنچاتی ہے۔ بچپن میں اعضاء بڑھتے ہیں اس لیے تغذیہ کی زیادہ ضرورت ہوا کرتی ہے یہ قوت اتنی ہی غذائی رسد پہنچا دیتی ہے بڑھاپے میں غذا کی یہ رسد کم ہو جاتی ہے یعنی جس قدر روزانہ تخلیل ہوتی ہے صرف اسی مقدار میں اس کا بدل مہیا کر دیتی ہے۔ جوانی میں اعضا جس قدر تخلیل ہوتے ہیں قوت طبعیہ اسی کے برابر غذا دے کر اس کا بدل تیار کر دیتی ہے اس زمانہ میں اعضاء بڑھتے یا گھٹتے نہیں اس لیے بدل زیادہ یا کم نہیں ہوتا بلکہ سادہ رہتا ہے اس قوت کا مرکز جگر ہے۔

۴۔ چوتھی ضروری قوت

جس کے ذریعہ حیات نوعی برقرار رہتی ہے۔ مندرجہ بالا تین قوتوں کے ساتھ قوت تناسلیہ ہے۔ پہلی تین قوتوں کے بغیر فرد کی زندگی باقی رہنا ممکن نہیں اسی لیے یہ بقائے نسل کے لیے بھی لازمی ہے کیونکہ جب تک شخص کا وجود نہ ہو بقائے نسل کا سلسلہ جاری نہیں رہ سکتا تو اللہ و تناسل کو قدرت نے اس لیے ضروری قرار دیا کہ انسان فنا ہوتے رہتے ہیں ایسی صورت میں ان کی جان نشینی کے لیے دوسرے افراد کا پیدا ہونا ضروری ہے قوت تناسلیہ کا مرکز دونوں خیمے ہیں۔

اب یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ جالیٹوس کی رائے کے مطابق بقائے شخصی کے اعتبار سے اعضاء، تین ہیں یعنی دل، دماغ، جگر اور بقائے نوع کے لحاظ سے ان میں اعضاء تیسہ ہیں نصیبین کو شامل کرنے سے اعضاء تیسہ کی تعداد چار ہو جاتی ہے۔ جالیٹوس کے نزدیک تمام اعضاء تیسہ اپنی قوتوں کے آپ ہی ذمہ دار ہیں ان کے لیے کسی دوسرے عضو کے محتاج نہیں مگر دوسری قوتوں کے لیے وہ دوسرے اعضاء کے دست نگر ضرور ہیں۔ مثال کے طور پر دماغ قوت فضائیہ کا مرکز ہے یہی اس کی ذاتی قوت ہے اس قوت کے لیے وہ کسی کا محتاج نہیں لیکن قوت حیوانیہ اسے دل سے اور قوت طبعیہ جگر سے ملتی ہے اسی مثال پر دل اور جگر کو قیاس کر لینا چاہئے۔ دل کی قوت حیوانیہ اس کی اصل اور ذاتی قوت ہے جس سے حرکت کی قوتیں اسے دماغ سے ملتی ہیں اور تغذیہ کی قوتیں جگر دیتا ہے۔ جگر کا حال بھی یہی ہے۔ بہر حال جو اعضاء شخصی زندگی کے لیے ضروری قوتوں کا سرچشمہ ہیں وہ تین ہیں۔

- ۱۔ دل اس کی خدمت شرا میں کرتی ہیں
- ۲۔ دماغ اس کی خدمت اعصاب کرتے ہیں۔
- ۳۔ جگر اس کی خدمت دریدیں کرتی ہیں۔

بقائے نسل کے لیے چار اعضاء ضروری قوتوں کا مرکز ہیں ان میں سے تین دل، دماغ، جگر کا بھی ذکر ہو چکا ہے چوتھے خلیے میں دونوں خلیوں کو ایک ہی شمار کیا گیا ہے ان کی خدمت کے فرائض بھرائے منی ادا کرتی ہے اسی کے راستے سے منی رقم تک رسائی حاصل کرتی ہے۔

اعضائے تیسہ کی وجہ تسمیہ

ان کو اعضاء تیسہ یعنی دل، دماغ، جگر، کو ان کی شرافت کی وجہ سے کہا جاتا ہے تیس کا مطلب سرد ہے یہ تینوں اعضاء میں بنائیت اہم فرائض انجام دیتے ہیں اسی بنا پر ان کو بدن کا سردوار تسلیم کیا گیا ہے۔ بدن کی قوتیں چار ہیں اس لحاظ سے بدن کے تمام اعضاء کو چار جماعتوں میں بانٹ دیا گیا ہے ہر جماعت میں ایک عضو

سردار کی حیثیت رکھتا ہے۔

۱۔ اعضاء حیوانیہ

وہ اعضاء جو اپنی خدمات انجام نہ دیں تو اعضاء میں زندگی باقی نہیں رہ سکتی مثلاً جو اعضاء تنفس اور تولید حرارت سے تعلق رکھتے ہیں اور جو ہضم اور ریح پہنچانے نیز اس کے فضلات دفع کرنے کے فرائض انجام دیتے ہیں جیسے ناک، حنجرہ، شہرہ، پھیپھے وغیرہ اس جماعت کا سردار یعنی رئیس دل ہے۔

۲۔ اعضاء نفسانیہ

یعنی وہ اعضاء جن کا تعلق حس و حرکت سے ہے مثلاً آنکھ، کان، ناک، جلد، اعصاب اس جماعت کی ریاست یا سرداری، ماغ کے سپرد کی گئی ہے۔

۳۔ اعضاء طبعیہ

وہ اعضاء جو غذا میں تصرفات کرتے ہیں جیسے منہ، مدہ، آنتیں وغیرہ اس جماعت کا سردار جگر کو مقرر کیا گیا ہے یہ غذا کے اجھکا لوں میں بہت بڑی اور اہم خدمات دیتے ہیں۔

۴۔ اعضاء تناسلیہ

یہ وہ اعضاء ہیں جو بقائے نوع کے لیے کوئی خدمت بہم لاتے ہیں جیسے خصیتیں، بیٹانیں، رحم، قصب وغیرہ۔ اس گروہ میں سب سے زیادہ اہمیت خصیوں کو حاصل ہے جو منی اپنی ضروری چیز تیار کرتے ہیں۔ منی ہی کو نطفہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ نطفہ ہی ارتقائی مدارج سے گزر کر ماں باپ کا ظلیف یعنی قائم مقام بن جاتا ہے۔

۱۔ اعضاء رئیسہ میں باہمی تعاون

اعضاء رئیسہ ایک دوسرے سے الگ تھلگ نہیں رہتے ان میں بہت گہرا

باہمی تعاون ہے اس پر ایک دوسرے کی بقا کا انحصار ہے۔ مگر خون بنا کر سارے اعضاء میں عروق کی وساطت سے تقسیم کرتا ہے اسی خون سے ان اجزاء کا بدلہ ہوتا ہے جو تحلیل ہو چکے ہوتے ہیں۔

قلب پورے بدن کو حرارت عزیز یہ اور قوت حیات ان شرائین کے ذریعہ عطا کرتا ہے جو دل سے نکل کر پورے بدن میں پھیلتی ہیں۔

دماغ بدن کو حس و حرکت کی قوت ان اعصاب کے ذریعہ سے دیتا ہے جو دماغ سے نکلتے ہیں۔ بہر کیف اسی باہمی تعاون اور مین دین پر ایک دوسرے کی زندگی اور اس کی بقا کا دار و مدار ہے۔ دل دماغ سے تعاون نہ کرے تو دماغ کسی کام کا نہ رہے۔ اعصاب اور نخاع بے کار ہو جائیں اور تمام ارادتی حرکات باطل ہو جائیں مگر اپنا فرض ادا نہ کرے تو دل میں خون باقی نہ رہے اور وہ چند روز بلکہ چند گھنٹوں ہی میں سرد ہو کر موت کا سبب بن جائے اور اگر دل مگر سے تعاون نہ کرے تو مگر حرارت عزیز یہ سے محروم ہو جائے اور اس طرح تمام طبعی افعال کا اولین آلہ بے کار ہو جائے۔

باب ہفتم

ارواح

طبی نقطہ نظر سے ارواح کا لفظ نفس یعنی جان پر اطلاق پذیر نہیں ہوتا جیسا کہ مذہبی کتابوں میں روح سے مراد جان لی گئی ہے بلکہ روح سے ہمارا مطلب وہ لطیف بخاری جسم ہے جو اخلاط کی لطافت سے اسی طرح پیدا ہوتا ہے جیسے اخلاط کی کثافت سے اعضاء بنتے ہیں۔ ارواح عام جسمانی قوتوں کو، ٹھائے پھرتی میں یعنی ان کی سواری کا کام دیتی ہیں۔ ارواح کی اقسام وہی ہیں جو قوی کی ہیں۔

روح کے فوائد

روح اعضاء میں حرارت پیدا کرتی ہے حرارت عزیزہ یعنی بدن کی اصلی حرارت روح کی وجہ سے ہی برقرار رہتی ہے اس سے اعضاء میں زندگی قائم رہتی ہے۔ روح کی بدولت ہی اعضاء میں قوتیں اپنا کام کرتی رہتی ہیں اعضاء میں روح باقی نہ رہے تو وہ ٹھنڈے ہو جاتیں اور ان کی حس و حرکت ختم ہو جائے آخر کار وہ مردہ ہو جاتے جسم لطیف سے مراد وہ جسم ہے جو اپنی لطافت کے باعث نظرنہ آسکے یہ اخلاط اور اعضاء کے مقابلہ میں نہایت لطیف ہوتا ہے اسی بنا پر بصارت کی قوت سے محسوس نہیں کیا جاسکتا لیکن دوسرے وسائل سے روح کے وجود کی

تحقیق ہو جاتی ہے اگرچہ روح بنانے میں لطیف اخلاط داخل ہیں لیکن بیرونی ہوا بھی روح بنانے میں شریک رہتی ہے گویا روح کا مادہ دو چیزوں پر مشتمل ہے یعنی لطیف اخلاط اور بیرونی ہوا جو سانس سے اندر کھینچی جاتی ہے اس میں بیرونی ہوا جو سانس کی وساطت سے پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے جس کو نسیم سے موسوم کیا جاتا ہے روح کو مدد ضرور پہنچاتی ہے مگر یہ بیرونی ہوا تنہا روح نہیں بن جاتی کرتی۔

روح کی اقسام

افعال کے اعتبار سے قوی کی تین قسمیں ہیں

۱- نفسانیہ۔

۲- حیوانیہ۔

۳- طبعیہ۔

انہیں قوی کے لحاظ سے اعضاء کی بھی تین اقسام ہیں چونکہ اعضاء کے افعال روح کی امداد کے بغیر جاری نہیں رہ سکتے اس لیے روحوں کی اقسام بھی اعضاء اور قوی کی طرح نہیں ہیں نفسانیہ حیوانیہ اور طبعیہ جو رو میں جو ہر دماغ اور اعصاب میں پائی جاتی ہیں ان کو ارواح نفسانیہ کہا جاتا ہے اور جو رو میں جگر اور دوسرے اعضاء طبعیہ کے جو ہر ہیں موجود رہتی ہیں ان کو ارواح طبعیہ سے موسوم کیا جاتا ہے جو ہر دماغ اور اعصاب نیز جگر اور دوسرے اعضاء طبعیہ کے جو ہر ہیں جو ارواح پائی جاتی ہیں ان کا سرچشمہ قلب ہے اور شرائین کے توسط سے وہ دماغ میں پہنچ کر ارواح نفسانیہ کا نام حاصل کر لیتی ہیں مگر نیز دوسرے اعضاء طبعیہ کے جو ہر ہیں جا کر ارواح طبعیہ کہلاتی ہیں۔ درحقیقت ان کی بنیاد وہی ارواح ہیں جو قلب اور شرائین میں ہیں جن کو ارواح حیوانیہ کہا جاتا ہے اسی بنا پر توانی حیوانیہ کو دوسر قوی پر فوقیت اور شرف تقد حاصل ہے قوت حیوانیہ کا مقام دل ہے دل ہی شرائین کے توسط سے ان کو نسیم کرتا ہے اور دماغ اعصاب جگر اور دوسرے اعضاء طبعیہ میں بھیجتا ہے۔

باب ہشتم

قوی

قوی تین قسمیں ہیں جیسا کہ ابھی ارواح کے بیان میں بتایا جا چکا ہے۔

۱۔ قوت طبعیہ۔

۲۔ قوت نفسانیہ۔

۳۔ قوت حیوانیہ۔

قوت طبعیہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو اشخاص اور افراد کی بقا کے لیے غذا میں تصرفات کرتی ہے دوسری قسم ہے جو بقائے نسل یعنی نوع انسانی کی حفاظت کے لیے غذا پر عمل کرتی ہے۔ پہلی قوت یعنی جو اشخاص اور افراد کی بقا کے لیے غذا میں تصرف کرتی ہے اور جس کو قوت غازیہ کہا جاتا ہے۔ جب اس کا تصرف اس فرد کو غذا پہنچانے کی غرض سے ہوتا ہے تو اسے قوت غازیہ کہتے ہیں اور جب اسے طولِ عرض اور موٹائی بڑھانے کے لیے ہوتا ہے تو اس کا نام ناسیہ ہو جاتا ہے قوت طبعیہ کی دوسری قسم وہ ہے جو نسل انسانی کے بقا کے لیے عمل کرتی ہے اسکی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ وہ قوت جو بدن کی تمام اخلاط سے جوہری کو جدا کرتی ہے اور خضیوں میں

لانے کے بعد اس کے ہر ایک جزو میں کسی مخصوص عضو کے بننے کی صلاحیت پیدا

کرتی ہے اس کو قوت مولد کہا جاتا ہے۔

۲- وہ قوت ہے جو منی کے ہر ایک جزو اور ہر ایک حصہ کو وہ شکل و صورت بخشنے دیتی ہے جو اس نوع کا تقاضا ہوتا ہے جس سے یہ منی الگ ہو کر آتی ہے یا اس کو کوئی اور ایسی شکل عطا کر دیتی ہے جو اس نوع کی شکل و صورت کے قریب ہوتی ہے شکل و صورت بخشنے اور عطا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام اعضاء میں مناسب خطوط پیدا کرتی ہے جو ف اور خلا میں بناتی ہے نیز دوسرے کام انجام دیتی ہے اس کو قوت مصوره کہتے ہیں۔

قوت غازیہ کی خدمت پر چار قوتیں مقرر ہیں۔

- ۱- قوت جاذبہ جو مفید چیز یعنی غذا کو جذب کرتی ہے
- ۲- قوت ماسکہ جو غذا کو عضویں اس وقت روکے رکھتی ہے جب تک قوت ہاضمہ اسے ہضم کرے۔
- ۳- قوت ہاضمہ جو غذا کو ہضم کرتی ہے۔
- ۴- قوت دافعہ جو فضلات دفع کرتی ہے۔

جب تک یہ چاروں قوتیں اپنے افعال و فرائض پوری ہم آہنگی کے ساتھ انجام نہ دیں اس وقت تک بدن کی پرورش نہیں ہو سکتی ان چاروں قوتوں یعنی جاذبہ، ماسکہ، ہاضمہ اور دافعہ کی خدمت چار کیفیتوں کے سپرد ہے یعنی گرمی، سردی، تری اور خشکی کے ان چاروں قوتوں کا عمل انہیں چار کیفیتوں کی مدد سے مکمل ہوتا ہے مثلاً گرمی غذا ہضم ہوتی ہے اور سردی سے غذا رکی رہتی ہے قوت جاذبہ قوت تھامیہ کی خدمت کرتی ہے اور یہ دونوں قوتیں مل کر قوت مولود کی خدمت کرتی ہیں چنانچہ قوت جاذبہ قوت تھامیہ کے لیے غذا مہیا کرتی ہے تاکہ وہ اس غذا کو اعضاء کے بڑھانے میں صرف کرے اسی طرح قوت غازیہ قوت مولود کو سنی بنانے کی غرض سے خون مہیا کرتی ہے اور قوت تھامیہ منی پیدا کرنے والے اعضاء کو بڑھا کر ان میں منی بنانے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے

قوت نفضانیہ

قوت نفضانیہ تمام بدن میں مس و حرکت پیدا کرتی ہے اس کا مرکز

دماغ ہے اس قوت کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ محرک حرکت دینے والی قوت۔

۲۔ مددک ادراک کرنے والی قوت۔

قوت محرکہ کی دو قسمیں ہیں

۱۔ وہ قوت جو حرکت کا باعث ہوتی ہے اسے شوقیہ کہا جاتا ہے۔ قوت

شہوانیہ اور غضبیہ اس کی خدمت پر مامور ہیں۔ مفید چیزیں حاصل کرنے کی غرض

سے قوت شہوانیہ حرکت کرتی ہے اور اگر کوئی چیز مضر ہوتی ہے تو اس سے بچانے کی

غرض سے قوت غضبیہ بھگانے کی حرکت دلاتی ہے یا اس سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ

دیتی ہے ان دونوں حالات میں قوت شوقیہ حرکت کا سبب ہوتی ہے چاہے یہ

حرکت مفید چیز کے حصول کے لیے ہو یا مضر چیز سے حفاظت کی خاطر ہر قسم کی

حرکت سے پہلے دماغ میں ایک طرح کا خیال آتا ہے یہی قوت شوقیہ کا فعل ہے

وہ قوت جو حرکت کراتی ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ تین عضلات کو سکیرٹی

ہے جس کی بنا پر ان کا وتر کھینچ جاتا ہے چنانچہ عضو سکڑ جاتا ہے یہ قوت جب

عضلات کو ڈھیلا کر دیتی ہے تو عضلات کا وتر مخالف جانب پھیل جاتا ہے اور

ضربیہ پھیل جاتا ہے

قوت مددک

یعنی ادراک کرنے یا معلوم کرنے والی قوت اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ قوت مددک بیرونی

۲۔ قوت مددک اندرونی

قوت مددک بیرونی وہ قوت ہے جو مددک اندرونی کے لیے جاسوس اور مخبر

کی حیثیت رکھتی ہے بیرونی قوت مددک کی تعداد پانچ ہے

۱۔ قوت باصرہ۔

۲۔ قوت سامعہ۔

۳۔ قوت شامعہ۔

۴۔ قوت ذائقہ۔

۵۔ قوت لامسہ۔

ان پانچوں قوتوں کی وساطت سے جو معلومات حاصل ہوتی ہے ان کو ہگل جاسوسوں کی طرح یہ قوت مددک اندرونی تک پہنچا دیتی ہیں۔

۱۔ قوت باصرہ

بینائی کی قوت ہے اس کی جگہ وہ مقام ہے جہاں آنکھ میں آنے والے دونوں اعصاب آپس میں صلیب کے انداز سے مل جاتے ہیں اس کو تقاطع صلیبی کہتے ہیں اس کی شکل یہ ہوتی ہے X قوت باصرہ کے فرائنکس میں رنگوں اور روشنیوں اور شکلوں کا دریافت کرنا داخل ہے۔

۲۔ قوت سامعہ

سننے والی قوت اس کی جگہ وہ عصب ہے جو کان کی سوراخ میں بچھا ہوا ہے اس قوت کا کام آوازوں کو معلوم کرنا ہے۔

۳۔ قوت شامہ

سوگھنے کی قوت یہ ان دو پنچوں میں ہوتی ہے جو سر پہتان کی مانند داغ کی زبیریں سطح پر بڑھے ہوئے ہیں اس قوت کا فرض ہو کہ معلوم کرنا ہے جو اس ہوا کے ساتھ ناک میں چڑھتی ہے جو سانس سے کھینچی جاتی ہے۔

۴۔ قوت ذائقہ

چکھنے کی قوت یہ عصب میں رہتی ہے جو زبان میں پھیلا ہوا ہے اس کا کام ذائقوں یعنی مزوں کا ادراک کرنا ہے۔

۵۔ قوت لامسہ

چھونے کی قوت یہ تمام بدن کی جلد اور اکثر گوشتوں میں پائی جاتی ہے

اس کا اچھولی ہوئی چیزوں کی گرمی، سردی، خشکی، تری، کھردسے پن اور پکنے پن نیز سختی اور گرمی کو معلوم کرنا ہے۔

قوائے مدرکہ اندرونی

یہ قوتیں بھی پانچ ہی ہوتی ہیں۔

۱- حس مشترک۔

۲- خیال۔

۳- دہم

۴- حافظہ

۵- حشرقہ

۱- حس مشترک

وہ اندرونی قوت ہے جو ان چیزوں کا ادراک کرتی ہے جن کا پانچوں بیرونی قوتوں میں سے کسی قوت نے ادراک کیا ہو اس کا مقام دماغ کے بطن مقدم کا اگلا حصہ ہے اور اس کا خزانہ خیال ہے جس کا مقام دماغ کے بطن مقدم کا پچھلا حصہ ہے بیرونی قوتوں مثلاً آنکھوں سے شکلوں کا دیکھنا، کانوں سے آوازوں کا سنا، ناک سے بو کا سونگھنا اور زبان سے ذائقوں کا دریافت کرنا اور بدن کی جلد سے گرمی، سردی، تری اور خشکی وغیرہ کو محسوس کرنا وغیرہ یہ تمام ادراکات حس مشترک میں پہنچ جاتے ہیں اور حس مشترک ان سب کا ادراک کرتی ہے اور چونکہ یہ بیرونی قوائے مدرکہ کے محسوسات کو مشترک طور پر معلوم کرتی ہے اس لیے اس کا نام حس مشترک رکھا گیا ہے۔

۲- خیال

حس مشترک کا خزانہ ہے جو دماغ کے بطن مقدم کے پچھلے حصہ میں واقع ہے حس مشترک جن چیزوں کو معلوم کرتی ہے ان کو اپنے اس خزانے میں جمع کر دیتی ہے تاکہ ضرورت کے وقت یاد آسکیں قوت خیال، ہی کے ذریعہ سے وہ باتیں یاد

آتی ہیں جن کا تعلق بیرونی قوتوں سے ہوتا ہے مثلاً ششکلیں، آوازیں، ذائقے اور بوئیں۔

۳- وہم

یہ قوت ان جزئی اور خاص معانی کو دریافت کرتی ہے جو انہیں متعین اور خاص صورتوں کے ساتھ قائم ہوتے ہیں تو بیرونی حواس معلوم کر کے حس مشترک یا خیال کے حوالے کر دیتے ہیں یہ قوت دماغ کے درمیانی بطن (بطن اوسط) میں ہوتی ہے۔

۴- حافظہ

یہ وہم کا خزانہ ہے اس کی جگہ دماغ کا پچھلا حصہ (بطن مؤخر) ہے جس طرح حس مشترک صورتوں کا ادراک کر کے خیال کے خزانے میں محفوظ کر دیتی ہے اسی طرح وہم ان معانی کو جو ان صورتوں سے متعلق ہیں محسوس کر کے حافظہ کے خزانے میں جمع کر دیتا ہے تاکہ ضرورت کے وقت یہ جمع کی ہوئی چیزیں یاد آجائیں۔

۵- متفرقہ

یہ دماغ کی اندرونی قوتوں میں سے پانچویں قوت ہے جب یہ قوت ناطقہ کی خدمت کرتی ہے تو اس کو مفکرہ کہا جاتا ہے اور جب وہم کے خاص خاص صورت اور معانی میں تصرف کرتی ہے تو اس کو متخیلہ سے موسوم کرتے ہیں اس کا مقام سارا دماغ ہے۔

قوت حیوانیہ

وہ قوت ہے جو تمام اعضاء کو قوائی نفسانیہ کے قبول کرنے کے لیے تیار کرتی ہے اس قوت کا مرکز دل ہے۔

باب نہم

افعال

قوی اور افعال کے درمیان لازم و ملزوم کی نسبت ہے قوی نظر نہیں آیا کرتے ان کا وجود افعال ہی سے ثابت ہوتا ہے جو نظر آجاتے ہیں قوی کی اہمیت افعال ہی کی بنا پر ہے جب صحت و مرض پر گفتگو کی جاتی ہے تو پہلے افعال ہی معروض بحث میں آتے ہیں یعنی افعال باقاعدہ اور منظم ہیں یا ناقص اور بے قاعدہ افعال کی دو قسمیں ہیں۔

۱- افعال مفردہ۔

۲- افعال مرکبہ۔

افعال مفردہ

وہ افعال ہیں جو ایک ہی قوت سے پورے ہو جاتے ہیں مثلاً جذبہ دفع، مساک اور ہضم۔

افعال مرکبہ

وہ افعال ہیں جو دو یا زیادہ قوتوں سے انجام پاتے ہیں جیسے نکلنے کا فعل

جو دو قوتوں یعنی قوت جاذبہ طبیعی اور قوت دافعہ ارادہ سے پورا ہوتا ہے۔ قوت جاذبہ طبیعی معدے اور مری میں ہوتی ہے جو لقمہ کو اپنی قدرتی کشش سے بندب کرتی ہے اور قوت دافعہ ارادی حلق کے عضلات میں پائی جاتی ہے جو آدمی اپنے ارادہ سے لقمہ کو معدے کی طرف دھکیلنے کے لیے کام میں لاتا ہے۔

حصہ دوم علم الامراض واسباب باب اول

بدن کے حالات تین ہیں

- ۱- صحت
- ۲- مرض
- ۳- لاصحت ولامرض۔ اس کو حالت ثالثہ بھی کہا جاتا ہے۔

۱- صحت کی تعریف

صحت اس بدن کی حالت کو کہتے ہیں جس میں تمام جسمانی افعال باقاعدہ جاری ہوں ان میں کوئی خرابی نہ ہو۔

۲- مرض کی تعریف

مرض کو صحت کے مخالف سمجھنا چاہئے یعنی وہ حالت جس میں بدنی افعال صحیح طریقہ پر جاری نہ ہوں ان میں کوئی خرابی ہو۔

۴۔ لاصحت ولامرض

یعنی وہ حالت میں نہ صحت ہو نہ بیماری۔ اس کو نہ تندرستی میں شمار کیا جاسکتا ہے نہ بیماری میں۔ اس کی کوئی صورتیں ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ بدن میں نہ تو انتہائی صحت ہو اور نہ انتہائی مرض جیسا کہ بوزھوں بچوں اور کوزہ آدیوں ہوتے ہیں جو مرض سے اٹھے ہوں دوسری صورت یہ ہے کہ صحت و مرض ایک ہی وقت میں جمع ہو جائیں۔ اس کی بھی دو شکلیں ہیں۔

الف، صحت اور مرض الگ الگ اعضا میں ہوں جیسا اندھوں میں ہوتا ہے یعنی ان کا پورا بدن صحت مند ہوتا ہے مگر آنکھوں میں بیماری موجود ہوتی ہے۔

ب، صحت اور مرض دور کی دو جنسوں میں جمع ہوں جس طرح کوئی آدمی مزاج کے اعتبار سے تندرست ہو مگر اعضاء کی ساخت اور ترتیب کے اعتبار سے بیمار ہو۔
ج، صحت اور مرض قریب کی دو جنسوں میں جمع ہوں جس طرح کوئی شخص خلقتی یعنی پیدائشی طور پر شکل و صورت کے لحاظ سے تندرست ہو مگر کسی عضو کی مقدار کے اعتبار سے مرضی ہو۔

اجناس

اجناس دو ہوتی ہیں۔

۱۔ اجناس متبادلہ۔

۲۔ اجناس متعارفہ۔

دو جنس سے مراد یہ ہے کہ ان کے اوپر کوئی تیسری جنس نہ ہو اور قریب کی اجناس، اجناس متعارفہ، ان کو کہتے ہیں جن کے اوپر کوئی تیسری جنس ہو مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ مزاج اور ترکیب کو دور کی جنس کہا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے ان کے اوپر کوئی تیسری جنس نہیں ہے لیکن اس کے مقابلہ میں مقدار اور شکل قریب کی اجناس اس لیے کہ یہ دونوں ایک جنس یعنی ترکیب کے ذیل میں ہیں۔ ترکیب میں خلقت، مقدار، وضع، عدد، چار چیزیں داخل ہیں اور شکل بھی خلقت ہی میں شامل ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ صحت اور مرض دو مختلف

ادقات میں جمع ہوں جس طرح کوئی شخص سردی کے موسم یا بڑھاپے میں مریض ہو جاتا ہو اور گرمی یا شباب کے عالم میں صحت مند ہو جاتا ہو۔

اقسام مرض

مرض کی دو قسمیں ہیں

۱- مفرد

۲- مرکب

مرض مفرد

اس کو کہتے ہیں جو اکیلا ہو اور کوئی دوسرا مرض اس میں شامل نہ ہو اس کی تین قسمیں ہیں۔

- ۱- مرض پہلے اعضائے مفردہ میں عارض ہوا ہو اس کا نام سور مزاج ہے۔
- ۲- مرض پہلے اعضائے مرکبہ میں پیدا ہوا ہو اس کو مرض ترکیب سے موسوم کیا جاتا ہے
- ۳- بیماری شروع میں دونوں قسم کے اعضاء یعنی اعضائے مفردہ اور مرکبہ میں پیدا ہوئی ہو اس کو تفرق اتصال کہتے ہیں۔

باب دوم

امراض سور مزاج

سور مزاج سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان کی غیر معتدل مزاج کی طرح آٹھ اقسام ہیں سور مزاج کا مطلب مزاج کا بگڑ جانا ہے جب مزاج معتدل سے ہٹ جاتا ہے تو اسکو سور مزاج کہا جاتا ہے اس کی آٹھ اقسام یہ ہیں۔

- ۱- گرم
- ۲- سرد
- ۳- تر
- ۴- خشک
- ۵- حار و رطب (گرم اور تر)
- ۶- حار یا بس (گرم اور خشک)
- ۷- بارد و رطب (سرد اور تر)
- ۸- بارد یا بس

سور مزاج مادی ہوتا ہے یا سادہ مادی میں مزاج کی خرابی کسی غلطی کے سبب سے ہوتی ہے اور سور مزاج سادہ اس کو کہتے ہیں جس میں کسی عضو کا مزاج کسی غلطی کی وجہ سے تبدیل نہ ہو اس میں صفت گرمی یا سردی یا خشکی یا تری بڑھ جاتی ہے

مثلاً گرم دھوپ میں پلنے پھرنے یا آگ کے قریب رہنے سے یا گرم اور ٹھنڈی ہوا میں گھومنے یا سرد پانی سے غسل کرنے میں سردی پیدا ہو جاتی ہے اس میں کسی خلط میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی کیونکہ خلط میں تغیر آجانے سے جب مزاج بگڑتا ہے تو اسے سور مزاج مادی سے موسوم کیا جاتا ہے مزاج کی دو قسمیں اور بھی ہیں۔

۱۔ سور مزاج مستوی یہ مزاج کی وہ خرابی ہے جس میں مزاج کی خرابی اعضا کی ساخت میں اصل مزاج کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے اور مریض کو کسی طرح کی تکلیف کا احساس نہیں ہوا کرتا یہی وجہ ہے کہ اس قسم کا سور مزاج مشکل ہی سے علاج پذیر ہوا کرتا ہے اس کی مثال میں برص کو پیش کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ سور مزاج مختلف اس سے مراد مزاج کی وہ خرابی یا بگاڑ ہے جس نے اصلی مزاج کی شکل اختیار نہ کی ہو اور اس سے مریض کو تکلیف کا احساس ہوتا ہو جیسے صفرا کے غلبہ یا مرچوں کے کھانے سے معدے میں جلن ہونے لگتی ہے صفرا کے غلبہ کی صورت میں تے بھی آنے لگتی ہے سور مزاج مادی میں کبھی مرض کا مادہ عضو میں سرایت نہیں کیے ہوتا بلکہ محض اس کی سطح پر ہوتا ہے اور بعض اوقات عضو میں داخل ہو جاتا ہے ایسی صورت میں کبھی عضو میں سو جن آ جاتی ہے اور کبھی نہیں آیا کرتی۔

باب سوم

امراض ترکیب

امراض ترکیب کی چار قسمیں کی گئی ہیں۔

۱- امراض خلقت

۲- امراض مقدار

۳- امراض عدد

۴- امراض وضع

۱- امراض خلقت

ان میں عضو کی خلقت تبدیل ہو جاتی ہے یعنی اس کی شکل یا سطح میں خسروانی آجاتی ہے اس کے راستے، مجاری، یا گڑھے (حمادین) یعنی نقص آجاتا ہے۔ اس کی بھی چار قسمیں ہیں۔

۱- امراض شکل مثلاً سر کا پیشا ہو جانا یا پیٹھ کا کوب پھٹے سر میں یعنی راس سقط میں سر کی اگلی بلندی یعنی پیشانی کی بلندیاں یا پھیل بلندی یا دونوں بلندیاں ہموار ہو جاتی ہیں۔

۲- امراض مجاری اس میں عضو کے مجاری، نالیاں، خراب ہو جاتے ہیں ان کی تین صورتیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ مجاری زیادہ پھیل جائیں جیسے انتشاک کی

بیماری میں آنکھ کی پتلی زیادہ پھیل جاتی ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مجبوری تنگ ہو جائیں جیسے دم میں سانس کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں۔ تیسری صورت میں مجبوری ہانگن بند ہو جاتے ہیں جیسے یرقان میں پتے کی نالی مسدود ہو جاتی ہے۔ ۲۔ امراض تھادیفین ان میں یا تو عضو کا جوف (گڑھا، بڑا یا فراخ ہو جاتا ہے جیسے کبھی خضیوں کی پھیلی کشادہ ہو جاتی ہے یا عضو کا جوف تنگ اور چھوٹا ہو جاتے جیسے بعض اوقات معدہ چھوٹا ہو جائے یا جوف قطعی نالی ہو جاتا ہے جیسے شادی مرگ میں دل کا بطن خون اور روح سے خالی ہو جائے یا جوف یا عضو کا جوف بند ہو جاتا ہے اور بھر جاتا ہے جیسے سکتے میں دماغی تھادیفین بند اور پُر ہو جاتی ہے۔

۱۔ امراض سطوح

ان کی دو شکلیں ہیں بعض اوقات کسی عضو کی سطح کھردری ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات خصبۃ الریہ یعنی ہوا کی نالی میں کھردرا پن آ جاتا ہے کبھی عضو کی سطح چکنی ہو جاتی ہے۔

۲۔ امراض مقدار

ان کی دو صورتیں ہیں

- ۱۔ یا تو عضو کی مقدار طبعی تناسب سے بڑھ جاتی ہے۔
- ۲۔ یا قدرتی تناسب سے کم ہو جاتی ہے۔ اس زیادتی اور کمی کی بھی دو شکلیں ہیں۔
- ۱۔ یا تو پورے بدن میں یہ زیادتی اور کمی عام ہوتی ہے جیسے پورے بدن میں مٹا پا چرمہ جاتا ہے یا سارا بدن دہلا ہو جاتا ہے۔
- ۲۔ یا یہ کمی اور زیادتی کسی ایک عضو تک محدود ہوتی ہے مثلاً زبان کا بڑھ جانا یا آنکھ کے ڈھیلے کا لاغر ہو جانا۔

۳۔ امراض عدد

ان میں بعض اوقات عضو کی تعداد بڑھ جاتی ہے اور کبھی کم ہو جاتی ہے ان دونوں حالتوں میں سے ہر ایک کی دو صورتیں ہیں۔

1- طبعی۔

2- غیر طبعی۔

1- طبعی زیادتی

طبعی زیادتی سے یہ مراد ہے کہ اس قسم کی اور اس کی جنس کی پہلے سے کوئی چیز جسم میں موجود ہو جیسے ایک انگلی کا زیادہ ہو جانا۔

غیر طبعی زیادتی

اس کا مطلب یہ ہے کہ زیادتی ایسی ہو کہ اس طرح کوئی چیز جسم میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ جیسے پیٹ میں کیڑوں کا پیدا ہو جانا یا آنکھ میں ناخونہ کا پیدا ہو جانا۔

طبعی کمی

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کی مقدار میں پیدا نشی طور پر کمی ہو مثلاً پیدائشی طور پر ایک انگلی کا کم ہونا یعنی پانچ کی جگہ چار انگلیوں کا ہونا۔

غیر طبعی کمی

کمی پیدائشی نہ ہو بلکہ کسی تیز مادے کے گرنے سے کوئی عضو گل کر کم ہو گیا ہو مثلاً انگلی کا سر کر کم ہو جانا۔ **امراض وضع**

یعنی موضع اور مشارکت امراض وضع میں دو چیزیں شریک ہیں ان میں اعضا کی وضع قیام میں فرق آجاتا ہے یعنی وہ بدل جاتی ہے کبھی عضو اپنی اصل جگہ سے ہٹ جاتا ہے اور بعض اوقات اس کے اس تعلق میں جو دوسرے اعضاء کے ساتھ ہوتا ہے تبدیلی رونما ہو جاتی ہے ہر عضو کی وضع اپنے مقام اور اپنے اس تعلق کی محتاج ہوتی ہے جو اس کو دوسرے اعضاء کے ساتھ ہوتا ہے مثلاً کسی عضو کا اپنی جگہ سے ٹل جانا چاہے وہ قطع یا کھڑ جانے کے طور پر ہو یا بغیر قطع کے یا کسی عضو کا اپنی جگہ پر حرکت کرنا جبکہ وہاں اس کا سکن رہنا لازمی ہو جیسے رخصت

میں ہاتھ کا نپٹے لگتا ہے یا کسی عضو کا اپنی جگہ پر ساکن ہو جانا جبکہ وہاں اس کے لیے متحرک رہنا قدرتی طور پر ضروری تھا مثلاً جوڑوں کا سخت ہو کر پتھرا جانا یا کوئی عضو اپنی قریب کی جانب یا اس کی مخالف جانب حرکت نہ کر سکے یا دونوں طرف حرکت کرنا دشوار ہو جائے ان مثالوں میں پہلی دو مثالیں امراض وضع کی ہیں اور آخری دو مثالیں امراض مشارکت کی

امراض تفرق اتصال

یہ وہ بیماریاں ہیں جن میں اعضاء کی ساخت الگ الگ ہو جاتی ہے اور ساخت میں اتصال باقی نہیں رہتا ان کے نام جگہ کے لحاظ سے یکساں نہیں مختلف ہوتے ہیں چنانچہ جلد کے تفرق اتصال کو خراش و خراش یا رگڑ رگڑ اور سچ یعنی چل جانا کہتے ہیں گوشت کے تفرق اتصال کا نام جزلت ہے اگر جراحت میں پیپ پڑ جائے تو اس کو قرحہ کہتے ہیں یعنی زخم کزی اور ہڈی کا تفرق اتصال چوڑائی میں ہو تو اسے کاسر یا فاسخ یا مفتح کہا جاتا ہے کاسر میں ہڈی یا کزی دو ٹکڑے یا بڑے بڑے چند ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور فاسخ میں چند چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو جاتے ہیں مفتت میں ہڈی کا بالکل چورا ہو جاتا ہے ہڈی اور کزی کا تفرق اتصال جب لمبائی میں ہو تو اسے صادع کہتے ہیں پٹھوں اور رگوں کے اس تفرق اتصال کو جو چوڑائی میں ہو تو اس کو باتر کا نام دیا جاتا ہے اگر ان کی لمبائی میں ہو تو شق کہا جاتا ہے اگر تفرق اتصال کی وجہ سے رگوں کے منہ کھل جائیں تو اس کو باقیق کہا جاتا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ دل جراحت کی تاب نہیں لایا کرتا دل میں زخم ہو جائے تو اسی کے ساتھ موت واقع ہو جاتی ہے۔

باب چہارم

یہ دو امراض ہیں جو کئی بیماریوں کے جمع ہو جانے سے پیدا ہو کرتے ہیں مثلاً اس جو دق کے بخار اور پیچھے کے زخم کا نتیجہ ہوتی ہے مرکب بیماریوں کے نام بعض اوقات کسی مشابہت کی بنا پر مقرر کیے جاتے ہیں مثلاً فیل پاپا جس کو دور الضیل یعنی باقعی کا مرض اس دور سے کہتے ہیں کہ پاؤں پھول کر باقعی کے پاؤں کی طرح ہو جاتا ہے یہ دار الاسد یعنی شیر کی بیماری جس کو ہڈا م کہا جاتا ہے اس میں ایضاً کا چہرہ شیر کی طرح خوفناک اور گہرا ہو جاتا ہے کبھی بیماریوں کے نام مرض کے مقام کے اعتبار سے رکھے جاتے ہیں جیسے ذات البھیب، پیلو کا ورم، اور ذات برہ (پھیپھے کا ورم) کبھی امراض کے نام ان کے اسباب کی بنیاد پر رکھ دئے جاتے ہیں مثلاً مایونیا کو سوداری مرض کا کہا جاتا ہے کیونکہ سودا ہی اس کی پیدائش کا سبب ہے۔ بعض اوقات بیماریوں کے نام عرض کے پیش نظر رکھے جاتے ہیں جیسے مرع (مرگی) کے لغوی معنی گر پڑنے کے ہیں چونکہ اس میں مرض گر پڑتا ہے اس لیے اس کو مرع سے موسوم کیا ہے۔

امراض اصلی اور شرکی

مرض اصلی ہوتا ہے یا شرکی یعنی کسی دوسرے مرض کی شرکت میں پیدا ہوا کرتا ہے اس کی کیفیت میں اصلی مرض کی کیفیت کے مطابق تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور اصلی مرض میں پہلے تکلیف ہوا کرتی ہے۔

امراض شرکی کی مختلف صورتیں

شرکت کبھی اس بنا پر ہوتی ہے کہ دونوں دونوں اعضاء ایک دوسرے سے قریب ہوتے ہیں یا ایک عضو دوسرے عضو کا راستہ ہوتا ہے جیسے پاؤں کے زخم میں کنج ران میں ورم آجاتا ہے یا ایک عضو دوسرے عضو کا خدمت گزار ہوتا ہے جیسے اعصاب دماغ کے خادم ہیں۔

لہذا اعصاب کی وجہ سے دماغ اور دماغ کی وجہ سے اعصاب مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں یا ایک عضو دوسرے عضو کے افعال کا مبداء اور اصل ہوتا ہے جیسے دماغ بیرونی حواس آنکھ، ناک، کان وغیرہ کا مبداء ہے اس بنا پر دماغ کی وجہ سے اعصاب ماؤف ہو جاتے ہیں یا ایک عضو دوسرے عضو کی سیدھ میں ہوتا ہے جس کے باعث ایک عضو سے دوسرے کی طرف بخارات چڑھ جاتے ہیں مثلاً معدہ دماغ کی سیدھ میں ہے اس لیے معدے کے بخارات کی وجہ سے دماغ بھی مبتلائے مرض ہو جاتا ہے یا ایک عضو دوسرے عضو کے فضلات دفع ہونے کا مقام ہوتا ہے جیسے بعض دل کے لیے اور کچھ ران جگر کے لیے اور کان کا پچھلا حصہ دماغ کے فضلات دفع کرنے کے لیے مخصوص

اوقاتِ امراض

ہے۔

جو مرض تندرستی پر فتم ہوتا ہے اس میں چار زمانے ہوتے ہیں ان کے مطابق بیماری میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں یا تو مرض میں زیادتی ہو جاتی ہے یا اس میں کمی رونما ہوتی ہے یا نہ زیادتی ہوتی ہے نہ کمی پہلی صورت کو تزائد یعنی بیماری بڑھنے کا زمانہ کہا جائے گا دوسری صورت کو انحطاط یعنی مرض کھٹنے کا زمانہ سمجھا جائے گا اور تیسری صورت کو اگر تزائد سے قبل ہو تو اسے زمانہ ابتداء کہا جائے گا اور اگر تزائد کے بعد ہو تو اسے زمانہ انتہا سے موزوم کیا جائے گا۔ یہ چاروں زمانے اسی بیماری میں پائے جائیں گے جو صحت پر متسام ہوگی ورنہ مہلک امراض میں انحطاط کی نوبت ہی نہیں آیا کرتی مریض اس سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔

مرض حاد اور مزمن

شدت اور سخت کے لحاظ سے امراض کی دو قسمیں ہیں (۱) حاد (۲) مزمن

۱- حاد امراض

حاد اس مرض کو کہتے ہیں جس کی علامات شدید ہوں ایسے امراض کی مدت تھوڑی ہوتی ہے یعنی عام طور پر چودہ روز قرار دی گئی ہے ان کا بحران بھی جلد ہوتا ہے مرض حاد کے کئی درجے ہیں اگر بیماری چار روز میں ختم ہو جائے تو اسے مرض حاد فی عایت المقتویٰ کہتے ہیں اگر سات دن میں ختم ہو تو اسے حاد فی العایت کہا جاتا ہے اور سات سے گیارہ روز کے اندر ختم ہو تو اسے حاد جدا سے موسوم کیا جاتا ہے اگر گیارہ سے چودہ روز میں تمام ہو تو اسے حاد مطلق کہتے ہیں۔

مرض تحت الحاد

وہ مرض ہے جس کی علامات میں شدت کم ہو اور وہ عرصہ تک نہ رہے اس کی مدت ایک ماہ سے چالیس روز تک ہوتی ہے۔

۲- مزمن امراض

وہ بیماریاں ہیں جن کی علامات طفیف ہوں اور جو چالیس روز سے زیادہ عرصہ تک نہ رہیں ایسے امراض کا بحران دیر میں ہوا کرتا ہے یعنی کبھی ایک سو برس میں ہوتا ہے۔

باب پنجم

اسباب اور ان کی تعریف

اسباب جمع ہے سبب کی۔ سبب اس حالت کا نام ہے جو پہلے سے ہو اور جس کی وجہ سے بدن انسان کے حالات میں سے کوئی ایک حالت پیدا ہو جائے یا اسس کی وجہ سے وہ حالت اپنے حال پر قائم رہے ان کی تینوں حالتوں (صحت، مرض، دصحت و لامرض) کے لیے تین اسباب ہوتے ہیں (۱) سبب بادی (۲) سبب واصل (۳) سبب سابق بعض سبب بدنی نہیں ہوتا جیسے دھوپ کی گرمی ہوا کی سردی غضب، غصہ، خوف اور دوستی اس کو سبب بادی وغاری کہتے ہیں اگر یہ کسی حالت کو بلا واسطہ پیدا کر دے تو اسے سبب واصل کہا جائے گا جس طرح اخلاطِ عفونت سے بخار آجاتا ہے اگر بلا واسطہ پیدا کرے یعنی کسی حالت کا راست ذریعہ نہ بنے تو اسے سبب سابق کہتے ہیں جیسے مواد کے امتلا سے مہی عفونہ لاحق ہو جاتی ہے جس وقت جسم میں مواد بھر جاتا ہے تو پہلے اس میں عفونت آتی ہے پھر عفونتی بخار ہوتا ہے اس بخار پر امتلا بخار کے لیے سبب سابق قرار پایا اور عفونت بخار کا سبب واصل ہوئی یعنی وہ بننے کسی درمیانی واسطہ کے بخار کا سبب بن جاتی ہے بعض اوقات سبب کا فعل یا اثر ذاتی ہوتا ہے جیسے ٹنڈے سے پانی سے سردی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اس کا اثر خارجی ہوتا ہے جیسے سرد پانی بدن کی حرارت کو بدن میں بند کر کے زیادہ گرمی پیدا کر دیتا ہے پانی طبعی طور پر سرد ہے اس لیے بدن میں سردی کا پیدا ہو جانا اسس کا

ذاتی اثر یا فعل ہے اور گرمی کا پیدا ہو جانا عرضی اثر سمجھا جائے گا کیونکہ طبعی طور پر۔
 پانی کی تاثیر گرم نہیں اس لیے ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے پر گرمی کا جو احساس
 ہوتا ہے اسے عرضی سمجھا جائے گا اس گرمی کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ٹھنڈے
 پانی کی سردی سے مسایلت بند ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے حرارت بدنی جسم کے
 اندر جمع ہو جاتی ہے اور اس طرح با عرض بدن میں گرمی بڑھ جاتی ہے۔

باب ششم

اسباب سے ضروریہ

ہر سبب کبھی ضروری ہوتا ہے کبھی غیر ضروری اور غیر ضروری اسباب بعض اوقات طبیعت کے مخالف ہوتے ہیں جیسے زہر اور کبھی مخالف نہیں ہوتے جیسے دوائیں۔ سبب ضروری وہ ہے جو انسان کی زندگی کے لیے لازمی ہو اور جس کے بغیر آدمی کی زندگی برقرار نہ رہ سکے مثلاً ہوا پانی وغیرہ غیر ضروری سبب اس کے خلاف ہوتا ہے اسباب ضروریہ کی تعداد چھ ہے (۱) ہوا (۲) ماکول و مشروب (کھانا پینا) (۳) حرکت و سکون بدنی (۴) حرکت و سکون (۵) نوم و یقظہ (سونا اور جاگنا) (۶) استفراغ و احتیاجات

۱۔ ہوا

ہوا ہمارے چاروں طرف موجود ہے آدمی کو اس کی دو اغراض کے لیے ضروری ہے یعنی روح کی تبدیل کے لیے یہ ضرورت سانس اندر کھینچنے سے پوری ہو جاتی ہے۔ دوسرے فضلات کو خارج کرنے کی غرض سے اس ضرورت کی تکمیل سانس کے ذریعہ سے ہوا باہر نکلانے سے ہو جاتی ہے جو ہوا سانس کے ساتھ اندر جاتی ہے وہ روح کی گرمی دور کر کے اس کا اعتدال برقرار رکھتی ہے اگر باہر کی ہوا سانس کے ذریعہ سے بدن میں نہ پہنچے تو روح کا اعتدال قائم نہیں رہ سکتا جب تک ہوا صاف اور معتدل رہتی ہے اور اس میں ہانسون کے جنگل، بھیلوں، سرکنڈوں کی زمینوں

کے بخارات نیز غڑھوں اور نالوں کے پانی کی بھاپ شامل نہیں ہوتی اور اس میں مردوں کی بدبو اور ترکاریوں کے کھیتوں کے بخارات اور خراب قسم کے درختوں مثلاً شوخطہ ایک طرح کا بیڑ ہے جس سے کانیں تیار کی جاتی ہیں، اور انجیر جیسے خراب درختوں کے بخارات نہیں ملتے نہ اس میں بہت زیادہ گرد و غبار اور دھوئیں کی آمیزش ہوتی ہے اس قسم کی ہوا صحت کی حفاظت کرتی ہے اور تندرستی کو بحال کرنے کا سبب ہوتی ہے اگر ہوا تبدیلی ہو جاتی ہے تو اس کے احکام اور اس کی تاثیرات بدل جاتی ہیں وہ نہ تو صحت کی حفاظت کر سکتی ہے اور نہ از سر نو تندرستی بحال کر سکتی ہے۔

ہوا کے تغیرات

طبعی اور غیر طبعی دو طرح کے ہوتے ہیں طبعی تغیرات یا تو انسانی طبیعت کے خلاف ہوتے ہیں یا مستفاد اور مخالف نہیں ہوتے۔

ہوا کے طبعی تغیرات

کے ذیل میں موسمی تغیرات آتے ہیں چنانچہ موسم اپنے مزاج کے موافق ہی بیماریاں پیدا کرتا ہے اور اپنے مزاج کے مخالف امراض کو دور کر دیتا ہے۔

موسم گرما

گرم ہونے کے باعث صفرا کی پیدائش بڑھا کر صفراوی بیماریاں پیدا کرتا ہے مثلاً عتب، تپ، محرقہ، پیاس اور بے چینی وغیرہ کا سبب بنتا ہے۔

موسم سرما

سرد ہوتا ہے اس لیے سردی کی بیماریاں اس کے ساتھ آتی ہیں مثلاً زکام، نزلہ اور کھانسی پیدا کرتا ہے اس کے علاوہ ہنم بڑھا کر بعض امراض پیدا کرتا ہے۔

موسم خریف

اس موسم میں ہوا کے تغیرات کی بنا پر امراض کی کثرت ہو جاتی ہے اس موسم میں

بدلتی رہتی ہے رات اور صبح کو ٹھنڈی ہو جاتی ہے دوپہر کے وقت ہوا میں گرمی آجاتی ہے نیز اس کے قبل گرمی کا موسم گذر چکنا ہے جو بدن کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور جس میں قوتیں تحلیل ہو جاتی ہیں صفر میں جوش آجاتا ہے اور یہ موسم اخلاط کو جلا دیتا ہے اس کے علاوہ خریف میں مرطوب پھل بکثرت ہوتے ہیں اور اس میں سودا کی زیادتی ہوتی ہے اور مزاج کے تغاد کی وجہ سے خون کی مقدار گھٹ جاتی ہے مزاج کے تغاد کا مطلب یہ ہے کہ خریف کا مزاج سرد اور خشک ہے اور خون کا مزاج گرم دتر ہے اس اختلاف کا اثر خون کی پیدائش پر پڑتا ہے اس لحاظ سے یہ موسم گرمی کے بچے کچھے امراض کی پیدائش کا ذمہ دار ہے یعنی گرمی میں جو بیماریاں پیدا ہونے سے رہ جاتی ہیں وہ خریف میں آدمی کو گھیر لیتی ہیں۔

موسم ربیع

یہ بہار کا زمانہ ہے اس میں وہ مواد حرکت میں آجاتے ہیں جو سردی میں ٹھنڈک کے اثر سے بدن میں بند ہو جاتے ہیں ربیع میں وہی مواد کمزور اعضاء پر گر کر پھوڑے پھنسی پیدا کرتے ہیں ان سے طلق میں ورم آجاتا ہے اسس کے علاوہ ربیع میں وہ تمام مادی امراض حرکت میں آجاتے ہیں جن کا مادہ سردی کے موسم میں ٹھنڈ جاتا ہے ربیع میں امراض پیدا ہونے کا یہ سبب نہیں ہوتا کہ یہ موسم خراب ہوتا ہے بلکہ اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ ربیع کی گرمی لطیف ہوتی ہے دراصل یہ زمانہ سب موسموں میں زیادہ بہتر ہوتا ہے اور تندرستی کے لیے نہایت مناسب خیال کیا جاتا ہے۔

ہوا کے غیر طبعی تغیرات

ایسے اسباب سے پیدا ہوتے ہیں جن کا تعلق آسمان یا زمین سے ہوتا ہے یہ طبیعت کے مخالف نہیں ہوتے۔

اسباب سماویہ

اسانی اسباب یعنی جو آسمان سے تعلق رکھتے ہیں اور ہوا میں غیر طبعی تغیرات

پیدا کرتے ہیں ان کی صورت یہ ہے کہ آفتاب کے ساتھ کثرت سے ستارے جمع ہو جاتے ہیں جو ہوا کو سردی کے موسم میں بھی گرم کر دیتے ہیں اس کے علاوہ سورج گبن میں آجاتا ہے جس سے گرمی کے موسم میں بھی سردی بڑھ جاتی ہے۔

اسباب ارضیہ

زمینی اسباب جو ہوا میں غیر طبعی تبدیلیاں پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں جیسے اختلاف ممالک کی وجہ سے ہوا میں اختلاف آجاتا ہے یعنی سب مقامات کی ہوا الگ الگ طرح کی ہوتی ہے مختلف ممالک یا شہروں کی ہواؤں میں جو فرق ہوتا ہے

- ۱- یا تو عرض بلد کی بنا پر ہوتا ہے۔
- ۲- یا سمندروں اور پہاڑوں کے قرب کی وجہ سے۔
- ۳- یا زمین کی وضع اس کا سبب ہوتی ہے یعنی کوئی مقام بلند ہوتا ہے کوئی پست۔
- ۴- یا ان ممالک کی مٹی کی وجہ سے ہوتا ہے 'عرض بلد خط استوا سے دوری کو نظر ہر کرتا ہے اور خط استوا کو انتہائی درجہ میں معتدل سمجھا گیا ہے۔

عرض کی تعریف

عرض البلد اس فاصلہ کو کہتے ہیں جو خط استوا سے قریب یا دور کے مقامات کے درمیان ہوتا ہے خط استوا کو جیسا کہ ابھی بتایا گیا ہے بہت زیادہ معتدل مانا گیا ہے اس لیے خط استوا سے کم و بیش دوری یا فاصلہ (عرض) پر جو ممالک ہیں ان کی ہوا عرض بلد کے موافق بدل جاتی ہے جیسے دوسری اور تیسری اقلیم کی ہوا بہت زیادہ گرم ہوتی ہے اور چھٹی ساتویں اقلیم کی ہوا بہت زیادہ سرد ہوتی ہے لیکن چوتھی اقلیم جو دونوں کے درمیان ہے اعتدال کے بہت قریب ہے۔

سمندر کا قرب

ہوا کو مرطوب بنا دیتا ہے اس لیے جو شہر سمندر کے قریب ہوتا ہے وہ گرمی اور سردی کے لحاظ سے معتدل ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سمندری ممالک کی

ہوا تاثرات کو آسانی سے قبول نہیں کیا کرتی۔

پہاڑ کا قرب

وہ پہاڑ جو کسی شہر کے شمال میں ہوتا ہے وہ شہر کو گرم کر دیتا ہے کیونکہ وہ شمالی ہوا کو جو سرد اور خشک ہوتی ہے شہر میں آنے نہیں دیا کرتا اس کے علاوہ شمالی پہاڑ سورج کی شعاعوں کو شہر میں آنے دیتا ہے اور جنوب کا پہاڑ شمالی پہاڑ کی تاثرات کے برعکس ہوتا ہے شہر کے مغرب کی طرف کا پہاڑ یورپی پہاڑ سے بہتر ہوتا ہے کیونکہ یورپ کی طرف کا پہاڑ سورج کی کرنوں کو دیر تک شہر پر نہیں پڑنے دیا کرتا اس کے بعد اچانک شہر پر تیز روشنی پڑتی ہے اور دھوپ تیز ہونے پر سورج کی شعاعیں سیدھی پڑنے لگتی ہیں اس لیے شہر کے باشندوں پر رات کی سردی کے بعد ایک دم تیز دھوپ پڑتی ہے نیز اس لیے کہ مشرقی پہاڑ مشرق کی ہوا کو شہر میں داخل ہونے سے روک لیتا ہے جو مغرب کی ہوا سے اچھی ہوتی ہے اگرچہ مشرق اور مغرب دونوں سمتوں کی ہوائیں تقریباً معتدل ہوتی ہیں لیکن مشرقی ہوا کے بہتر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مشرقی ہوا صبح کے وقت آفتاب کی رفتار کے مطابق چلا کرتی ہے اور مغرب کی ہوا شام کے وقت آفتاب کی حرکت کے خلاف چلا کرتی ہے جو شہر بلندی پر ہوتا ہے وہ زیادہ ٹھنڈا اور زیادہ صاف ستھرا ہوتا ہے اور جو شہر زیادہ بلندی یا پستی پر نہ ہو بلکہ دونوں کے درمیان ہو اس کی ہوا بھی بہتر ہوتی ہے لیکن تقیبی شہر کی ہوا ٹھیک نہیں ہوتی۔

مٹی کی تاثرات

گندک مٹی ہوتی مٹی گرمی اور خشکی پیدا کرتی ہے منناک زمین کی مٹی تری اور گندگی پیدا کرنے کا سبب ہوتی ہے پہاڑی مٹی بدن کو سخت کر دیتی ہے۔

سرد ہوا

ٹھنڈی ہوا بدن کو قوی اور مضبوط کرتی ہے بھضم اچھا کرتی ہے اور بدلت

کو نکھارتی ہے سرد ہوا ٹھنڈی بیماریاں یعنی زکام، نزلہ، مرگی، فالج، وعشہ وغیرہ پیدا کرتی ہے۔

گرم ہوا

گرم ہوا بدن کو سست اور ڈھیلا کرتی ہے، ہاضمہ خراب کرتی ہے، اس کو مکدر اور کند کر دیتی ہے، کمزوری پیدا کرتی ہے اور خناق، بخار، آسوم، قسم پیدا کر دیتی ہے۔

ہوا کے غیر طبعی تغیرات

ہوا کے غیر طبعی تغیرات جو طبیعت کے مخالف ہوتے ہیں اور ہلاکت کا باعث بن جاتے ہیں ان کی مثال میں وبا کو پیش کیا جا سکتا ہے، ہوا میں زہر پیدا کرتی ہے اس میں بہت سے آدمی اچانک مر جاتے ہیں۔ طاعون اور انفلو انزایسے ہی وبائی امراض میں شامل ہیں۔

۲۔ ماکول و مشروب (کھانا اور پینا)

جو چیزیں ہمارے کھانے پینے میں آتی ہیں کبھی تو اپنی کیفیت سے بدن میں اثر کرتی ہیں یعنی محض گرمی، سردی، تری اور خشکی سے اس قسم کی چیزوں کو دوا سے موسوم کیا جاتا ہے اور کبھی صرف اپنے مادے سے اثر کرتی ہیں اس طرح کی چیزوں کو غذا کہتے ہیں اور بعض اوقات وہ اپنی صورت نوعید سے اثر کرتی ہیں ان کو ذوالخاصہ کہتے ہیں چاہے ان کا فعل طبیعت کے موافق ہو جیسا فاد زہر کا ہوا کرتا ہے خواہ طبیعت کے مخالف ہو جیسا زہر کا ہوتا ہے۔ ذوالخاصہ میں ایسی عجیب و غریب چیزیں داخل ہیں جن کے بارے میں یہ بتانا دشوار ہے کہ ان کا عمل کیونکر ہوتا ہے اس لیے ان کے عمل کو صورت نوعید سے منسوب کیا جاتا ہے مختلف چیزوں میں مختلف قسم کی تاثیرات پائی جاتی ہیں جن کے ذریعہ ہم چیز کو شناخت کیا جاتا ہے یہ سب تاثیرات صورت نوعید کی وجہ سے پائی جاتی ہیں بہر حال غذا اور دوا کے علاوہ ایک تیسری چیز بھی ہے جس کا اثر نہ تو کیف سے ہوتا ہے اور نہ مادے سے

اس قسم کے جانوروں کے ڈنک سے کوئی مادہ خارج ہی نہیں ہوا کرتا اس لیے واضح ہوا کہ ان کے کاٹنے سے جو اثر ہوتا ہے اس کو صورت نوعید کہتے ہیں یعنی جو چیز نہ کیف سے موثر ہوتی ہے اور نہ مادے سے اس کو ذوا الخاصہ کہا جاتا ہے بعض اوقات ان چیزوں کی تاثیر مادہ اور کیف دونوں کی بنا پر ہوتی ہے ان کو غذائے روانی کہتے ہیں اور کبھی ان کا اثر کیف اور صورت نوعید کی وجہ سے ہوتا ہے ایسی چیزوں کو غذائے ذوا الخاصہ کہا جاتا ہے اور کبھی ان کا اثر کیف اور مادہ اور صورت نوعید تینوں کے باعث ہوتا ہے ان کو غذائے روانی ذوا الخاصہ کہتے ہیں بعض غذا غلیظ ہوتی ہے بعض لطیف اور کبھی اوسط درجہ کی ان تینوں اقسام کی غذا کبھی صالح الکیوس ہوتی ہے کبھی فاسد الکیوس جس سے خراب اخلاط بنتی ہیں پھر ان میں بعض طرح کی غذا کثیر غذا ہوتی ہے بعض جس سے اخلاط زیادہ اور فضلات کم بنا کرتے ہیں یا قلیل غذا ہوتی ہے جس سے اخلاط کم اور فضلات زیادہ بنتے ہیں ایسی چیزوں میں ساگ اور ترکاریاں داخل ہیں۔ صالح الکیوس سے ایسی غذا مراد ہے جس سے اچھی اخلاط بنا کرتی ہیں فاسد الکیوس غذا سے خراب اخلاط پیدا ہوتی ہیں اسی طرح کثیر غذا وہ چیز ہے جس سے خون صالح کافی مقدار میں تیار ہو جیسے اٹھے کی نیرشست زردی اور قلیل غذا اس کو کہتے ہیں جس سے خون کم تیار ہو فضلات زیادہ بنیں۔

پانی

پانی سے جسم کو غذا نہیں ملا کرتی کیوں کہ یہ مفرد اور سادہ چیز ہے اسکے استعمال کا مقصد صرف یہ ہے کہ غذا کو پتلا کرنے اور اسے پکانے میں مدد دے اور عتدا کی رہنمائی کر کے اسے ہارکوں میں پہنچائے۔

۳۔ حرکت و سکون بدنی

حرکت کی مختلف قسمیں ہیں یعنی شدید ضعیف، کثیر قلیل، تیز سست جو حرکت تیز قوی اور قلیل ہوتی ہے وہ تحلیل سے زیادہ تسخین (گرمی) پیدا کرتی ہے اور

سست، ضعیف اور کثیر حرکت اس کے خلاف ہوتی ہے یعنی تحلیل زیادہ کرتی ہے اور گرمی کم پیدا کرتی ہے حرکت اور سکون دونوں کی زیادتی سردی پیدا کرنے کا موجب ہے۔ سکون غذا کو ہضم کرنے میں در دیتا ہے اور حرکت غذا کو معدے نیچے اتار کر آنتوں میں پہنچانے میں امداد کرتی ہے۔

۴۔ حرکت و سکون نفسانی

حرکات نفسانیہ ان چیزوں کو کہتے ہیں جو نفس سے تعلق رکھتی ہیں جیسے غصہ، خوشی، خوف، لذت، شرمندگی وغیرہ ان کو عوارض نفسانیہ بھی کہا جاتا ہے سکون نفسانی ان چیزوں کی عدم موجودگی کا نام ہے حرکت نفسانی کے لیے روح کا متحرک ہونا لازمی ہے روح کی یہ حرکت بھی اندر سے باہر کی جانب اچانک ہوتی ہے جیسا کہ غصہ کی حالت میں ہوا کرتا ہے اور کبھی باہر کی طرف آہستہ آہستہ حرکت ہوا کرتی ہے جیسا کہ فرحت اور لذت میں ہوا کرتا ہے کبھی اچانک اندر کی جانب حرکت ہوتی ہے ایسا خوف کی صورت میں ہوا کرتا ہے یا اندر کی جانب آہستہ آہستہ حرکت ہوتی ہے جیسا کہ غم کی حالت میں ہوتا ہے اور کبھی اندر اور باہر دونوں طرف ہوتی ہے جیسا کہ شرمندگی کے دور ان میں۔ ان تمام صورتوں میں روح جس طرف بھی حرکت کرتی ہے اسی طرف گرمی بڑھ جاتی ہے اور جس طرف سے حرکت کر کے آتی ہے ادھر سردی پیدا ہو جاتی ہے حرکات نفسانیہ میں افراط یعنی زیادتی قوت کا سبب بن جاتی ہے سکون نفسانی کی کثرت سے تشنگ پیدا ہو جاتی ہے اور ذہن کند ہو جاتا ہے۔

۵۔ نیند اور بیداری - سونا جاگنا

نیند سکون سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے اور بیداری حرکت سے نیند میں روح اندرونی اعضاء کی طرف چلی جاتی ہے اس لیے بیرونی اعضاء میں سردی محسوس ہوا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ نیند میں زیادہ ادھمنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ زیادہ سونے سے بدن میں رطوبت بڑھ جاتی ہے اس لیے سردی پیدا ہوتی ہے

نیند جس وقت بدن کو غذا سے خالی پاتی ہے تو روح کو تحلیل کر کے بدن میں سردی پیدا کر دیتی ہے اور جب اسے کوئی قابل ہضم غذا مل جاتی ہے تو اسے ہضم کر دیتی ہے جس کی وجہ سے جسم میں گرمی ظاہر ہوتی ہے اور جب کسی ٹھنڈی غلط یا ناقابل ہضم کو پاتی ہے تو اسے بدن میں منتشر کر دیتی ہے جس کی بنا پر سردی پیدا ہو جاتی ہے۔

جاگنے کی زیادتی

زیادہ جاگنے سے قوتوں کے تحلیل ہو جانے کی بنا پر دماغ کمزور ہو جاتا ہے ہضم بھی بگڑ جاتا ہے اس کے علاوہ زیادہ جاگنا مادے کو تحلیل کر کے بھوک لگانے کا باعث ہوتا ہے دن کے وقت سونا اچھا نہیں اس سے بدن کی رکھت خراب ہو جاتی ہے اور تلی کو نقصان پہنچتا ہے منہ سے بدبو آنے لگتی ہے اور نفسانی قوتیں ڈھیلی اور سست ہو جانے کی وجہ سے ذہن کند ہو جاتا ہے اگر دن کو سونے کی عادت پڑ گئی ہو تو اسے ایک دم چھوڑ دینا مناسب نہیں بلکہ تدریجاً ترک کرنا چاہئے نیند اور بیداری کے درمیان کروٹیں بدلتے رہنا برا ہے۔

استفراغ و احتیاس

استفراغ و احتیاس کا درجہ اعتدال پر رہنا صحت کے لیے مفید ہے استفراغ کی زیادتی بدن میں خشکی اور سردی پیدا کر دیتی ہے لیکن خارج ہونے والے فضلات اگر سرد اور خشک ہوں تو ان کے نکل جانے سے عارضی طور پر گرمی اور تری پیدا ہو جاتی ہے احتیاس کی زیادتی سے سہ سے پڑ جاتے ہیں اور اس کی کثرت بدن میں مواد کو سڑا دیتی ہے بدن میں گرمی پیدا کرنے کا سبب ہوتی ہے۔

استفراغ سے مراد بدن سے مواد خارج ہوتا ہے عام اس سے کسی راستہ سے ہو اگر مواد خارج نہ ہو تو احتیاس سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

باب ہفتم

اسباب غیر ضروریہ

جو طبیعت کے مخالف نہ ہوں ان کی مثال جیسے ریت میں لوٹنا اور جسم کا اس میں دبانا یعنی دفن کرنا اس عمل سے بدن کی رطوبت غریبہ جذب ہو جاتی ہے نیز یہ استسقا اور ڈھیلے پن میں مفید ہے اس طرح کی تمام باتیں استفادہ کے ذیل میں آتی ہیں اس طرح کی ماش میں اسی میں شمار کی جاتی ہے اور چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینا بھی اسی میں شامل ہے ایسا کرنے سے حرارت عنیزی مستقل ہو کر قوی ہو جاتی ہے یہ طریقہ ایسی فحشی میں فائدہ دیا کرتا ہے جو حمام وغیرہ کی بے چینی اور بے قراری کا نتیجہ ہوتی ہے۔ غیر ضروری اسباب بعض اوقات طبیعت کے مخالف اور باعثِ ہلاکت ہوتے ہیں جیسے پانی میں ڈوب جانا یا کموار سے کٹ جانا، آگ سے جل جانا اور زہروں کا کھالینا۔

اسباب جزئیہ

یعنی خاص اسباب ان کا بیان تفصیل سے کیا جاتا ہے۔

مجنات

یعنی گرمی پیدا کرنے والے اسباب۔

- ۱- حرکت جو زیادہ نہ ہو اوسط درجہ کی ہو۔
- ۲- گرم غذاؤں کا استعمال لیکن زیادتی سے نہ کیا جائے کیونکہ اس صورت میں گرم غذاؤں سے گرمی زیادہ پیدا ہو جائے گی جس کی وجہ سے تحلیل ہوگی اور گرمی کی جگہ سردی پیدا ہوگی۔
- ۳- گرم دواؤں کا استعمال خواہ خارجی ہو یا داخلی بشرطیکہ زیادتی کے ساتھ نہ ہو۔
- ۴- معتدل غذاؤں کا کھانا ان کے استعمال سے عمدہ خون تیار ہوگا جس سے گرمی پیدا ہوگی۔
- ۵- مواد کی عضویت اور مسامات کا بند ہو جانا۔

میردات

گرمی پیدا کرنے والے تمام اسباب جب ان کی زیادتی ہو تو سردی پیدا کرنے کا سبب بن جاتے ہیں ' یا غذا اور اخلاط کی خامی اور سردی پیدا کرنے والی غذا یا دوا کا داخلی اور خارجی استعمال۔

مرطبات

- ۱- تیز غذاؤں کا داخلی اور خارجی استعمال۔
- ۲- رطوبت پیدا کرنے والا حمام۔
- ۳- آرام و راحت کی زندگی بسر کرنا۔
- ۴- غذا کی کثرت
- ۵- تحلیل کرنے والے اسباب سے گریز۔
- ۶- خشکی پیدا کرنے والی خلط کا جسم سے خارج ہو جانا۔

مجففات

یعنی خشکی پیدا کرنے والے اسباب ' اسے اسباب خون کے اندرونی اور بیرونی طور پر زیادہ استعمال کرنے سے رطوبت تحلیل ہو جائے یا کسی عضو سے غذا

روک دی جائے اس کے نتیجہ میں بھی خشکی پیدا ہو جاتی ہے یا خشکی پیدا کرنے والے اسباب کا اندرونی یا بیرونی طور پر زیادہ استعمال یہ تمام اسباب سور مزاج مفرد کے اسباب تھے ان کو مرکب کرنے سے سور مزاج مرکب کے اسباب معلوم کیے جاسکتے ہیں

مفسدات شکل (شکل کو بگاڑنے والے اسباب)

اس قسم کے اسباب بہت سے ہیں بعض اوقات یہ اصلی اور پیدائشی ہوتے ہیں اور قوت مصورہ میں کوئی ایسی خرابی ہو جو کہ بچہ پیدا کرنے وقت ظہور میں آئے اس میں دایہ کی تخلیق بھی شامل ہے۔

پیدائش طبعی اور فطری طریقہ پر نہیں ہوتی یا دایہ کی گرفت ٹھیک نہیں ہوتی یا بچہ کو پیدائش کے بعد کپڑے میں پیٹنے وقت ان اسباب کا عمل ہوتا ہے بعض اوقات بچہ کے قبل از وقت پلٹنے پھرنے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ کبھی صورت کسی خارجی سبب یا کسی بیماری مثلاً جزام کی وجہ سے

حصہ سوم

علم العلامات - تشخيص

باب اول

علامات کی تعریف - علامت اس حالت کا نام ہے جس کی موجودگی سے صحت اور مرض کو معلوم کیا جاتا ہے علامات بعض اوقات گذرے ہوئے حالات بتاتی ہیں جس سے طبیب کو فائدہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ گذشتہ حالات کا معلوم کر لینا قابلیت اور مہارت کی دلیل سمجھی جاتی ہے اس سے طبیب کی مذاقت ظاہر ہوتی ہے بعض اوقات علامت کسی موجودہ حالت کا اظہار کرتی ہے جس کا فائدہ صرف مریض کو پہنچتا ہے کیونکہ اس سے اس کی بیماری کا پتہ چلتا ہے بعض وقت علامت آنے والے حالات بتاتی ہے جس سے طبیب اور مریض دونوں کو فائدہ پہنچتا ہے اس لیے کہ جب طبیب کو آئندہ حالات کا علم ہو جاتا ہے تو اس سے اس کی فنی مہارت ظاہر ہوتی ہے اور وہ ان حالات کا سہرا باب کر کے مریض کو فائدہ پہنچانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

تعدادِ علامات

علامات کی دو قسمیں ہیں۔

- ۱۔ وہ علامات جن سے بدن کا مزاج معلوم کیا جاتا ہے۔
 ۲۔ وہ علامات جن سے بدن کی ترکیب اور ساخت کا حال معلوم ہوتا ہے۔
 آدمی کے مزاج کو بتانے والی علامات دس ہیں۔

۱۔ ملس

اگر ملس سردی اور گرمی کے اعتبار سے معتدل مزاج انسان کے ملس کے مساوی ہو تو اسے معتدل سمجھا جائے اگر ایسا نہ ہو اور اس کے مخالف ہو تو اسے اسی کیفیت میں غیر معتدل سمجھا جائے گا جس سے معتدل آدمی متاثر ہوگا۔

۲۔ گوشت سمین اور شحم

گوشت سمین (رواج) اور چربی (شحم) کی زیادتی جسم میں رطوبت کے باعث ہوتی ہے اور کمی خشکی کے باعث ہوتی ہے گوشت کی زیادتی کا سبب گرمی اور تری ہے۔ سمین (چربی) اور شحم کی کثرت سردی اور تری سے ہوتی ہے بہر حال لمبی فریبی گرمی کی علامت ہے اور سختی فریبی برودت کی۔

۳۔ بال

بالوں کی زیادتی اور ان کا موٹا سیاہ اور گھونگر یا لال ہونا گرمی اور خشکی کا نشان ہے اور بالوں کی کمی ان کا پتلا اور سیدھا اور سرخ و سفید ہونا مزاج کی سردی اور تری کی علامت ہے۔

۴۔ بدن کا رنگ

جسم کی سفید رنگت سردی اور لہفم کے غلبہ کی علامت ہے اور سرخی جسم کی گرمی اور خون کے غالب ہونے کا نشان ہے سفیدی اور سرخی کا ہونا گرمی اور سردی کے اعتدال پر دلالت کرتا ہے گندمی اور زرد رنگ گرمی اور صفر کے غالب ہونے اور خون کی کمی کے باعث ہوتا ہے۔ جیسا کہ بیماری سے اٹھے ہوئے لوگوں میں دیکھا جاتا ہے بدن کے رنگ کی سیاہی سردی اور غلبہ سودا پر دلالت کرتی ہے۔

اعضار کی ترکیب

اعضار کی ہیئت اور ساخت یعنی بناوٹ سے بھی مزاج کا اندازہ ہوتا ہے چنانچہ سینہ اور رگوں کا کشادہ اور نمایاں ہونا نبض کا عظیم اور ہاتھ پاؤں کا بڑا اور جوڑوں کا نمایاں ہونا گرمی کی علامت ہے اس کے خلاف حالات کی ذمہ داری سردی پر ہے۔

۶۔ کیفیت انفعال

یعنی بدن کا گرمی، سردی، رطوبت اور خشکی سے متاثر ہونا جسم میں حس کیفیت کا غلبہ ہوتا ہے وہ اسی کیفیت کا اثر جلد قبول کر لیتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص سرد ہوا، ٹھنڈے موسم اور کھانے پینے کی ٹھنڈی چیزوں سے متاثر ہوتا ہے اور ان سے نقصان محسوس کرتا ہے تو سمجھ لیا جائے کہ اس کا مزاج سرد ہے اگر کسی کو سرد ہوا، سرد موسم اور سرد غذا ضرر نہ پہنچائے تو اس کا مزاج گرم ہوگا۔

۷۔ طبعی افعال

اگر جسمانی افعال کامل طور پر درست ڈھنگ سے جاری ہوں تو اس کو اعتدال کی علامت خیال کیا جاتا ہے اور افعال کا ناقص یا باطل ہونا سردی کی دلیل ہے افعال میں تشویش یعنی پریشانی کا پایا جانا گرمی کا نشان ہے اور ان کا سست ہونا سردی کا نشان ہے افعال میں تیزی کا پایا جانا گرمی کی علامت ہے اور اس کی ضد سردی کی۔

۸۔ بدنی فضلات

پیشاب، پاخانہ اور پسینہ نیز بو اور رنگ کا گہرا ہونا گرمی کی علامت ہے اور اس کی برودت کی۔

۹۔ نیند اور بیداری

نیند کا زیادہ آنا سردی اور تری کی علامت ہے اور جاگنے کی زیادتی یعنی

تیند کی کمی خشکی کا نشان ہے اور ان دونوں کا معتدل ہونا گرمی اور سردی کے اعتدال کی علامت ہے۔

۱. نفسانی تاثرات

انفصالات نفسانیہ کا قوی اور تیز ہونا اور ان کی زیادتی گرمی کی علامت ہے اور ان کا سست ہونا سردی کی ان کا دیر تک قائم رہنا خشکی کا نشان ہے اور جلدی سے زائل ہو جانا تری کی دلیل ہے بزودی سردی اور دل کے کمزور ہونے کی علامت ہے۔ بے حیائی، بہادری، یز مزاجی اور بات چیت کی زیادتی اور تیزی نیز اس کا سلسل ہونا حرارت کی علامت ہے یا اور وقار کی کثرت سردی کا نشان خیال کی جاتی ہے۔

باب دوم

عارضی مزاج اور اس کی علامات

صفاوی مزاج کی علامات

کی علامت یہ ہے کہ سوئی کی چھسی چھین یا موٹے کانٹے کی سی چھین محسوس ہوتی ہے اور بدن میں اٹکی سستی کا احساس ہوتا ہے۔

دموی مزاج کی علامت

بدن بوجھل ہوتا ہے سرخی اور تازہ کا احساس ہوتا ہے بدن پھول جاتا ہے یعنی شاپا چڑھ جاتا ہے۔

بلغمی مزاج کی علامتیں

بدن کی رنگت سفید ہوتی ہے پیاس کم لگتی ہے منہ میں لعاب بہت ہوتا ہے۔
اونگھ زیادہ آتی ہے بدن میں بوجھ بھی زیادہ ہوتا ہے۔

سوداوی مزاج کی علامتیں

بدن میں شکی ہوتی ہے نیند نہیں آیا کرتی آدمی جاگتا زیادہ ہے جسم میں کسی قدر بوجھ کا احساس ہوتا ہے۔

خواب سے مزاج کی پہچان

بعض اوقات خوابوں سے بھی بدن کے مواد کی حالت کا اظہار ہوتا ہے اور ان کے اقسام کا بھی پتہ چلتا ہے سوتے میں آنگ اور شعلوں کا نظر آنا صغیر کی علامت ہے اور سرخ چیزوں کا دیکھنا خون کا نشان ہے، پانی، اولے اور ہادل کی گھور گرج بطن کی علامت ہے سیاہ چیزوں، دھوئیں اور ڈراؤنی چیزوں کا دیکھنا غلبہ سودا کی علامت ہے کبھی غلط کے غلبہ پر مریض کی عمر شہر موسم اور گذشتہ سدا میر بھی دلیل راہ بن جاتی ہیں پتا نہ جواتی میں خون اور صفرا غالب ہوتا ہے۔ بڑھاپے میں بطن کی زیادتی ہوتی ہے۔ گرم شہروں کے باشندوں کا مزاج گرم۔ سرد اور مرطوب شہروں میں رہنے والوں کا مزاج عام طور پر سردی اور بطنی ہوتا ہے جن لوگوں کو پانی میں کام کرنے کی عادت ہوتی ہے ان کے مزاج میں سردی کا غلبہ ہوتا ہے اور جو اشخاص آگ یا دھوپ میں مصروف کار رہتے ہیں ان کے مزاج میں گرمی بڑھ جاتی ہے گرمی کے زمانہ میں صفرا یا خون غالب ہوتا ہے اور سردی کے موسم میں بطن کی کثرت ہوتی ہے گذشتہ تلبیر کے اثر سے مثلاً گرم غذاؤں کے استعمال سے صفرا اور سرد غذاؤں کے کھانے سے بطن کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

علامات امراض ترکیب

یہ تین قسم کی ہوتی ہیں۔

۱۔ علامات جوہریہ

ان میں بدن کی ساخت سے استدلال کیا جاتا ہے یعنی اعضاء کے جسم اور جوہرے تعلق رکھتی ہیں لیکن ان کے حالات اور عوارض سے ان کو کسی قسم کا تعلق نہیں ہوتا۔

+ علامات عرضیہ

ان میں اعضار کی خوبصورتی سے استدلال کیا جاتا ہے جو ہر اور افعال سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

۔ علامات تمامیہ

ان کا تعلق افعال اعضار سے ہوتا ہے اگر افعال صحیح اور باقاعدہ ہوں تو سمجھا جائے گا کہ صحت درجہ کمال پر ہے اگر افعال میں نقص ہوگا یا وہ بالکل باطل ہوں گے تو یہ سردی اور اعضار کی ساخت کے خراب ہونے کی علامت ہوگی اگر افعال میں تشویش یعنی بے قاعدگی پائی جائے گی تو اس کو گرمی کی علامت سمجھا جائے گا۔

علامات کیا بتاتی ہیں

علامات بعض اوقات خاص حالت یعنی صحت و مرض کو بتاتی ہیں مثلاً ورم کی علامات اس حالت کے سبب کو بتاتی ہیں مثلاً وہ علامات جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ورم دہری ہے اور کبھی علامات اس حالت یعنی صحت و مرض کا مقام بتاتی ہیں جیسے ذات الجنب میں نبض کا بہت زیادہ منشاری ہونا اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ ورم مجاہد حاسر میں ہے اور کبھی علامات اس حالت کے وقت (ابتدایا انتہا) کو بتاتی ہیں مثلاً وہ علامات جن سے پتہ چلتا ہے کہ مرض انتہا کے زمانہ میں ہے یا ابتدا کے وقت میں بعض اوقات علامات ان حالات کا اظہار کرتی ہیں جو کسی بیماری میں لازمی طور پر پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً وہ علامات جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مرض کا بحران ہونے والا ہے اور کبھی علامتیں مذکورہ بالا حالتوں کی خصوصیت کی جانب رہبری کرتی ہیں مثلاً وہ علامتیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بحران اسہالی ہے نبض قارورہ اور پاخانہ حالات بدن کی عام علامتیں داخل ہیں اس بنا پر اس موقع پر ان کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہیں بلکہ ضروری ہے۔

باب سوم نبض

تعریف نبض شرائین کی حرکت وضعیہ کو کہتے ہیں جس میں شرائین سکڑتی اور بھلتی ہیں تاکہ نسیم کے ذریعہ روح کی تسدیل ہوتی رہے اور روح کے فضلات باہر نکلنے رہیں۔

حرکت وضعیہ سے مراد وہ حرکت ہے جس میں حرکت کرنے والے جسم کی وضع بدلتی رہے مگر جسم اپنی جگہ پر قائم رہے جیسے آسمان اور چمکی کی گردش حرکت وضعیہ ہے حرکت مکانیہ بھی کہتے ہیں وہ حرکت ہے جس میں جگہ بدلتی رہے چاہے وہ ایک جگہ سے منتقل ہو کر دوسری جگہ چلی جائے یا اپنی جگہ پر قائم رہے لیکن مکان کی ہیئت بدل جائے پہلی حرکت کی مثال چلنا پھرنا ہے اور دوسری کی مثال جگہ کا تنگ یا کشادہ ہو جانا ہے۔

دلائل نبض

نبض میں جو باتیں پیش نظر رہتی ہیں انہیں دلائل نبض سے موسوم کیا جاتا ہے۔

مقدار نبض

ان میں ایک مقدار سے اس کی نو قسمیں ہیں۔

- ۱- طویل (بسی)
- ۲- قصیر (چوٹی)
- ۳- معتدل
- ۴- عربین (چوٹی)
- ۵- ضیق
- ۶- معتدل
- ۷- مشرف (بلند)
- ۸- منتقص
- ۹- معتدل

نبض مرکب کی اقسام

اوپر کی نو قسموں کو تین سے ضرب دیا جائے تو ستائیس قسمیں ہو جائیں گی۔

کیفیت قرع

دوسری چیز نبض کی حرکت میں شوکر کی کیفیت ہے اس صحت میں نبض قوی ہوگی یا ضعیف یا معتدل یعنی متوسط قوی میں انگلی پر نبض کی شوکر دھورے لگتی ہے۔ ضعیف میں انگلی پر نبض کی شوکر کمزور لگتی ہے۔ معتدل میں نبض کی شوکر انگلی پر متوسط قسم کی لگتی ہے۔

زمانہ حرکت

زمانہ حرکت کے لحاظ سے نبض کی تین قسمیں ہیں۔

- ۱- سریع (تیز)، اس میں نبض کی حرکت جلد ختم ہو جاتی ہے۔
- ۲- بطی (ست)، اس میں نبض کی حرکت دیر میں پوری ہوتی ہے۔
- ۳- متوسط یہ دونوں نبضوں کے وسط میں ہوتی ہے۔

قوام آلہ

یعنی سختی اور نرمی اس لحاظ سے بھی نبض کی تین قسمیں ہیں۔

- ۱- صلب اس میں نبض انگلی کو سخت محسوس ہوتی ہے۔
- ۲- لین (اس میں نبض انگلی کو نرم محسوس ہوتی ہے)۔
- ۳- متوسط (درمیانی)

۵- زمانہ سکون

پانچویں چیز نبض کا زمانہ سکون ہے اس میں نبض کا وہ سکون دیکھا جاتا ہے جو دو حرکتوں کے مابین ہوتا ہے اس کو نبض کے ساکن ہونے کی حالت میں محسوس کیا جاسکتا ہے اس اعتبار سے نبض متواتر ہوگی یا متفاوت یا متوسط۔

نبض متواتر

پے در پے چلا کرتی ہے اس میں نبض کم ٹھہرتی ہے اور فوراً حرکت شروع کر دیتی ہے۔

نبض متفاوت

اس میں نبض زیادہ دیر تک ساکن رہتی ہے اور دیر میں حرکت شروع کرتی ہے

نبض متوسط

ان دونوں کے درمیان ہوتی ہے نہ کم ٹھہرتی ہے نہ زیادہ اس کی حرکت ان دونوں کے درمیان ہوتی ہے۔

۶- ملمس شریان

اس اعتبار سے بھی نبض کی تین قسمیں ہیں۔

- ۱- حار (گرم)
- ۲- بارد (سرد)
- ۳- متوسط (درمیانی)

۷۔ رطوبت نبض

- اس میں نبض کی اندرونی رطوبت کو محسوس کیا جاتا ہے یعنی دیکھا جاتا ہے۔
 اس میں خون کس مقدار میں ہے اس کی بھی تین اقسام ہیں۔
- ۱۔ مٹلی (بھری ہوئی)، اس میں نبض کے اندر رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔
 - ۲۔ قالی۔ اس میں نبض کے اندر رطوبت کم ہوا کرتی ہے۔
 - ۳۔ معتدل (درمیانی)

۸۔ استوار و اختلاف

یعنی نبض کی باقاعدگی اور بے قاعدگی اس لحاظ سے نبض کی دو قسمیں ہیں۔
 نبض یا مستوی ہوگی یا مختلف۔ مستوی جس میں نبض ایک ہی حالت پر باقاعدہ طور پر
 چلتی رہتی ہے اور مختلف نبض کی حالتیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔

۹۔ انتظام اور عدم انتظام

اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ نبض کا اختلاف نظم اور قاعدے کے ساتھ ہے یا
 اس اختلاف میں بے قاعدگی پائی جاتی ہے اس لحاظ سے بھی نبض کی دو قسمیں کی گئی
 ہیں۔

- ۱۔ نبض مختلف منظم۔ اس قسم میں نبض کے اندر بے قاعدگی ضرور ہوتی ہے مگر
 اس کی حالتیں باقاعدہ اور منظم طور پر تبدیل ہوا کرتی ہیں مثلاً ایک ٹھوکر نرم اور
 دوسری سخت ہوتی ہے اور ہمیشہ یہی منظم برقرار رہتا ہے۔
- ۲۔ نبض مختلف غیر منظم کی بے قاعدگی میں کوئی ترتیب نہیں ہوا کرتی اور نبض کی حرکت
 خاص منظم کے بغیر تبدیل ہوتی رہتی ہے مثلاً نبض مختلف کی دوسری اور کبھی تیسری ٹھوکر
 سخت ہوتی ہے اور کبھی ساتویں یا دسویں ٹھوکر سخت ہوتی ہے اور درمیانی قرطعات یعنی
 ٹھوکریں نرم ہوتے ہیں۔

۱۰۔ نبض کا وزن

یہ نبض کی دسویں قسم ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔

- ۱۔ جید الوزن من جو عمرو غیرہ کے لحاظ سے درست ہوتی ہے۔
- ۲۔ غیر جید الوزن سیر۔ اس میں نبض کا وزن عمرو غیرہ کے اعتبار سے غیر طبعی اور خراب ہوتا ہے اس نبض یعنی سیرہ الوزن کی بھی تین قسمیں ہیں۔
- ۱۔ مجادد الوزن جیسے بچوں کی نبض جوانوں کی طرح چلنے لگے یا جوانوں کی نبض بوڑھوں کی طرح چلے۔
- ۲۔ مبائن الوزن مثلاً بچوں کی نبض بوڑھوں کی نبض کی طرح چلنے لگے یا بوڑھوں کی نبض بچوں کی نبض کے مانند چلنے لگے۔
- ۳۔ خارج الوزن۔ یہ وزن وہ ہے جو کسی عمر کی نبض کے وزن سے مشابہت نہیں رکھتا یہ قسم سب سے زیادہ خراب ہے۔

باب چہارم

اسباب نبض

نبض کی ضرورت درحقیقت حرارت عزیزہ کی ترویج اور تعدیل کے لیے ہے اس لیے جب گرمی بڑھ جاتی ہے تو نبض کی حالت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ شریان یعنی آرک بھی نرم اور فرما بربدار ہو اور قوت بھی مددگار ہو اس صورت میں نبض عظیم ہو جاتی ہے اگر گرمی زیادہ ہو اور نبض عظیم ہونے کے باوجود تعدیل کی ضرورت پوری نہ ہو سکے تو نبض عظیم ہونے کے ساتھ ہی ریلج بھی ہو جاتی ہے اور حاجت بہت ہی زیادہ ہو تو نبض عظیم اور سریع ہونے کے ساتھ ہی متواتر بھی ہو جاتی ہے یعنی سکون کا وقفہ کم ہو جاتا ہے۔

شریان کی سختی

اگر شریان سخت ہو اور سختی کے باعث زیادہ نہ پھیل سکے تو اس صورت میں نبض عظیم نہیں ہو سکتی بلکہ صغیر ہو جاتی ہے اگر اس طرح بھی حاجت پوری نہ ہو تو متواتر چلنے لگتی ہے۔

ضعف قوت

قوت ضعیف ہونے کی صورت میں نبض متواتر ہو جاتی ہے جس کے ساتھ صغر

اس صفر سے زیادہ ہوتا ہے جو شریان کی سختی کی حالت میں پایا جاتا ہے۔

صفر نبض اور امتلا

کبھی نبض اس درجے سے صغیر ہو جاتی ہے کہ اگر یہ قوت بذات خود قوی ہوتی ہے مگر کسی غذائی یا ظلمی مادے کی بنا پر دب جاتی ہے جیسا کہ مرض کی قوت کے آغاز میں ہوا کرتا ہے۔

نرم اور سخت نبض

نبض میں نرمی رطوبت کی وجہ سے ہوا کرتی ہے اور نبض کی خشکی کے باعث ہوتی ہے۔

بحران میں نبض کی سختی

بعض قسم کے بحرانوں میں نبض سخت ہو جاتی ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بیماری کے مواد خارج ہونے کی وجہ سے کسی خاص طرف کو رخ کرتے ہیں اس بنا پر بعض اعضا تن جاتے ہیں اور نبض کے اختلاف کا سبب بن جاتے ہیں بعض کے اختلاف کا سبب مادے کا بوجھ ہوتا ہے یا ضعف کی زیادتی اگر یہ دونوں اسباب بہت زیادہ ہوں تو نبض مختلف کا نظم برقرار نہیں رہتا۔

نام والی نبضیں

اس موقع پر نبض کی چند ایسی اقسام کا بیان بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جن کے مخصوص نام ہیں ان میں سے نبض عظیم اور صغیر کا ذکر سابقہ اوراق میں آچکا ہے۔

۱۔ تبض منتشر

یہ نبض وہ ہے جو سر پہ متواتر اور سخت ہوتی ہے اس کے اجزاء پستی بلندی اور ہمیشہ نیز سختی اور نرمی میں مختلف ہوتے ہیں۔

۲۔ نبض لوجی

یہ منشاری کے مشابہ ہوتی ہے مگر منشاری سے زیادہ نرم ہوتی ہے یعنی پانی کی موجوں کی طرح۔

۳۔ نبض دودی

لوجی کی طرح ہوتی ہے مگر اس سے چھوٹی (ضعیف) ہوتی ہے۔

۴۔ نبض عملی

یہ دودی کی نسبت چھوٹی (ضعیف) ہوتی ہے نیز زیادہ متواتر اور زیادہ ضعیف ہوتی ہے۔

۵۔ نبض ذنب القاری

یہ نبض وہ ہے جو معمولی مقدار سے بڑھ کر بڑی مقدار کی جانب جاتی ہے یا بڑی مقدار سے چھوٹی مقدار کی طرف آتی ہے اور پھر پہلی مقدار کی طرف لوٹ جاتی ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ پہلی مقدار تک نہیں پہنچتی بلکہ اپنی حد پر پہنچنے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہے یہ صورت خراب ہے۔

۶۔ نبض مطرتی

یہ تھوڑے کے مشابہ ہوتی ہے اور انگلی پر ٹھوکر مارتی ہے تو اس سے پہلے کہ ٹھوکر مار کر واپس جائے ایک اور ٹھوکر مارتی ہے۔

۷۔ نبض ذوالفترہ

اس نبض کی صورت یہ ہے کہ جس جگہ حرکت اور ٹھوکر توقع ہوتی ہے اس جگہ غیر معمولی طور پر رک جاتی ہے۔

۷۔ نبض واقع فی الوسط

وہ نبض ہے جو جس جگہ سکون کی امید ہوتی ہے وہاں حرکت ہو جاتی ہے۔
 نبض مطرتی اور واقع فی الوسط میں یہ فرق ہے کہ مطرتی دوسری ٹھوکر پہلی ٹھوکر کے
 ختم ہونے سے قبل واقع ہوتی ہے لیکن واقع فی الوسط میں دوسری ٹھوکر پہلی
 ٹھوکر ختم ہونے کے بعد ہو کرتی ہے۔

باب پنجم

اقسام و دلائل بول

فائدہ پیشاب یعنی بول کو کہتے ہیں اس میں سات چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔

- ۱- رنگ۔
 - ۲- قوام۔
 - ۳- صفائی اور کدورت۔
 - ۴- بو۔
 - ۵- جھاگ۔
 - ۶- رسوب۔
 - ۷- مقدار۔
- اس کی پانچ قسمیں ہیں۔
- ۱- زرد۔ درد۔
 - ۲- سرخ۔
 - ۳- سبز۔
 - ۴- سیاہ۔
 - ۷- سفید۔

زرد

یعنی اصفر کی چند اقسام ہیں۔

- ۱۔ تبنی۔ اس کا رنگ اس پانی کی طرح ہوتا ہے جس میں بھوسہ بھگو یا گسیا ہو اس کے مزاج کی سردی ظاہر ہوتی ہے۔
- ۲۔ اترجی۔ یوں کے رنگ کی طرح اس قسم کا پیشاب اعتدال کی دلیل ہے۔
- ۳۔ اشقر زرد سرخی مائل۔
- ۴۔ نارنجی۔ ہارنگی کے رنگ کا۔
- ۵۔ ناری۔ آگ کے رنگ کا۔
- ۶۔ احمر ناضع شوخ زعفران کے رنگ کی طرح یہ رنگ گرمی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

سرخ

اس کی حسب ذیل اقسام ہیں۔

- ۱۔ اصہب سرخ سفیدی مائل پیازی رنگ کا۔
- ۲۔ وردی گلابی رنگ کا۔
- ۳۔ احمرہ قانی گہرے سرخ رنگ کا جس میں ہلکی سیاہی بھی ہو۔
- ۴۔ احمر افتم سرخ جس میں سیاہی زیادہ ہو۔ یہ اقسام خون کے غلبے اور گرمی کی زیادتی پر دلالت کرتی ہیں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ٹھنڈی بیماریوں کے باوجود پیشاب سرخ ہو کرتا ہے جیسا کہ فالج اور سور القینہ میں دیکھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان بیماریوں میں پانی سے خون کم جدا ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ ان امراض میں قوت کمزور ہو جاتی ہے جو خون کو کم آگ کرتی ہے جس کے نتیجہ میں خون ملا ہوا پانی پیشاب میں نکلا کرتا ہے کبھی پیشاب کسی ایسے درد کی بنا پر سرخ ہو جاتا ہے جو پیشاب کے اعضاء کے قریب ہوتا ہے اسس کی مثال قولنج ہے۔

ناری

یعنی آگ کے رنگ کا پیشاب یہ سرخ رنگ کے پیشاب کی نسبت زیادہ گرمی کا

انہار کرتا ہے کیونکہ صفر خون سے زیادہ گرم ہوتا ہے۔

سبز قارورہ

اس کی چند قسمیں ہیں۔

- ۱- مستقی۔ پستہ کے رنگ کا
- ۲- نیلمنی (نیلا) یہ دونوں ایسی سردی سے پیدا ہوتے ہیں جو مواد کو جمادتی ہے اس طرح کے قارورے بچوں میں فالج یا تشنچ پیدا ہونے کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔
- ۳- زرخاری۔ یہ زنگار کے رنگ کا ہوتا ہے یعنی سفید سبزی مائل پیشاب۔
- ۴- کراٹی۔ گندنے کی طرح سبز پیشاب یہ دونوں قسم کے پیشاب یعنی زرخاری اور کراٹی ایسی سخت حرارت کا نشان ہیں جو اخلاط کو جمادیتی ہے۔

۵۔ سیاہ رنگ کا پیشاب

اس نوع کا قارورہ کبھی گرمی کی زیادتی اور مواد کے جل جانے سے آتا ہے اور کبھی سردی کی زیادتی اور مواد کے جم جانے کے باعث ہوتا ہے پہلی صورت میں سیاہی کے ساتھ زردی بھی جھلکا کرتی ہے اور پیشاب سیاہ ہونے سے پہلے اس کی بوتلیز ہو جاتی ہے۔ دوسری حالت میں سیاہی کے ساتھ نیلا ہٹ بھی ہوتی ہے لیکن قطعی نہیں ہوا کر دی بعض اوقات سوداوی مادے کے متحرک اور خارج ہونے کی بنا پر بھی پیشاب کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے جیسا کہ بحران میں سوداوی مواد پیشاب کے ساتھ نکلا کرتا ہے اور اس سے رنگ سیاہ ہو جاتا ہے جو پیشاب کو سیاہ کرنے کا سبب ہوتی ہے جیسے شراب سیاہ۔

۶۔ سفید پیشاب

یعنی ابیض اس کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔

- ۱- ابیض حقیقی۔ یہ دودھ کی طرح سفید ہوتا ہے اس طرح کا پیشاب بلغم اور سردی کی زیادتی سے آتا ہے کبھی اس طرح کا پیشاب اس امر کی علامت ہوتا ہے کہ شحم

دھری، یا سمین (درواج) گچھل کر اس میں آ رہی ہے یا اعضائے اصلہ گچھل کر نکل رہے ہیں جیسا دق کے آخری درجہ میں دیکھا جاتا ہے۔

۲- شفاحت قارورہ (ابيض مشف) اس میں کوئی رنگ نہیں ہوا کرتا اصل میں یہ سفید نہیں ہوتا اس کو مجازی طور پر سفید کہا جاتا ہے۔ ایسا قارورہ ظاہر کرتا ہے کہ طبیعت پانی میں غلطی تصفیح نہیں کرتی اور پانی پینے کے بعد بغیر کسی تصرف اور تبدیلی کے خارج ہو جاتا ہے یہ نفع سے ناامیدی کا اظہار کرتا ہے یا سدوں پر دلالت کرتا ہے جو پیشاب کو رنگنے والے مواد اور اجزاء کو آنے سے روک دیتے ہیں اور انہیں نفوذ نہیں کرنے دیتے۔

۲ قارورے کا قوام

پیشاب کی اجناس میں دوسری چیز اس کا قوام ہے۔ قوام کا پتلا پن بھی مواد میں نفع نہ ہونے کا نشان ہے خاص طور پر بچوں میں اس کو بہت برا سمجھا گیا ہے کبھی پیشاب سدوں کی وجہ سے پتلا ہو جاتا ہے کیونکہ سد سے غلیظ اجزاء کو روک دیتے ہیں اور رقیق حصہ خارج ہو جاتا ہے بعض اوقات زیادہ پانی پینے سے پیشاب پتلا ہو جاتا ہے۔

پتلا قارورہ

اس کا سبب نفع نہ ہونا ہے کیونکہ نفع اور قوام کا اعتدال میسر نہ آنے کے بغیر ہی مواد قارورے میں نکل کر اسے گاڑھا کر دیتے ہیں کبھی غلیظ مواد کے نفع کی وجہ سے قارورے میں غلظت آ جاتی ہے کیونکہ وہ پکنے کے بعد خارج ہونے لگتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں یہ فرق ہے کہ غلیظ پیشاب آنے سے پہلی حالت پر غور کیا جائے گا اگر اس سے پہلے قارورہ زیادہ گاڑھا تھا تو غلیظ قارورے کے آنے کو غلیظ مادوں کے نفع کا نشان سمجھنا چاہئے بصورت دیگر عدم نفع کی دلیل خیال کرنا چاہئے۔ معتدل قوام کا قارورہ مواد کے پکنے کی علامت ہے یعنی اس سے مواد کے نفع کا اظہار ہوتا ہے۔

۳۔ صفائی اور گدلاہین

صاف قارورہ نفع اور مواد کے سکون کی علامت ہے اور گدلا نفع نہ ہونے سے حرکت میں آنے کی بنا پر ہوتا ہے کیونکہ نفع سے قارورے کا قوام یکساں ہوتا ہے کبھی گدلا قارورہ قوت کے زائل ہو جانے یا اندرونی درم کی وجہ سے ہوتا ہے گدلا پیشاب جس کے اجزاء پورے قارورے میں پھیلے ہوتے ہیں وہ اس بات کی علامت ہیں کہ درد سر ہونے والا ہے یا موجود ہے۔

غلظت اور کدورت میں فرق

غلظت اور گدلا قارورے میں یہ فرق ہے کہ گاڑھے قارورے کا قوام بالکل یکساں ہوتا ہے لیکن غلظت قارورہ کبھی انڈے کی سفیدی کی طرح شفاف ہوتا ہے اور اس میں گدلاہین بالکل نہیں ہوتا گدلا قارورے کے بعض اجزاء غلظت اور بعض رقیق ہوتے ہیں۔

۴۔ قارورے کی بو

زیادہ بدبودار قارورہ مادے میں عفونت کی زیادتی یا پیشاب کی نالی کے گندہ زخموں کی وجہ سے ہوتا ہے ایسے زخموں سے بدبو اسی وقت ہوتی ہے جب قارورے میں نفع ہو قارورے میں بدبو کا بالکل نہ ہونا مواد کے خام ہونے اور انجماد کے باعث ہوتا ہے کبھی اس قسم کا قارورہ قوت کے زائل ہونے کی علامت ہوتا ہے معتدل بو کا ہونا مواد کے نفع کی دلیل ہے۔

۵۔ قارورے کے جھاگ

قارورے میں جھاگوں کی کثرت اور ان کا بڑا ہونا اور دیر میں ٹوٹنا اور دیر تک قائم رہنا اس امر کی علامت ہے کہ غلظت اور کدورت زیادہ قارورے میں موجود ہے اسی وجہ سے یہ قارورہ گردوں کی بیماریوں میں برا خیال کیا جاتا ہے اور بیماری

کے دیر تک قائم رہنے کی خبر دیتا ہے۔

۴۔ قارورے کے رسوب

قارورے کے جو رسوب قارورے کے پختہ ہونے کی علامت ہیں وہ چمکنے اور سفید ہوتے ہیں نیز ان کا قوام یکساں اور اجزاء مجتمع ہوتے ہیں اسی قسم کے رسوب کو رسوب محمود سے موسوم کیا جاتا ہے اگر رسوب محمود قارورے میں نہ نشیں ہوں تو زیادہ بہتر سمجھے جاتے ہیں اس کے بعد رسوب مطلق کا نمبر ہے اس قسم کے رسوب قارورے کے بیچ میں تیرتے رہتے ہیں اس کے بعد وہ رسوب بہتر ہوتا ہے جو قارورے کے اوپر تیرتا ہوا نظر آتا ہے ایسے رسوب کو غمام (ابر) کہتے ہیں۔

رسوب رومی

یعنی خراب رسوب یہ ہیں اشقر زرد یا بل بہ سرنخی، فراطی ان چمکوں کی طرح جو بڑھی کے رندہ کرنے سے اتر آتے ہیں صفائی کا غذکے چوڑے چوڑے ٹکڑوں کی طرح اسب سے خراب رسوب وہ خیال کیا جاتا ہے جو قارورے میں نہ نشیں ہو اس کے بعد غمام کو برا سمجھا جاتا ہے البتہ اگر یہی رومی رسوب ریاح کی وجہ سے تیر رہا ہو تو یہ بھی نہ نشیں رسوب کی طرح زیادہ برا خیال کیا جاتا ہے اگر قارورے میں قطعی رسوب نہ ہوں تو یہ عدم نضج یا سداوں یا مواد کی کمی پر دلالت کرتا ہے اس کے علاوہ تند دست اور لاعز انسانوں میں خاص طور پر صحت و مشقت کرنے والوں میں رسوب کم ہوتے ہیں بیماروں اور موٹے آرام طلب لوگوں میں زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ صحت مند آدمی عام طور پر ایسے مواد سے خالی ہوتے ہیں جو نضج پانے کے بعد رسوب کی صورت میں قارورے کے ساتھ خارج ہو سکیں۔

رسوب مدی

پیپ دار رسوب اور کپکے بلغم میں یہ فرق ہے کہ پیپ دار رسوب میں بدبو ہوتی ہے اور ایسے رسوب کے خارج ہونے سے قبل دم ہوتا ہے اس کے علاوہ پیپ

آسانی سے اکٹھی ہو جاتی ہے اسی طرح بڑی سہولت سے منتشر بھی ہو سکتی ہے۔

۷۔ قارورے کی مقدار

قارورے میں زیادتی پانی پینے یا اعضا کے پگھلنے یا مواد کے خارج کی بنا پر ہوتی ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ قوت بھی قوی ہو نیز زیادہ مقدار میں پیشاب آنے کے بعد آرام کا احساس بھی ہو اگر قارورہ ردی ہو تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ زیادہ مقدار میں آئے اگر قارورہ تھوڑی مقدار میں آئے تو اس بات کی دلیل ہے کہ رطوبتیں زیادہ تحلیل ہو گئی ہیں یا پیشاب کے راستے بند ہیں یا دست آ رہے ہیں۔ قارورے کا بہت ہی کم مقدار میں آنا جبکہ رطوبتیں بھی زیادہ تحلیل نہ ہوتی ہوں استسقا کے پیدا ہونے کی خبر دیتا ہے۔

باب ششم

بیراز (پاخانہ)

پاخانہ کے رنگ سے بھی بدن کے حالات معلوم ہوتے ہیں طبعی پاخانہ وہ ہے جس میں ہلکی سی ناریت (زرردی) پائی جائے ناریت کا زیادہ ہونا گرمی اور صفر کے غلبہ کی علامت ہے ناریت کا کم ہونا غذا کے کچارہ جانے اور سردی لگ جانے کی دلیل ہے۔

پاخانہ کی سفیدی

بلغم کے غلبہ کا اظہار کرتی ہے یا اس کا سبب پتے کی تالی کا سدہ ہوتا ہے ایسا پاخانہ قولنج یا یرقان پیدا ہونے کی خبر دیتا ہے پیپ دار پاخانہ اور خون ملا ہوا پاخانہ اس وقت ہوا کرتا ہے جب کوئی پھوڑا آنتوں میں پھوٹ جاتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آرام طلب حضرات کو جو محنت اور مشقت چھوڑ دیتے ہیں ان کو پیپ کی طرح کا پاخانہ ہوا کرتا ہے جس سے ان کو آرام محسوس ہوا کرتا ہے اور ان کے بدن کا وہ ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے جو آرام و راحت کی زیادتی سے ان کے اعضا میں پیدا ہو جاتا ہے جن لوگوں کو سفید پاخانہ آتا ہے وہ اصل میں پیپ دار نہیں ہوتا بلکہ پیپ کی طرح کوئی سفید چیز ہوتی ہے اس کو بلغم ہی کہا جاسکتا ہے جو ورزش ترک کرنے کی وجہ سے تحلیل نہیں ہوا کرتا بلکہ بدن میں جمع

ہوتا رہتا ہے اور کچھ عرصہ بعد طبیعت اسے پاخانہ کے ساتھ خارج کر دیتی ہے۔

سیاہ پاخانہ

ایسا پاخانہ سیاہ قارورے کی طرح ہے۔

سبز پاخانہ

اگر زنجاری اور کزائی کی طرح مواد کے جلنے کی وجہ سے نہ ہو تو مواد کی شدت
انجام پر دلالت کرتا ہے۔

بیراز کی مقدار

پاخانہ کی مقدار سے بھی بدن کے حالات کا علم ہوتا ہے چنانچہ پاخانہ کی کمی فضلات
کی کمی پر دلالت کرتی ہے یا اس امر کی علامت ہوتی ہے کہ آنتوں میں غذا کے
فضلات بند ہو گئے ہیں جس سے تویج لاحق ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے کبھی پاخانہ کی کمی
کا سبب آنتوں کی قوت دافہ کی کمزوری ہوتی ہے کہ وہ ضعف کی وجہ سے پاخانہ
خارج نہیں کر سکتی پاخانہ کی زیادتی کے اسباب ان اسباب و حالات کے خلاف
ہوتے ہیں۔

پاخانہ کا قوام

پتلا پاخانہ کبھی قوت ہاضمہ کی کمزوری کے باعث ہوا کرتا ہے اور کبھی ماسارینقا
کے بند ہو جانے سے پاخانہ پتلا آیا کرتا ہے اور بعض اوقات ماسارینقا کی قوت
جاذبہ کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے آیا کرتا ہے کبھی نزلہ کی وجہ سے اور ایسی غذا
سے بھی پاخانہ پتلا ہو جاتا ہے جو غذا کو جلدی سے پھلا کر دفع کرتی ہے۔

لیدار پاخانہ

لیدار پاخانہ لیدار غذا کے کھانے یا لیدار خلط کے خارج ہونے سے ہو کرتا
ہے یا اس کی وجہ اعضاء کی گھلاوٹ سے ہوتی ہے بشرطیکہ پاخانہ میں بدبو بھی ہو
اور قوت زائل ہو چکی ہو۔

جھاگدار پاخانہ

ریاح یا جوش کی بنا پر ہوتا ہے۔

پاخانہ کی خشکی

پاخانہ کی خشکی کا سبب یا تو تحلیل کی زیادتی ہوتی ہے جس کی اصل وجہ محنت و مشقت کی زیادتی ہے یا گرمی کی زیادتی سے پاخانہ خشک ہو جاتا ہے خاص طور پر گرمی اور جگر کی گرمی سے یا پانی کی کمی اور خشک غذاؤں کے استعمال سے پاخانہ میں خشکی آجاتی ہے پیشاب کی زیادتی سے بھی پاخانہ خشک ہو جاتا ہے۔

طبعی پاخانہ

یعنی بہتر پاخانہ وہ ہے جو آسانی سے خارج ہو جائے اور جس کے اجزاء یکساں ہوں رنگ ہلکا زرد ہو نیز مواد معتدل ہو مقدار کے اعتبار سے درجہ معتدل پر ہو مناسب وقت پر آئے اور اس کے خارج ہوتے وقت بقایق اور قراقر کی آوازیں نہ ہوں ہو معتدل ہو اور اس میں جھاگ نہ ہوں اگر پاخانہ بہت بدبودار اور اس کا رنگ بھی خراب ہو تو یہ دونوں باتیں موت کی علامت ہیں۔
بقایق اس آواز کا نام ہے جو پاخانہ خارج ہوتے وقت پیدا ہوا کرتی ہے اور قراقر پیٹ کی گڑگڑاہٹ کو کہتے ہیں جو ریاہ کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔

پاخانہ کی ماہیت

اس بیان کے آخر میں پاخانہ کے متعلق یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ یہ ہے کیا؟ اصل میں پاخانہ اس غلیظ فضلہ کو کہتے ہیں جو معدہ اور آنتوں کے ہضم مقعد درکیم کی راہ سے خارج ہوا کرتا ہے جو غذائیں کھائی جاتی ہیں وہ سب جزو بدن نہیں بن جایا کرتیں بلکہ اس کے کچھ اجزاء ہی جزو بدن بنتے ہیں بعض اجزاء جو اس کام میں نہیں آتے وہ فضلہ کی صورت میں آجاتے ہیں غذا کا کھنی حصہ معدے میں ہضم ہو کر

آہستہ آہستہ آنتوں میں پہنچتا ہے جہاں نشاستہ دار اور روغنی نیز لحمی اجزائے محجم ہوتے ہیں ہضم ہونے کے بعد بکریں پیچ کر یا براہ راست خون میں مل کر بدن کو خدادے کر اس کی پرورش کرتے ہیں اور بے کار اجزاء نیچے اترنے لگتے ہیں یہ اجزاء جتنے نیچے اترتے ہیں اتنے ہی گاڑھے ہوتے جاتے ہیں آخر کار یہ غلیظ اجزاء معار مستقیم یعنی آخری آنت میں غیر معینت تک رہ کر اسی آنت کے عضلات اور پیٹ کے عضلات کے سکڑنے نکل جاتے ہیں۔ انہیں اجزاء کو طبی زبان میں برازیل یا پانڈا کہتے ہیں۔

حصہ چہارم

حفظانِ صحت

باب اول

علم طب کا اصل مقصد اس صحت کا تحفظ ہے جو موجود ہے طب کے اسی حصہ کو موجودہ صحت کی حفاظت کرنا ہے حفظانِ صحت سے موسوم کیا گیا ہے حفظ صحت کا علم علاج کے علم سے آسان ہے۔ علم حفظ صحت کے تین حصے ہیں۔

۱. حفظ صحت

۲. کمزور جسموں کی تدابیر

۳. سور تقدیم یا الحفظ۔ یعنی صحت کے بچاؤ کی پہلے سے تدابیر کرنا حقیقت میں یہ امر طبیب کے فرائض میں داخل نہیں کہ وہ جوانی اور قوت کو برقرار رکھے یا آدمی کو طویل عمر دے سکے یا اسے طبعی اور انتہائی عمر تک پہنچائے جو ایک سو تالیس برس مقرر کی گئی ہے۔ دراصل آدمی کا بدن جن رطوبات سے تیار ہوا ہے ان کے ساتھ حرارت ہوتی ہے یہ حرارت اس رطوبت کو پکاتی ہے اور اس نے لیے غذا مہیا کرتی ہے نیز اس کے فضلات کو دور کرتی ہے اس کے ساتھ اس رطوبت کو تحلیل یعنی فنا بھی کرتی ہے اور قاعدہ کے مطابق ایک موثر جب بہت دیر تک کسی چیز میں اثر کرتا ہے تو اسکی

تاثیر برابر برصحتی رہتی ہے اسی بنا پر یہ رطوبت روز بروز فنا اور تحلیل ہوتی رہتی ہے اور رطوبت کی تحلیل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ حرارت یعنی حرارت عزیزگی کی کمی کمرہ پڑتی جاتی ہے اور ہاضمہ بھی ضعیف ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بدن کو تحلیل شدہ اجزاء کا بلکم طلب ہے جس کے بغیر وجود باقی نہیں رہ سکتا اس کے درجہ کمال کے پہنچنے کا تو ذکر ہی فضول ہے یہ عمل لگاتار جاری رہتا ہے یہاں تک کہ رطوبت فنا ہو جاتی ہے اسی کے ساتھ حرارت عزیزگی کا چراغ بھی گل ہو جاتا ہے وہ بالکل بجھ جاتی ہے یہی طبعی موت ہے طیب اس کو رکھنے پر قادر نہیں طبعی عمر کی مدت ہر شخص کے مزاج کے مطابق مقرر کی جاتی ہے۔

طیب کے فرائض

طیب کے فرائض یہ ہیں کہ وہ ہر شخص کو اس کے مزاج اور قوت کے مطابق صبح عربک پہنچانے کی سعی کرے بشرطیکہ اس میں عارضی یا بیرونی طور پر کوئی اتفاقی خرابی پیدا نہ ہوگی ہو اور ہر عمر کی موزوں طریقہ پر حفاظت کرے جس کی واحد صورت یہ ہے کہ رطوبت عزیزگی کو تعفن سے بچائے اور طبعی مقدار سے زیادہ تحلیل نہ ہونے دے اس کا انحصار اس امر پر ہے کہ اسباب ستہ ضروریہ عیسیٰ بن چھ چیزوں یا اسباب کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان میں اعتدال برقرار رکھے اسباب ستہ ضروریہ کا ذکر پہلے آچکا ہے اس بات کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ ہواؤں میں کون سی ہوا بہتر ہوتی ہے۔ بہر کیف۔

حفظانِ صحت کی غرض و غایت

صرف یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے موجودہ صحت کی حفاظت کی جائے اور بیماریوں کو حملہ نہ کرنے دیا جائے۔

باب دوم تدابیر ماکول

جب ہم صحت کو اپنے حال پر قائم رکھنا چاہیں تو ایسی غذا کھائیں جو کیف کے اعتبار سے اس صحت سے مشابہت رکھتی ہوں اگر اس صحت کو بہتر حالت پر لانا چاہیں تو ہمیں ایسی غذائیں کھانی چاہئیں جو کیفیت کے لحاظ سے موجودہ صحت کے خلاف اور برعکس ہوں۔

غذا کے احکام

غذا میں صاف گیہوں کی روٹی پر اکتفا کرنا چاہئے جس میں شیلم جیسی بری چیز کی ملاوٹ نہ ہو۔

شیلم گندم دیوانہ کو کہتے ہیں

اور گوشت میں سال بھر کے ہنڈسے کے پھٹے یا بگری کے بچے، مریضوں، بکور اور تتر کے گوشت کا استعمال کریں اور جو میٹھی چیزیں مزاج کے موافق ہوں وہ بھی کھا سکتے ہیں، میوے بھی ان شہروں میں کھانے چاہئیں جہاں ان کے کھانے کی عادت ہو۔ میوؤں میں انجیر، انگور اور کھجوریں کھائی جاسکتی ہیں۔

دوائے غذائی

جن غذاؤں کا بیان ابھی کیا گیا ہے وہ تمام تقریباً خالص غذائیں تھیں جن غذاؤں میں دوائیت کے ساتھ غذائیت بھی ہوتی ہے ان میں سے کسی چیز کا استعمال اچھا نہیں البتہ مزاج یا غذا کو معتدل کرنا مقصود ہو تو دوائے غذائی استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن جب تک سچی بھوک نہ ہو کھانا نہیں کھانا چاہئے اور صبح بھوک کی حالت میں بھوکا رہنا بھی ٹھیک نہیں۔

موسم اور غذا

گرمی کے زمانہ میں وہ غذائیں بہتر ہیں جو چھونے میں ٹھنڈی معلوم ہوں اور سردی کے موسم میں گرم غذائیں (یعنی جو چھونے میں گرم محسوس ہوں) کھانی چاہئیں۔

تداخل غذا

جب تک پہلی غذا ہضم نہ ہو جائے دوسری غذا نہ کھائیں دیر تک کھاتے رہنا یعنی بہت طہر ٹھہر کر کھانا تداخل غذا کے غلطی میں کم برا ہے ان دونوں صورتوں کے برا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ غذا کے ہضم مختلف ہو جاتے ہیں۔

مختلف غذاؤں کا استعمال

ایک ہی وقت میں مختلف غذائیں کھانے سے طبیعت حیران ہو جاتی ہے لہذا غذاؤں میں بھی ہوتی ہیں ہمیشہ سبکی غذائیں کھانے سے بھوک مر جاتی ہے اور بدن میں سستی آجاتی ہے کبھی غذائیں بکثرت کھانے سے بڑھا پا جلد آگھبتا ہے اور اعضا میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے اسباب کو نقصان پہنچتا ہے میٹھی چیزیں بھوک کو کمزور کر دیتی ہیں اور بدن میں گرمی پیدا کرتی ہیں ٹھنڈی غذائیں بدن کو خشک اور دہلا کر دیتی ہیں میٹھی غذاؤں کے نقصان کو کھٹی غذاؤں سے اور کھٹی چیزوں کے نقصانات کو میٹھی چیزوں سے دور کرنا چاہئے جس طرح بھکی غذا کا نقصان ٹھنڈی یا چرپے میٹھی چیزوں سے رفع کرنا چاہئے۔

کھانے میں پرہیز

کھانے میں پرہیز کی پابندی سے بدن دہلا اور کمزور ہو جاتا ہے۔ صحت کی حالت میں پرہیز کرنا ایسا ہے جیسے بیماری کی صورت میں بہرہ یابی کی کر لینا۔ غذا کے متعلق جس قسم کی عاداتیں ہوں ان کا فاطنہ وری ہے۔

غذا میں بے قاعدگی

اگر کسی کو خراب غذائیں مضہم ہو جاتی ہیں تو اس کو اس بات سے فریب دینا چاہئے۔ ہونے چاہئے کیونکہ بری غذائیں مدت کے بعد بھی مختلف بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ عادات کو آہستہ آہستہ ترک کر دینا ہی بہتر ہے۔

صفاوی مزاج

اسٹامس کو سردی اور ترمی پیدا کرنے والی اور دومی مزاج کو سردی پیدا کرنے والی اور خون کے بوش کو فرو کرنے والی غذا سو دوی مزاج کو گرمی اور ترمی پیدا کرنے والی غذائیں کہنی چاہئیں۔

بعض غذاؤں کا جمع کرنا

تجربہ دہوں نے بعض غذاؤں کو جمع کرنے کی ممانعت کی ہے لیکن ان میں سے اکثر ایسی باتیں ہیں جن کو دلائل سے ثابت کرنا مشکل ہے۔ البتہ تجربہ ان کی نفع دہ کرتا ہے اور انھیں مضرت ثابت کرتا ہے۔ تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ پھلی اور دودھ ایک ساتھ نہیں کھانا چاہئے ایسا کرنے سے دیر پا بیماریاں، دشتلا، جذام اور فاسق پیدا ہو جاتی ہیں یہاں تک انھوں نے مغیرہ دکھئے دہی سے بنائی ہوئی ایک ٹاٹا اور اجا سیدہ آلو بخارا سے والی غذا، جس میں آلو بخارا ترش پیدا کر دیتا ہے۔ کو ایک ساتھ کھانے کی ممانعت کی ہے۔ دودھ اور چاول کھانے کے بعد شونہیں چوسنا چاہئے نہ چائوروں کی پکائی ہوئی سری کے اوپر انکو رکھنا۔ شونہ کے پانی سے دیر چاول کے ساتھ سرکہ نہیں کھانا چاہئے۔

باب سوم

تدبیر مشروب

کہا جاتا ہے کہ کنویں اور نہر کا پانی ایک ساتھ جمع نہ کیا جائے یعنی جب تک ایک قسم کا پانی معدے سے نیچے نہ اتر جائے اور ہضم نہ ہو جائے اس وقت تک دوسرا پانی نہیں پینا چاہئے۔

بہترین پانی

نہروں کا پانی بہترین ہوتا ہے اس کو سب سے اچھا خیال کیا گیا ہے۔ خاص طور پر ان نہروں کا جو پاک و صاف زمین پر بہتی ہوں ان کے پانیوں میں خراب چیزوں کی ملاوٹ نہیں ہوا کرتی وہ نہریں بھی اچھی ہوتی ہیں جو پتھری زمین پر بہتی ہوں ایسی نہروں کا پانی آسانی سے سڑا نہیں کرتا اور بطور خاص ان نہروں کا پانی جو بہتر ہوتا ہے جو شمال یا مشرق کی جانب بہ رہی ہوں یا ان نہروں کا پانی جو نشیب کی طرف بہتی ہوں نشیب کی طرف جانے سے ان کی رفتار بہت تیز ہو جاتی ہے اور ایسی نہریں زیادہ اچھی سمجھی جاتی ہیں جو اپنے سرچشمے سے دور نکل گئی ہوں ان اوصاف کے ساتھ ہی اگر پانی ہلکا ہوا اور پینے میں میٹھا معلوم ہو اور شراب اس کی زیادہ مقدار کو برداشت نہ کرے دینی اس کی تھوڑی سی مقدار

ہی سے شراب کی تیزی ختم ہو جائے، تو ایسا پانی بہت عمدہ ہوتا ہے خصوصاً اگر وہ زیادہ گہرا اور تیز بہتا ہو۔ دریا کے پانی میں ایسی بہت سی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔

چشمہ اور کنویں کا پانی

کنویں کا پانی نقل سے غالی نہیں ہوتا کاریز کا پانی چشمہ کے پانی سے برا ہوتا ہے اور کنویں کا پانی کاریز کے پانی سے خراب ہوتا ہے سب سے زیادہ خراب پانی نمناک زمین کا ہوتا ہے (یعنی جو گڑھا کھودنے سے اکٹھا ہو جاتا ہے۔

پانی پینے کا وقت

پانی اس وقت پینا مناسب ہے جب غذا کا ہضم شروع ہو چکا ہو کھانا کھانے کے فوراً بعد پانی پی لینے سے غذا لگی رہ جاتی ہے کھانے کے درمیان میں پانی پینا بہت برا ہے بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو کھانے کے درمیان پانی پینے سے فائدہ پہنچتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا معدہ نرم ہوتا ہے بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہیں بھوک کم لگتی ہے مگر جب وہ پانی پی لیتے ہیں تو بھوک معلوم ہونے لگتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پانی ان کے معدے کی گرمی کو معتدل کر دیتا ہے۔

پانی کب نہیں پینا چاہیے

نہار منہ اور محنت و مشقت خصوصاً جماع کے بعد نیز قوی سہل اور حمام کے بعد اور ترمیوؤں بطور خاص ترموز اور خربوزے کے اوپر پانی یا شراب پینا نہایت مضر ہے اگر پیاس کی شدت کے باعث پانی پینا بہت ہی ضروری ہو تو کسی میٹھا کی ٹونٹی یا ایسے برتن میں جس کا منہ تنگ ہو ورنہ اس کا پینا چاہئے۔

جھوٹی پیاس

اکثر اوقات لیدر بلغم یا مکین بلغم کی وجہ سے پیاس لگتی ہے ایسی پیاس

جس قدر بھانے کی کوشش کی جاتی ہے وہ اتنی ہی بڑھتی جاتی ہے۔ صبر سے کام لینے پر پیاس بھج جاتی ہے کیونکہ طبیعت اس مواد کو کچلا دیتی ہے جو پیاس کا اصل سبب ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں پیاس بھج جاتی ہے اسی بنا پر اس طرح کی پیاس اکثر گرم چیزوں مثلاً شہد کے استعمال سے بھج جاتی ہے۔

شراب کی اقسام

شراب سرخ 'زرد' سیاہ' رقیق اور غلیظ قسم کی ہوتی ہے۔ سب سے عمدہ شراب وہ ہے جس کا ذائقہ اچھا ہو، خوشبودار ہو نیز رنگ صاف اور قوام معتدل ہو۔ شراب کے عمدہ اور خرابی سے پاک ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کی تھوڑی مقدار کو کچھ دنوں کے لیے رکھ دیا جائے تو خراب نہ ہو شراب جتنی دیر تک بگڑتی نہیں وہ اتنی ہی اچھی ہوتی ہے۔ یہی اس کی خوبی ہے رقیق شراب زیادہ لطیف ہوتی ہے اور جلد نشہ لاتی ہے اور جلد ہی اس کا نشہ اتر جاتا ہے گاڑی شراب نشہ دیر میں لاتی ہے اور دیر ہی سے اس کا نشہ اترتا ہے مگر اس قسم کی شراب خاص طور پر اگر میٹھی ہو تو بدن کو موٹا کرتی ہے لیکن ایسی گاڑھی شراب کے پینے سے سہولت کی پیدائش کا اندیشہ رہتا ہے۔

مختلف عمر کی شرابیں

جوانوں اور گرم مزاجوں کو سفید شراب پلانی چاہئے مگر پینے سے کچھ دیر قبل اس میں پانی ملا دینا چاہئے پانی زیادہ ملانا چاہئے۔ بوڑھوں کو زرد شراب تھوڑا پانی ملا کر پلانی چاہئے اگر شراب سے غذائیت اور فریبی لانا مقصود ہو تو سوخ شراب پلانی جائے۔ بوڑھے جتنی شراب پینا چاہیں پینے دینی چاہئے۔ بچوں کو شراب سے بچانا ضروری ہے جوانوں کو معتدل مقدار شراب پینی چاہئے۔

شراب پینے کے اوقات

شراب اس وقت پینی چاہئے جب غذا ہضم ہو کر معدے سے آنتوں میں

جانے لگے کھانے کے درمیان میں یا کھانے کے فوراً بعد شراب پینے سے نقصان ہوتا ہے کیونکہ اس حالت میں شراب غذا کو اس کے ہضم ہونے سے پہلے ہی رگوں میں پہنچا دیتی ہے مگر جو لوگ اس طرح شراب پینے کے عادی ہو گئے ہوں ان کو صرف اتنی شراب پینے سے فائدہ ہوتا ہے جو غذا کو ہضم کرنے میں امداد دے اور اتنی زیادہ نہ ہو کہ غذا کو خام حالت ہی میں رگوں میں نفوذ کرادے جب تک شراب سسرور میں نفاذ ہوتا رہے اور رنگ کھترتا رہے اور بشرہ نرم ہوتا جائے جلد پھولتی جاتے اور بدن کی حرکات صحیح رہیں ہوش و حواس بھی برقرار رہیں تو اس کے کثرت استعمال سے ڈرنا نہیں چاہئے مگر اولگھ غالب آجانے پر اور جی متلانے کی صورت میں نیز اور جب دماغ بوجھل ہو جائے حواس پریشان ہونے لگیں اور بدن کی حرکات سست ہونا شروع ہو جائیں تو شراب فوراً چھوڑ کر تھک کر دینی چاہئے مگر تھوڑی شراب پی کر تھک کرنا اچھا نہیں کیونکہ تھوڑی شراب پی کر تھکنے سے وہ چیزیں بھی شراب کے ساتھ نکل جاتی ہیں جن سے بدن کو فائدہ پہنچا کرتا ہے چھوٹی پیالیوں میں شراب پینا بڑی پیالیوں میں پینے کے مقابلہ میں بہتر ہے اور پہل پیالی کے بعد دوسری پیالی اتنی دیر ضرور کرنی چاہئے کہ پہلی شراب ہضم ہو جائے۔

مجلس بادہ نوشی

مجلس شراب کو مختلف قسم کے پھولوں، عمدہ خوشبوؤں، روت پرور نفلاروں اور خوش آئند گانوں سے آراستہ کرنا چاہئے جن چیزوں سے طبیعت میں تگدہ پیدا ہو جاتا ہے یا رنج اور غم کی کیفیت طاری ہوتی ہے مثلاً مہل کھیل، بگل کی بدبو، میٹھے کپڑوں اور میٹھے بدن والے لوگ نہ ہوں باغ پادتن خوب دھو کر عمدہ چمکدار لباس زیب تن کیا جائے سراور دارمعی میں کنگھا کرنا بھی ضروری ہے تاخون تیز ہوئے نہ ہوں یہ مجلس بلند اور خوش فضا مقام کے ایک مافی صخرے کنارے پر منعقد ہونا چاہئے خوش مزاج حضرات شریک بزم ہوں ایسی بزم کے بیٹے اپنی زیب و زینت اہتمام اور پر تکلف ساز و سامان کی ضرورت اس لیے ہے کہ شراب نفس کی تمام قوتوں کو بیجان میں لاتی اور خواہشات کو بھڑکاتی ہے اور جب کسی قوت کو

خواہش کے مطابق چیز حاصل نہیں ہوتی تو اس سے نفس کو اذیت ہوتی ہے۔ اور اس میں کبیدگی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور نفس اس بنا پر شراب کی جانب پورے شوق سے متوجہ نہیں ہوتا۔ اس میں ٹھیک طور سے عمل کرتا ہے اس لیے شراب سے فائدہ کم حاصل ہوتا ہے بلکہ اکثر اوقات شراب خراب ہو جاتی ہے اور اس کا نقصان فائدے پر غالب آجاتا ہے۔

شراب کے منافع

اس کے فوائد دو قسم کے ہیں یعنی نفسانی اور بدنی۔

نفسانی فوائد

اتنے زیادہ ہیں کہ ان کے لحاظ سے کوئی دوسری چیز شراب کی برابر نہیں کر سکتی۔ شراب سرد پیدا کرتی ہے نفس کو فرحت اور قوت دیتی ہے امیدوں کو قوی کرتی ہے، نفس کو دلیر بناتی ہے، بخل، خراب خیالات اور غم کو دور کرتی ہے مایوسیوں میں شراب نہایت مفید خیال کی گئی ہے اس لیے کہ اس کے پینے سے فرحت ہوتی ہے سرد پیدا ہوتا ہے جو وحشت کے خلاف فضا بناتا ہے جو مایوسیوں میں سودا کے بنائے ہوئے ماحول سے پیدا ہو جاتی ہے شراب حسن ظن اور عمدہ انطباع پیدا کرتی ہے۔ قوی دماغ کے لوگوں پر شراب کے خماری اور بخارات کا اثر نہیں ہوا کرتا بلکہ ان کا دماغ اور قوی ہو جاتا ہے اور شراب کی لطیف حرارت سے خوب متاثر ہوتا ہے اس لیے ان لوگوں کا ذہن صاف ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے قوی دماغ کے لوگوں کو نشہ جلدی نہیں ہوا کرتا یہی وجہ ہے کہ نشہ دیر میں یا جلدی آنے سے دماغ کی قوت اور کمزوری کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔

شراب کے بدنی فوائد

شراب سے بدن کے رنگ میں کھار آتا ہے رنگ چمکدار اور روشن ہو جاتا ہے اور حرارت عبرتی میں قوت آجاتی ہے اس میں سبحان پیدا ہو جاتا ہے رطوبات

جس نفع پیدا کرتی ہے اور انہیں پھلاتی ہے نایوں اور رگوں کو کھولتی ہے ان کے سدے دور کر دیتی ہے، مسامات کو کشادہ کرتی ہے، ہضم کو قوت دیتی ہے روح کو زیادہ لطیف اور منور کرتی ہے، خون کو صاف کرتی ہے اور اس میں چمک پیدا کرتی ہے، بلغم کو پکاتی اور اسے لطیف کرتی ہے، صفر کو پیشاب کے راستے سے نکالتی ہے اور اس کی خشکی رفع کرتی ہے، سودا کے مزاج کو معتدل بناتی ہے اور اس کے نقصانات کو کم کر دیتی ہے نیز سودا کو بدن سے خارج کرتی ہے۔

شراب کے نقصانات

شراب ہمیشہ پینے سے ذہن کند ہو جاتا ہے، اعصاب سست ہو جاتے ہیں، رعشہ اور تشنج کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے، شراب کے شائق اکثر سکتے ہیں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں موت واقع ہو جاتی ہے یہ خون کو بلا دیتی ہے۔ دماغ اور جگر کا ۱۰۰ اچ بدل دیتی ہے نئی شراب پینے سے ذہن کار بار، خوبی دستوں، کا اندیشہ رہتا ہے کیونکہ اس قسم کی شراب نفع پیدا کرتی ہے اور اس بنا پر دستوں کا سبب بن جاتی ہے، شراب کے لگاتار استعمال سے دماغی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں اعصاب بھی ضعیف ہو جاتے ہیں لیکن پینے میں دوبار شراب پینے میں کوئی صدمہ نہیں ہے سرد موسم اور سرد ملک میں شراب کی کثرت اور تیزی برداشت کی جا سکتی ہے۔

نقل

جہاں تک ممکن ہو شراب کے ساتھ نقل استعمال نہ کیا جائے گر گرم مزاجوں کو کبھی بھی، چاشنی دار، انار، امرد، سیب، زعفران، جنگلی سیب، خرمس، یو، ترنج کی ترشی کے نقل سے فائدہ ہوا کرتا ہے بلکہ بعض اوقات قرص کا موز کی ضرورت پڑا کرتی ہے سرد مزاج حضرات کو بعض اوقات جوارش سیب، جوارش ہی، گلقد، چھوڑے اور پستے کا نقل مفید ہوتا ہے جن لوگوں کا مزاج مرطوب ہو ان کو بھنا ہوا چبیسہ زیتون المار (پانی کا زیتون، یعنی کچا زیتون) جس کو نمک اور پانی میں بھگونے کے بعد کھایا جا سکتا ہے، نمکین پستے نمکین بادام کا نقل مناسب ہے۔

نشہ کو روکنے والی چیزیں

جو چیزیں نشہ میں تاخیر پیدا کرتی ہیں ان میں بادام خاص طور پر کڑوسے بادام کا نقل شامل ہے اگر پچاسٹھ کڑوسے بادام شراب پینے سے پہلے کھالیے جائیں تو نشہ رگ جاتا ہے اسی طرح گو بھی کے بیج جن کو نمکین کر لیا گیا ہو نشہ کو روک دیتے ہیں شراب سے پہلے گو بھی اور کرم کلا کھالیا جائے تو نشہ دیر میں آتا ہے پیشاب لانے والی چیزوں کے استعمال سے بھی نشہ میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح چکنے شوربے، ٹرید، شراب کے نشہ کو روک دیتے ہیں لیکن وہ زیادہ شراب پینے میں بھی روک بن جاتے ہیں۔

باب چہارم

حرکت و سکون بدنی کی تدابیر

خدا کے بغیر بدن کو قائم نہیں رکھا جاسکتا اور کوئی ایسی غذا میں پائی جاتی جو پوری کی پوری جزو بدن ہو جائے اور اس کا فضلہ تقطعی باقی نہ رہے بلکہ غذا کے ہر جضم کے وقت اس کا کچھ نہ کچھ فضلہ بچ رہتا ہے اگر وہ بدن ہی میں رہ جائے اور ورزش وغیرہ نہ کی جائے تو تھوڑے دنوں میں فضلہ بہت زیادہ مقدار میں جمع ہو جائے گا جو کبھی اپنی کیفیت سے جسم کو ضرر پہنچانے لگے گا چنانچہ وہ یا تو آپ ہی عفونت پیدا کر کے بدن کو گرم کر دیتا ہے یا حرارت عزیز کی کو بجا کر سردی پیدا کر دیتا ہے یا اپنی مقدار سے جسم کو نقصان پہنچاتا ہے جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ رگوں میں سقے پیدا کر دیتا ہے اور بدن کو بوجھل بنا دیتا ہے نیز امراض احتباس کا سبب بن جاتا ہے اگر اس فضلہ کو دواؤں سے خارج کیا جاتے تو ان دواؤں کے زہریلے پن سے بدن محفوظ نہیں رہتا اور اسے نقصان پہنچتا ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اکثر دواؤں میں سمیت ہوتی ہے اور وہ بدن کی ایسی اخلاط نکال دیتی ہیں جو اس کے لیے فائدہ مند ہوتی ہیں یہ بہت عجیب حالت ہے فضلات بدن بند ہوتے ہیں تو بھی مضر ہیں اور انھیں خارج کیا جائے تو بھی نقصان سے مضر نہیں اس بنا پر ورزش اور حرکت ہی ایسی چیز ہے جو فضلات کی پیدائش کو روکے

دیتی ہے اور انھیں خارج بھی کر دیتی ہے اور عرصہ گزرنے کے بعد بھی یہ فضلات جمع نہیں ہو سکتے اس کے علاوہ ریاضت یعنی ورزش بدن کو ہلکا چھلکا کر دیتی ہے اور فرحت بخشتی ہے اور اسے غذا حاصل کرنے کے قابل بنا دیتی ہے یہ جوڑوں کو سخت کرتی ہے اور نازر باطالت اور اعصاب کو قوت دیتی ہے ورزش تمام مادی اور اکثر مزاجی بیماریوں کو دور کر دیتی ہے بشرطیکہ ریاضت مناسب اور موزوں وقت پر اعتدال کو ملحوظ رکھتے ہوئے کی جائے اسی کے ساتھ دوسری تدابیر ٹھیک ہوں۔

ریاضت کا وقت

ورزش اس وقت کرنی چاہئے جب غذا بخم ہو کر معدے سے اتر جائے۔

مختلف اعضاء کی ریاضت

ہر عضو کے لیے ایک ریاضت مخصوص ہے سینہ کی ریاضت پڑھنے سے ہوجاتی ہے لیکن شروع میں آہستہ آہستہ پڑھنا چاہئے پھر آواز کو بلند کر دیا جائے قوت سامعہ کی ورزش دل نواز اور فرحت آفریں مضمون کا سننا ہے۔ قوت باصرہ کی ورزش کبھی کبھی باریک حروف کے پڑھنے سے ہوتی ہے اس مقصد کے لیے مسین و جمیل چیزوں کا دیکھنا بھی مفید ہے۔ گھوڑی کی سواری سے بشرطیکہ اعتدال کے ساتھ ہو پورے جسم کی ورزش ہوجاتی ہے اس سے بدن میں گرمی ہونے کے مقابلے میں اس کے فضلات زیادہ تخلیل ہوتے ہیں کہ دور اور مرض سے اٹھے ہوئے لوگوں پر بیماری کا جو اثر رہ جاتا ہے اسے دور کر دیتی ہے آہستگی سے جھولا جھولنے سے بھی یہی فوائد حاصل ہوا کرتے ہیں گھوڑا دوڑنے سے رطوبات خوب تخلیل ہوتی ہیں گیند بلا کھیلنے سے بدن اور نفس دونوں کی ریاضت ہوجاتی ہے کیونکہ جیتنے سے خوشی اور ذہن حاصل ہوتی ہے اور بارنے کے بعد غصہ آتا ہے اسی طرح گھوڑا جھولنے سے بدن اور نفس کی ریاضت ہوجاتی ہے جہاز اور کشتی کی سیر اخلاط

میں حرکت اور ہیجان پیدا کر دیتی ہے اسی لیے امراض مزمنہ کوڑھ اور استسقا کی
 تیغ کئی ہو جاتی ہے۔ کشتی کی سیر میں مسرت و شادمانی اور خوف و غم کی مختلف کیفیات
 پیدا ہو جاتی ہیں اور ان کا سلسلہ جاری رہتا ہے جہاز اور کشتی کی سواری قوتِ ضمیر
 کو بڑھاتی ہے مگر جب اس میں متلی اور تے ہونے لگے تو اسے بند نہیں کر دینا
 چاہئے کیونکہ اس طرح بہت سے فضلات خارج ہو جاتے ہیں اور بدن کو فائدہ
 پہنچتا ہے۔

باب پنجم

دلک اور مالش کی تدابیر

مالش کو بھی ریاضت میں شمار کیا گیا ہے اس کی چند اقسام ہیں۔

دلک خشن

اس میں کھردرے ہاتھوں سے مالش کی جاتی ہے اس طرح بدن کی جلد میں سرخی جھلک آتی ہے اور جسم فرہ ہو جاتا ہے مگر زیادہ مالش کرنے سے یہ فوائد مفقود ہو جاتے ہیں اتنی زیادہ مالش نہیں کرنی چاہئے کہ رطوبات زیادہ مقدار میں تحلیل ہو جائیں۔

دلک صلب (سخت مالش)

کمزور اعضاء کو مضبوط اور قوی کرتی ہے۔

دلک لین (نرم مالش)

یہ اعضاء میں نرمی اور ڈھیلا پن پیدا کرتی ہے مگر مالش نرمی اور آہستگی سے کرنی

دلک کثیر

چاہئے۔

وہ ہیں جس میں دیر تک ماش کی جاتی ہے اس سے بدن دہلا ہو جاتا ہے۔

دلکِ قلیل

اس میں ماش زیادہ نہیں بلکہ کم کی جاتی ہے

دلکِ معتدل

اس کو درمیانی درجہ کی ماش سمجھنا چاہئے۔ یعنی نہ زیادہ نہ کم اس سے بدن موٹا ہو جاتا ہے۔

دلکِ استعداد اور دلکِ استرداد

ایک ماش بدن میں استعداد پیدا کرنے کی غرض سے کی جاتی ہے اس کو دلکِ استعداد کہتے ہیں یہ ریاضت سے قبل کی جاتی ہے ایک ماش ریاضت کے بعد کی جاتی ہے اس کو دلکِ استرداد کہتے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ بدن کی طاقت و توانائی ٹوٹ آئے اور عضلات نیز جلد کے آس پاس کی رطوبات جو ریاضت سے تحلیل نہ ہو سکی ہوں وہ تحلیل ہو جائیں مگر ریاضت کے بعد کی ماش چند ہفتوں سے ہونی چاہئے تاکہ جسم کے سرد ہونے اور رطوبات کے مینے سے پہلے مختلف مقامات کی ماش ہو جائے۔

باب ششم

نیند اور بیداری کی تدابیر

عمرہ اور افضل نیند

وہ ہے جو گہری اور لگاتار ہو اور مقدار کے اعتبار سے معتدل ہو اور اس وقت اس کا آثار ہوا ہو جب غذا ہضم معدی کے بعد پختے اتر چکی ہو اور ہضم کے دوران میں جو نفع اور قراقر ہو اگر تا ہے وہ باقی نہ رہا ہو جو شخص غذا کے ہضم میں بند کا خواہاں ہو اس کیلئے ضروری ہے کہ پہلے ذرا دیر تک دائیں کروٹ سمٹے تاکہ غذا معدے کے گہر سے جتے قدمعدہ میں پھیل جائے کیونکہ بھر داہنی جانب ہوتا ہے اور قدمعدہ دائیں طرف ہی کو جھکا ہوا ہے اس لیے جگر کو غذا کے جذب کرنے میں سہولت ہوتی ہے نیز قدمعدہ میں قوت ہضم زیادہ ہوتی ہے اس کے بعد بائیں کروٹ پر دیر تک ہونا چاہئے اس طرح بکر اچھی طرح معدے پر محیط ہو جاتا ہے اور معدہ بھی اچھی طرح گرم ہو جاتا ہے اس وقت غذا اچھی طرح ہضم ہو جائے تو پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جانا چاہئے تاکہ غذا آسانی سے معدے بگرم میں اتر جائے نیند کی حالت میں بیداری کے مقابلہ میں پسینہ زیادہ آیا کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نیند میں طبیعت کو موسم پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے بیداری میں اگر زیادہ پسینہ آتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اس حالت میں بدن کی رطوبات پختے لگتی ہیں جس شخص کو نیند زیادہ پسینہ آئے اور اس کا کوئی غلطی سبب معلوم نہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کے بدن میں غذا یا غلط بھری ہوئی ہے۔

باب ہفتم

استفراغ و احتباس کی تدابیر

پاخانہ کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے اگر قبض ہو جائے تو اسے دور کرنے کی غرض سے کوئی مرغن شوربہ یا گوشت کا سادہ شوربہ بغیر گرم مصالحہ کا جس میں چھند زیادہ مقدار میں ڈالا گیا ہو یا اسی قسم کی کوئی دوسری غذا کھلائیں یا پالک دیں قرطلم کے ساتھ انجیر بہت عمدہ ملین ہے خاص طور پر بوڑھوں کے لیے بہت ہی مناسب ہے۔ دست لانے والے شافے یا ہلکے حصنوں سے بھی قبض رفع ہو جاتا ہے روغن کا حنفہ بھی بوڑھوں کے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اس سے قبض بھی دور ہو جاتا ہے اور آنتیں بھی تیز اور گرم ہو جاتی ہیں اگر پاخانہ زیادہ نرم ہو اور دست آرہے ہوں تو غذائیں موگک کی دال کی کچھڑی، اراروٹ سا گودان یا سیب کے قتلے شوربے میں ڈال کر دیں روٹی نہ کھائیں جوکے کی ترکاری بھی دے سکتے ہیں۔ اس حالت میں روغن اور چھند کا استعمال کم کر دینا چاہئے کیونکہ یہ دونوں چیزیں ملین ہیں۔

باب ہشتم

حمام

بہترین حمام وہ ہے جو پیرانہ ہو اس کا پانی میٹھا اور غذا کشادہ ہو۔ گرمی معتدل درجہ کی ہو چنانچہ سردی اور تری پیدا کرنے والا ہو دوسرا کہ گرمی اور تری پیدا کرنے سے تیسرا کہ گرمی اور خشکی پیدا کرنے والا ہو۔ حمام کے گرم کمرے میں ایک دم نہیں پڑا جانا چاہئے بلکہ بند رنج جانا مناسب ہے اسی طرح باہر آتے وقت کمرہ چھوٹے کمرے کے گرم کمرے میں زیادہ دیر تک ٹھہرنے سے بے چینی، خشکی اور فقہان کی شکایت ہو باقی تہ خشک مزاج لوگوں کو حمام کے اندر جو اسے زیادہ پانی کا استعمال نہ درزی بہائیں۔ جو حمام کے کمرے میں پانی چھٹک کر اس پانی کو حمام میں روک دیا جاتا ہے تاکہ بخارات بہت زیادہ اٹھیں یہ عمل دق کے مریض کے موزوں ہے اور دلچسپ مزاج اشخاص کو پانی سے زیادہ ہوا کا استعمال کرنا چاہئے یعنی بدن پر پانی ڈالنے کی جگہ حمام میں دیر تک ٹھہرنا چاہئے اس طرح حمام کی گرمی ہو اگر پیدا کر کے پسینہ لاتی ہے بعض مریض یہ ضرورت ہوتی ہے کہ پانی استعمال کرنے سے پہلے پسینہ خوب خشک ہائے جیسا کہ مستحق کے مریضوں کے ساتھ کیا جاتا ہے حمام میں جس وقت تک بدن کی جلد چھو لیتی ہے اس وقت تک سمجھنا چاہئے کہ ابھی کوئی زیادتی نہیں ہوئی ہے البتہ جب بدن اسی ہونے لگے اور بے چینی میں اضافہ ہو جائے تو سمجھ لیا جائے کہ اب حمام میں استعمال کی

کیفیت پیدا ہوگئی ہے حمام کرنے کے بعد کپڑے خوب اڑھا دئے جائیں خاص طور پر سردی کے موسم میں کیونکہ حمام کرنے کے بعد حمام کی گرم ہوا سے بدن ٹھنڈی ہوا میں منتقل ہوتا ہے اور اس بنا پر کہ حمام کا جو پانی بدن میں سرایت کر کے بیوست ہو جاتا ہے اور اس کی عارضی گرمی دھو جاتی ہے اس لیے وہ سرد ہو کر بدن میں ٹھنڈک پیدا کر دیتا ہے اس شخص کو حمام میں نہیں جانا چاہئے جس کو تفرق اتصال یا عھنتی بخار ہو اور مادہ ایسی پیختہ ہوا ہو بعض اوقات غذا کے بعد حمام کرایا جاتا ہے اس سے بدن فریہ ہو جاتا ہے مگر رگوں میں سد سے پڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے اس خطرے سے محفوظ رہنے کی غرض سے سکھن سادہ یا سکھن تیردری یعنی جو مزاج کے مطابق ہو پلانی چاہئے کبھی حمام کے بعد غذا دی جاتی ہے اس سے اوسط درجہ کی فریہ آتی ہے اور سڈوں کا ڈر نہیں رہتا یہی کیفیت اس حمام کی ہے جو غذا ہضم ہونے کے بعد کیا جاتا ہے بعض اوقات معدہ خالی ہونے کی صورت میں حمام کیا جاتا ہے اس سے بدن کزود اور خشک ہو جاتا ہے اور جو لوگ ورزش کم کیا کرتے ہیں ان کے لیے مناسب ہے کہ وہ بیہینہ لانے والا حمام زیادہ کیا کریں سرد پانی سے غسل کرنا بدن میں قوت اور اعصاب میں جستی پیدا کرتا ہے اور تمام قوتوں کو مجتمع کر کے انھیں قوی کر دیتا ہے۔ لیکن ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا اسی شخص کے لیے مناسب ہے جس کا مزاج گرم ہو اور جو زیادہ دہلا ہو زیادہ موٹا اور جوان بھی ہو دو پہر کے وقت گرمی کے موسم میں ہی سرد غسل کیا جاسکتا ہے۔ بچوں اور بوڑھوں نیز جن لوگوں کو دست آرہے ہوں یا جن کو تخم اور نزلہ کا عار فر ہو انھیں سرد پانی سے غسل کرنے کی بہاوت نہیں دینی چاہئے ان ہشوں کے پانی سے غسل کرنا جن میں گندگ کی آمیزش ہو بدن کے فضلاً کو تحلیل کرتا ہے اور فالج، رعشہ، تشنج اور طب میں مفید ہے نیز خشک اور ترخارش کو دھرتا ہے عرق النساء کے درد اور وجع المفاصل میں فائدہ مند ہے۔

باب نہم

جماع

جماع غذا ہضم ہونے کے بعد کرنا چاہئے اسی قسم کے جماع کو بہتر سمجھا گیا ہے جماع کے وقت جسم کو کیفیات اربعہ یعنی گرمی، سردی، تری اور خشکی کے لحاظ سے درجہ اعتدال پر ہونا چاہئے یہ بھی ضروری ہے کہ جب مباشرت کی جائے اس وقت بدن نہ تو قطعی خالی ہو نہ زیادہ بھرا ہوا ہو اگر سہو؟ جماع کر لیا جائے تو بہت ناقصان بدن کے پُر ہونے اور گرم تر ہونے کی حالت میں پہنچتا ہے اس سے زیادہ بدن کے خالی ہونے اور بدن کے سرد اور خشک ہونے کی صورت میں پہنچتا ہے جماع اس وقت کرنا مناسب ہے جب خواہش زیادہ اور قوی ہو اور نہ کسی تکلیف کے پوری نیزش ہوئی ہو کسی حسین کے تصور یا اس کی طرف دیکھنے سے خواہش یا نیزش نہ ہوئی ہو بلکہ اس کی بنیاد سنی کی کثرت اور شہوت کی شدت سے ہو جماع سے بدن میں ہلکا پن آئے دل میں فرحت پیدا ہو اور اس کے بعد نیند آ جائے معتدل جماع سے حرارت عزیززی میں جوش اور میجان آتا ہے اور بدن غذا حاصل کرنے کے لیے مستعد ہو جاتا ہے جماع سے غصہ دور ہو کر طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہے خراب سوداوی خیالات تراکب ہو ملتے ہیں اکثر سوداوی اور طبعی بیماریوں کو دور کرنے میں جماع بہت فائدہ مند ہے۔

ترک جماع کے نقصانات

جو لوگ جماع ترک کر دیتے ہیں ان کو چکر آنے لگتے ہیں آنکھوں کے سامنے اندھیری آنے لگتی ہے، بدن میں گرائی پیدا ہو جاتی ہے، غصیبوں اور کینج ران میں دم آجاتا ہے نیز اسی نوع کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور جماع شروع کر لینے پر یہ عوارض رفع ہو جاتے ہیں۔

کثرت جماع کے نقصانات

جماع کی زیادتی سے قوتوں کو نقصان پہنچتا ہے تو تین نڈھال ہو جاتی ہیں اور اعصاب کو ضرر پہنچتا ہے اور رشتہ فالج اور تشنج جیسی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں بینائی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔

غیر فطری جماع

لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کرنے میں اگر چہ منی کم نکلنے کے باعث کمزوری کم ہوتی ہے نقصان بھی زیادہ نہیں پہنچتا مگر اس میں ایسی حرکات کرنی پڑتی ہیں جو نکلن پیدا کر دیتی ہیں اس لیے اس کا نقصان زیادہ ہوتا ہے اس کے علاوہ اس کا شمار غیر طبعی استفراغ میں ہے۔

جماع ممنوعہ

بڑھی عورتوں یا بہت چھوٹی لڑکیوں اور جس عورت کو حیض آرہا ہو یا جس سے بدت سے جماع کا موقع نہ ملا ہو نیز بد صورت عورتوں یا کرہ (کنوہی) لڑکی سے جماع نہیں کرنا چاہئے ان سے جماع کرنا بالخاصہ قوت باہ کو ضعیف کر دیتا ہے۔ محبوب کے ساتھ جماع کرنے سے کیف دسرور حاصل ہوتا ہے کمزوری بھی نہیں ہوتی حالانکہ اس میں منی بکثرت نکل جاتی ہے۔

جماع کی سب سے خراب صورت یہ ہے کہ عورت مرد کے اوپر ہو اور مرد

پت لیٹا ہو اس صورت میں منی دشواری سے نکل سکتی ہے اور اکثر عضو مخصوص میں اس کا کچھ رہ جاتا ہے جو سڑ جاتا ہے اس سے اکثر اندام نہانی کی رطوبات عضو خاص میں چلی ہیں۔ جماع کے وقت مرد کو عورت کے اوپر ہونا چاہئے اس کو خوب لمس اس کرنا چاہئے۔ پستان کو سہلئے کچھ روال کو ملے اور عضو خاص سے اندام نہانی کو رگڑے پھر رانوں کو اوپر اٹھائے جس وقت عورت کی آنکھوں کی حالت بدلتے لگے سانس پھول جائے اور وہ مرد سے پیٹنے کی سعی کرے اس وقت دخول کر کے انزال کرے تاکہ مرد اور عورت دونوں کی منی ایک ساتھ خارج ہو اس طرح حمل ٹھہر جاتا ہے۔

باب دہم

موسموں کی تدابیر

بہار کا موسم آتے ہی فصد اور تپ کے ذریعہ بدن سے مواد خارج کرنا مناسب ہے اس زمانے میں گرمی کو بھانے اور مواد کے جوش کو کم کرنے والی چیزوں کا استعمال ضروری ہے گرمی پیدا کرنے والی چیزوں مثلاً حرکت و ریاضت اور حمام کی زیادتی اور شراب سے بچنا چاہئے غذا کی مقدار کم کر دینی چاہئے زیادہ پانی ملی ہوئی شراب پینی چاہئے۔ لباس میں سنباب اور ایسے کپڑے استعمال کریں جن میں غٹوڑی روئی بھری گئی ہو

سنباب ایک جانور کو کہتے ہیں اس کی کھال شاک کے طور پر کام میں لائی جاتی ہے۔

گرمیوں میں آرام و راحت کے ساتھ ساتھ میں رہنا چاہئے غذا میں ایسی چیزیں کھائیں جو ٹھنڈی اور صفا شکن نیز لطیف ہوں جیسے انار سے بنائی ہوئی غذا دُرّانہ، ایسی تمام چیزیں چھوڑ دیں جن سے گرمی اور خشکی پیدا ہو اس موسم میں کھانا کم کھائیں ترمبوے مثلاً آٹو، بخارا، کھیرا، تر بوڑ وغیرہ زیادہ کھائیں اس موسم میں کتاں کاپرانا لباس پہننا چاہیے۔

کتاں اسی کو کہتے ہیں اس کے ریشوں سے مصل کی مانند باریک کپڑا

بنایا جاتلے اس کا نام بھی کتاں ہی ہے۔

خریفین میں ان تمام اشیاء سے پرہیز کیا جائے جو بدن میں خفگی پیدا کرتی ہیں جراثیم کی کثرت سرد پانی کے غسل اور سرد پانی پینے سے بچنا چاہئے سر کھلا رکھیں۔ تر میوے زیادتی کے ساتھ نہ کھائیں اس موسم میں تھے کرنے سے بھرا آجاتا ہے خریفین میں صبح کی سردی اور دوپہر کی گرمی سے پرہیز ضروری ہے سردیوں کا خیر مقدم گرم اور موٹے لحافوں سے کرنا چاہئے غیب اور نیفح کا لباس پہننا چاہئے۔ حواصل اور دق کی پوستین سے بہت گرمی پیدا ہوتی ہے انکو سرد اور طویل عرصہ استعمال ہی برداشت کر سکتے ہیں۔

غیب۔ سنبال کی طرح کا جانور ہے جو سرد ممالک میں پایا جاتا ہے اس کا قلم بھی کہتے ہیں اس کی کھال سے پوستین بنائی جاتی ہے نیفح لومڑی کا نام ہے اس کی کھال بھی پوستین کی طرح استعمال ہوتی ہے حواصل۔ بڑا آبی پرندہ ہے جو اڑ نہیں سکتا اس کی کھال سے پوستین بنائی جاتی ہے۔

دق جنگلی بلی کہتے ہیں اس کی کھال سے بھی پوستین تیار کی جاتی ہے۔ جاڑوں میں ہریسہ، میس، طاقور اور غلیظ غذاؤں کا التزام ضروری ہے گوشت زیادہ کھانا چاہئے اور جو چیزیں رقت اور لطافت عید کرتی ہیں مثلاً بالوں اور گرم جنم نیز شراب استعمال کریں اس موسم میں تھے کرنے سے کمزوری پیدا ہوتی ہے سخت حرکات اور ریاضتیں سردیوں میں فائدہ مند ہوتی ہیں۔

حصہ پنجم

علاج امراض

باب اول

اصول علاج

علاج کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے

- ۱۔ تدابیر
- ۲۔ ادویہ
- ۳۔ اعمال یہ یعنی دست کاری۔

علاج بذریعہ تدبیر

تدبیر اسباب سے ضروریہ میں تصرف کرنے کا نام ہے ان اسباب میں جو تصرفات کیے جاتے ہیں وہ کیفیت کے اعتبار سے دو ہی ہیں جو دواؤں کے ہیں لیکن غذا کے متعلق خاص احکام اور قواعد ہیں جن کا یہاں ذکر کیا جا رہا ہے بعض اوقات غذا قطعی روک دی جاتی ہے جیسے بحر ان اور مرض کے زمانہ انتہا میں غذا اس

مقصد سے روک دی جاتی ہے کہ طبیعت غذا کے ہضم کرنے میں مشغول ہو جاتی ہے اور مرض کو دور کرنے کی طرف اس کی توجہ نہیں رہتی بخار کی ماری کے دن ہی صحت سے کھانا نہیں دیا جاتا کیونکہ غذا کے ہضم سے جو گرمی پیدا ہوتی ہے اس سے بے چینی میں اضافہ ہو جائے بعض اوقات غذا کی کیفیت (غذائیت) کے لحاظ سے یا کم کر دی جاتی ہے جیسا کہ ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے جن سے بھوک بھی قوی ہوتی اور ہضم بھی قوی ہوتا ہے اس کے باوجود ان کے بدن میں اخلاط زیادہ مقدار میں ہوتی ہے یا جن کے بدن میں خراب مواد ہوتے ہیں اس حالت میں غذا ایسی مقدار کی زیادتی سے معدے کو بھر دیتی ہے اور بھوک بھی بند کر دیتی ہے اسی کے ساتھ معدے کو ہضم میں مشغول کر دیتی ہے لیکن اس میں چونکہ غذائیت کم ہوتی ہے اس لیے اس سے جسم میں اخلاط زیادہ نہیں ہونے پاتیں اس قسم کی غذاؤں میں ساگ پات اور پھل داخل ہیں کبھی معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے یعنی غذاؤں کی مقدار میں کمی کر دی جاتی ہے مگر اس کی غذائیت نہیں گھٹائی جاتی یہ عمل ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے جن کی بھوک ضعیف اور ہاضمہ کمزور ہوتا ہے اور ان کا بدن غذا کا زیادہ حاجت مند ہوتا ہے چنانچہ مقدار کم ہونے کی وجہ سے غذا کا ہضم ہو کر فرسودہ ہونا ممکن ہوتا ہے اور چونکہ اس میں غذائیت کافی ہوتی ہے اس لیے وہ قوت پیدا کرتی ہے اسی کے ساتھ بدن کی پرورش بھی کرتی ہے بعض اوقات غذائیں دونوں حیثیتوں سے کمی کر دی جاتی ہے ایسا اس وقت کیا جاتا ہے جب بھوک کی کمی اور ہاضمہ کی کمزوری کے ساتھ بدن بولور سے بھرا ہوا ہوتا ہے کبھی غذا مقدار اور غذائیت دونوں لحاظ سے بڑھادی جاتی ہے یہ معاملہ ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے جن کو سخت ریاضت کے لیے تیار کرنا مقصود ہوتا ہے کبھی ایسی غذا دی جاتی ہے جو لطیف ہو اور جلد رگوں میں پہنچ جائے ایسی غذا اس وقت دی جاتی ہے جب دیر ہضم غذا کو ہضم کرنے کا وقت اور اس کی قوت نہیں ہوتی۔

لطیف غذا

جو جلد ہضم ہو جائے غلیظ غذا کے بدلے لطیف غذا نہیں کھانی چاہئے زیادہ لطیف غذا

جو جلد ہضم ہو جائے اور غلیظ غذا کا راستہ روک دے اور اس وجہ سے لطیف غذا خود تباہ ہو جائے اور پہلی غذا کو بھی فاسد کر دے۔

غلیظ غذا

کبھی غلیظ غذا دی جاتی ہے ایسا ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے جن کے کسی عضو کی بڑھی ہوئی حس کو کمزور و سست کرنا مقصود ہوتا ہے جس کے ٹھٹھے ہونے کی صورت میں معمولی اور ادنی سبب سے دور ہونے لگتا ہے۔ اگر مدت سے پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو غلیظ غذاؤں سے بچنا ضروری ہے۔

غذا اور مرض

غذا اس میں شک نہیں کہ قوت کی دوست ہے لیکن اس کے مخالف یعنی مرض کی دوست ہونے کے اعتبار سے اس کی دشمن بھی بن جاتی ہے اس لیے مرض کی حالت میں صرف اتنی غذا دینی چاہئے جس کے بغیر کوئی چارہ کار ہی نہ ہو اور جتنا مرض کا زمانہ انتہا طویل ہوگا اسی قدر ایسی قوت کی زیادہ ضرورت ہوگی جو بیماری کے لگاتار اور مسلسل حملوں کو روک سکے اسی بنا پر پرانے امراض میں قوت کے برقرار اور باقی رکھنے کی جانب پوری توجہ کرنی چاہئے اور مرض کا زمانہ انتہا جتنا قریب آجاتا ہے اسی قدر پہلی غذاؤں پر بھروسہ کرتے ہوئے اور قوت پر مرض کے مقابلہ کے وقت بوجھ کم کرنے کی غرض سے غذا کم کر دی جاتی ہے جن بیماریوں کا زمانہ انتہا چھوٹے روز یا اس سے قبل ختم ہو جاتا ہے ان میں غذا دینے کی حاجت نہیں ہو کرتی کیونکہ اس تھوڑی مدت کے لیے بدن کی موجودہ حالت ہی بہت ہوتی ہے لیکن یہ اسی صورت میں جب قوت کے لیے قابل برداشت ہو اور قوت کے کمزور ہو جانے کی حالت میں بحران کے دوران میں بھی غذا دینا ضروری ہو جاتا ہے۔

باب دوم

تدبیر دوا

یعنی دوا سے علاج اس کے تین قانون ہیں۔

- ۱۔ دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا ہے اس کا اسی وقت امکان ہے جب مرض کی نوعیت کا علم ہو جائے تاکہ اس کا علاج بالصدق کیا جاسکے۔
- ۲۔ دوا کا وزن اور اس کی کیفیت کے درجوں کا اختیار کرنا یہ اسی حالت میں ممکن ہے جب ذیل کی دہلی باتوں کا علم ہو جائے۔

- ۱۔ طبق عضو۔
- ۲۔ مقدار مرض۔
- ۳۔ جنس مرض۔
- ۴۔ مریض کی عمر۔
- ۵۔ مریض کی حالت۔
- ۶۔ موسم۔
- ۷۔ مریض کا پیشہ۔
- ۸۔ مریض کا وطن۔
- ۹۔ مریض کی جسمانی حالت۔
- ۱۰۔ مریض کی قوت۔

طبیعت عضو

اس میں چار باتیں داخل ہیں۔

۱- عضو کا مزاج۔

۲- عضو کی خلقت۔

۳- عضو کی وضع

۴- عضو کی قوت۔

۱- عضو کا مزاج

جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جائے کہ صحت کی صورت میں عضو کا مزاج یہ ہے اور بمرض کی حالت میں یہ ہو گیا ہے تو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ عضو کے مزاج سے کتنا ہٹ چکا ہے اس وقت ایسی ہیہ اختیار کی جاتی ہے جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

۲- عضو کی خلقت

یعنی ساخت اور بناوٹ بعض اعضاء ایسے ہیں کہ ان کے لیے ہلکی دوا بھی کافی ہوتی ہے اس کا سبب یا تو یہ ہوتا ہے کہ وہ عضو متعلقہ دوا لہو یا دوسرے ہوتی ہے کہ ان اعضاء کے دونوں طرف جوف ہوتے ہیں یا صرف ایک طرف جو جوف ہوتا ہے اور بعض اعضاء ایسے نہیں ہوتے اس لیے وہ تیز اور قوی دوا کے حاجت مند ہوتے ہیں۔

۳- عضو کی وضع

جو اعضاء دوا کے راستوں سے قریب ہوتے ہیں جیسے احدہ ان کے بے دہی دوا کفایت کرتی ہے جس کی قوت مرض کی قوت کے مقابل ہو لیکن جو اعضاء دوا کے راستوں سے دور ہوتے ہیں مثلاً گروسے ان کے لیے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہوتی ہے۔

۴- عضو کی قوت

جو اعضاء زیادہ ذکی السن ہو۔ آہیں یا جو اعضاء شریف اور رئیس میں

ان کے امراض میں قوی اور تیز دوا نہیں دینی چاہئے اور نہ ان کو سخت سردی پہنچانی چاہئے اور ان کے مادے کو کسی قابض دوا کے بغیر تحلیل بھی نہیں کرنا چاہئے کیونکہ قابض دواؤں سے ان اعضاء کی قوت محفوظ رہتی ہے ایسے اعضاء پر زنگار کی قسم کی کوئی ایسی دوا بھی استعمال نہیں کرنی چاہئے جس میں زندگی کے مخالف کوئی کیفیت موجود ہو ایسے اعضاء کے مواد کو دفعہً خارج کرنا بھی مناسب نہیں۔

مقدار مرض

ضعیف بیماریوں میں ہلکی دوائیں کافی ہوتی ہیں لیکن سخت اور شدید امراض میں قوی اور تیز دوا دینے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

قانون وقت

اس میں پہلے اس امر کا پتہ لگانا چاہئے کہ مرض اپنے چاروں اوقات میں سے کس وقت یعنی کس زمانہ میں ہے مثلاً درم مارا اگر زمانہ ابتدا میں ہو تو اس کے لیے صرف رادع دوا استعمال کی جاتی ہے اگر زمانہ انتہا میں ہو تو صرف محلل دوا کافی ہوتی ہے اگر ان دونوں زمانوں کے درمیان ہو تو ان دونوں قسم کی دواؤں کو برتا جاتا ہے اگر زمانہ انحطاط میں ہو تو صرف محلات استعمال کرائی جاتی ہیں۔

علاج روحانی

اس علاج میں مختلف اور مفید علاجوں سے کام لیا جاتا ہے مثلاً خوشی مینی فرحت حاصل کرنے کے لیے ایسے لوگوں سے ملاقات کرائی جاتی ہے جن کے دیکھنے سے خوشی حاصل ہو ایسے لوگوں کے پاس رکھا جاتا ہے جن سے بیمار شربا بنا ہو اور ان کی موجودگی سے مریض کو دلچسپی ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض لب دم اور کزدر عاشق محبوب کو دیکھ کر فوراً تندرست ہو گئے اسی طرح عمدہ خوشبوؤں اور پتے راگ گانوں سے بھی بیماری میں فائدہ ہو جاتا ہے۔

تبدیل آب و ہوا

اکثر اوقات ایک ہولے دوسری ہوا میں منتقل ہونے اور ایک مکان سے دوسرے مکان میں نیز ایک موسم سے دوسرے موسم میں آنے سے بھی افاقہ ہو جاتا ہے۔

تبدیل وضع

کبھی قاصد ہیئت کے بدلنے سے فائدہ ہوا کرتا ہے جیسے سیدھا کھڑا ہونے سے درد کمر میں نفع ہوا کرتا ہے۔

غیر دوائی تدابیر

کسی چکدار چیز کو دیکھنے سے بھیگے پن کو آرام ہو جاتا ہے۔

باب سوم

علاج سور مزاج

سور مزاج مستحکم ہوتا ہے اس کا علاج ضد سے کیا جاتا ہے سور مزاج سرد آسانی سے دور ہو جاتا ہے مگر انتہا میں مشکل سے رفع ہوا کرتا ہے سور مزاج محرم کی کیفیت اس کے برعکس ہے کسی عضو میں خشکی تہری پہنچانے کے مقابلہ میں آسانی ہٹا سکے لیے وقت بھی کم درکار ہوتا ہے لگو سور مزاج پیدا کرنے والا ہے تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ اس سے مضمون ظاہر ہونے کی کوشش کی جائے اور اس کے سدب کو دور کیا جائے اور سور مزاج اپنی پیدائش کے ابتدائی زمانہ میں ہو تو اس کو رفع کرنے کے لیے دونوں قسم کی تدابیر عمل میں لائی جائیں سور مزاج سادہ میں صرف مزاج کی تبدیلی ہی کافی ہوتی ہے مگر سور مزاج مادی میں مادے کا اخراج ضروری ہے اس کے بعد بھی اگر کسی قدر سور مزاج باقی رہ جائے تو اسے علاج بالضد کے اصول سے بدل دیا جائے۔

باب چہارم

استفراغ اور اس کے احکام

اصول اور شرائط

استفراغ میں جن امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے وہ درج ذیل ہیں۔

- ۱۔ امتلا۔
- ۲۔ قوت۔
- ۳۔ مزاج۔
- ۴۔ اعراض لازمہ
- ۵۔ سمن (جسمانی حالت)
- ۶۔ عمر
- ۷۔ موسم۔
- ۸۔ ملک اور شہر
- ۹۔ استفراغ کی عادت۔
- ۱۰۔ پیشہ

ان کا بیان الگ الگ کیا جاتا ہے۔

۱۔ امستلا

یعنی مواد کا اجتماع چنانچہ خلا یعنی بدن کے مواد سے خالی ہونے کی صورت میں استفراغ۔

۲۔ قوت

کمزوری کی حالت میں استفراغ کی مخالفت ہے لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ استفراغ سے چلنے پھرنے کی صورت میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے اور کمزوری بڑھ جاتی ہے جو ان فکڑسوں کی نسبت کم ہوتی ہے جو استفراغ نہ کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے ایسی صورت میں استفراغ کرایا جاتا ہے اور استفراغ کے بعد کمزوری رفع کرنے کی غرض سے مقویات استعمال کرا دی جاتی ہیں۔

۳۔ مزاج

مزاج زیادہ گرم اور خشک یا زیادہ سرد ہو اور خون جسم میں کم ہو تو استفراغ نہ کرنا چاہئے۔

۴۔ جسمانی حالت

یعنی سختہ مزاج کی جسمانی حالت بھی پیش نظر رکھنی ضروری ہے چنانچہ اگر بدن بہت زیادہ دہلا ہوا یا پوسلے پن اور مثالیے کی زیادتی ہو تو استفراغ مناسب نہیں۔

۵۔ اعراض لازمہ

ذرب کی بیماری یعنی اسہال کی صلاحیت اور آنتوں کے زخموں کی قابلیت کی صورت میں استفراغ نہیں کرنا چاہئے۔

۶۔ عمر

بڑھاپے اور بچپن میں استفراغ نہیں کرایا جاتا یہ دونوں عمریں مانع استفراغ ہیں۔

۷۔ وقت

شدید گرمی اور سخت سردی میں نہیں کرانا چاہئے۔

۸۔ ملک اور شہر

بہت گرم اور نہایت سرد ممالک اور شہروں میں استفراغ مناسب نہیں۔

۹۔ مریض کا پیشہ

جن پیشوں میں موادِ خوب تحلیل ہوتا ہے مثلاً حمام کے خدمت گزاروں وغیرہ کو استفراغ نہیں کرانا چاہئے

۱۰۔ مریض کی عادت

جو لوگ استفراغ کے عادی ہوں انہیں زیادہ تیز اور قوی دوا سے استفراغ نہیں کرانا چاہئے۔

مقاصدِ استفراغ

استفراغ میں پانچ مقاصد پیش نظر ہوتے ہیں۔

۱۔ خلطِ موذی کا اخراج

یعنی اس مادے کو خارج کرنا چاہئے جو اپنی کیفیت یا مقدار کے اعتبار سے اذیت دے رہا ہو۔

۲۔ استفراغ کی قوت برداشت

مادے کا اخراج قوت برداشت کے مطابق کرنا چاہئے اور مادے کے زیادہ اخراج سے ڈرنا نہیں چاہئے مگر جب تک قابلِ اخراج مادہ نکلتا رہے اور مریض برداشت بھی کرتا رہے تو مواد کے زیادہ اخراج سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ جب صفرا کا سہل دیا جائے اور صفرا کے دستوں کے بعد بلغم آنا شروع ہو جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ صفرا کا پلار سے طریقہ پر تنقیہ ہو گیا اگر اسہال میں سودا خارج

ہونے لگے تو اس بات کی علامت ہے کہ اب استفراغ حد افراط تک پہنچ گیا اور خون آنے لگے تو اسے خطرناک سمجھنا چاہئے، اسہال یا تے کے بعد پیاس لگنا یا اونگھ کا آنا بدن کا مواد سے پاک و صاف ہونے کا نشان ہے۔

۳۔ مواد

مواد اسی راستے سے خارج کرنا چاہئے جدھر وہ مائل ہو اگر تکی ہو تو تے کے ذریعہ تھپتھپا کر دیا جائے پیٹ میں مروڑ ہو تو دستوں سے استفراغ کرنا مناسب ہے۔

مخرج طبعی ادنیٰ ہو

مواد اسی راستے سے خارج کیے جائیں جو ان کے خارج ہونے کا طبعی راستہ ہو اور جس عضو کی طرف مواد منتقل کیے جائیں وہ مریض کے مقابلہ میں ادنیٰ درجہ کا ہونا چاہئے اور عضو کے ساتھ مشارکت بھی رکھتا ہو جس طرح جگر کی بیماریوں میں دائیں جانب کی باسیلق اور تکی کی بیماریوں میں بائیں جانب کی باسیلق نیز وہ عضو اس کی مواد کو برداشت کرنے کے قابل بھی ہو جو اس کی طرف منتقل ہو کر آئے۔

۵۔ نفع کے بعد استفراغ

اخراج مواد نفع کے بعد کرنا چاہئے پرانی بیماریوں میں منفع پلانا ضروری ہے مگر امراض مادہ میں منفع پلانا ضروری ہے اگر مادے میں ہیجان ہو تو منفع پلانے بغیر خارج کرنے میں اتنا نقصان نہیں پہنچ سکتا جتنا منفع کے اختطار میں پہنچ سکتا ہے۔

باب پنجم

امالہ اور جذب مواد

بعض اوقات مادے کو کسی شریف عضو سے کسی ادنیٰ درجہ کے عضو کی طرف جذب کیا جاتا ہے جو مادے کی توجہ کے مخالف سمت واقع ہوتا ہے چاہے مادہ خارج نہ کیا جائے جیسا کہ غالی سنگیوں سے کیا جاتا ہے کیونکہ امالہ کا مقصد صرف مادے کے رخ کو پھیرنا ہے۔ امالہ کا مفہوم ہی مواد کو جذب کرنا ہے۔

امالہ قریب و بعید

مادہ بعض اوقات قریب کے مخالف عضو کی طرف جذب کیا جاتا ہے اور کبھی دور کے مخالف عضو کی طرف جذب کرنے میں یہ شرط ہے کہ کسی ایسے عضو کی طرف جذب کرنا چاہئے جو دونوں قطروں یعنی طول اور عرض میں زیادہ لمبا ہو مثلاً اگر دائیں ہاتھ میں درم ہو تو اس کا مادہ بائیں ہاتھ کی طرف جذب نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسے یا تو دائیں ہاتھ کی طرف جذب کیا جائے اور یہی بہ نسبت چہرہ بائیں ہاتھ کی طرف کسی عضو میں جذب مادے کو اس حالت میں جذب کرنا مناسب نہیں جب کہ اس میں مستحکم ہو یا اس عضو کی طرف جدمر مواد جذب کرنا مقصود ہو

کوئی دوسرا مادہ بھی متوجہ ہو ان دونوں حالات میں اگر کسی عضو کی جانب مواد جذب کیے گئے تو پھر جس عضو کی طرف مواد جذب کیے جا رہے ہیں اس کی طرف سے اتنے مواد جذب ہو کر چلے جائیں گے کہ ان کو پھر اس عضو سے اس طرف دفع کرنا مشکل ہوگا۔ جدھر سے ان کو جذب کیا گیا ہے جذب ہو رہا ہے اس کے وقت پہلے درد کو سکون دینا ضروری ہے کیونکہ درد مواد کو اپنی جانب کھینچتا ہے لہذا معالجی دور درد کے جذب میں مقابلہ ہو جاتے گا۔

باب ششم فصد اور مسہل

جب فصد اور مسہل دونوں ضروری ہوں اور تمام اخلاط کی مقدار طبعی مناسبت پر ہو تو ایسی صورت میں پہلے فصد کرنی چاہئے فصد کے بعد اگر کسی خلط کا غلبہ ہو تو اس کا مناسب طریقہ پر اخراج کیا جائے اگر ایسا نہ ہو تو پہلے اس خلط کو خارج کرنا چاہئے جس کا غلبہ ہو پھر فصد کرنی چاہئے لیکن فصد اور دوسرے استفراغ کے درمیان کچھ وقفہ دینا ضروری ہے اگر ایسی حالت میں جب خون غالب ہونے کی وجہ سے فصد کرنی ضروری ہو اگر استفراغ کی دوا پلائی جائے تو بخار اور بے چینی کی شکایت ہو جائے گی۔

فصد کی ضرورت اور تعریف

فصد خون کی کثرت اور اس کے غلبہ کی صورت میں کی جاتی ہے کسی رگ (درید) کو نشتر سے پھید کر خون خارج کرنے کو فصد کہا جاتا ہے۔

عروق معصورہ اور ان کی فصد

رگ اسلیق کی فصد پیٹ کے اعضاء کا تنقیہ کرتی ہے قیصال اور حبل الزرع کی فصد سے گردن اور گردن کے اوپر کے اعضاء کا تنقیہ ہوتا ہے اکھل کی فصد بدن

اور گردن سے اوپر کے اعضاء کا تنقیہ کرتی ہے۔ دائیں ہاتھ کی ایلم کی فصد سے جگر کی بیماریوں میں اور بائیں ہاتھ کی ایلم کی فصد سے تلی کی بیماریوں میں فائدہ ہوتا ہے عرق النساء کی فصد عرق النساء کے درد میں بہت مفید ہے نیز اس کی فصد مرض دوال فقرس اور دارالفیل میں بہت مفید ہوتی ہے صافن کی فصد سے حیض جاری ہو جاتا ہے اور ان بیماریوں کے لیے بھی صافن کی فصد مفید ہے جن کو عرق النساء کے فصد سے فائدہ ہو کرتا ہے۔

استفراغ مادہ

بعض اوقات اخراج مواد اس وقت کیا جاتا ہے جب جسم میں اخلاط کی زیادتی نہیں ہوتی لیکن اخلاط کی کیفیتیں فاسد ہو جاتی ہے اس صورت میں اخراج مواد کے دو مقاصد ہوتے ہیں ایک تو استظہار یعنی کسی پیدا ہونے والی بیماری سے بچنا یا کسی ایسے مرض سے پیشگی طور پر بچاؤ کرنا جو ماداً ہمیشہ لاحق ہوتا رہتا ہو اس نوع کا استفراغ رزیع کے زمانہ میں کیا جاتا ہے۔

بیرونی ذرائع سے استفراغ

جس کو بدل استفراغ بھی کہا جاتا ہے بعض لوگوں کو استفراغ سے بچا دیا جاتا ہے یعنی ان کو استفراغ نہیں کرایا جاتا اس کی جگہ ان سے روزے رکھوائے جاتے ہیں یا فادہ کرنے کو کہا جاتا ہے یا ان کو خوب سلایا جاتا ہے اس کے بعد اگر شدید سوز مزاج پیدا ہو جائے تو اس کی تلانی کر دینی چاہئے بعض اوقات مادے کا اخراج ان ذرائع سے کیا جاتا ہے جو خارجی طور پر خفگی پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں مثلاً استسقا کے بیمار کو ریت پر لٹانا۔

مسہل کی دوا سے قی آنا

بعض اوقات مسہل کی دوا قی آور دوا میں تبدیل ہو جاتی ہے اس کا سبب یا تو ضعف معده ہوتا ہے یا مسہل لینے والا بدمعہ میں مبتلا ہوتا ہے یا پانسان خفک ہوتا ہے یا مسہل کی دوا سے مرہض کو نفرت اور کراہت ہوتی ہے اور

اس بنا پر قی ہو جاتی ہے۔

قی آور دوا کا مسہل بن جانا

کبھی قی آور دوا سے دست آنے لگتے ہیں اس کی وجہ یا تو یہ ہوتی ہے کہ مریض کو سخت درد شدید بھوک ہوتی ہے یا مریض کو پہلے ہی سے دستوں کی شینکت ہوتی ہے یا پھر مریض کو قی کی عادت نہیں ہوتی جو ان آؤنی صفر اور قی کے لینے زیادہ موزوں ہیں صفر میں قی سے خارج ہونے سبب سے زیادہ صلاحیت ہے سو داک حالت اس کے خلاف ہے بلغم ان دونوں کے درمیان ہے۔

دوائے مسہل اور اس کا عمل

مسہل دوا اپنی قوت جا ذیہ سے دست لاتی ہے اور اسی غلط کو جذب کرتی ہے جس کے ساتھ وہ مخصوص ہوتی ہے اس کے دست لانے کا سبب یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ پہلے زیادہ رقیق غلط کو جذب کرتی ہے اور نہ مسہل سے دست آنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ مواد کو اپنے مشابہ اور ہم جنس ہونے کی بنا پر جذب کرتا ہے اگر دوا قدر یہی ہو تو چاہئے کہ سونا جو مقدار میں زیادہ ہو وہ اپنی مقدار کی زیادتی کے باعث کم مقدار سونے کو اپنی جانب جذب کرے جالیٹوس کے خیال میں سقمونیا سے صفر آدمی دست اس وجہ سے آتے ہیں کہ سقمونیا اپنی کیفیت کی بنا پر صفر سے مشابہت رکھتی ہے مگر اس رائے سے اختلاف بھی کیا گیا ہے جیسا کہ ابھی کہا جا چکا ہے۔

مسہل اور حمام

مسہل دوا کے استعمال سے قبل حمام کر لینے سے اس کی طاقت ہو جاتی ہے مسہل کے ایک روز بعد حمام کر لینے سے وہ مواد تحلیل ہو جاتے ہیں جو مسہل کے بعد بدن میں روکھے ہیں لیکن مسہل کے ساتھ حمام کرنے سے مسہل کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور دست نہیں آتا کرتے۔

غذا اور مسہل اور نیند

مسہل لے کر غذا کھا لینے سے اکثر مسہلہ دواؤں کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں کیونکہ طبیعت غذا کے ہضم کرنے میں مشغول ہو جاتی ہے اور مواد کو خارج کرنے کی طرف متوجہ نہیں رہا کرتی نیز مسہلہ دوا غذا میں مل جاتی ہے جس سے اس کی قوت ختم ہو جاتی ہے نیز مسہلہ دوا کھا کر سو جانے سے اس کا عمل ضعیف ہو جاتا ہے مگر بالکل مسہلہ دوا کھا کر سو جانے سے اس کا عمل بڑھ جاتا ہے جب ایازج اور حب شیباز ایسی مسہلہ دواؤں کے بعد مریض کو سنانے میں یہی مصلحت ہے کہ ان کی تاثیر قوی ہو جائے۔

باب ہفتم

قیحجاست اور حقنہ

قے معدے کو پاک و صاف کر دیتی ہے اس سے بینائی تیز ہو جاتی ہے۔ سر کی گرانی دور ہو جاتی ہے گردے اور مثانے کے زخموں اور پرانی بیماریوں مثلاً کوڑھ، استسقا، فالج اور ریشہ میں قے سے فائدہ ہوتا ہے نیز قے سست و رست اور حقنہ آدی کو پینے میں آگے چیمے دوسے کی پابندی کا لحاظ کیے بغیر دو باسے کرنی چاہئے۔ تاکہ دوسری قے سے قبل پہلی قے کی کمی کا تدارک ہو جائے اور وہ فضلات خارج ہو جائیں جو پہلے قے سے معدے میں گر جاتے ہیں۔

افراط قے

قے کی کثرت اور زیادتی سے معدے کو نقصان پہنچتا ہے اور وہ فضلات اور مواد کو قبول کرنے پر تیار ہو جاتا ہے اس کے علاوہ قے کی زیادتی دانتوں کے لیے بھی مضر ہے بینائی اور سماعت کو بھی نقصان دیتی ہے کبھی قے سے کوئی رگ پھٹ جاتی ہے

قے سے پرہیز

جس شخص کے مقلق میں دم ہو یا جس کا سینہ کمزور اور گردن پتلی ہو نیز جو شخص

نفت الام کہ لیے مستعد ہو یا جس کو تے مشکل سے آتی ہو اسے تے سے بچنا چاہئے۔ بعض لوگ حرص کے باعث اپنا پیٹ غذا سے بھر لیتے ہیں اور جب اس کی تاب نہیں لاسکتے تو تے کر کے غذا نکال دیتے ہیں اس عمل سے بڑھا چا جلد آتا ہے اور خراب قسم کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور تے ان کی عادت میں داخل ہو جاتی ہے۔ اسہال اور تے بدن صاف ہونے کی حالت میں یا پاخانہ خشک ہونے کی صورت میں یا احتیاط کی کمزوری کی موجودگی میں اور پردہ مراقب کی لاغری کے عالم میں بہت زیادہ مخدوش ہے۔

تے کرنے کا زمانہ

گرمی، موسم ریح، سردی اور خریف کے موسم میں تے نہیں کرنی چاہئے۔ گرمی کے موسم میں سہل لینے سے بخار آجاتا ہے اور دستوں کا مشکل ہو جاتا ہے دوا کی گرمی اور موسمی حرارت کی کشش میں زور آزمائی ہونے لگتی ہے تے کے لیے جو موسم ممنوع ہیں ان میں تے نہیں کرنی چاہئے یعنی موسم اور وقت کے خلاف تے کرنا مناسب نہیں۔

حجالت کی اقسام

حجالت کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ حجالت مع الشرط۔ اس کے ساتھ پھنے لگائے جاتے ہیں۔

۲۔ حجالت بلا شرط۔ یعنی خالی سیٹگیاں۔

پندرہویں پر سیٹگیاں لگانا فہد ہی کے برابر ہے۔ اس سے صحت جاری ہو جاتا ہے اور خون بھی صاف ہوتا ہے گدی پر پھنے لگوانے سے آشوب چشم، گندہ دہنی، منہ آنے، درد سر خاص طور پر سر کے اگلے حصے کے درد میں فائدہ ہوتا ہے مگر معمول یعنی نسیان کی عادی ہو جاتی ہے اکثر لوگ سر کے اگلے حصے میں پھنے لگوانا پسند نہیں کرتے کیونکہ اس سے حس کی قوت ضعیف ہو جاتی ہے سیٹگیاں لگوانے سے متعدد فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۱۔ ان سے جو ہر روح کا اخراج ضد کے مقابل میں کم ہوتا ہے۔

۲۔ ان سے خاص اس عضو کا تنقیہ ہو جاتا ہے جس پر سیٹگیاں لگائی جاتی ہیں۔

۳۔ اعضاء ریشہ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچی۔

حقنہ

حقنہ کی تعریف

مہرز (مقعد ریگٹم) کی راہ سے آنتوں میں دوپہنچانے کو حقنہ کہتے ہیں۔ حقنہ آنتوں کے مواد کو نکالنے اور مواد کو اوپر سے نیچے کی طرف جذب کرنے میں بہت کارآمد ہے اور قولنج کا نہایت عمدہ علاج ہے۔ اسی لیے اس کو معالجبورنا مندر کہا جاتا ہے۔

حقنہ کا وقت

اس کے لیے بہترین وقت صبح اور شام کا ہے اور ذات میں حقنہ کرنا مناسب نہیں مگر سخت ضرورت میں یہ پابندی قائم نہیں رہتی اور ہر وقت حقنہ کیا جاسکتا ہے۔

اقسام حقنہ

شروع میں ملین اور سہل دواؤں کا حقنہ کیا جاتا ہے بعد کو ضرورت کے مطابق اس میں اضافے ہوتے رہے اور حقنہ کی بہت سی قسمیں ہو گئیں۔ مثلاً

- ۱۔ حقنہ مہل مزاج
- ۲۔ حقنہ مسبلہ
- ۳۔ حقنہ مملکہ
- ۴۔ حقنہ قابضہ
- ۵۔ حقنہ عمدہ (مسکنہ)
- ۶۔ حقنہ قانکہ دیدان
- ۷۔ حقنہ واقعہ تیشخ
- ۸۔ حقنہ مسکہ یہ حقنہ مسکنہ کے ذیل میں آجاتا ہے۔
- ۹۔ حقنہ مسبلہ
- ۱۰۔ حقنہ مملکہ

۱۱۔ حقنہ مفید ہے۔

آنٹوں کی صفائی کے لیے حقنہ ملبنہ یا مسہلہ کیا جاتا ہے حقنہ مھلا ورم علیل کرنے کی غرض سے اور حقنہ قابضہ دست روگتے یا خون بند کے لیے کیا جاتا ہے۔ حقنہ مخدرہ یا سکندردرد کو سکون دینے کے لیے کرتے ہیں جھوٹے یعنی دوداغل کو ہلاک کرنے کی غرض سے حقنہ قائمہ دہان کیا جاتا ہے تشنج دور کرنا مقصود ہو تو حقنہ دافعہ تشنج اور غذا پہنچانا ہو تو حقنہ متفید یہ کیا جاتا ہے۔

حقنہ کے اغراض و مقاصد

اقسام حقنہ کے بیان میں مذکور ہو چکے ہیں۔

وضع مریض

حقنہ کرتے وقت مریض کو بائیں پہلو پر لٹائیں اور ٹانگوں کو پیٹ کی طرف سکیڑ دیں پھر پوجکاری کی منال رضیہ یا بونہ یا رضیہ با دام لگا کر آہستہ سے مقعد دریکٹم میں داخل کریں اور منال کو دھیرے دھیرے دباتے رہیں۔ حقنہ کی دواؤں کا پانی دس منٹ تک رکھنا چاہئے۔

باب ہشتم

وصیت برائے معالجین

طیب کا فرض ہے کہ مریض کو سست و کابل نہ بننے دے اور معمولی صحت کی خرابی میں علاج نہ کرے بلکہ چھوٹی بیماریوں کا مقابلہ طبیعت ہی کو کرنے دے دست اور تے لانے والی دواؤں کی عادت نہ ڈالے جب تک آسان طریقوں سے علاج ممکن ہو۔ زیادہ پیچیدہ اور مشکل طریقوں پر عمل نہ کرے اگر کمزور طریقوں سے کار چلاری نہ ہو تو قوی اور سخت تدابیر کی جابجہ بتدریج قدم بڑھانا چاہئے البتہ قوت ختم ہو جانے کا انہی پیدیا ہو جائے تو شروع ہی میں قوی تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں طیب کو علاج کے سلسلہ میں ایک ہی دوا پر اکتفا نہیں کرنی چاہئے اس لیے کہ طبیعت اس دوا سے خوش ہو کر اس سے متاثر نہیں ہوا کرتی سخت موصموں میں تیز دوا میں استعمال کرنے کی ہمت نہیں کرنی چاہئے جہاں تک غذاؤں سے علاج ممکن ہو دوائیں نہیں دینی چاہئیں جب یہ معلوم کرنا دشوار ہو کہ بیماری گرم ہے یا سرد تو تجربہ کی غرض سے بہت گرم یا بہت سرد دوا نہیں دینی چاہئے کسی چیز کے عارضی اثر سے متامل نہ ہونا چاہئے۔

اجتماعِ امراض

جب ایک بیماری میں چند بیماریاں جمع ہو جائیں تو پہلے اس مرض کا علاج

کرنا چاہئے جس میں ان تین باتوں میں سے کوئی بات پائی جائے۔

۱۔ ایک کا اچھا ہونا دوسرے پر موقوف ہو مثلاً ورم اور قرص ایک ہی وقت میں جمع ہو جائیں تو پہلے ورم کا علاج کیا جائے۔

۲۔ ایک بیماری دوسری بیماری کا سبب ہو جیسے سہہ اور مہی عضیہ تو پہلے سہہ کا علاج ہونا چاہئے اگر سکینین جیسی ٹھنڈی چیزوں سے سہہ نہ کھل سکے تو گرم دواؤں کے دینے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ان کی گرمی سے بخار میں جو نقصان ہوگا سہہ کھل جانے پر تبرید میں اس سے زیادہ نفع حاصل ہوگا۔

۳۔ ایک مرض دوسرے کے مقابلہ میں بہت زیادہ اہم ہو یعنی ایک بیماری شدید اور دوسری مزمن ہو تو پہلے شدید بیماری کا علاج کیا جائے مگر اسی کے ساتھ دوسرے مرض سے لاپرواہی نہیں ہونا چاہئے اور جب مرض اور عرض جمع ہو جائیں تو پہلے مرض کا علاج کرنا ضروری ہے لیکن عرض اگر اصل مرض سے قوی ہو جیسے توجیح میں درد ہوتا ہے تو پہلے درد کی تسکین ضروری ہے اس کے بعد آنتوں کے سہے کی جانب توجہ کی جائے جو بیماری کا اصل سبب ہے۔

حصہ ششم

ادویہ مفردہ و مرکبہ اور اغذیہ

باب اول

احکام ادویہ مفردہ اور تعریف وغیرہ

مفرد دواؤں میں سے جو دوا کیفیت کی رو سے بدن پر اثر انداز ہوتی ہے اگر کھانے کے بعد وہ حرارت عزیزہ کے اثر کو قبول کر لے تو اس کی دو صورتیں ہوں گی۔

- ۱۔ یا تو وہ دوا جسم پر اپنی زائد کیفیت سے اس مقدار تک اثر نہ کرے گی جو معتدل آدمی میں ہے اس صورت میں اس کو دوائے معتدل کہا جائے گا۔
- ۲۔ یا زائد کیفیت سے اثر کرے گی تو اسے گرمی اور سردی میں اعتدال سے خارج سمجھا جائے گا اگر دوا کی گرمی اور سردی کا اثر محسوس نہ ہو تو سمجھئے کہ وہ پہلے درجہ کی دوا ہے اور اگر تاثیر محسوس ہو لیکن بدن کو نقصان نہ پہنچائے تو وہ دوسرے درجہ کی دوا ہوگی اگر اس کے اثر سے نقصان پہنچے لیکن مضرت اتنی نہ ہو کہ ہلاکت تک فوٹ نہ پہنچ جائے تو اسے تیسرے درجہ کی دوا کہا جائے اور اگر دوا کی تاثیر سے موت واقع ہو جائے تو اسے چوتھے درجہ کی دوا سمجھا جائے گا اس قسم کی دوا کو دوائے سنی

کہتے ہیں جس دوا کا مزاج چند دواؤں کے ملنے کی وجہ سے مرکب ہے وہ طبعی ہے مثلاً دودھ جو اکتیت جینیت اور دوسومت (پکنائی) سے مرکب ہے اور ترکیب صنایعی تریاق کی طرح ہے ان تمام دواؤں کی تاثیر متضاد ہو کر توتی ہے جیسے گلاب کی حرارت اور برودت کبھی مزاج ثانی قوی ہوتا ہے اور اتنا مستحکم ہوتا ہے کہ آگ اسے پکھلنے سے تو کبھی کبھی تحلیل نہیں کر سکتی اس کی مثال میں سونے کو پیش کیا جاسکتا ہے کبھی مزاج ثانی ضعیف ہوتا ہے چنانچہ آگ اسے پکا کر تو نہیں مگر جلا کر تحلیل کر دیتی ہے مثلاً باونہ جس میں قوت قابضہ اور قوت مصلیہ ہوتی ہے جو پکنے سے الگ نہیں ہو کر توتی بعض اوقات مزاج ثانی اتنا ضعیف ہوتا ہے کہ پکنے ہی سے قوت تحلیل ہو جاتی ہے مگر دھونے سے نہیں ہو کر توتی جیسے مسور جس میں قوت مصلیہ ہوتی ہے جو پکنے پر پانی کے ساتھ منحل جاتی ہے اور جرم میں قوت ارضیہ رہ جاتی ہے کبھی مزاج ثانی بہت ہی ضعیف ہوتا ہے کہ صرف دھونے ہی سے تحلیل ہو جاتا ہے جیسے سبز کاسنی کہ اس کی قوت تفتیح اور لطیف دھونے سے ضائع ہو جاتی ہے اور صرف جزو مائی بارد باقی رہ جاتا ہے اور کبھی دوا کی تاثیر خارجی طور پر ہوا کرتی ہے مثلاً پیاز جس کا لپ کرنے سے زخم بڑھ جاتا ہے مگر کھانے سے کوئی نقصان نہیں ہوا کرتا اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو پیاز غذا میں مل جاتی ہے یا بدنی رطوبت یا حرارت عزیز میں مل کر ہضم ہو جاتی ہے اس طرح اس کا اثر زائل ہو جاتا ہے یا زخم ڈالنے والی قوت تحلیل ہو جاتی ہے بعض اوقات دوا کا اثر سفیدہ کاشفری کی طرح ہوتا ہے جس کے کھانے سے ہلاکت ہو جاتی ہے مگر لپ کرنے سے کوئی ضرر نہیں پہنچا کرتا اس کی وجہ یہ ہے کہ سفیدہ کاشفری یا تو غلظت کی بنا پر نفوذ نہیں کیا کرتا یا بدن کی حرارت اس کا اثر قبول نہیں کیا کرتی بعض اوقات دوا کی تاثیر داخلی اور خارجی دونوں سے ہوا کرتی ہے جس طرح پانی کی ٹھنڈک اور کبھی دوا کا اثر خارجی طور پر ہوا کرتا ہے اور داخلی طور پر اس کے خلاف ہوتا ہے مثلاً کشتنکے بے پتے جن کو بیرونی طور پر لگانے سے گرم درم تحلیل ہو جاتا ہے یہاں تک خنزیر میں بھی ان کا خاد فائدہ دیا کرتا ہے مگر داخلی طور پر زہرید اور تغلیظ کرتے ہیں دواؤں کے مزاج کی قوت پہچاننے کے دو طریقے ہیں

قیاس۔

دوا کا صحیح تجربہ وہ ہے جو انسان کے بدن پر کیا جائے لیکن ضروری ہے کہ معارضی کیفیات کی خرابی سے پاک ہو اور اسے متضاد اور مفرد بیماریوں پر استعمال کیا گیا ہو۔ اس طرح دوا کا اثر اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہے مگر دوا اور مرض کی قوت برابر ہونی چاہیے۔

دوا کو قیاس سے بھی پہچانا جاتا ہے دو کے مزاج کی سب سے زیادہ کسزور پہچان وہ ہے جو اس کے رنگ سے کی جائے رنگ سے استدلال اس لیے کیا جاتا ہے کہ سردی جسم رطب کو سفید کر دیتی ہے اور خشک اس کے رنگ کو سیاہ کر دیتی ہے حرارت کا علم اس کے برعکس ہے دوا کے مزاج کو پہچاننے کا ایک طریقہ اس کو مٹھنے کا ہے تیز اور قوی بو گرمی اور رطوبت کی دلیل ہے بولکانہ ہونا سردی کی علامت ہے۔ تیسرا طریقہ دوا کے مزاج کو پہچاننے کا اس کا چکھنا ہے دوا کے ذائقہ کا مختلف ہونا مادہ اور فاعل مادہ کے اختلاف کی بنا پر ہوتا ہے اور مادے کی صورت یہ ہے کہ وہ لطیف ہوتا ہے یا کثیف یا ان دونوں کے درمیان یعنی متوسط درجہ کا ہوتا ہے اور فاعل حرارت یا برودت یا اعتدال ہے چنانچہ کثیف مادہ کا مزہ کڑوا اور سرد کا بکھٹا اور معتدل کا میٹھا ہوتا ہے اور لطیف مادہ کا ذائقہ تیز بارو کا ترش اور معتدل کا چرب یا ہلکا ہوتا ہے متوسط مادہ کا ذائقہ نکلین اور بارو کا قابض اور معتدل کا بے مزہ ہوگا بعض اوقات بو ذائقہ اور رنگ میں مفاصلہ ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مزاج ثانی اس انداز کا ہوتا ہے کہ مفرد دوا میں مزہ یا ذائقہ رنگ یا بو ملتی ہوتی ہے اور اس قسم کے مزے اور بو سے اس مفرد دوا میں کوئی ذائقہ یا رنگ یا بو قوی یا غالب ہو اور حرارت یا برودت اس مفرد دوا کی ضعیف ہو اور اس قسم کا مزہ یا بو یا رنگ مغلوب یا غالب ہو جائے اور اس کی کیفیت یعنی حرارت اور برودت دوسری مفرد دوا کے تابع ہو مثلاً اگر نصف سیر دودھ ۹ ماشہ فریون ملا دیا جائے تو اس کے نتیجہ میں سارا دودھ گرم ہو جائے گا اس کے باوجود سفیدی باقی رہے گی اور اسے دودھ ہی کہا جائے گا مگر اسی پر مفرد یا مرکب کا حکم نہیں لگایا جاسکے گا دوا کا جلد یا دیر میں اثر قبول کرنا اس کی کیفیت پر دلالت کرتا ہے اگر دو جز لطافت

کثافت اور تحلیل میں برابر ہوں تو ان دونوں چیزوں سے جو اشتعال کو جلد قبول کرے
اسی میں جزوِ ناری زیادہ ہوگا اگر دونوں اجزاء حرارت اور برودت کو جلد قبول کر لیں
تو اس چیز میں یہی کیفیت دوسرے جز کے مقابلہ میں قوی ہوگی کیونکہ مؤثر اور قرب
مؤثر دونوں مساوی ہوں گے لطیف دوا کی شان یہ ہے کہ اس میں حرارت کم ہو مثل
داروچینی کے۔

دوائے کثیف لطیف کے برعکس ہوتی ہے۔

دوائے لزوج اس کو کہتے ہیں جو بڑھانے (کھینچنے) سے نہ ٹوٹے جیسے شہد دوائے
ہش ذرا ملنے ہی سے ٹوٹ جاتی ہے جیسے ایلو۔

دوائے جالادہ ہے جو بہنے کے بعد ایک جگہ جمع ہو جائے جیسے نوم۔

دوائے سائل اس کو کہتے ہیں جس کے اجزاء نیچے کی طرف پھیلیں جیسے پانی

دوائے لعابی وہ ہے جس کے اجزاء بھگوانے پر الگ ہو جائیں اس کے بعد سب

لزوج اجزاء اکٹھے ہو جائیں جیسے غطس۔

دوائے دہنی کی تعریف یہ ہے کہ اس کے جرم میں تیل ہو جیسے کزغرات کے۔

دوائے مستف وہ ہے کہ جس وقت اسے پانی میں بھگو دیا جائے تو پانی اس کے

مسامات میں نفوذ کر جائے جیسے سوکھا چونہ دوائے مطلقا :۔ مادے تپا کر دیتی ہے

جیسے زوفا۔

دوائے محلل وہ ہے جو اس مادے کو تحلیل کر دے جو تخییر کے لیے آمادہ ہو جیسے

جندبیدستر۔

دوائے جالی وہ ہے جو لیدار رطوبت کو اعضا کے مسامات نکال دیتی ہے

جیسے شہد۔

دوائے منشن اس کو کہتے ہیں جس سے عضو کی سطح کے اجزاء سردارادے کے نرم ہو جانے

سے مختلف وضع کے ہو جائیں جیسے کالی مرچ

دوائے صفح وہ ہے جو سخت مادے کو کسی راستہ سے باہر کی طرف نکال دے

جیسے کٹس۔

دوائے منعی اس کو کہا جاتا ہے جو اپنی حرارت اور رطوبت سے عضو میں تپ پیدا

کردے جیسے گرم پانی
دوائے منسج اس کو کہا جاتا ہے جو غلط کے قوام کو معتدل کر کے اس کو دفع کرنے
کے قابل بنادے جیسے سپتال۔

دوائے ہاضم وہ ہے جو غذا کو جلد پکادے جیسے نوشادر۔
دوائے محل ریح وہ ہے جو ریح کو نرم اور رقیق کر دے تاکہ وہ جلد دفع ہو جائے

جیسے سداب
دوائے مقطع اس کو کہتے ہیں جو مادے کو چھوٹے اجزاء میں تقسیم کر دے چاہے مادہ
غلظت ہو جیسے آلو بخارا۔

دوائے جاذب وہ ہے جو اپنی جانب کھینچنے جیسے روئی کے زیج۔
دوائے لاذع اپنی نافذ ہونے والی قوت سے عضو کے اتصال کو جدا کر دیتی ہے
جیسے رائی۔

دوائے محم خون کو جلد کی طرف گرمی کے ساتھ جذب کر لیتی ہے اور رنگ کو سرخ
کر دیتی ہے جیسے رائی
دوائے مملک اس کو کہتے ہیں جو جذب کرتی ہے گرم، جلن اور سوزش پیدا کرنے
والی گرم غلط کو مسامات کی طرف۔

دوائے مفرح وہ ہے جو رطوبتِ اصلیہ کو فنا کر کے خراب مادے کو جذب کرنے
اور زخم ڈال دے جیسے پھلادان۔
دوائے محرق اس کو کہتے ہیں جو اپنی گرمی سے لطافتِ اخلاط کو فنا کر کے فاسک
کو باقی رکھے جیسے فریبون۔

دوائے اکال اس کو کہا جاتا ہے جو جسم ڈال دے اور گوشت کی کچھ مقدار
کو تحلیل کر کے اسے ناقص کر دے مثلاً زنگار۔

دوائے معشت وہ ہے جو سخت غلط کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے جیسے جبر الہیہ۔
دوائے منغن روح کے مزاج کو فاسد کر دیتی ہے اور رطوبتِ اصلیہ کو بھی
اس حد تک فاسد کر دیتی ہے کہ رطوبتِ صالح بھی باقی نہیں رہتی جیسے
ہر تال۔

دوائے کا دی وہ ہے جو جلد کو جلا کر کڑکنا کی طرح کر دیتی ہے جیسے قلعہ تار۔
 دوائے ق شراہہ فاسد کو اپنی قوت جلا سے خارج کر دیتی ہے جیسے قسط۔
 دوائے مقوی دھبے جو عضو کے مزاج اور قوام کو معتدل کر کے اسے اس مادے کو
 قبول نہ کرنے دے جو اس عضو پر گرتا ہے جیسے روغن گل۔

دوائے رادع دوائے جاذب کی ضد ہے جیسے گل ازہنی۔

دوائے مغلظ دوائے ملطف کی ضد ہے جیسے قلعہ مصری۔

دوائے فہج دوائے ہاضم کی ضد ہے جیسے تخم خرف۔

دوائے محذوہ ہے جو روح حساس اور عضو محرک کو روح نفسانی کا اثر قبول
 کرنے سے روک دے جیسے ایفون

دوائے منفع اس کو کہتے ہیں جو اپنی رطوبت فضلیہ کے باعث حرارت عمیزی کو قوی
 نہ ہونے دے بلکہ ریاح پیدا کرے جیسے لوبیا۔

دوائے غسال وہ ہے جو اپنی قوت جلا سے نہیں بلکہ رطوبت اور سیلان کی دہرے
 مادے کو دور کر دے جیسے پانی

دوائے مویخ قروح جو اپنی رطوبت کے باعث ڈھیلا کر دے جیسے موم روغنی۔

دوائے مزلیق اس کو کہتے ہیں جو اس فضلہ کو پھینک کر نکال دے جو کسی راستہ میں
 بند ہو جیسے آلو بخارا۔

دوائے مجلس وہ ہے جو عضو کی سطح کو برابر اور عضو کو چمکانا کر دے اس کو دوائے
 بخشش کی ضد سمجھنا چاہئے۔

دوائے محفت اپنی لطافت اور تحلیل سے رطوبت کو فنا کر دیتی ہے جیسے دہانہ

دوائے قابض اس کو کہتے ہیں جو عضو کے اجزاء کو اکٹھا کر دیتی ہیں جیسے طیاشیر کہوڑ۔

دوائے عاصروہ ہے جو مادے کو عضو کے جوف سے غالی کر دے جیسے ہلیلہ

دوائے مسدوہ ہے جو اپنی کثافت خشکی اور بیس سے راستہ کو بند کر دیتی ہے

جس کے نتیجہ میں سدہ پڑ جاتا ہے جیسے ششی ش سفید

دوائے مغزی وہ ہوتی ہے جو خشک ہو اور اس میں لیدار رطوبت موجود ہوتی

ہے اور جب اسے زخم کے منہ پر لگایا جاتا ہے تو اس کے منہ کو سمیٹ کر بند کر دیتی ہے

بیسے انڈے کی سفیدی۔

دوائے نذمل اس کو کہتے ہیں جو زخم کو سکھا کر اس کے کناروں کو ملا دیتی ہے بیسے دم الاقوین۔

دوائے منبت وہ ہے جو زخم کے خون کو گوشت میں تبدیل کر دے بیسے مرزار سنگ۔

دوائے غاتم وہ ہے جو زخم میں کھر بندھا کر اسے صدات سے بچاتی ہے بیسے سنگہ جرات۔

دوائے تریاق اور غاد زہر اس کو کہتے ہیں جو صحت اور قوت روح کی حفاظت کرے اور تمام زہروں کی سمیت کو دور کر دے بیسے تریاق۔

باب دوم

احکام ادویہ اور اغدیہ مفردہ

ابریشم

پتلے درجہ میں گرم اور خشک ہے تفریح بخشا ہے خاص طور پر پرانا ابریشم اگر ابریشم
بہت لیا جائے تو جویش نہیں پڑا کرتیں۔

آلو بخارا

۱۰۰۔۔۔ سے درجہ میں سرد اور تر ہے کھٹا آلو بخارا معدے کی ملین اور دل کو
سکون دیتا ہے صفرا کو چھانٹتا ہے اور دست کم لاتا ہے آلو بخارا جتنا چھوٹا ہوتا ہے
ہی دست کم لائے گا آلو بخارا شیریں مرطوب آدمی کا معدہ ڈھیللا کرتا ہے آلو بخارا
بعد مارا غسل دینا بہتر ہے آلو بخارے کا گوند تلطیف اور تقطیع صفرا کرتا ہے اور
سرکہ کے ساتھ دوا کو مفید ہے نیز بینائی کو طاقت دیتا ہے سنگ گردہ اور سنگ مثانہ
کو توڑتا ہے زخموں میں گوشت پیدا کرتا ہے آلو بخارے کے پتوں سے گلئی کرنا
نزلہ کو بولتا ہے۔

اقحوان

یعنی باون دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے تقطیع اور آفتنج کرتا ہے پیشاب پسینہ اور حمض جاری کرتا ہے پینے سے بھی یہی تاثیر ہوتی ہے اور مول کرنے سے بھی معدہ اور مثانہ میں جھے ہوئے خون کو تحلیل کرتا ہے اس کو سونگھنے سے نیند آتی ہے اور اس کے جوشاندے میں مریضہ کو بٹھانے سے رحم کی سختی دور ہو جاتی ہے دم کو مفید ہے سودا کو اسہال سے خارج کرتا ہے نم معدہ کو مضر ہے ردغن باونہ معنہ بوا سیر ہے اور کان کے درد کو فائدہ دیتا ہے تیل کے مول کرنے سے رحم کی سختی دور ہو جاتی ہے اور قوی بخا ہے یرقان اور استسقا میں مفید ہے۔

اسفاناخ (پالک)

پیلے درجہ میں سرد اور تر ہے بہت اچھی غذا ہے سہنہ اور پیچھڑے کی گرمی اور کمر کے درد کو مفید ہے قحض دور کرتا ہے۔

افنتیں رومی

پیلے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے تقطیع کرتا ہے قحض پیدا کرتا ہے پیشاب اور حمض جاری کرتا ہے صفرا کو دستوں سے نکالتا ہے اس کا عصارہ معدہ کو خراہ کر دیتا ہے یرقان میں مفید ہے معدہ اور جگر کو طاقت دیتا ہے بوا سیر اور بخاروں کو فائدہ دیتا ہے اس کا جوشاندہ کان کے درد میں مفید ہے اور پیٹ کے کیزوں کو جلا کرتا ہے۔

اشق

دوسرے درجہ میں گرم اور پیلے میں خشک ہے مملک مطع اور مجفف ہے خراب گوشت کو کا قتا ہے اور اچھا گوشت پیدا کرتا ہے شہد کے ساتھ لعوق بنا کر چاٹنے سے دم اور سانس کی تنگی میں مفید ہے بلغمی خفاق اور تلی کی سختی کو دور کرتا ہے وجع مقال اور عرق النساء میں مفید ہے حمض اور پیشاب لاتا ہے پیٹ کے کیزوں کو مارتا ہے

پیٹ کے بچے کو خارج کرتا ہے اس کا لیپ کنٹھ مالا اور جوڑوں کی سختی میں فائدہ مند ہے

اسارون

تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے جگر کے سدے کھوتا ہے۔
تلی کی سختی کو تحلیل کرتا ہے کولے کے پرانے درد میں مفید ہے اعصاب کی تمام سرد
بیماریوں کو فائدہ دیتا ہے۔ پیشاب اور حیض جاری کرتا ہے

اذخر

دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے مطلق ہے سردوں اور
رگوں کے سدے کھوتا ہے۔ حیض اور پیشاب جاری کرتا ہے گردے اور مثانہ کی پیٹری
توڑ دیتا ہے۔ جگر، معدہ اور گردہ کے سخت درد کو تحلیل کرتا ہے اس کے پینے اور لیپ
کرنے سے یہی تاثیر ہوتی ہے اس کا تیل سوکھی غارش، تنکن اور چیرے کی جمائیوں
میں مفید ہے اس کی جڑ دانوں کی جڑوں کو مضبوط کرتی ہے معدے کو طاقت دیتی ہے
بلغمی مثل کو سکون دیتی ہے اور قبض پیدا کرتی ہے۔

اترج - ترنج

اس کا عرق دوسرے درجہ میں سرد اور خشک ہے صفرا کو ساکن کرتا ہے رنگ
نکھارتا ہے آب ترنج اور شربت ترنج معدے میں قبض پیدا کرتا ہے بھوک لگاتے
سہنے کے اعصاب کو نقصان دیتا ہے ترنج کا پھلکا پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے میں
خشک ہے اس کا تیل اعصاب کے استرخا اور فالج کو مفید ہے اس کا پھلکا لگانے
سے سفید داغوں کو فائدہ ہوتا ہے اور شراب کے ساتھ اس کا تیل پینے سے بھوکا زبر
اتر جاتا ہے لگانے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے اس کے پھلکے کا عرق پلانے سے سانپ
کے کاٹے ہوئے کو فائدہ ہوتا ہے اور صفراوی دستوں کو بند کرتا ہے اس کی خوشبو
دیانی، ہوائی، ہوائی، خرابی کو دور کرتی ہے مرہی شہد کے ساتھ اچھا ہے اس کا گورا
ٹھنڈا، اتر ہے پہلے درجہ میں بعض گرم بتاتے ہیں مع پیدا کرتا ہے اس کے

پتے، مصل اور مفتوح ہیں اور چھول تام تاثیرات میں قوی اور لطیف ہے۔

انہر ماریس۔ زرشک

دوسرے درجہ کے آخر میں سرد اور خشک ہے صغیر کو کاٹتی ہے معدے اور مگر کو مفید ہے پیاس بھاتی ہے قبض پیدا کرتی ہے پیت اور نچلے مقامات سے خون آنے کو روکتی ہے۔

اسطوخودوس

پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے تحلیل، انقح، سلطیف اور جبلا کرت ہے اس میں ہلکا قبض بھی ہے بدن اور احتیاط کو طاقت دیتا ہے عھونت پیدا نہیں ہونے دیتا اعصاب کے مزاج کو مفید ہے انہیں طاقت دیتا ہے اس کے جو شانہ سے چھٹوں کا درد دور ہو جاتا ہے جوڑوں کے درد میں بھی مفید ہے مرگی اور مایٹولیا کو فائدہ دیتا ہے سہل بلغم دسودا ہے گر بے پین پیاس پیدا کرتا ہے۔

انیمون

تیسرے درجہ میں گرم اور پہلے میں خشک ہے نفع کو دور کرتا ہے بوڑھوں اور ادھیڑ عمر کے آدمیوں کو موافق ہے سرد اور بلغم کو دستوں سے خارج کرتا ہے۔ مرگی اور مایٹولیا میں مفید ہے جوانوں اور گرم مزاجوں کی پیاس بڑھاتا ہے۔

آملج۔ آمل

دوسرے درجہ میں خشک ہے سردی کم ہے گر خون کی گرمی بھاتا ہے اور اس کی صفائی بھی کرتا ہے سمجھ، ذہم، کو بڑھاتا ہے بالوں تول اور آنکھ کو طاقت دیتا ہے اعصاب کے لیے مفید ہے جھوک لگاتا ہے معدے میں قبض پیدا کرتا ہے قوت باہ میں ہیجان لاتا ہے معدے کو طاقت دیتا ہے بوا سیر میں مفید ہے۔

اقاقیا

دھلا بوا دوسرے درجہ میں سرد اور خشک ہے اور بغیر دھلا پہلے درجہ میں

سرد اور تیسرے میں خشک ہے بال سیاہ کرتا ہے بھری دواض میں مفید ہے۔ منہ کے اورام اور زخموں کو فائدہ دیتا ہے جوڑوں کے ڈھیلے پن میں مفید ہے آنکھ کو فائدہ دیتا ہے سرمہ بنا کر لگانا چاہئے۔ آشوب چشم کو نفع دیتا ہے آنکھ کے ناخونہ کو رفع کرتا ہے لیپ اور حقنہ کرنے سے قبض پیدا کرتا ہے پیمیش اور خون کے دستوں میں مفید ہے کسی اور جگہ سے خون آتا ہو تو اسے بھی روکتا ہے مقعد کے استرخا اور اسس کے باہر آنے میں مفید ہے۔

آس۔ درخت مورد

اسے ہندی میں دو چیز کہتے ہیں پہلے درج میں سرد اور دوسرے میں خشک ہے اس میں قبض زیادہ ہے دستوں اور پسینہ کو بند کرتا ہے اور عام میں اس کی مائش کرنے سے جسم میں طاقت آتی ہے نیز کھال کے قریب کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے سوکھے ہوئے پتے بغل گند میں مفید ہیں بلطے ہوئے پتوں میں یہ تاثر زیادہ اور قوی ہوتی ہے وہ بالوں کو سیاہ کرتا ہے اور مضبوط بھی کرتا ہے اورام میں سکون پیدا کرتا ہے آنکھ اور ہتھی میں اور آگ سے جل جانے میں مفید ہے تسکین دیتا ہے برگ آس کو شراب میں پکا کر پیشانی پر لیپ کرنے سے شدید درد سر کو آرام ہوتا ہے۔ کھانسی اور ففقان میں مفید ہے اس کے شربت سے دل میں طاقت آتی ہے اس کے نمجن سے سوڑے مضبوط ہو جاتے ہیں شراب پینے سے قبل اس کو پی لیا جائے تو نشہ نہیں ہوتا اس کے پھولوں کا عرق پیشاب لاتا ہے اور اس کی جلیں دور کرتی ہے۔

اطلیل الملک۔ ناخونہ

پہلے درج میں گرم اور خشک ہے بعض کے نزدیک معتدل ہے یعنی گرمی اور سردی برابر برابر ہے قابض اور محلل ہے سفنج بھی ہے درد کو تسکین دیتا ہے مطلق ہے اعضاء کو قوت دیتا ہے آنکھ اور کان کے درد میں سکون پیدا کرتا ہے درم کو تحلیل سفنج امی پختہ کے ہمراہ درم مقعد اور درم خصیتین نیز نر زخموں اور اس گنج میں مفید ہے جس سے پانی بیٹتا ہو۔ دوسری قابض دواؤں مثلاً سالم مسور اور گہرو کے

کے ساتھ اس کو لپ کے طور پر استعمال کرنا چاہئے اگر اس کے جوشاندے سے نطول
کیا جاتے تو درد سر کو آرام ہو جاتا ہے۔

انیسون

تیسرے درجہ میں خشک اور دوسرے میں گرم ہے یہ جالینوس کا خیال ہے
گردہ، مثانہ، رحم، جگر اور تلی کے سدے کھولتا ہے کا سر یا نبت خاص طور پر جب
بھون کر استعمال کیا جائے منہ اور ہاتھ پاؤں کے تھج میں مفید ہے اس مقصد کے
لیے بھی بھون کر ہی استعمال کرنا چاہئے سہل مرین کو ساکن کرتا ہے درد سر صفراوی
اور دوار میں اس کی دھونی اور ناک میں سڑکنے سے قطع ہوتا ہے اگر اس کو پارکے
پیس کر روغن گل میں ملا کر کان میں چکائیں تو ضربہ و سقط اور درد کو دور کر دیتا
ہے پیشاب، حیض اور رطوبات کو باری کرتا ہے یعنی پیاس کو تسکین دیتا ہے درد اور
منی کو بڑھاتا ہے زہروں کو دفع کرتا ہے اور قبض پیدا کرتا ہے۔

اشنہ چھڑیلہ

پہلے درجہ میں گرم اور خشک ہے اس کا مزاج اس درخت کے مطابق ہوتا ہے
بس سے اس کو اتارا جائے درد جگر میں مفید ہے معدے کو قوت دیتا ہے۔

انزروت

گرم اور خشک ہے بغیر سوزش کے خشکی پیدا کرتا ہے زخموں کو بھرتا ہے آشوب
بشم اور درد سر کو فائدہ دیتا ہے جوڑوں سے غلیظ اخلاط دستوں کے ذریعہ علاج کرتا ہے

اشمد سمرہ کا پتھر

پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے میں خشک ہے قابض اور مجفط ہے بغیر سوزش
کے قبض اور تجفیت کرتا ہے زخموں کو بھرتا ہے بد گوشت دور کرتا ہے رحم کی رطوبت
بند کرتا ہے کھیر اور مر جگ کا خون بند کرتا ہے

اہل۔ بارہ سینگھا

جلایا اور دھویا ہوا سینگ منہ سے خون آنے کو روکتا ہے آنتوں کے زخموں میں مفید ہے رحم کی رطوبات کو بند کرتا ہے اس کی دھونی سے بواسیر کے متے سوکھ کر گر جاتے ہیں اس کے دھواں زہریلے جانوروں کو بھگا دیتا ہے۔

انقرہ پنیر

ہر قسم کے پنیر گرم اور خشک ہیں۔ نیز ملطیف ممل اور محضف ہیں معدے میں جمے ہوئے خون اور کو تحلیل کر دیتے ہیں جہی ہوئی میز کو گھلا دیتے ہیں محض سے پاک ہونے کے بعد اس کا ممول کرنا معین عمل ہے لیکن اس کا کھانا مانع عمل ہے اور قابض ہے۔

ارز۔ چاول

پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہیں معدے کو سمیٹتے ہیں اور چہرے کے میل کو صاف کرتے ہیں۔

الیہ۔ دنیے کی چسکتی

پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے میں تر ہے معدے کو مضر ہے سفیدیوں کو تحلیل کرتی ہے اعصاب کی سختی میں مفید ہے ان میں نرمی پیدا کر دیتی ہے۔

بابونج۔ بابونہ

پہلے درجہ میں گرم اور خشک ہے تفتیح اور تلطیف کرتا ہے بغیر جذب کے ڈھیلا اور سست کرتا ہے سب تاثیرات اس کے خواص میں داخل ہیں دماغ اور اعضائے عصبانی کو طاقت دیتا ہے درد میں مفید ہے سر سے آسانی کے ساتھ مواد خارج کر دیتا ہے منہ کے لعاب کو دور کرتا ہے پھٹے ہوتے ناصور کو چھما

کر دیتا ہے لیپ کی شکل میں استعمال کرنا چاہئے یرتبان میں مفید ہے پیشاب اور حیض جاری کرتا ہے اس مقصد کے لیے اس کو پلایا جاتا ہے اس کے جوشاندے میں بیٹھنے سے پیشاب جاری ہو جاتا ہے جین اور آنوں کو خارج کر دیتا ہے ایلاؤس، قویج، اتوانی، میں مفید ہے

بنفشہ - بنفشہ

پہلے درجہ میں سرد تر ہے بعض کے نزدیک گرم ہے معتدل خون پیدا کرتا ہے۔ در دسردنوی کو تسکین دیتا ہے پاپے لیپ کیا جائے یا سوکھا جائے دونوں صورتوں میں فائدہ کرتا ہے سوزش معدہ میں مفید ہے شربت بنفشہ ذات الجنب، ذات الریہ اور درز گردہ کو نفع دیتا ہے اور سوکھا بنفشہ سہل صفرا ہے خشک بنفشہ دست آور ہے اور ذویج مقصد میں مفید ہے۔

لمورق - پاپڑی لون

دوسرے درجہ کے آخر میں گرم اور خشک ہے جلا کرتا ہے اور اعضار کو اضطراب سے پاک کرتا ہے اغلاط غلیظ کا تفتیح کرتا ہے اور ان کی تقطیع بھی کرتا ہے بالوں کو نرم اور رنگ کو سرخ کرتا ہے خنادر کرنے سے خون بہدب کرتا ہے اس کے حملوں سے اجابت ہو جاتی ہے

بصل پیاز

تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے تحلیل، تقطیع، جلا اور تفتیح کرتی ہے پیاز عضلی اینہا اقسام میں سب سے زیادہ قوی ہے چہرے کا رنگ سرخ کرتی ہے پیاز کے بیجوں سے چھپ رہی، کو فائدہ ہوتا ہے اگر رنگ کے ساتھ مستوں پر ملی جائے تو مستوں کو دور کر دیتی ہے پیاز کے زیادہ کھانے سے درد سر ہونے لگتا ہے مگر فیند لانا ہے سستی بڑھاتی ہے اور عقل خراب کرتی ہے پیاز معدے کو قوی کرتی ہے اور بھوک لگاتی ہے پیاز کا جوشاندہ بھوک اور غذا بڑھاتا ہے اور پیاس لگاتا ہے یرتبان میں مفید ہے بواسیر کھولتا ہے باہ میں ہر جان پیدا کرتا ہے حیض اور پیشاب جاری کرتا ہے قبض دور کرتا ہے پیاز ہوائے دہلی سے پچاتی ہے سرکہ عضلی بدن کو طاقت دیتا ہے رنگ نکھارتا ہے سوڑھوں کو قوی کرتا ہے گندہ دہنی کو دور کرتا ہے

دانتوں کو طاقت دیتا ہے لیکن اعصاب کو مضربے جوڑوں کے درد میں مفید ہے عرق السناء
 فیلج استسقا ہر قال اختساق الرعم اور عیشاب کی تشکیل میں فائدہ دیتا ہے پیاز کا
 سرکہ اور جوشاندہ تلی کو تحلیل کرتا ہے اور چوبوں کو مار دیتا ہے۔

بہنی

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے دل کو طاقت دیتا ہے منی اور درد بڑھا
 تہے بدن کو موٹا کرتا ہے

باقلا

اقتدال کے قریب ہے تازہ باقلا تر ہے اس میں رطوبت فضل اور نفع زیادہ ہے
 لیکن پکانے یا بھوننے سے نفع کم ہو جاتا ہے نرم گوشت پیدا کرتا ہے درد مضم ہے
 لیکن ابھی غذا ہے جس جاگے خون بہہ رہا ہو وہاں باقلا پیس کر لگا یا جائے تو خون
 بند ہو جاتا ہے اس کو مرنی کے گلے میں لٹکا دیا جائے تو وہ اندھے دینا بند کر دیتی ہے
 باقلا کو پیس کر نیپ کرنے سے بال باریک ہو جاتے ہیں بچہ کے پیڑ پر اس کا لپ
 کر دیا جائے تو وہاں بال پیدا نہیں ہوا کرتے چہرے کا رنگ نکھارتا ہے شراب کے
 ساتھ اس کا لپ کرنے سے نصیبوں اور چھاتیوں کا درد تحلیل ہو جاتا ہے کھانسی اور
 سینہ کی بیماریوں میں مفید ہے اس کے کھانے سے درد سر ہو جاتا ہے اور پریشان
 خواب نظر آتے ہیں۔

بسر اور بلج۔ غورۃ خرما

یہ دونوں دوسرے درجہ میں سرد اور خشک ہیں سہنہ اور بھیڑے کو نقصان
 دیتے ہیں درد مضم ہیں معدے کی صفائی کرتے ہیں احشار میں سدے پیدا کرنے کا
 باعث ہیں سوزنوں کو ضبوط کرتے ہیں۔

بطیخ۔ خر بوزد

دوسرے درجہ کے شروع میں سرد اور دوسرے درجہ کے آخر میں تر ہے
 لیکن زرد رنگ کے خر بوز سبز یہ بات صادق نہیں آتی۔ اس کے بیج خشک ہیں

بڑھی خشک ہوتی ہے، مگر اول درجہ میں، بچا خربوزہ لطیف اور کچا کثیف ہے۔ کچا خربوزہ گلڑھی کے عکس میں ہے، غلظت کو نفع دیتا ہے جلا کرتا، پیشاب لاتا ہے گردہ اور مثانہ کی ریت کو نکالتا ہے، پورے بدن کی کھال کو صاف کرتا ہے، جمائیں تل اور چھپ کو قائمہ دیتا ہے، داد اور خشک رشہ میں مفید ہے، غذا کے بعد کھانے سے تھ اور تھلی پیدا کرتا ہے، پوست بیخ خربوزہ، ماشہ کی مقدار میں آسانی سے تھ لاتی ہے جو غلط معدے میں موجود ہوتی ہے خربوزہ اسی میں تبدیل ہو جاتا ہے، زندگی کا خربوزہ صفر میں تبدیل ہو جاتا ہے خربوزہ معدے میں خراب ہو جاتے تو فوراً تھ کر دینی چاہئے کیونکہ اکثر زہر بن جاتا ہے گرم مزاجوں کو چاہئے کہ خربوزہ کھانے کے بعد سکھین ضرور استعمال کریا کریں اسی طرح یعنی مزاج اشخاص کے لیے ضروری ہے کہ خربوزہ کھا کر کندر یا ادک کا مرنی مرہ کھالیا کریں۔

بیض۔ انڈا

انڈے کی نیرشت زردی نہایت عمدہ غذا ہے اس کا فائیدہ دھانیست میں تبدیل ہونے کے باوجود اعتدال کی طرف مائل ہے زردی مائل حرارت ہے۔ سفیدی سردی کی جانب میل رکھتی ہے اور یہ دونوں تر ہیں بھنی ہوئی زردی شہد میں ملا کر لگانے سے جمائیں کو قائمہ ہو جاتا ہے سفیدی آفتاب اور دھوپ سے جلنے میں مفید ہے آنکھ کے درد میں سکون پیدا کرتی ہے کھانسی اور آواز کے بیٹھ جانے، سجتہ الصوت، حلق کی خشکی، سل اور درم سینہ سانس کی تنگی اور خون آنے میں مفید ہے زردی کا نیم گرم حریرہ، سرخ انفوڈکشیہ، غذا اور لطیف غذا ہے اس میں کچھ قبض ہے آنٹوں کے زخموں میں مفید ہے پیش کی دواؤں میں شامل کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

بلیغ بسترہ

پہلے درجہ میں سرد اور دوسرا میں خشک ہے معدے طاقت دیتا ہے معدے کے استرخا اور رطوبت معدہ میں مفید ہے۔

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے تمام لمفی اور سوداوی بیماریوں میں مفید ہے مخصوص طور پر سوداوی غارش میں فائدہ دیتا ہے گندہ دہنی میں مفید ہے۔ داغ کے سدے کھولتا ہے اور خوشبودار کرتا ہے۔

بازنجان-بینگن

بعض کہتے ہیں کہ سر ہے بعض کے خیال میں دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے اور یہی بات درست ہے سودا اور سرد و دوسرا سلطان غارش سوداوی اور استے پیدا کرتا ہے نیز بواسیر سختی اور جذاب کا باعث ہے رنگ کو سبب سیاہ اور زرد کر دیتا ہے اور منہ میں دانے پیدا کرتا ہے۔

لوزیدان

یہ ایک نوع کی لکڑی ہے اول درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے۔ جوڑوں کے درد اور نقرس میں مفید ہے باہ زیادہ کرتی ہے۔

بقلہ یمانیہ

دوسرے درجہ میں بارد و رطب ہے گرم اور پیاس کو سکون دیتی ہے۔ کھانسی د۔ د سینہ اور درد سر اقراتی میں مفید ہے۔

بترقوننا-اسنجول

پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے میں تر ہے بھنا ہوا اسنجول روغن گل کے ساتھ دیشہ سے تھن پیدا کرتا ہے اور پیش میں مفید ہے خاص طور پر جب خون آ رہا ہو سر کے ساتھ دیشہ سے جبرہ اور گرم ورم میں سکون پیدا کرتا ہے سر پر لپ کیا جائے تو درد سر اور پیاس کو ساکن کرتا ہے بخار کی سوزش میں مفید ہے بغیر بھنا ہوا اجابت

بقلة الحمتا۔ فرزہ کا ساگ

تیسرے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں تر ہے مسوں کو کاٹنے میں بالخصوص مفید ہے درد سر اور معدے کی جلن میں سکون دیتا ہے پینے اور لگانے سے یہ عمل کرتا ہے آنکھ کے درد اور منہ سے خون آنے اور دانتوں کے ٹھٹھے پن میں مفید ہے۔

بندق۔ بادام کشمیری

مشہور پھل ہے اس کو بادام کشمیری بھی کہتے ہیں مائل ہے حرارت اور پوسیت کی طرف دیر مضم ہے صفرا پیدا کرتا ہے قے کو میجان میں لاتا ہے درد سر کا سبب ہے ریاح اور صفح پیدا کرتا ہے جو ہر دماغ کو بڑھاتا ہے کھانسی میں مفید ہے منہ سے خون آنے میں فائدہ دیتا ہے منہ کی رطوبات اور فضلات کو دور کرتا ہے۔

بسفاج۔ بست پایہ

بست پایہ کا مریب ہے دوسرے درجہ میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک ہے نفع دور کرتا ہے سودا اور بلغم مائی کا سہل ہے خوراک ۷ ماشہ ہے اگر پکا کر دیا جائے تو خوراک ۱۴ ماشہ تک ہے۔

ملبوط۔ سیتا سپاری

پہلے درجہ میں سرد اور خشک ہے خراب غذا پیدا کرتا ہے دیر مضم ہے منہ سے خون آنے کو روکتا ہے منہ سے رطوبات چھانتا ہے قابض ہے آنتوں کے زخموں اور خونی پیش میں مفید ہے۔

بقر۔ گائے

اس کا سینگ ہلایا اور دھویا ہو پانی کے ساتھ دینے سے منہ اور ناک سے خون گرنے کو مفید ہے اور گوبر کی دھونی (ترلاق) کو فائدہ دیتی ہے پھردوں کو دفع کرتا ہے

استقوا اسے کھپٹ پر لپ کرنے سے فائدہ دیتا ہے گرم مرض کو دھوپ میں سلائیں

باد اور د

پہلے درجہ میں سرد اور خشک ہے اسہال معدی اور منہ سے خون آنے کو روکتا ہے نرم دم پر اس کا لپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اس کا جو شانہ دانتوں کے درد میں مفید ہے اور پرانے بخاروں میں فائدہ دیتا ہے اس کے بیج لطیف ہیں اور تحلیل کرتے ہیں نشیخ میں مفید ہیں سڈے کھوتے ہیں ان کا لپ کرنے سے پتھو کے کاٹنے میں فائدہ ہوتا ہے۔

حرف ج

جعدہ غبر بید

غیر مشہور روٹی ہے اس کو بھلک بھی کہتے ہیں چوٹی اور بڑی دو قسم کی ہوتی ہے چوٹی تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے بڑی دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے بیض اور پیشاب جاری کرتی ہے سڈے کھوتی ہے پیٹ کے کیڑوں کو مار کر خارج کر دیتی ہے یرقان سیاہ اور استقوا میں مفید ہے معدہ اور سر کو قصان دیتی ہے۔

جوز۔ اخروٹ

دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے زبان کو ٹوٹا کرتا ہے درد سراور منہ میں دانے پیدا کرتا ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے معدے کو مضرب ہے شہد کے ساتھ کھانے سے سرد معدے کو فائدہ ہوتا ہے اس کے جھگولوں کا عرق طبع اور حنجرے کے درم میں مفید ہے۔

جوز بوا۔ جا نقل

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے بیض کے خیال میں تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے بیضی کو قوت دیتا ہے گل میں مفید ہے خوشبو پیدا کرتا ہے گل اور جلد مل کو

صاف کر دیتا ہے مگر تکی اور معدے کو طاقت دیتا ہے پیشاب جاری کرتا ہے۔

جلتار۔ گلنار

پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے سوڑوں اور دانتوں کو طاقت دیتا ہے منہ سے خون کو روکتا ہے سچ میں مفید ہے جراحت اور پرانے زخموں کو بھر دیتا ہے۔

جبین۔ پنیر

تازہ پنیر ٹھنڈا اور تر ہے پرانا گرم اور خشک ہے ان دونوں میں عمدہ وہ ہے جو نہ تازہ ہو اور نہ بہت دنوں کا رکھا ہوا۔ تازہ بدن کو فرہہ کرتا ہے اور پرانا جو نکلین ہو دبلا کرتا ہے معدے کو مضرب ہے بھوک بڑھاتا ہے گردہ اور شانہ میں پتھریاں پیدا کرتا ہے لطیف غذا کے ہمراہ اس کا کھانا اچھا نہیں کیونکہ لطیف غذا جلد مضرم ہو جاتی ہے اور یہ ہضم نہ ہو گا اسی لیے لطیف غذاؤں کے ساتھ اس کا کھانا ممنوع ہے۔

جزرد۔ گاجر

اس کی جزردوسرے درجہ کے آخر میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں تر ہے نفع پیدا کرتی ہے اہ میں ہیجان لاتی ہے اس کے بیج خاص طور پر جنگلی گاجر کے مطلق میں پیشاب اور جین جاری کرتے ہیں۔

حرف

دار صینی۔ دار صینی

تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے اور انتہا درجہ کی لطیف مفتح اور ہر عفونت کی مصلح ہے دار صینی کا تیل مصلح اور مصلح ہے رعشہ میں مفید ہے جمائیں اور تل کو بھی فائدہ دیتا ہے سہنہ کا نتیجہ کرتا ہے مفرح ہے جگر کے سدسے کھولتا ہے درد گردہ اور رحم کے لیے مفید ہے دھند اور آنکھ کی تاریکی کو روکتا ہے کھانے اور سرد لگانے سے ہی تاثیر ہوتی ہے۔

دجاج - مرغی

دیک مرغ کو کہتے ہیں عمدہ مرغی وہ بھی جاتی ہے جس نے ابھی انڈے نہ دئے ہوں اور اچھا مرغ وہ ہے جس نے بانگ نہ دی ہو، چوزوں کی چربی مرغیوں کی چربی کے مقابلہ میں گرم ہوتی ہے غسٹی مرغ بہت اچھی غذا ہے جلد معضم ہو جاتا ہے۔ مرغ کا شوربہ ریشہ و ریح مفصل اور مادہ منویہ کو بڑھاتا ہے آواز صاف کرتا ہے نیچے سے نکسیر کو فائدہ ہوتا ہے چوزوں کے شوربے سے سرد معدہ کی سوزش میں سکون ہو جاتا ہے اس کا بھیجا سرد تر ہے بلغم خراب اخلاط متلی اور تھے پیدا کرتا ہے بھوک کم کر دیتا ہے گرم مصالحہ کے ساتھ کھانے سے اس کی کچھ اصلاح ہو جاتی ہے اور تمکین ہوتی ہے۔

دم الاخوین

دوسرے درجہ میں سرد اور خشک ہے زخم کو بھرتی ہے پیٹ میں جس پیدا کرتی ہے سوسے خون آنے کو روکتی ہے مقوی معدہ گوشت پیدا کرتی ہے سج اور معدہ کے پٹنے میں مفید ہے اس مقصد کے لیے طلا کے طور پر استعمال کرنا چاہئے۔

حرفہ

ہندیا - کاسنی

پہلے درجہ میں سرد اور خشک ہے اور تازہ کاسنی پہلے درجہ میں تر ہے بتانی زیادہ تر ہوتی ہے اور حرارت کی طرف مائل ہوتی ہے اخاء کے سڈے کھولتی ہے کچھ قبض بھی کرتی ہے معدہ اور جگر کو طاقت دیتی ہے لیکن گرم معدہ اور جگر کو زیادہ مفید ہے اور سرد اور جگر کو بالخاصہ مفید ہے دل کے مقام پر کاسنی میں جو کاکھلا ملا کر لپ کیا جائے تو گرم خفقان کو فائدہ ہوتا ہے اور دل کو طاقت ملتی ہے اطاس کے ہمراہ لپ کرنے سے طلق کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے اس کا لپ کرنے سے آشوب چشم کو آرام ہوتا ہے آنکھ کی سفیدی میں مفید ہے۔

بلیچ۔ ہڑ

پہلے درج میں سرد اور دوسرے میں خشک ہے صفرا کی حدت کو کم کرتی ہے
خفقان ہڈام وحشت اور تلی کو مفید ہے معدے کی قوت میں اضافہ کرتی ہے سیاہ
ہڑ رنگ نکھارتی ہے کالمی ہڑ حواس عقل، حافظہ، استسقا اور پرانے بخاروں کو فائدہ
دیتی ہے بلغم اور سودا کو اسہال سے خارج کرتی ہے زرد ہڑ صفرا کی سہل زیادہ ہے
اور بلغم کی کم سیاہ ہڑ سودا کی سہل ہے اور پواسیر میں مفید ہے۔

بلیون۔ ناگدوں

حسارت کی طرف مائل ہے جالی اور مفتوح ہے اندرونی اعضاء خاص طور پر مگر
اور گردوں کے سد سے کھولتا ہے اس میں تحلیل کی قوت پائی جاتی ہے یرقان میں
مفید ہے اس میں متلی کی قوت بھی ہے کمر کے درد میں مفید ہے پیشاب اور حیض
جاری کرتا ہے پیٹ کے بچہ کو آسانی سے خارج کر دیتا ہے مادہ منویہ بڑھاتا ہے۔

ہزار جشان۔ پودینہ یا فاشرا

دوسرے درج میں گرم اور خشک ہے پیشاب جاری کرتا ہے تلی کی سختی دور
کرتا ہے غلیظ اخلاط میں لطافت پیدا کرتا ہے خارش اور مرگی میں مفید ہے نہریٹے
جانوروں کے کاسٹے میں فائدہ دیتا ہے اس کے جو شانہ کا حقنہ کر لے سے رحم کی
رطوبات دور ہو جاتی ہیں۔

حرف

دوسرے درج میں گرم اور خشک ہے غلیظ اخلاط میں لطافت پیدا کرتا ہے
پیشاب لاتی ہے تلی کی سختی دور کرتی ہے اس میں جلا کی قوت بھی ہے طبقہ صینیہ
اور قرنیہ کو مفید ہے اعصاب پہلو کے درد اور سینے کے درد نیز پیش میں نفع دیتی ہے

اس کے جو شانہ میں مریضہ کو بٹھانے سے رحم کو فائدہ ہوتا ہے۔

ورد۔ گلاب کا پھول

پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے میں خشک ہے ورد ورد گلاب کا زہرہ قابض ہے گلاب کی خشک پتیاں قابض اور مفتوح ہیں صفر کی گرمی کو تسکین دیتی ہیں اندر قابض اعضاء کو طاقت پہنچاتی ہیں عرق گلاب غشی میں مفید ہے اور ورد سرد گرم کو فائدہ دیتا ہے مگر گلاب کے سونگھنے سے چھینکیں آنے لگتی ہیں بدن کو خوشبودار کرتا ہے سچ میں مفید ہے۔ گلقد گرم ہے معدے اور مگر کو قوت دیتا ہے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ گلاب کے پھولوں کی چادر پر سونے سے صنعت باہ کی شکایت ہو جاتی ہے ورد معدہ کو تسکین دیتا ہے ۲۵ ماشہ گلاب کے پھول کھانے سے دست آجاتے ہیں۔

حرف ز

زعفران

دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے مفتوح، محلل قابض اور مضج ہے رنگ نکھارتا ہے سرد و پیدا کرتا ہے بشرطیکہ شراب کے ساتھ استعمال کیا جائے درد سرد پیدا کرتا ہے 'نیند لاتا ہے' آنکھ کی روشنی بڑھاتا ہے 'پیشہ کے بچہ کو آسانی سے خارج کر دیتا ہے سانس کی شکایت دور کرتا ہے دل کو طاقت دیتا ہے' پیشاب لاتا ہے 'عیض بھی جاری کرتا ہے لیکن بھوک کم کر دیتا ہے۔

زعرور

یہ سیب کی طرح کا ایک پہاڑی پھل ہے زیادہ قابض ہے۔

غجیرہ۔ سنجد

قالمع صفر ہے سیلان کو روکتا ہے۔

زبد مکھن

پہلے درجہ میں گرم اور تھپے۔ منہج، مٹل اور مٹی ہے ہن کو مفید ہے جسم کو فرہ کرتا ہے، کھانسی اور سہنہ کو فائدہ دیتا ہے، بھوک آسانی سے دفع کر دیتا ہے۔ اعصاب کے زخم میں مفید ہے، تلمین کرتا ہے، زیادہ کمانے سے دست آجاتے ہیں۔

زنجبیل۔ سوٹھ

تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے، باہ میں ہیجان پیدا کرتی ہے، غذا ہضم کرتی ہے، معدے کی سردی میں مفید ہے، میوؤں کے کمانے سے جو کھانسی ہو جاتی ہے اسے دور کرتی ہے، مافطہ کو بڑھاتی ہے

تلمین کرتی ہے۔ - زیت اور زیت الانفاق

یعنی جو کچے زیتون سے تیار کیا گیا ہو پہلے درجہ میں سرد اور خشک ہے اور جو پختہ زیتون سے بنایا گیا ہو وہ گرم ہے اعتدال اور رطوبت میں پرانا زیتون بہت گرم ہوتا ہے، زیتون بالوں کو قوی کرتا ہے، بڑھاپے کو جلد آنے سے روکتا ہے، تازہ زیتون صبح مزاج والوں کے موافق ہے نیز مقوی ہے، کچے زیتون کا عرق سرخاڑہ اور پیپ ملا زخموں میں مفید ہے، پتی کو بھی فائدہ دیتا ہے، پسینہ کو روکتا ہے۔
بہری (دائس) میں مفید ہے

حرف ح

حفص۔ رسوت

دوسرے درجہ میں خشک ہے حرارت اور برودت میں معتدل ہے قبض کو دور اور بالوں کو قوی کرتا ہے، جائیں اور دائس میں مفید ہے جوڑوں کو مضبوط کرتا ہے خون بند کر دیتا ہے، آشوب چشم میں فائدہ دیتا ہے، طبقہ قرنیہ میں جلا پیدا کرتا ہے

یرقان اسود، طحال اور دم، نرم نلہ اور خراب زخموں میں مفید ہے۔ مسوڑوں کے دم اور اسپال معدی میں نفع دیتا ہے۔

حنا۔ مہندی

دوسری درجہ میں سرد اور خشک ہے۔ بعض کے نزدیک گرم ہے اس میں تحلیل قبض اور خشک کرنے کی طاقت ہے رگوں کے منہ کھولتی ہے گرم اور بلغمی درموں میں مفید ہے مہندی کے بیج اعصاب کے درد، فالج اور تمدوں فائدہ دیتے ہیں اس کا تیل محلل ہے نکان درد کرتا ہے اور اعصاب کو نرم کرتا ہے۔

حظل۔ اندرائن

تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے اس کے بیج اور چھلکوں سے پر میز کرنا چاہئے اگر پوسے درخت میں اندرائن کا صرف ایک ہی پھل لگا ہو تو اسے ہرگز ہاتھ نہ لگائیں کیونکہ سیم قاتل ہے۔ اندرائن کا گودا محلل، ملطف اور جانب ہے دور کا مواد مہذب کر لیتا ہے اس کے تازہ پتے ششرا لام میں مفید ہیں۔ درم تحلیل کرتے ہیں نفاخ ہے ایڑی کے درد نقرس جوڑوں کے درد اور عرق النسار میں مفید ہے۔ جذام اور دار الفیل کے مریضوں اس کے پتوں کا عرق ملیں تو نفع ہوتا ہے دانتوں کے درد میں اس کے پتوں کے جوشاندے سے کلیاں کرنا مفید ہے دانت آسانی سے اکھڑ جاتے ہیں اس سے سہل دینا سانس کے پھولنے میں نفع بخشتا ہے۔ گاڑھے بلغم اور سودا کو اعصاب اور جوڑوں سے خارج کرتا ہے دستوں کے لیے اس کی خوراک بارہ قیراط (—) مقرر ہے گردہ اور شانہ کو مفید ہے کیرا اور روغن بادام اس کا مصلح ہے۔

حمص۔ چنا

پہلے درجہ میں گرم اور خشک ہے سیاہ چنا مقوی اور نفاخ اور مقلع ہے۔ اس میں فدایت بلقلے سے زیادہ ہوتی ہے مگر کے درد، مسوڑوں اور کان کے

بچے کے درموں میں فائدہ دیتا ہے، آواز صاف کرتا ہے، پھیپھے فذا زیادہ دیتا ہے اس کا جوشاندہ استسقا اور یرقان میں مفید ہے۔ مثانہ اور گردے کی پتھریوں کو توڑتا ہے، پیٹ کے پتھ کو خارج کر دیتا ہے، حیض جاری کرتا ہے، باہ بڑھاتا ہے۔

حنظلہ - گیہوں

پہلے درجہ میں گرم اور تری اور خشکی میں معتدل ہے، بھینے ہوئے گیہوں دیر معمر اور نفاخ ہیں۔ معدے میں کیڑے پیدا کرتے ہیں۔ بڑا اور سرخ گیہوں اچھا ہوتا ہے۔

حب الزلم

اس کو فارسی میں تخم کلک کہتے ہیں غیر مشہور تخم ہے سہیل ہوتا ہے خوشبودار میٹھا ہوتا ہے اس کا تخم چنے سے بڑا ہوتا ہے دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے میں تر ہے بدن کو فرہ کرتا ہے، مادہ منویہ بڑھاتا ہے۔

حب النیل۔ کالا دانہ

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے۔ داد اور برص کو فائدہ دیتا ہے، بے بوئی اور متلی پیدا کرتا ہے غلیظ اخلاط سودا اور بلغم کا بہت قوی مسہل ہے۔ معدے کے کیڑے اور کدو دانے باہر کر دیتا ہے

حب صنوبر

گرم اور تر ہے، نعیم قریش حب صنوبر سے چھوٹا ہوتا ہے اور وہ دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے۔ قضم قریش خرنوب جی کو کہتے ہیں

نضج، تحلیل اور تلمین کرتا ہے، اس کی سورش پانی میں بھگونے سے دور بھجائی ہے، کثیر الغذا ہے اور دیر معمر بھی ہے، کھانسی میں مفید ہے، رطوبات کا تنقیہ کرتا ہے، مہشی شراب میں پکا کر لگانے سے پھوڑوں کو پکا کر پورا مواد دور کر دیتا ہے، مادہ منویہ

کو بڑھاتا ہے ہمیشہ پیدا کرتا ہے اس کے نیک کا تریاق کہنے اتار کو بتایا گیا ہے۔

حب الخضر-بن

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے گرمی پیدا کرتا ہے ملین اور منفتح ہے تنقیہ کرتا ہے قابض ہے اس میں قوی غذا ہے تفتیح کرتا ہے بدن کی گہرائیوں سے مواد نکالتے باہر میں ہیجان پیدا کرتا ہے اس کا گوند درم کو پکاتا ہے اس کو مرہموں میں شامل کیا جاتا ہے پیٹ نرم کرتا ہے چہرے کی سختی اور خاموشی کو دور کرتا ہے اس کا تیل تخم 'فالج' ریشہ اور لقوہ میں مفید ہے۔

حمام النواہض۔ کبوتر کا بچہ

غذا کے معاملہ میں اس کو مرغ کے چوزے سے ہلکا سمجھا گیا ہے غلط صالح پیدا کرتا ہے جن لوگوں کا مزاج گرم ہو وہ اس کا گوشت حصرم اور کھیرے اور دھننے کے ساتھ کھائیں

حصرم۔ کچھا انگور

حب السمۃ۔ چروچی

گرم تر ہے باہر کو بڑھاتی ہے بدن میں مٹا پا پیدا کرتی ہے۔

حجر لازورد اور حجر ارمنی

یہ دونوں سودا کے قوی سہل ہیں حجر ارمنی حجر لازورد سے قوی ہے بنیہر دھوئے دونوں تے لاتے ہیں۔

حی العالم۔ گل سدا بہار

اس کا چھوٹا پھول نفث الام میں مفید ہے اور پیڑے کا تنقیہ کرتا ہے قوی کی دواؤں میں بھی شامل کیا جاتا ہے آنتوں کے زخموں میں مفید ہے اس مرض

کے لیے شرب میں پکالینا چاہئے بڑے پھول کا عمل چھوٹے پھول کے مقابلہ میں ضعیف ہوتا ہے۔

حلبہ - میدھی

دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے میں خشک ہے سخت اور ام کو تحلیل کرتی ہے گرم درجوں میں ہیجان پیدا کرتی ہے اس کا جو شانہ شہد کے ساتھ پینے سے سینہ سے غلیظ اخلاط خارج ہو جاتی ہیں، باہ میں ہیجان پیدا کرتی ہے طرد کو مفید ہے سر کی بھوسا دغا، کو صاف کرتی ہے رم کے درد اور سختی میں مفید ہے۔

حجر الیسود

پیشاب کی دشواری میں مفید ہے ریت اور پتھری کو گردے اور شانہ سے نکالتا ہے۔

حجر الیشب

اس کو معدے پر لٹکانے سے اس کو قوت ملتی ہے مری کی تمام بیماریوں میں مفید ہے۔

حرف ط

طباشہر نیلو جن

دوسرے درجہ میں سرد اور تیسرے میں خشک ہے دل کو طاقت دیتی ہے ففغان میں مفید ہے۔ وحشت، غم اور غشی میں فائدہ دیتی ہے بشرطیکہ صفرا کے گزرنے کی وجہ سے ہو پیاس اور معدے کی سوزش اور بے چینی میں سکون پیدا کرتی ہے معدے پر صفرا کے گزرنے کا سلسلہ روک دیتی ہے اسہال معدی اور بخاروں میں فائدہ دیتی ہے۔

طین ارمنی

پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے میں خشک ہے ہر جگہ کے خون بند کرتی ہے کیونکہ قوی محض ہے دانوں اور طاعون میں مفید ہے پلانے اور لگانے سے یہی تاثیر

ہوتی ہے اعضا کی صفونت روکتی ہے منہ کانے سل اور نزلہ میں مفید ہے۔

طرفا۔ جھاؤ کا درخت

اس کا جوشاندہ تکی میں مفید ہے جو برتن جھاؤ کی لکڑی سے بنایا گیا ہو اس میں پانی پینے سے تکی کے بیمار کو فائدہ ہوتا ہے اس کے جوشاندے سے کلیاں کرنا دانتوں کے درد میں نفع دیتا ہے سیلان الرحم کے مریض کو اس کے جوشاندے میں جھلنے سے فائدہ ہوتا ہے بڑی مائیں قلاع نفث الام اور پرانے دستوں میں مفید ہے۔

طراشیت

یہ ایک گھاس ہے جو سفید اور سرخ رنگ کی ہوتی ہے ماہس حکم یعنی قابض ہے خون پینے کو روکتی ہے اعضا کو قوت دیتی ہے۔

یاشمین

دوسرے درجہ کے آخر میں گرم اور خشک ہے بلغمی رطوبت کو قوی کرتی ہے بوزحوں کو مفید ہے زیادہ سوکھنے سے رنگ زرد ہو جاتا ہے اس کا تیل اعصاب کی سرد بیماریوں میں مفید ہے۔

حرفک

کافور

تیسرے درجہ میں سرد اور خشک ہے کھیر بند کرتا ہے گرم اور ام اور گرم دوسرے اور منہ آنے میں مفید ہے اس کو سوکھنے سے نیند اڑھاتی ہے گرم مزاج والوں کے حواس قوی کرتا ہے بڑھا پا جلد لے آتا ہے قاطع باہ ہے جو کلہوڑا اپنے درخت کے سوراخوں میں پایا جائے وہ قوی اور عمدہ ہوتا ہے۔

کھربنا

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے ہر جگہ کا خون بند کرتا ہے دل کو طاقت

دیتا ہے خفقان دور کرتا ہے ہمیشہ میں مفید ہے معدے کا سہل ہے۔

کتیرا

پہلے درجہ میں سرد اور خشک ہے سرسوں میں شامل کیا جاتا ہے سہل دواؤں کی اصلاح کرتا ہے۔

کمون۔ زہرہ

دوسرے درجہ میں گرم اور تیسرے میں خشک ہے 'ریاح خارج کرتا ہے' دوزوں کو تحلیل کر دیتا ہے 'مقلطع' 'تجفیف اور قبض کرتا ہے' پیشاب دیر میں آنے اور سانس پھولنے میں مفید ہے 'زمنوں کو ہوا کر دیتا ہے' گردوں اور مشانہ کی پتھریوں کو توڑ کر نکال دیتا ہے 'ریاح خارج کرتا ہے' نفع میں مفید ہے۔

کرویا

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے 'ریاح کو کم کرتا ہے' بواسیر کے متے خشک کر دیتا ہے۔ کوئی چیز زہرہ سے زیادہ لطیف نہیں ہے 'خفقان میں مفید ہے پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ کرویا شاہ زیرے کو کہتے ہیں۔

کماۃ۔

سودا پیدا کرتی ہے اس میں کوئی دوسری چیز ڈال کر نہیں پکایا جاتا ہے۔ فالح، نعقہ اور قلع پیدا کرتی ہے اس کا پانی آنکھ کی جلا کرتا ہے ششوں اور گرم معالے اس کا تریاق ہیں۔

کبر

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے 'مقلطع اور مجلی ہے اس کے پھول کم کھائے جاتے ہیں لیکن سبز پھول خشک پھولوں کے مقابلے میں زیادہ کھائے جاتے ہیں فالح اور مند میں مفید ہیں طحال اور دم کو بہت فائدہ دیتے ہیں جوڑوں سے فائدہ پہنچانے کے لیے مفید ہیں پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کر دیتا ہے انہیں کھانے کو سارا دیتے ہیں چھوٹوں کے

جو شانڈے میں شراب اور سرکہ ملا کر کلیاں کی جائیں تو دانتوں کے درد کو آرام دے دیتا ہے۔

کرخس اجمود

پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے، فسخ دہر کرتا ہے سدے کھولتا ہے۔ پسینہ لاتا ہے درد میں سکون پیدا کرتا ہے کھانسی، جگر، طحال، گردہ، مثانہ، استسقاء، درمیں پیشاب آنے کو مفید ہے گردہ اور مثانہ کی پتھریاں توڑ دیتا ہے باہ میں جیجان پیدا کرتا ہے مدر ہے اس لیے حاملہ عورتوں کو نہیں دینا چاہئے ان کو مضر ہے۔

کلیہ۔ گردہ

معتدل اور ہوسست کی طرف مائل ہے گردے کو طاقت دیتا ہے خراب غلط پیدا کرتا ہے دیرینہ ہضم ہے بکری کا گردہ اور جانوروں کے گردوں سے اچھا ہوتا ہے۔

کرش۔ اوچھڑی

قلیل غذا اور ردی الکیوس ہے۔

کبیرہ۔ کلیجی

عمدہ کلیجی پلے ہوئے مرغ، موٹی بھٹ اور مرغابی کی ہوتی ہے۔ چھمکی کی کلیجی گلے ہوئے دانتوں کے درد میں سکون پیدا کرتی ہے۔ بھٹ کی کلیجی مرغی والے کو دی جائے تو مرغی عود کر آتی ہے بوڑھے کتے کی کلیجی اس کے کانٹے میں مفید ہے۔

کزبرہ۔ دھنیا

پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے میں خشک ہے قابض اور محذہ ہے درد میں سکون پیدا کرتا ہے اس کے لیپ سے گرم درموں کو قائم ہو جاتا ہے جو کے آنے کے ہمراہ اس کا لیپ کرنے سے کٹھنہ مالاکے ادا م گھل جاتے ہیں گرم معدے کو طاقت دیتا ہے اور گرم شفقان میں مفید ہے مرکی ددار اور مدر کے مریضوں کو مفید ہے۔

دھنیے کا استعمال زیادہ کرنا چاہئے خشک دھنیا کا طبع باہ ہے مٹی کو خشک کرتا ہے
ماہزہ دھنیا آنکھ میں تاریکی پیدا کرتا ہے۔

کشمیری۔ ناشپاتی

عوام اس کو امرود کہتے ہیں۔

پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے میں خشک ہے، قابض اور عايس مواد ہے
صفر اور پیاس کو سکون دیتا ہے۔ مقوی معدہ ہے۔

کراغ۔ پائے

لیدار غلط پیدا کرتے ہیں اور لطیف اور غلط محمود بھی پیدا کرتے ہیں کھانسی
میں مفید ہیں جلد مضم ہو جاتے ہیں۔

لسان الثور۔ گاؤزباں

گرمی معتدل ہے اور پہلے درجہ میں تر ہے بعض کے نزدیک دوسرے درجہ
کے آخر میں سرد تر ہے بچوں کے منہ آنے میں بہت مفید ہے، منہ کی جلن دور کرتی
ہے خاص طور پر جلے ہوئے منہ کی جلن کو دل کو قوت دیتی ہے 'حققان' وحشت'
سوداوی بیماریوں اور کھانسی میں نافع ہے مخصوص طور پر شکر کے ہمراہ دینے سے
بہت مفید ہے۔

لسان الحمل۔ بازنگ

دوسرے درجہ میں سرد اور خشک ہے سیلان خون کو بند کرتا ہے، قابض ہے
آگ سے جلے ہوئے آدمی کے لیے مفید ہے۔ پستی صفر اوی درم خراب زخموں اور
آنکھ کو فائدہ دیتا ہے۔ بازنگ کے سبز چتے اور اس کے بیج جگر کے سبب کھوتے ہیں

لوبیا

گرم اور خشک ہے اس میں رطوبت تھیلیہ پائی جاتی ہے جس سے ظنم کی پیدائش

ہوتی ہے نفاخ سینہ اور پھیپھے کو مفید ہے، حیض جاری کرتا ہے اس کے کھانے سے پریشان خواب دکھائی دیتے ہیں کالی مرچ، تلک، رائی اور سرکہ سے اس کی اصلاح ہوتی ہے۔

لوزہلو۔ بادام شیریں

رطوبت میں معتدل ہے دوسرے درجہ میں گرم ہے حیض جاری کرتا ہے۔ اس میں غذائیت کم ہوتی ہے نفع، جلا اور تنقیہ کرتا ہے میٹھا بادام تاثیرات کے لحاظ سے تلخ بادام سے کمزور ہے۔ کرٹوا بادام لومڑی کو مار دیتا ہے جمائیں اور تل کو شراب کے ہمراہ دینے سے فائدہ دیتا ہے پستی کے لیے بھی مفید ہے اگر شراب سے قبل پچاس بادام خصوصاً کرٹوے بادام کھالے جائیں تو نفع نہیں ہوتا میٹھا بادام بدن کو فریب کرتا ہے کھانسی میں مفید ہے جگر اور تلی کے سدے کھوتا ہے۔ کرٹوا بادام ان مقاصد کے لیے اچھا ہے مگر دیرینہ ہوتا ہے لیکن عمدہ غلط پیدا کرتا ہے اور گردے اور شانہ کا ستھتہ کرتا ہے نیز پتھری توڑ دیتا ہے

لبن۔ دودھ

سب سے اچھا دودھ عورتوں کا ہوتا ہے خاص طور پر جب بھاتی سے منھ لگا کر پیا جائے زیادہ دیر کار کھا ہوا دودھ خراب ہوتا ہے جانوروں میں ان حیوانوں کا دودھ خراب ہوتا ہے جن کے حمل کی مدت عورت کے حمل سے زیادہ ہو اچھا اور عمدہ دودھ گائے کا ہوتا ہے اس کا مزاج گرم ہے مطلق اور غسال ہے۔ اس میں سوکھش نہیں ہے، چلے ہوئے صفر کو دستوں سے نکالتا ہے۔ انھیون کے ہمراہ دینے سے چلے ہوئے سودا کو دانتوں سے خارج کر دیتا ہے دہی سرد اور خشک۔ اور تازہ دودھ سرد تر ہے اور بعض نے گرم تر بتایا ہے تاہم دودھ سے کیوس کی اصلاح اور تعدیل ہوتی ہے بدن کو طاقت دیتا ہے شہد کے ساتھ دینے سے اندرونی زخموں کی صفائی ہوتی ہے، دماغ اور منی کو طاقت دیتا ہے دہی کی تاثیرات بھی یہی ہیں دہی ہلکے ہضم ہو جاتا ہے گرم اور خشک مسزاج والوں کو مفید اور موافق ہے بشرطیکہ ان کے معدے میں صفرانہ ہو یعنی مزاجوں

میں مضر ہے کیونکہ ان میں ہضم کی گرمی کم ہوتی ہے۔ دودھ جلد خون بن جاتا ہے۔ بڑھوں کو مفید ہے کیونکہ تری پیدا کرتا ہے شہد کے ساتھ دودھ پینے سے اکثر دست آجاتے ہیں اس طرح آنتوں کے فضلات دور ہو جاتے ہیں اس کے بعد بدن میں متفرق ہو جاتا ہے اور قبض پیدا کرتا ہے۔ دودھ سے نفع ہوتا ہے مگر جوش دئے ہوئے دودھ سے نفع نہیں ہوا کرتا ہے۔

لبا-پیوسی

دیر ہضم ہے خراب غلط پیدا کرتی ہے۔ شہد سے اصلاح ہو جاتی ہے گرم کی پوکھی ایشار کے لیے اچھی نہیں ہوتی۔ سد سے پیدا کرتی ہے خاص طور پر جگر میں لیکن اونٹنی کا دودھ ستمے نہیں بناتا دودھ سے خشک حیان اور وسواس کو فائدہ ہوتا ہے دانتوں کو مضر ہے انھیں اکھاڑ دیتا ہے سوڑوں پٹھوں درد سے کھلیوں اور ددار نیز طبعی کے بیماریوں کو بھی مضر ہے آنکھوں میں تاریکی اور دھند پیدا کرتا ہے کھانسی اور نشت الام اور سل میں مفید ہے اونٹنی کا دودھ استسقا اور طحال کی سختی کو قائم دیتا ہے دودھ کے زیادہ پینے سے جرمیں پیدا ہوتی ہے شکر کے ساتھ پینے سے چہرہ ٹھہر جاتا ہے اور بدن فرہ ہوتا ہے دودھ مائیت جنیت اور سمیت سے مرکب ہے سمیت زیادہ ہوتی ہے گائے کے دودھ کی بھی خصوصیت ہے اونٹنی اور بکری کا دودھ تپلا ہوتا ہے کیونکہ ان میں مائیت زیادہ ہوتی ہے۔

لحم۔ گوشت

جو ان بیماریوں کا گوشت عمدہ ہوتا ہے اس کے بعد گو سار اور زرخاند کا بہتر ہے ان میں فضلات کم ہوتے ہیں ہر سیاہ جانور کا گوشت عمدہ اور خوش ذائقہ ہوتا ہے اسی طرح نرا اور اس جانور کا جس میں رواج زیادہ ہو بہتر ہوتا ہے دبلی اور بوڑھے جانوروں کا گوشت اچھا نہیں ہوتا حلال اور سرخ رنگ کے موٹے تازہ جانور کا گوشت جلا ہوتا ہے سرخ اور سفید گوشت جس میں رواج اور چربی زیادہ ہوگی عمدہ اور سبک ہوتا ہے گائے کا گوشت بیماری اور بکری کے مقابل میں خشک ہوتا ہے۔

اور بیڑی کے مقابلہ میں دیر ہضم ہے اونٹ کا گوشت غلیظ ہوتا ہے دیر ہضم اور بہت گرم ہے خرگوش کا گوشت گرم اور خشک ہے دنبہ کا گوشت گرم اور تر ہے گوشت صرف مطلق غذا ہے اور بدن کو طاقت دیتا ہے جلد خون بن جاتا ہے بنا ہو گوشت خشک ہوتا ہے ابالا ہوا گوشت تر ہے رواج اور چربی خراب ہے رواج ملین ہے غذا رواج کی وجہ سے جلد دنائیت اور صفراویت میں تبدیل ہو جاتی ہے مگر رواج جلد ہضم ہو جاتی ہے گائے کا بھنا ہوا گوشت جو خوب گلا ہوا ہو جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر اگر پوست خربوزہ کے جو شانڈے میں پکایا جائے گرم مزاج لوگوں کو گائے کا گوشت رزیح اور گرمی کے آغاز میں کھانا چاہئے بطور گوشت زیادہ غذائیت دیتا ہے مگر غلیظ ہوتا ہے کوئی گوشت مرغ کے گوشت سے بہتر نہیں ہوتا گائے کے گوشت سے کھمبلی، داد، جذام اور فیصل پاکی شکایت ہو جاتی ہے اس سے طحال پیدا ہوتا ہے یہی تاثیر تمام غلیظ گوشتوں میں پائی جاتی ہے لیکن بارہ سینکے کا گوشت غلیظ ہونے کے باوجود معدے سے جلد نیچے اتر جاتا ہے سور کا گوشت جلد ہضم ہو جاتا ہے غذائیت نیا دہ دیتا ہے مگر لیدار ہوتا ہے اور حرام ہے۔

لادن

دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے لطیف مکمل منضج اور مفتوح ہے گرمی کی بیماریوں میں مفید ہنا بالوں کو گرنے سے روکتا ہے زخموں کو بھرتا ہے ایسے جوڑوں میں مفید ہے جو اچھے نہ ہوتے ہوں اور من کے علاج سے مایوسی ہوگی ہو۔

حرفم مصطلکی

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے لیکن حرارت اور خشکی میں کم ہے بمقابلہ دوسری قسم کے گوندوں کے کندی نسبت لطیف ہوتی ہے مکمل اور قابض ہے اس میں تلخین کی طاقت بھی پائی جاتی ہے پتھے بلغم کو دفع کرتی ہے اس کے چبانے سے سر کا بلغم کھینچ آتا ہے کھانسی اور نفث الام میں مفید ہے جگر کو طاقت دیتی ہے مگر معدے کا تھیرہ بھی کرتی ہے جھوک بڑھاتی ہے ڈکاریں لاتی ہے بلغم کو معدے سے

خارج کرتی ہے۔

مقاش: میدہ لکڑی

تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے میں تر ہے اعضا، کو طاق دیتی ہے اور انہیں فرہ کرتی ہے پھیپھے اور خلق کی سختی میں نرمی پیدا کرتی ہے ٹھوک باہ ہے۔

ملح - نمک

تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے محل: مصل اور بھفف ہے۔
ریاح خارج کرتا ہے، نمبی ہوئی، افلاط کو چھلا تا ہے جلا ہوا نمک دانستوں کو پاک و صاف کرتا ہے اعتدال کے ساتھ نمک کھانے سے رنگ بھرتا ہے سہل ہے فضلاً خارج کرتا ہے غذا اضم کر دیتا ہے اور ایسی سہلہ دواؤں کی تاثیر: رہا تا ہے جو سودا کو دستوں سے خارج کرتی ہیں نمک اندرونی کچے بلغم اور سودا کو دستوں سے نکالتا ہے کھاری نمک سودا کا سہل ہے سیاہ نمک بلغم اور سودا دونوں کا سہل ہے۔

ملوخیا

پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے میں تر ہے مگر کے سدے کھولتی ہے۔

مشمش - خوبانی

دوسرے درجہ میں سرد اور تر ہے مگر اس کی گھٹل دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے
بواسیر میں فائدہ دیتی ہے اس سے جو غلط پیدا ہوتی ہے وہ بہت جلد عفونت پیدا کر دیتی ہے اس کا خسیانہ پیاس کو تسکین دیتا ہے اور خشکانہ کے معتاد بل میں معدے کو موافق ہے بخار پیدا کرتی ہے۔

موز - کیلہ

اس میں غذائیت کم ہے مگر تلین زیادہ ہے اس کے کھانے سے سدے پیدا ہو جاتے ہیں معدے میں گرانی ہوتی ہے صفرا اور بلغم پیدا کرتا ہے خلق اور

سینے کے زخموں میں مفید ہے مادہ منویہ کو زیادہ کرتا ہے گردوں کے مزاج کو موافق ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے۔

مانش بوئنگ

چھلکوں دار بوئنگ خشک ہے چھیلی ہوئی رطوبت اور پوست میں معتدل ہے۔ اس سے عمدہ غلط پیدا ہوتی ہے خاص طور پر چھیلی ہوئی بوئنگ سے باقلے کی طسوت دیر مضم نہیں اس میں نفع اور جلا کی قوت نہیں ہے اگرچہ جوہر باقلا کے قریب ہے اس میں تھوڑا سا نفع ہے اس کا لیب اعضا کے درد میں مفید ہے انگور کے ساتھ لگانا چاہئے بوئنگ کا مصلح قرطم ہے بعض کے نزدیک باہ کو مضر ہے۔

حرفن

نر جس۔ نر گس

اس کی جڑ معدے کی گہرائی سے رطوبت جذب کرتی ہے اور خشکی نیر ہلا پیدا کرتی ہے اس میں قوت غشالہ یعنی دھونے والی قوت پائی جاتی ہے۔ اس کا تیل روغن چینیلی کی طرح ہوتا ہے مگر بائیر میں چینیلی کے تیل کی نسبت کمزور ہے۔ جمائیں اور تیل کو صاف کرتی ہے دار الثقلب میں مفید ہے دماغ کے سدے کھولتی ہے مرغی میں فائدہ دیتی ہے درد سر گرم میں مفید ہے اس کی جڑ جانوروں کی قوت باہ میں یزجان پیدا کرتی ہے۔

نیل

پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے قابض ہے خون کو بند کرتا ہے جمائیں اور داد کو صاف کرتا ہے نئے زخموں میں مفید ہے اس کے پتوں کا ضباب عمدہ ہوتا ہے۔

فسرین

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے اس کی تاثیرات جنیبل سے ملتی جلتی ہیں۔ تیل بھی روغن جنیبل کے حکم میں ہے پیٹ کے کیڑے دور کرتی ہے دوی اور چین میں مفید ہے دانتوں کے درد، مطلق اور لوربین کے درم کو فائدہ دیتی ہے نختوں کے سنے کھولتی ہے امرگی درد سرگرم میں مفید ہے

نام

دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے پیٹ کے کیڑے مارتا ہے جوؤں کے لیے بھی مفید ہے اور ام کو فائدہ دیتا ہے سرسام، یعنی اور تھکی میں شراب کے ہمراہ سینے سے نفع دیتا ہے بکر کے سرد دروزوں میں مفید ہے۔

نیلوفر

دوسرے درجہ میں سرد اور تر ہے نیند لاتا ہے درد سر صغراوی میں سکون پیدا کرتا ہے لیکن دماغ کو ضعیف اور اتلام نیز باہ کو کم کرتا ہے مادہ منویہ کو ہلکا کر جاتا ہے اس کا شربت اعلاط کی سوزش کو تسکین دیتا ہے شربت نیلوفر حصے میں پہنچ کر صفرا میں تبدیلی نہیں ہو کرتا لطیف ہے کھانسی میں اور سہلی کے درم میں نیز درد پہلو میں مفید ہے۔

نعناع - پودینہ

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے ترکلیوں میں لطیف ہے معدے کو طاقت دیتا ہے اور اس میں گرمی پیدا کرتا ہے چگی روکتا ہے ام ہے پھیلتے میں مفید ہے متوی باہ ہے دودھ پینے کو روکتا ہے

نخالہ بھوسی

سارے درجہ میں گرم اور خشک ہے اس میں جلا اور تلخین زیادہ ہے تھیر بھی کرتا ہے

اور کسی عضو کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

سماق۔ کٹھی مسور

دو سردے درجہ میں سرد اور تیسرے میں خشک ہے، قابض اور مقوی ہے، سہلے پیدا کرتی ہے، خون بہنے میں مفید ہے، صفرا کو احتشاک کی جانب جذب کرتی ہے، دماغ اور ورم میں مفید ہے، خراب قسم کے زخموں کو صاف کرتی ہے، پیاس بجھاتی ہے۔ معدے کی دباغت کرتی ہے، بھوک بڑھاتی ہے، دانوں کے درد کو آرام دیتی ہے، نکل اور ابکائی میں مفید ہے، صحن بند کرتی ہے، بالوں کو سیاہ کرتی ہے۔

سلیق۔ چقندر

پہلے درجہ میں گرم اور خشک ہے، اس میں سنگین اور لطیف قسم کی رطوبت ہوتی ہے، اسی کے ساتھ اس میں قوت تفتیح اور تحلیل بھی ہے، معدے کو خراب کرتا ہے، جزو بدن کم ہوتا ہے، نکل پیدا کرتا ہے، اس کے عرق سے جوئیں مر جاتی ہیں اور عرق سے سرد ہو یا جائے تو بفا کو فائدہ ہو جاتا ہے۔

سپستال۔ لسوڑہ

معتدل ہے، طلق اور سینہ کو نرم کرتا ہے۔

شکر

پہلے درجہ میں گرم اور تر ہے، پرانی شکر خشکی کی طرف مائل ہوتی ہے، گلابت ملین ہے، شکر جتنی سفید ہوگی اس میں گرمی اتنی ہی گرم ہوگی، طلق اور سینہ کو نرم کرتی ہے، خشکی اور خشونت میں مفید ہے، سہلے کھولتی ہے، پیاس بجھاتی ہے، معدے کو موافق ہے، لیکن صفراوی معدے کو نہیں۔ بلغم صاف کرتی ہے، پیٹ نرم کرتی ہے، سرخ شکر زیادہ ملین ہوتی ہے۔

سمن - گھی

پہلے درجہ میں گرم اور تہے منسج، محلل اور مرقی ہے طلق اور سینہ کو نرم کرتا ہے
 اذام اور شہد کے ہمراہ کھانے سے فضلات کو پکا دیتا ہے اس کا پینا تمام جہوں کا تریاق ہے

سمنک - پھل

سب پھلیوں میں چھوٹی پھل جس میں بونہ ہو اور خوش ذائقہ ہو عمدہ ہوتی ہے
 اگر تھوڑی دیر رکھی رہے تو بھی اس میں بو پیدا نہیں ہوتی سب سے اچھی پھل
 وہ ہے جو مٹھے پانی کے پتہ اور موج مارتے ہوئے دریا سے پکوائی گئی ہو جس میں
 سنگر نہر سے یاریت اور تپہ ہوں اور وہ پھل جو دریا سے میٹھی نہر میں آگئی ہو اس کا
 مزاج دوسری پھلیوں کے مقابلہ میں سرد اور تر ہوتا ہے پھلیوں میں سردی کم ہوتی ہے
 اور بعض پھلیاں بعض سے بہتر ہوتی ہیں نمک ملن ہوتی پھل جب تک پرانی نہ ہو
 گرم اور خشک ہوتی ہے کیونکہ اس میں نمک کی قوت غالب رہتی ہے اور نمک مل
 ہوتی نازہ پھل بلغم اور پتلا خون پیدا کرتی ہے اور پتھوں کو مضربے مگر سوائے گرم
 معدے کے کسی عضو کو موافق نہیں ہے اور جلد نساہ کو قبول کر لیتی ہے۔

حرف ع

عنبر

دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے میں خشک ہے دل اور حواس کو طاقت دیتا ہے
 دماغ کو مفید ہے۔

عود اگر

تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے مطلق ہے اور مدہ، مگر دل اور حواس کو
 طاقت دیتا ہے دماغ کو مفید ہے، سدہ، کھولتا ہے، گردہ اور پھیپڑے کے درد کو
 فائدہ دیتا ہے خون کو لطیف کرتا ہے۔

عسل - مسور

رطوبت اور حرارت کی طرف مائل ہے نفاخ ہے اور دوقوتوں سے مرکب ہے ایک قوت قابضہ سے دوسری قوت ہالیہ یعنی صاف کرنے والی قوت سے مگر قوت ہالیہ پکانے، دھونے اور صاف کرنے سے ضائع ہو جاتی ہے سودا اور سوداوی بیماریاں پیدا کرتی ہے جو کے پکانے سے یہ خرابی دور ہو جاتی ہے پیشاب اور حیض کو کم کرتی ہے بینائی کو نقصان دیتی ہے لیب کے طور پر لگانے سے زخموں کو قائمہ دیتی ہے۔

عسل - شہد

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے جلا پیدا کرتا ہے مفتوح ہے عفتون کو جذب کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس کے استعمال سے سر کی جو تپیں مر جاتی ہیں پیپ ڈر زخموں کا صاف کرتا ہے آنکھ میں روشنی پیدا کرتا ہے اس مقصد کے لیے پلایا بھی جاتا ہے اور سرمہ کی طرح لگایا بھی جاتا ہے معدے کو طاقت دیتا ہے ، بھوک پیدا کرتا ہے اور اسہال لاتا ہے۔

عنب - انگور

انگور کا پھلکا سرد اور خشک ہے گودا گرم اور تر ہے بیج سرد اور خشک ہوتے ہیں بڑی عمدہ غذا ہے ہن کو طاقت دیتا ہے پکا ہوا انگور اچھا سمجھا جاتا ہے۔ گندرایا اور برہمایا ہوا بھی برا نہیں ہوتا مگر شاذ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

حرف

فضہ - چاندی

سرد اور خشک ہے دل کو قوت دیتی ہے خفقان اور تر کھجلی میں

مفید ہے۔

فجل - مولیٰ

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے اس میں رطوبت فضلیہ پائی جاتی ہے دل کو طاق دیتا ہے، جگر کے سڑے کھون سے بعض کی رائے میں ذکات پیدا کرتا ہے۔

فتاح بلوزہ

تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے، بھگم پیدا کرتا ہے نذا کو تحلیل کرتا ہے، مطلق ہے مگر بجزوں میں لطافت اور تحلیل کی قوت زیادہ ہے۔ بھائیوں، سلی اور زخموں کے نشانات ناکل کرتے ہیں جوش اور داد میں نامہ دیتے ہیں سولی جرمیں پیدا کرتا ہے جگر کے سڑے اور یرقان میں نفع بخش ہے مگر درجہ میں ہضم ہوتی ہے اور نذا کو ہضم کرتی ہے۔

فلفل - کالی مرچ

معدہ اعصاب اور دماغ پر اس کا اثر برا ہوتا ہے فتاح ہے خراب مواد پیدا کرتا ہے

فلفل - کالی مرچ

چوتھے درجہ میں گرم اور خشک ہے سفید مرچ حدت اور حرارت میں زیادہ ہوتی ہے بعض کی رائے میں سیاہ زیادہ گرم ہوتی ہے دار مطلق (پوپل) غلی میں ان دونوں سے کم ہے یہ غلیظ ریاح کو تحلیل کرتی ہیں لیدار مواد کو کاٹتی ہیں عضلات اور اعصاب کو گرم کرتی ہیں۔

قوتیج - پودینہ

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے محلل اور مطلق ہے اس کے عرق سے پیٹ کے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں پچا جائے یا حقہ کیا جائے دونوں صورتوں میں یہی تاثیر ہوتی ہے رحم رکھنے سے بچہ کو گرا دیتا ہے یرقان اور سانس پھوسنے کی شکایت میں نامہ دیتا ہے لپ کرنے سے زخم پیدا کرتا ہے پیشاب اور پسینہ

لاسا ہے، جذام کو فائدہ دیتا ہے، باہ کو زائل کر دیتا ہے، المنہم کو گچھلاسا ہے، ریاح تحلیل کرتا ہے، زہریلے جانوروں کے کاٹنے بھی مفید ہے۔

ص

صندل چندن

دوسرے درجہ میں سرد اور خشک ہے گرم ورم کو فائدہ دیتا ہے رطوبتوں کو جذب کرتا ہے درد سرد اور خفقان میں اس کے پیسے اور لیپ کے طور پر لگانے سے نفع ہوا کرتا ہے ضعف معدہ کو دور کر دیتا ہے۔

صقر پربھاڑی پودینہ

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے ملطف اور محلل ہے ریاح اور نفع کو کم کرتا ہے، قلیظ غذا کو ہضم کرتا ہے معدے کی رطوبت کو خشک کر دیتا ہے، پیشاب اور جیض جاری کرتا ہے، بینائی بڑھاتا ہے اس کے پینے اور لیپ کے طور پر لگانے سے سرد درد کو فائدہ ہو جاتا ہے۔

صمغ - گوند

چکنا ہٹ اور تخفیف میں قوی ہے عربی گوند معدہ ہوتا ہے اور سینہ کے فراش کو فائدہ دیتا ہے، قابض ہے، آنتوں میں طاقت پیدا کرتا ہے۔

ق

قشار - لکڑی

دوسرے درجہ میں سرد اور تر ہے پکی ہوئی سمی جاتی ہے صفرائی گرمی کو سکون دیتی ہے مگر اس سے جو غلط بنتی ہے وہ عفونت کو جلد قبول کر لیتی ہے، بخار پیدا کرتی ہے کچی لکڑی معدے میں پہنچ کر جلد خراب ہو جاتی ہے اس کے سوکھنے سے بے ہوشی دور ہو جاتی ہے، پیاس کم کرتی ہے، شانہ کو موافق ہے، پیشاب اور اجابت لاتی ہے۔

قشا کھیرا

گڑھی سے زیادہ سرد اور لطیف ہوتا ہے حیات محرکہ میں مفید ہے۔ پیشاب آتا ہے پیاس لگتا ہے معدہ اور کولہ میں درد پیدا کرتا ہے شہد اور یوز سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

قرع۔ کدو

دوسرے درجہ میں سرد اور تر ہے اس کی غذا جلد مضخم ہو جاتی ہے اس سے غلط عمدہ بہتی ہے مگر مضخم پہلے یا بعد کو فاسد ہو جاتا ہے 'نفخ پیدا کرتا ہے لیکن کسی دوسری چیز کے ساتھ کدو کو پکانے سے شکارائی کے ساتھ پکایا جائے تو اس سے تیز غلط پیدا ہوتی ہے کپے انگور، انار یا سماق کے ساتھ پکایا جائے تو صفر کو مفید ہوتا ہے لیکن قویج کو مضر ہے 'پیاس بھاتا ہے 'کچا کدو معدے کو خراب کر دیتا ہے۔

قوانض۔ سنگدانہ

غذا بڑھاتا ہے۔ مرغ کا سنگدانہ دیر مضخم ہے سنگدانہ کا پوست یعنی بیرونی کھال مرغ اور مرغی کے سنگدانے کی نم معدہ کو موافق ہے اور نم معدہ کے درد کو نازل کرتی ہے

ہست۔ کٹ

تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے ملطف ہے جلد میں زخم ڈال دیتا ہے فالج میں مفید ہے بدن پر ملنے سے کپکپی ہونے لگتی ہے بدن کی گہرائی سے مائے کونکا تہ ہے مثلاً عرق النسا کے "موار کو" پیشاب اور جھین جاری کرتا ہے۔ کدو لوہا کو ہلاک کر دیتا ہے۔ باہ میں حرکت پیدا کرتا ہے 'قویج میں مفید ہے اگر عضلہ میں چوٹ لگ جائے تو روغن قطب سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ اس سے طسوج روغن قطب اعصاب کے استرخار اور سردی کو فائدہ دیتا

قنطوریوں

تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے جالی قابض اور مجفف ہے گر سوزش پیدا نہیں کرتا گوشت کے قہر کے ساتھ پکانے سے گوشت کو ملا دیتا ہے یعنی عضلہ کے تفرق اتصال کو درست کر دیتا ہے پیشاب اور حوض جاری کرتا ہے حمل اور پیٹ کے بچہ کو مضرب پیٹ سے مبرا ہوا بچہ خارج کر دیتا ہے زخموں کو بھرتا ہے نفث الام: صیق النفس اور پرانی کھانسی میں اس کا جو خانہ مفید ہے ضربہ اور عضلات کی شکستگی یعنی تفرق اتصال کو قائم دیتا ہے اس کا قند عرق الناس میں مفید ہے گاڑھی غلط دور کرتا ہے بکر کے سدے کھولتا ہے اس کے کھلانے در یسپ کرنے سے کلی کی سختی دور ہو جاتی ہے۔

قر نفل۔ لونگ

دوسرے درجہ کے آخر میں گرم اور خشک ہے معدہ، بجز دماغ، دل، نرے اور مثلی کو قائم دیتی ہے۔

قر اضیا۔ آلوبالو

میشا آلوبالو دوسرے درجہ میں گرم اور تر ہے معدے سے جلد پٹ تر کرتا ہے تھمہ کو قائم دیتا ہے معدے کو ڈھیلا کرتا ہے اور ہون میں جس ناز کا علیہ ہوتا ہے اسی میں تبدیل ہو جاتا ہے کڑوا آلوبالو اعتدال کے قریب بنے کھڑے اور خشک ہوتا ہے بلغمی معدے کو قائم دیتا ہے کیونکہ قبض اور خشکی پیدا کرتا ہے۔ جھڑ دیر، منہم اور خراب ہوتا ہے اس کا گوئد قہر الریہ کو نرم کرتا ہے شراب کے ساتھ پینے سے پتھری توڑ دیتا ہے۔

ریحان

گرم اور خشک ہے دل کو طاقت دیتی ہے ہوا سیر میں مفید ہے پانی چھوٹا کر

روحان کو سونگھنے سے نیند آجاتی ہے۔

رادند

بعض کی رائے میں گرم اور بعض کے نزدیک سرد ہے سرکہ کے ساتھ طلا کے طور پر لگانے سے جھائیں اور تل کو دور کر دیتا ہے فریب، سقط اور زخموں نیز عضو کے ٹوٹ جانے میں مفید ہے، دماغ، لام، درد شکم، بچگی اور گردہ و خنانہ کے درد میں نفع دیتا ہے پرانے بخاروں میں مفید ہے۔

رازیاخ۔ جنگلی سونف

تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے بستانی دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے سدے کھولتی ہے بینائی بڑھاتی ہے دودھ میں اضافہ کرتی ہے پیشاب اور میض جاری کرتی ہے، متلی اور معدے کی حلق میں ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اس سے جو غلط بنتی ہے وہ خراب ہوتی ہے۔

ریباس

دوسرے درجہ میں سرد اور خشک ہے خون کے دوش کو مٹاتا ہے صفرا کی تیزی کم کرتا ہے آنکھ کی روشنی میں اضافہ کرتا ہے۔ طاعون اور صفراوی دنتوں میں مفید ہے

سیدہ

اس کو پھپھڑ کہتے ہیں جلد ہضم ہو جاتا ہے مگر جزو بدن کم بنتا ہے۔

رومان بیڈھا انار

پہلے درجہ میں سرد تر ہے ترشش دوسرے درجہ میں سرد اور خشک ہے۔ صفرا کو قطع کرتا ہے، اعضاء میں فضلات آنے کو روکتا ہے خاص طور پر شربت انار اس کی تمام قسمیں جن میں ترشش بھی شامل ہے قبض کے ساتھ جلا کرتی ہے۔

اس کے بیج شہد کے ساتھ کان کے درد (داخلی، سہری، قلاع، مقعد، رکتھم) کے خراب زخموں میں مفید ہے۔ طلا کے طور پر لگانا چاہئے، ترش انار میں پیشاب لگانے کی تاثیر زیادہ ہے اس کے بلے ہوئے پھول زخموں میں فائدہ دیتے ہیں۔ کڑوا انار معدے کی جلن میں مفید ہے اور ترش انار سینہ اور طلق میں خشونت پیدا کرتا ہے۔ انار شیریں طلق اور سینہ کو گرم کرتا ہے نیز سینہ کو قوت دیتا ہے اور کھانسی میں مفید ہے۔ بیدانہ انار اچھا ہوتا ہے انار کی جلا اقسام خفقان کو فائدہ دیتی ہیں۔

ش

شعیر - جو

پہلے درجہ میں سرد اور خشک ہے مگر اس میں غذائیت گیہوں سے کم ہوتی ہے لیکن مار الشعیر جو کے ستوے زیادہ غذا دیتا ہے مفتوح بھی ہے جو کے ستوے نفع ہو جاتا ہے مار الشعیر سینہ، کھانسی اور جھانسی میں اگر طلا کے طور پر لگایا جائے تو فائدہ دیتا ہے جو کے آنے کا لپ معدے پر لگانے سے پیٹ پھول جاتا ہے۔

شبت - سویا

دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے منفع اور ملین ہے ریح کو منتشر کر دیتا ہے لیکن اس کے ہمیشہ استعمال کرنے سے جینائی نقصان ہوتا ہے۔

شونیز

کلونجی کے نام سے مشہور ہے دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے۔ جالی محل اور قاطع ریا ہے مٹے کاٹ دیتی ہے اس کی گھاس پانی پر ڈال دی جائے تو پھلیاں پانی کے اوپر آ جاتی ہیں اگر اس کو بھون کر پونٹی میں باندھ لیا جائے تو ماتھے پر اس کی سینک کرنے سے زخم کو فائدہ ہوتا ہے۔

شہد انج

بھینگ کے بیجوں کو کہتے ہیں دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہیں۔

ریاح تحلیل کرتے ہیں مٹی کو خشک کرتے ہیں اور دوسرے پیدا کرتے ہیں جینگ کے پتوں سے نشہ آتا ہے۔

شلمح

عام اور مشہور ترکاری ہے مزاج کے اعتبار سے گرم اور خشک ہے اس سے غلیظ خلط پیدا ہوتی ہے ہمیشہ کھلنے سے آنکھ کی روشنی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے جوشاندے سے ڈھال کرنا نفیس اور سردی سے جلد کے پھٹ جانے میں مفید ہے اور اس ورم صفراوی کو قائمہ دیتا ہے جس کو خافرا یا کہتے ہیں اور جو دماغ کے پردے احجاب میں پیدا ہو کر تپا ہے اور جس کو شقاقوس کا پیش نیمہ خیال کیا جاتا ہے اس کے بیج بنا پیدا کرتے ہیں۔

شاہسترہ۔ شاہسترہ

پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے میں خشک ہے مدے کھول دیتا ہے صفراوی مدے کو طاقت دیتا ہے خون صاف کرتا ہے تراور خشک خارش میں مفید ہے ملین ہے۔

شکامی

مدہ اور جگر کے ورم میں مفید ہے پرانے بخاروں کو قائمہ دیتی ہے اس کے جوشاندے سے آبان کرنا خون کے سیلان کو روکتا ہے۔

تمہندی

اصل کے نام سے سب لوگ اس کو جانتے ہیں دوسرے درجہ میں سرد اور خشک ہے سہل صفا ہے معدے کو طاقت دیتی ہے پیاس بجھاتی ہے تھکے روکتی ہے۔

تفاح

سبب میں رطوبت فضا ہے اور برودت جوتی ہے جس کی وجہ سے طبع پیکر تپا ہے

ترش سیب سرد اور خشک ہوتا ہے اس میں رطوبت کم ہوتی ہے اور میٹھے سیب میں برودت کم ہوتی ہے لیکن پھیکے سیب میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے معدہ اور دل کو طاقت دیتا ہے خاص طور پر بڑا سیب اس سطور خاص طور پر ترش سیب سے بنی ہوئی فلفط خام ہوتی ہے جس سے بخاروں کی پیدائش ہوتی ہے اور عفونت پیدا ہوتی ہے۔

ترید نسوت

دوسرے درجہ کے آخر میں گرم اور خشک ہے بدن کو خشک کرتا ہے پتلے بلغم کو دستوں سے خارج کر دیتا ہے سونٹھ کے ہمراہ استعمال کیا جائے تو گائے بلغم کو دستوں سے نکال دیتا ہے اعصاب کے دردوں میں نفع کرتا ہے روغن بادام سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

تین۔ انجیر

تازہ انجیر گرم اور تر ہے اس میں ماہیت اور غذا زیادہ ہوتی ہے بہت سرخ الاثر ہے انجیر خام بھل اور سرد اور خشک نیز گرم اور لطیف ہوتا ہے اس میں غذائیت تمام بیوؤں سے زیادہ ہوتی ہے مفتح ہے انجیر میں تین کی تاثیر زیادہ ہوتی ہے پسینہ لاتا ہے گرمی بڑھاتا ہے اس سے جو میں پیدا ہوتی ہیں انجیر کا دودھ سے ہوتے خون اور دودھ کو کھلاتا ہے رنگ نکھارتا ہے اس کے لیپ سے پھوڑے پک جاتے ہیں۔ گرم مزاجوں کی پیاس بھاتا ہے پرانی کھانسی میں فائدہ کرتا ہے بلغم شور سے جو پیاس لگنے لگتی ہے اسے بھادیتا ہے پیشاب اور جیض جاری کرتا ہے جگر کے مدے کھولتا ہے گردے اور مثانہ کو موافق ہے نہار منہ انجیر کھانے سے غذا کے راستوں کے مدے کھل جاتے ہیں اس سلسلہ میں انجیر عجیب تاثیر کا حامل ہے خاص طور پر اگر اخروٹ اور بادام کے ساتھ کھایا جائے اس سے غذائیت بہت حاصل ہوتی ہے لیکن غلیظ غذاؤں کے ساتھ انجیر کھانا اچھا نہیں گولر کے ساتھ انجیر کھانے سے معدہ خراب ہو جاتا ہے اور غذا بھی کم حاصل ہوتی ہے۔

توت۔ شہشوت

سفید شہشوت کی تعریف انجیر سے ملتی جلتی ہے مگر غذائیت انجیر سے کم دیتا ہے اور معدے کو خراب کر دیتا ہے سیاہ شہشوت سرد اور تر ہے قبض پیدا کرتا ہے اعضاء کی طرف مواد آنے کو روکتا ہے اس مقصد کے لیے کچا شہشوت زیادہ کدے کچا شہشوت تاثیرات میں سہاق کی طرح ہوتا ہے اس سے غزاہ کرنے اور پینے نیز ملنے سے حلق کے ورم کو فائدہ ہو جاتا ہے بھوک لگاتا ہے غذا کو کھچلاتا ہے۔ معدے سے جلد نیچے اتر جاتا ہے آنتوں میں غذا کو روکتا ہے چشیاہ زیادہ لاتا ہے۔

ترمس

اس کو باقلائے مصری کہتے ہیں پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے مجلی ہے اس کے جو خاندے سے جھائیں، دادا برش سفید داغوں اور سر کی غارش میں فائدہ ہوتا ہے محلل ہے پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کر دیتا ہے یہ تاثیر پینے سے بھی ہوتی ہے اور لیمپ کے طور پر لگانے سے بھی سر کے ہمراہ پینے اور لگانے سے بال باریک ہو جاتے ہیں جگر اور تلی کے سدے کھولتا ہے ممولاً استعمال کیا جائے تو پیٹ کے بچہ کو خارج کر دیتا ہے۔

ترنجبین

حرارت اور رطوبت میں معتدل ہے شکر کی نسبت لطیف ہوتی ہے اور اس میں جلا اور تلمین کی طاقت پائی جاتی ہے کھانسی اور سینہ کو مفید ہے پیاس تو تسکین دیتی ہے صفراء کو دستوں سے خارج کرتی ہے۔

ش توم۔ لہسن

تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے نفع کو تحلیل کرتا ہے زخم ڈالتا ہے دانتوں

کے درد میں مفید ہے پرانی کھانسی اور درد سینہ کو جو سردی کی وجہ سے ہو فائدہ دیتا ہے جو تک اور کپڑے سے نکال دیتا ہے حین جاری کرتا ہے آنول خارج کر دیتا ہے ہمارے منہ کے ساتھ کھانے سے طلق صاف کر دیتا ہے داد پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے خون کی سیاہی کو صاف کر دیتا ہے جوڑوں اور لکیوں کو مار دیتا ہے درد سر پیدا کرتا ہے جینائی کے لیے مفید ہے۔

شالچ - برف

بالطبع سرد ہے پیاس لگاتا ہے کیونکہ اس میں حرارت اور دماغیت ہوتی ہے اعصاب اور معدے کو نقصان دیتا ہے دانتوں کے درد میں سکون پیدا کرتا ہے۔

ثعلب - لومڑی

مواد اور غلیظ ریاح کو تحلیل کرتی ہے لومڑی کی پوستین بہت گرم ہوتی ہے۔ ٹھنڈ اور ٹھنی مزاجوں کو مفید ہے مگر حواصل کی پوستین لومڑی کی پوستین کے مقابل میں زیادہ گرم ہوتی ہے ذبح کرنے کے بعد اس کو پانی میں پکا کر اس سے ڈھال کرنا چاہیے وغیرہ کے درودوں میں فوراً تسکین دیتا ہے روغن زیتون یا جرنی میں لومڑی کو پکایا جائے تو زیادہ فائدہ دیتا ہے جس شخص کو درد ہو تو اسے ۳ ماشہ کی مقدار میں لومڑی کا سوکھا پیچڑا کھلایا جائے تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

خ خشک

سفید خشک دوسرے درجہ میں سرد اور خشک ہے سیاد تیسرے درجہ میں سرد اور خشک ہوتی ہے سن کرتی ہے نیند لاتی ہے۔ تا شیبہ پینے سے بھی ہوتی ہے اور لیپ کرنے سے بھی اس کے کھانے سے مواد میں عظمت آ جاتی ہے۔ نزل میں مفید ہے۔

خطمی

اعتدال کے ساتھ گرم ہے اس میں تلمین اور ڈھیلا کرنے، پکانے نیز تسخیل کرنے کی طاقت ہے جوڑوں کے درد اور عرق النساء کے درد میں پیدا کرتی ہے ریشہ میں مفید ہے اس کے بیجوں سے گرم کھانسی کو فائدہ ہوتا ہے اور پتوں کے لیپ سے چھاتیوں کے درد کو نفع ہو جاتا ہے ذات الجنب اور ذات الریہ میں بھی مفید ہے اس کی جڑ کے جوشاندے سے پیشاب کی جلن، دانٹوں، یوپیٹس اور دم مقعد اور خراب قسم کے دستوں کو فائدہ ہو جاتا ہے۔

خس

اس کو کا ہو کہتے ہیں دوسرے درجہ میں سرد اور تر ہے اس کی غذا تام ساگون کے مقابلہ میں زیادہ جزو بدن ہوتی ہے اس کا جوشاندہ کثیر الفدا ہے لیکن دھونے سے نفع پیدا کرتا ہے شراب کے دوران میں استعمال کرنے سے نشہ کم ہوتا ہے پانی کو خراب نہیں ہونے دیتا، خواب آور ہے، اذیان کو دور کرتا ہے گلے ہونے کو فائدہ دیتا ہے دودھ کو بڑھاتا ہے اور دھوپ کی تمازت میں مفید ہے اس کے بیجوں سے منی خشک ہو جاتی ہے اور باہ کو نقصان ہوتا ہے اختلام کی کثرت میں مفید ہے، اس اور پیشاب کی سوزش دور کرتے ہیں ان کی مداومت سے جینائی کمزور ہو جاتی ہے۔

خرنوب

قابض ہے دست بند کرتا ہے سیلان خون اور عین میں مفید ہے معدے کے لیے اہم نہیں جلد بختم نہیں ہوتا خراب اور ثقیل غلط پیدا کرتا ہے۔

خجازی

پہلے درجہ میں سرد اور تر ہے طلق، سینہ اور پیٹ کو نرم کرتی ہے خشک اور گرم کھانسی میں مفید ہے گردوں، نشانہ اور آنتوں کو فائدہ دیتی ہے۔

خوخ - شفتالو

دوسرے میں سرد اور پیلے میں تر ہے عذوق کو جلد قبول کر لیتا ہے ملین ہے کچھ قبض بھی کرتا ہے کچا بہت قابض ہے اس کے پتوں کے عرق سے کان اور پیٹ کے کپڑے مر جاتے ہیں یہ تاثیر پینے سے بھی حاصل ہوتی ہے اور لیپ کے طور پر لگانے سے بھی کان میں عرق چپکاتا چاہئے اس کو غذا سے قبل کھانا مناسب ہے اس میں غذائیت زیادہ ہے۔

خل - سرکہ

گرمی اور سردی سے مرکب ہے مگر حرارت کا اس میں غلبہ ہے اس کی گرمی اور سردی میں لطافت ہے سرکہ میں نفوذ کرنے کی طاقت ہے پکنے سے سردی کم ہو جاتی ہے تلخیص اور تفتیح کرتا ہے صفر کو کم کر دیتا ہے درم کو پیدا ہونے سے روکتا ہے ہضم میں مدد کرتا ہے بلغم بڑھاتا ہے سوداوی حضرات کو نقصان دیتا ہے جبرہ منہ، غارمش، داد اور آگ سے جل جلنے میں فائدہ دیتا ہے جلد بڑھ جانے والے زخموں کو پھیلنے سے روکتا ہے 'رودغن گل' کے ساتھ لگانے سے درد سر میں مفید ہوتا ہے اس سے کلی کرنا دانتوں کے درد میں مفید ہے۔

خیز - روٹی

اچھی روٹی وہ سمجھی جاتی ہے جو پاک اور صاف ہو اور جس میں نمک کم ہو وہ روٹی بھی بری نہیں ہے جس کو تنور میں پکا کر تنور ہی میں ٹھنڈا کر لیا جائے اور اس کے بعد باہر نکالا جائے پھر وہ روٹی اچھی خیال کی جاتی ہے جو مٹی کے برتن میں پکائی گئی ہو میدے کی روٹی میں غذائیت تو زیادہ ہوتی ہے مگر یہ دیر ہضم ہوتی ہے۔

خشکار

اس روٹی کو کہتے ہیں جو بغیر مہنے آنے سے پکائی جاتی ہے اور جس سے بھوسی

نہیں نکالی جاتی یہ طبیعت کو نرم کرتی ہے اور جلد ہضم ہو کر معدے سے اتر جاتی ہے خشکارِ غذائیت اور روہت میں میدے کی روٹی سے کم ہے روہت میں سوچی بھی اسی ذیل میں آتی ہے گرم روٹی سے گاڑھی غلط بنتی ہے سوکھی روٹی پانی میں جگو کر کھائی جائے تو دیر میں ہضم ہوتی ہے دودھ میں روٹی جگو کر کھانے سے سستے پڑ جاتے ہیں اگرچہ غذائیت زیادہ حاصل ہوتی ہے مگر دیر میں پیچے اترتی ہے گیہوں کی روٹی کھانے سے جسم موٹا ہو جاتا ہے۔

خردل۔ رائی

چوتھے درجہ میں گرم اور خشک ہے بلغم کو قطع کرتی ہے اس کا تیل مولیٰ کے تیل کے مقابلہ میں زیادہ گرم ہوتا ہے اس کے دھوئیں سے زہریلے جانور بھاگ جاتے ہیں اس میں جلا اور تحلیل کی طاقت ہے مہائیں اور مردہ خون کا اثر دور کر دیتی ہے زبان کو خشک کرتی ہے بالخورے میں مفید ہے درم کو تحلیل کرتی ہے۔ غارشا، داد اور جوڑوں کے درد میں فائدہ دیتی ہے سر کی رطوبت صاف کر دیتی ہے رائی کا تیل کان میں ڈالنے سے درد رفع ہو جاتا ہے باہ کو طاقت دیتی ہے پیاس زیادہ لگاتی ہے عظیم مصفات کے سستے کھولتی ہے منہ کو لعاب اور رال سے صاف کرتی ہے شہد کے ہمراہ قصبہ زہ کی پرانی خشونت کو دور کرتی ہے۔

خیار سبز۔ املتاس

گرمی، سردی اور تری میں معتدل ہے احشار کے درم میں مفید ہے خناق میں برگ مکور سبز کے پانی میں ملا کر اس کا غزارہ کیا جائے تو فائدہ ہو جاتا ہے جوڑوں کے درد نقرس، یرقان اور دردِ جگر میں اس کا لگانا مفید ہے ملین ہے جلعے ہوئے صفت اور بلغم کو بغیر کسی تکلیف کے خارج کر دیتا ہے اسی لیے حاملہ عورتوں کو بھی اس کا سہل دیا جاتا ہے۔

ذ

ذہب - سونا

معتدل اور لطیف ہے اس کا برادہ سودا کی مسہل دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے خفقان میں مفید ہے دل کو طاقت دیتا ہے منہ میں رکھنے سے بدبو دور کر دیتا ہے سرمہ کے طور پر آنکھ کو قوت دیتا ہے۔

غجیرا - سنجید

پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے میں خشک ہے اس کے خواص زعفران سے ملتے جلتے ہیں۔

غازلقون

پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہے تحلیل اور تقطیع کرتا ہے بلغم صفرالود سودا کا مسہل ہے ہر قسم کے سدے کھولتا ہے ملطف اور قابض ہے اعصاب کا مواد صاف کرتا ہے اور ام میں مفید ہے جوڑوں، عرق النساء، مرگی، دمہ اور یرقان کو فائدہ دیتا ہے سکبن کے ساتھ استعمال کرنے سے طحال میں مفید ہوتا ہے اس کی خوراک ۷ ماشہ مقرر کی گئی ہے۔ پیشاب اور حیض جاری کرتا ہے۔

غالیہ

ایک مرکب خوشبو کا نام ہے یہ سخت درموں کو نرم کرتی ہے اس کا سولگھنا مرگی کے مریض کو فائدہ دیتا ہے قوت عزیزیہ کو قوت دیتی ہے سردی کے درد سر میں مفید ہے شراب کے ہمراہ جلد نشہ لاتی ہے دل کو قوت دیتی ہے خفقان اور رحمہ کے درد کو دور کر دیتی ہے پیشاب اور حیض جاری کرتی ہے امتساق میں اس کے عمول سے فائدہ ہوتا ہے رحم کو رطوبات سے پاک کرتی ہے۔

باب سوم

ادویہ مرکبہ تعریف اور خصوصیات

دوائے مفرد سے کہا جائے گا جس میں اور کوئی دوا شامل نہ ہو اور مرکب دوا کی تعریف یہ ہے کہ اس میں دو یا دو سے زیادہ دوائیں ملائی گئی ہوں مگر جب تک مفرد دواؤں سے کار براری ہو اس وقت تک مرکب دواؤں کا استعمال مناسب نہیں بعض اوقات مرکب دواؤں کا استعمال ناگزیر ہو جاتا ہے دواؤں کو مرکب کرنے کی وجوہ مختلف ہیں کبھی کسی ایک دوا کی کیفیت کی اصلاح کے لیے اس میں ایک یا چند دوائیں ملائی جاتی ہیں یا دوا کی تیزی، ذائقہ اور پوکو درست اور خوشگوار کرنے کی غرض سے یا دوا کی قوت کو کمزور یا قوی کرنے کے لیے یا پھر اس بنا پر کسی دوا کو مرکب کیا جاتا ہے کہ اس کی قوت نفوذ کم ہو جائے اس مقصد کے لیے اس میں کوئی ایسی دوا ملائی جاتی ہے جو اس کے اثر کو دیر تک قائم رکھے یا اس وجہ سے دوا کو مرکب کیا جاتا ہے کہ دوا دیر میں نفوذ کرتی ہے چنانچہ اس میں کوئی ایسی دوا داخل کی جاتی ہے جو اس کو سریع نفوذ بنا دے یعنی اس کی تاثیر اور قوت کو جلد مقام مقصود تک پہنچا دے اس نوع کی دواؤں میں ترش کو بہت اہمیت حاصل ہے یا مطلق اثر پہنچانا مقصود ہو یا کسی خاص عضو میں اثر پہنچانے کی ضرورت ہو عام اس سے کہ کسی دوسرے عضو میں اثر پہنچے یا نہ پہنچے مثلاً مدرات جن کو مغلظ سفوفات میں ملا یا جاتا ہے یا کسی دوا

کے اثر کو کسی مخصوص عضو کے لیے خاص کر دے مرکب دوا اس خیال سے بھی دی جاتی ہے کہ مرکب مرض کا علاج کرنے کی ضرورت لاحق ہو جاتی ہے جیسے درم جو تفرق اتصال اور سور مزاج سے مرکب ہے اور دوائے مفرد مقدار کی زیادتی سے مرض کے مقابل ہوگی یا نہ ہوگی اگر ہوگی تو اس دوا کی قوت ضعیف ہوگی یا قوی اس لیے تبدیل کے خیال سے دوسری دوا کا ملانا ضروری ہو جاتا ہے یا اس دوا میں دو قوتیں ہونگی لیکن ایک قوت مرض کے مقابلہ میں قوی ہوگی یعنی اس دوا کا فعل مرض کے مقابلہ میں قوی ہوگا جس وقت دواؤں کو طایا جاتا ہے تو مفرد دوا سے ایک جدا گانہ مقصد ہوتا ہے اسی لیے مقدار خوراک مفرد دواؤں میں سے دوسری ادویہ کی مقدار کی طرح ہوگی اور ہر دوا کی مرض بھی دوسری دوا کے مطابق ہوگی اگر تمام ادویہ کی اعسراض مساوی ہوں تو ایک ایسا جزو وزن کا لیا جائے جو دواؤں کے عدد کے مناسب ہو یعنی دواؤں کے عدد دو ہوں تو نصف مقدار۔ اگر تین ہوں تو تہائی مقدار۔ اگر چار ہوں تو چوتھائی مقدار لی جائے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض مفردات بنیادی حیثیت کی ہوتی ہیں جیسے ایلیو اجویارچ فقیر این جزو اعظم اور بنیادی جزو کی حیثیت رکھتا ہے اگر اسے نکال دیا جائے تو فائدہ ناکل ہو جائے گا اگر تبدیل کر دیا جائے تو اثرات ناقص ہو جائیں گے اگر مرکب دوا کا درجہ معلو کرنا ہو کہ

مرکب دوا کا مزاج

گرم ہے یا سرد تو مفرد دواؤں کے گرم اور سرد اجزاء کو جمع کر لیا جائے پھر اس میں سے کم کو زیادہ میں سے گھٹایا جائے اور جو اکثر میں سے باقی رہے کھلے ہوئے دواؤں کے اعداد میں سے وہی مرکب کا درجہ سمجھا جائے یعنی باقی کو عدد ادویہ پر تقسیم کر دیا جائے جو حصہ ایک دوا کا آئے مرکب اسی درجہ کا گرم یا سرد ہوگا مثلاً مرکب دوا میں ایک دوا گرم ہے دوسرے درجہ کی اور دوسری دوا پہلے درجہ کی گرم ہے تو جو دوا پہلے درجہ میں گرم ہے اس میں دو جزو گرمی کے ہیں کیونکہ اس کے ایک گرم جزو کی تبدیل اس برودت لگدی ہے جو اس میں موجود تھی اس لیے وہ دوسرے جزو کی وجہ سے پہلے درجہ میں گرم ہوئی اور جو دوا دوسرے درجہ میں گرم ہے

اس میں تین جزو حرارت کے ہیں اور ایک جزو برودت کا ہے تو اجزائے ہارده سے دو جزو جمع کر لیے جائیں اور گرم اجزوں میں سے پانچ جزو جمع کر لیے جائیں اب اگر پانچ جزوں میں سے دو جزو نکال دئے جائیں تو تین جزو باقی رہیں گے اور تین کا آدھا ڈیڑھ جزو ہوتا ہے اس لیے مرکب ڈیڑھ درجہ میں گرم ہوگا اور اگر کوئی مرکب دو دوسرے درجہ کی گرم اور پینے درجہ کی سرد ہو تو سرد میں برودت کے دو جزو ہونگے۔ اور ایک جزو گرم ہوگا اور تین جزو گرم اور ایک جزو سرد ہوگا چنانچہ مرکب نصف درجہ اول میں گرم ہوگا اور اگر مرکب ہو گرم سے چوتھے درجہ میں اور سرد سے دوسرے درجہ میں اور معتدل سے اس لیے حار میں پانچ جزو گرم اور ایک جزو بارہ اور بارہ میں تین جزو سرد اور ایک جزو گرم۔ اور معتدل میں ایک جزو حار اور ایک جزو بارہ ہوگا اور جب زیادہ میں سے کم کو گھٹایا جائے گا تو باقی تیسرے حصہ کو لے لیا جائے گا اس طرح مرکب دو تہائی اول درجہ میں گرم ہوگا اسی پر رطوبت برودت پیوست کو قیاس کر لیا جائے مگر یہ قاعدہ اسی وقت درست ہوگا جب دواؤں کی مقداریں برابر ہوں گی اگر مقداریں مختلف ہوں تو زیادہ سے مساوی کم کے لیے لیا جائے گا مرکب کا درجہ معلوم ہونے پر مرکب میں باقی دوائیں مسلاتی جاتی چاہئیں اگر وہ دوا مرکب کے مساوی ہوں تو دیکھا جائے کہ ان دواؤں کا درجہ کیا ہے اگر باقی کم ہو تو مرکب میں سے برابر کم کے لیے لیا جائے اس کے بعد مرکب ثانی باقی کی نسبت پر غور کیا جائے اگر اس باقی کے برابر ہو تو زیادہ میں سے دو پیسز لی جائے جو کم کے برابر ہو یہاں تک کہ مرکب کیفیت میں ایک مقدار کے قریب آجائے۔

اس موقع پر صرف وہ دوائیں حوالہ قلم کی جا رہی ہیں جن کا ذکر قریب دینوں میں ملتا ہے کم استعمال میں آنے والی دواؤں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

۱۔ مغلی حلو۔ میٹھا جوشاندہ

عنا ب ہستیاں ہر ایک ۵ دانہ تخم خطمی خبازی گل بنفشہ کشمیری ہر ایک ۱۱ گرام اصل اسوس مقشر نیکو قوتہ ۵ گرام گل شیلو فرس ۳ عدد پر سیاوشاں ۷۷ گرام

سوف ۴ گرام۔

۲۔ مغلی منہج۔ جوشاندہ منہج

تخم کرنس، پادیمان، انیسون، اصل اسوس، نیکوفتہ ہر ایک ۴ گرام
گل بنفشہ کشمیری، تخم خطمی، خبازی ہر ایک ۱۱ ماشہ، پرسیاوشاں ۲۰ گرام
کبھی اس میں عود اسطوخودوس بھی شامل کر دیا جاتا ہے بشرطیکہ دماغی
اور عصبی بیماریاں بھی شامل ہوں۔

۳۔ نقوع صلو۔ میٹھا ضیساندہ

خوبانی، عناب، ولایتی، ۲ لوہنارا ہر ایک ۱۵ دانہ، گل نیلوفر ۳ عدد، گل بنفشہ
کشمیری ۱۴ گرام، عدس قشیری، کرنشک ہر ایک ۱۱ گرام، تخم کاسنی نیکوفتہ ۵ گرام
اگر صفرا کا غلبہ پایا جائے تو آلو بخارا ۵ دانہ کا مزید اضافہ کر کے ۲ دانے ڈالے
جائیں۔

۴۔ نقوع ماض۔ کھٹا ضیساندہ

خوبانی ۱۱ گرام ہر ایک ۱۵ دانہ، لوہنارا کلاں ۷ عدد، ملی ۳۵ گرام، گل نیلوفر ۳ عدد
گل بنفشہ کشمیری ۱۱ گرام دست آرہے ہوں تو ملی کی جگہ تخم ۱۱ شامل کیا جائے۔

۵۔ نقوع مسہل صفر

سارہ مکی بلیہ زرد گنگھل نکالا ہوا ہر ایک ۸ گرام، تخم کاسنی نیکوفتہ ۴ گرام،
دوائیں نقوع ماض میں شامل کر لیں اور مسہلہ تاثیر برہمانے کی غرض سے
گل بنفشہ کشمیری صفر اسلتا ۵۲ گرام، شکر ۶ گرام، شربت بنفشہ ۹ ملی لیٹر
ریوند چینی ۲ گرام، روغن بادام شیریں ۴ گرام، ترنجبین خراسانی یا شیر خشک ۱ گرام
کا اضافہ کر دیا جاتا ہے شیر خشک شامل کرنے کی صورت میں روغن بادام نہ ڈالا
جائے اس کی ضرورت نہیں رہتی۔

۷۔ مطبوخ خواکہ۔ میووں کا جوشاندہ

جس فتوح میں خوبانی شامل ہے اس میں ذیل کی دواؤں کا اضافہ کر لینے سے مطبوخ خواکہ ہو جاتا ہے۔ سپان ۲۰ دانہ بیلہ زرد کھنڈل دور کیا ہوا ۱۸ گرام، بیلہ سیاہ زرشک تخم خطمی ہر ایک ۱۳ گرام، بسفاج ۲۱ گرام۔

۷۔ مطبوخ افیمون

مطبوخ خواکہ میں ان دواؤں کا اضافہ کر لیا جائے افیمون ۱۳ گرام سے ۲۵ گرام تک بعض اوقات اس میں اسطوخودوس ۱۰ گرام بڑھا دیا جاتا ہے خاص طور پر اس وقت جب دماغی بیماریاں بھی موجود ہوں کبھی جھراڑنی نغسول لاجورد نغسول ہر ایک ۵ گرام گوگل اگر ام سقونیا ۱۰۲ اٹلی گرام بھی ملا لیتے ہیں اور گلاب کے تازہ پھول ۵ عدد بھی شامل کر لیے جاتے ہیں اور کبھی شکامی باد اور دہر ایک ۱۳ گرام چتر پھیرہ آملہ ہر ایک دس گرام بھی ملا لیتے ہیں۔

گرم مزاج والوں کو مفید ہے، شکر سرخ، قھوڑا سانگ یا بوجہ ارمنی حسب معمول جی بنا کر استعمال کرائیں

۸۔ فیتیلہ مسہلہ۔ شیا ف مسہل

یہ پیلے سے تیز ہے گل بنفشہ، سنائے کی ہر ایک ۳ گرام، سقونیا، بونہ ارمنی ہر ایک ۱۳ گرام، شکر سرخ یا شہد حسب ضرورت یعنی جتنے شہد میں دوائیں گوندھی جاسکیں۔

اور وہ فیتیلہ پر چھٹ جائیں۔
۱۰۔ حقنہ ملیئہ

ہسٹاں ۲۰ عدد سنائے کی گل بنفشہ کشمیری، تخم خطمی خبازی جو قحشر ہر ایک ۵ گرام، اصل اسوس قحشر ۵ گرام پاپڑی مک ۱۲ گرام دھلے ہوتے تو نکالیں ۲۵ گرام کبھی اس میں سقونیا ۱۳ گرام کا اضافہ کر لیا جاتا ہے بشرطیکہ بخار تیز نہ ہو۔

۱۱۔ حقنہ نمبر ۳

یہ پیسے سے تیز ہے آب برگ، جعفر ۱۹۴ گرام میں سنائے کی قنطاریوں ہر ایک

۲۱ گرام ڈال کر پکائیں اور چھان کر ملتا س ۵۲ گرام شامل کر لیں پھر روغن زیتون
۲۵ گرام شہد ۲۵ گرام سٹموتیا ایک گرام ملا کر حقہ کریں اس سے بھغم خارج ہو جاتا
ہے اور درد کمر میں قائم ہوتا ہے

۱۲ - حقہ نمبر - ۳

یہ پیپے حقہ سے ہلکا ہے آبِ چندر آتش جو ہر ایک ۱۵۰ ملی لٹر اس حقہ کو حقہ
ملینہ کی دوا میں شامل کر کے قوی کر لیا جاتا ہے اکثر اس کو گرم پانی ملا کر بنا لیا جاتا ہے
کبھی املا س کی جگہ غیرہ بنفشہ ملا لیا جاتا ہے۔

۱۳ - حقہ نمبر - ۴

قویج خاص طور پر قویج رچی میں مفید ہے پہلے حقہ ملینہ میں گل ہا بونہ کل لالہ الملک
سویا ہر ایک ۲۷ گرام تخم کرفس بلدیان ہر ایک ۱۱ گرام شامل کر کے حقہ کرتے ہیں۔

حصہ ہفتم

امراض خاصہ و عامہ

باب اول

وہ امراض جو مخصوص اعضا میں لاحق ہوتے ہیں

اس سلسلہ میں ہر عضو کی بیماریاں اور علامات قلم بند کی جاتی ہیں

گرم مزاج کی علامات

جلن لپے یعنی بے خوابی پریشانی، غصہ اور جلد جلد جوش میں آجانا جلدی اور سسلسل
باتیں کرنا آنکھوں کی سرخی سرد چیزوں سے آرام محسوس کرنا اور گرم چیزوں سے نقصان کا خیال

سرد مزاج کی علامات

سردی محسوس کرنا سستی کا پایا جانا قنور دماغ اذہن کا کند ہونا خیالات کی خرابی
آنکھوں اور پھر سے کی سفیدی گرم چیزوں کے فائدہ کا احساس اور گرم اشیاء سے نقصان کا خیال

ترمزاج کی علامات

کسل اور نیند کا غالب ہونا۔

خشک مزاج کی علامات

نفتوں کی خشکی نیند کی کمی سر میں تیل ملنے سے فائدہ کا احساس اور سر میں تیل کا جلدی سے ہندب ہو جانا مکمل چیزوں سے نقصان محسوس کرنا۔

مرکب مزاج کی علامات

مفرد مزاج کی دو علامتوں کے ملنے سے مرکب مزاج پہنچانا جا سکتا ہے اب تک جو علامات تحریر کی گئی ہیں وہ سادہ یعنی مزاج سازج کی تھیں اب مزاج مادی کی علامات لکھی جاتی ہیں۔

غلبہ صفرا علامات

بھاری پن جلن گرمی بیداری کی زیادتی چہرہ اور آنکھ کی زردی منہ اور ناک سے زرد رنگ کی رطوبت کا اخراج ذائقہ کی تلخی تھوک کی گرمی اور جلن۔

خون کے غلبہ کی علامات

بدن کا بھاری ہونا رنگوں کا پھول جانا اور ان کا تڑپنا چہرہ اور آنکھوں کی سرخی رنگوں کا ابھرنا نیند کی زیادتی۔

بلغم کے غالب آنے کی علامات

سر کی گرانی نیند کی زیادتی بدن کا سست اور ڈھیلا ہونا اور بیماری کا درجہ میں زائل ہونا۔

سودا کے غلیہ کی علامات

سر کا لٹکانا، زسوس، فکر کی خرابی، چہرہ اور آنکھوں کے رنگ کی سیاہی

صداع۔ درد سر

سور مزاج یا مادی تفرق اتصال یا سور مزاج اور تفرق اتصال جیسے ورم سور مزاج رطب میں مادے کی وجہ سے دور ہوا کرتا ہے مگر سور مزاج خشک میں درد نہیں ہوتا کیونکہ مادہ غلیظ ہوتا ہے اور مادہ جمع ہو جاتا ہے سور مزاج گرم اور سرد میں بھی درد کا احساس ہوتا ہے لیکن خدر یعنی سن پن کی وجہ سے درد کم ہوتا ہے بعض اوقات درد سر کے اسباب خارجی ہوتے ہیں مثلاً سر میں چوٹ لگنے سے سر پھٹ جانے یا گرم اور ٹھنڈی ہوا لگ جانے سے یا نشہ پینے، جماع کرنے یا سڑے ہوئے بخارات سے یا اس ہوا سے درد ہونے لگتا ہے جس میں مردوں کی سڑا ہند شامل ہو کہیں درد سر کا سبب بدلی ہوتا ہے چاہے اس میں مادے کی شرکت ہو یا نہ ہو جو درد تفرق اتصال کے باعث ہوتا ہے اس میں سر میں ملن موسوس ہوا کرتی ہے اور ایسا احساس ہوتا ہے جیسے سوئی یا کانٹا چبھ گیا ہو کھنچاؤٹ کا ہونا، خون کا بہنا اور کسی بیڑی سے کھینچنے سے موجود ہونا، درد سر بعض اوقات دماغ کے سڈے کی وجہ سے ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ کھنچاؤٹ ہوتی ہے اور مواد بند ہو جاتا ہے جس کو طبیعت دفع کر رہی تھی دماغ کی جس کا بڑھ جانا بھی درد سر پیدا کرنے کا سبب ہے اس صورت میں دماغ ضعیف ہوتا ہے اور درد معمولی سی وجہ سے بڑھ جاتا ہے مثلاً غذا کے بخارات سے جو عادتاً پیدا ہو کر اوپر چڑھتے ہیں بعض اوقات درد سر کی شکایت ریح اور بدن کے بخارات کی بنا پر پیدا ہوتی ہے اس حالت میں گردن کی رگیں پڑ ہو جاتی ہیں اور ان میں ابھار موسوس ہوتا ہے نیز پھر آتے ہیں دماغ میں کیڑوں کے پیدا ہونے سے جو درد سر لاحق ہوتا ہے اس میں دماغی رطوبت میں بدل ہو جاتی ہے اور حرکت کرنے سے درد بڑھ جاتا ہے، بھوک میں بھی درد میں اضافہ ہو جاتا ہے حد سے کی شرکت سے بھی درد سر ہو جاتا ہے اس صورت میں معدہ خراب ہوتا ہے تلی ہوتی ہے

بھوک کم ہو جاتی ہے، ہضم خراب اور ضعیف ہوتا ہے یا باطل ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا درد پہلے چند ایام ہوتا ہے پھر پورے سر میں ہونے لگتا ہے اور گدی تک پہنچ جاتا ہے۔ بھوک اور پیٹ بھرے ہونے کی حالت میں درد کا حال مختلف ہوا کرتا ہے درد سر صفراوی بھوک میں صفرا کے گرنے کی وجہ سے بڑھ جاتا ہے پیاس لگتی ہے ذائقہ کڑوا ہوتا ہے درد سر یلغی میں درد کھانے کے بعد ہوا کرتا ہے اس میں منہ سے رال بہتی ہے پیاس کم لگتی ہے اکثر کھانے کے بعد درد میں سکون ہو جاتا ہے کبھی درد سر معدے کی شرکت سے ہوا کرتا ہے اگر یہ یلغی ہوتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خراب بخارات دماغ میں بند ہو جاتے ہیں درد جگر کی مشارکت سے بھی ہوا کرتا ہے۔ اس قسم کا درد دائیں طرف کو مائل ہوتا ہے جب تلی کی خرابی سے درد سر کی شکایت ہوتی ہے تو درد کا میلان بائیں جانب کو ہوا کرتا ہے گردوں کی شرکت سے جو درد سر لاحق ہوتا ہے وہ پشت کی جانب مائل رہتا ہے درد سرماتی اگلی طرف کو مائل ہوتا ہے کبھی درد سر میں رحم کی شرکت ہوتی ہے اسی طرح حوض کے بند ہو جانے سے درد سر ہونے لگتا ہے اور اسقاط تیز دلات بھی درد سر کا سبب ہے اس حالت میں رحم میں پہلے سے کوئی خرابی موجود ہوتی ہے بخار سے جو درد سر ہوتا ہے وہ بخار کی زیادتی کے وقت بڑھ جاتا ہے اور بخار کم ہو جانے پر درد میں کمی ہو جاتی ہے اگر بحران کی وجہ سے درد سر کی شکایت ہوئی ہے تو تحریک اخلاط کی وجہ سے بحران کے دن ہوا کرتا ہے اور جب اخلاط میں تحریک باقی نہیں رہتی تو درد رفع ہو جاتا ہے۔

علاج

درد سر کے ساتھ کھانسی بھی ہو تو میٹھی دوائیں دینی چاہئیں قبض رفع کرنے کی غرض سے تلین دینی ضروری ہے اگر استفراغ کرانا ہو تو ضحیح ضحیح اور تلین طبیعت کے بعد کرانا چاہئے اور درد سر کے ساتھ کسی دوسرے عضو میں بھی درد پایا جائے تو پہلے اس عضو کا علاج ضروری ہے کیونکہ کسی دوسرے عضو میں درد کی حالت میں سر کا درد بڑھ جاتا ہے درد سر کے ساتھ نزلہ کی شکایت ہو تو مرغیات اور

تیلوں کا استعمال نہ کریں بلکہ ان دواؤں سے اسہال اور تلمین طبیعت نیز تسہیل مزاج کی کوشش کریں جو اس مزاج کے خلاف ہوں اور سر کو طاقت پہنچائیں درد سر میں آرام اور سکون مفید ہے یا توں اور حرکت کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے طبیعت کا نرم کرنا اور ہاتھ پاؤں کا دیا نائیز ہاتھوں اور پیروں کو گرم پانی میں ڈالنا فائدہ مند ہے اسی طرح کھجورے کی کھال سے بنائی ہوئی ٹوپی کا استعمال یا نفاصہ مفید ہے جو شخص اس قسم کی ٹوپی پہنتا ہے اس کو درد سر کا عارضہ نہیں ہوا کرتا ہے گرم درد سر کا علاج یہ ہے کہ آلو بخارے اٹلی یا لیو کا شربت پلا یا جائے شربت نیلو فر یا شربت بنفشہ بھی اس کے ساتھ دیا جاسکتا ہے قبض کی صورت میں اسبغول، شربت آلو بخارا کے ہمراہ دیں دست آرہے ہوں تو شربت خشکاش پلائیں غذائیں شور پر، اناردانہ یا آلو بخارا یا اٹلی یا پالک، خبازی اور چولائی کا ساگ دیا جائے چاہے سادہ دیا جائے یا ترش کر کے کھانسی نہ ہو تو عرق یا عوزہ خرما سے ترش کر سکتے ہیں بعض اوقات بخار نہ ہونے کی صورت میں کمزوری کے عالم میں یہی غذائیں مرغ کے چوزوں، بیڑیا بکری کے گوشت کے ساتھ دیں۔

خما۔ زرد روجند سفید، سرکہ یا برگ تلی میں پیس کر پیشانی پر لگائیں بغیر سرکہ کی آمیزش کے بھی لگایا جاسکتا ہے۔

دیگر

آرد جو گل بنفشہ کشمیری دونوں کو باریک پیش کر اسبغول کا لعاب گلاب میں نکال لیں اور اس میں دوا میں ملا کر پیشانی پر لگائیں بعض اوقات تخم بزر کے نیے اس میں پوست خشکاش شامل کر لیتے ہیں زیادہ تخم بزر کی ضرورت ہو تو تخم بھنگ کا اضافہ کر لیا جائے اور بہت زیادہ تخم بزر کار ہو تو افیون شامل کر لیں مگر اس کی اصلاح کے لیے زعفران شامل کرنا ضروری ہے۔

دیگر

قرص شلتک کو گلاب میں مل کر کے پیشانی پر لگانے سے درد سر میں سکون ہو جاتا ہے اور نیند بھی آجاتی ہے۔

بھارہ۔ گل بنفشہ، گل نیلوفر، خمازی پوست خشکش جو مقشر جوش دے کر
بھارہ میں اور پھوک پیشانی پر لگائیں۔

مشمومات - سوگھنے کی دوائیں

تیز قسم کا کلاب، عرق بیدمشک ساہ عرق نیلوفر سرکہ کے ہمراہ یا بغیر سرکہ کے
سنگائیں بند نہ آتی ہو تو روغن بنفشہ روغن نیلوفر روغن کاہو سنگائیں کبھی
تائیر میں امٹاڈ کرنے کی غرض سے اس میں ایون اور زعفران شامل کر دیتے ہیں
نیز گل نیلوفر، گل بنفشہ خمازی، عرق بیدمشک، برگ خمازی اور گل بیدساہ بھی
ڈال دیتے ہیں جہاں مریض کو رکھا گیا ہو وہاں خاروں سے چھڑکا دیکھا جائے اور
مریض کو پانی کے قریب بٹائیں خصوصاً بہتے ہوئے پانی کے کنارے کا خور کا سنگھانا
دردر صفراوی اور دردر دموی میں مفید ہے۔

سرد دردر میں شربت اسطوخودس تنہا یا شربت لیمو کے ہمراہ پلانا چاہتے
پیاس کا غلبہ ہو تو گرم پانی یا مطبوخ شیریں کے ساتھ یا منضج شیریں یا عمدہ گلقد
یا گرم یا خمیرہ بنفشہ کے ہمراہ دیں یا اسطوخودس اصل اسوس مقشر اور برتانا
یا عرق اصل اسوس فکھر اور گلقد کے ساتھ دیا جائے غذا میں مرغی کے انڈے کی
نیم بوتل زردی یا ہلون یا شہد یا مرغ کے چوزے کا شور پ دھنا ڈال کر دیں۔

مقامی دوائیں

روغن سوسن یا روغن چنبیلی یا تیل میں غیر یا لادن ملا کر سر بہ لگائیں یا
لوگ کو روغن چنبیلی میں پیس کر لگانا چاہئے
سینک - جھوسی اور تنک سے سینک کریں یا صوف جھوسی یا گرم کپڑے سے سینک
کر لی چاہئے۔

خماڈ نظمی تخم اسس ذرا سا زعفران ایوا اور کنوہ پیس کر پیشانی پر لگانا مفید ہے
بعض اوقات اس نسخہ میں خضیر بڑا عا دیا جاتا ہے کبھی سن کرنے والی دوائیوں کی
صورت ہوتی ہے مثلاً پوست خشکش اس مقصد کے لیے ان دوائیوں میں لایون

بڑھادی جاتی ہے۔

نفلول۔ بابونہ ناخونہ خطمی، مرزنجوش، برگ اشترغار، زنبق، فارسی، اسطوخودوس
سب کو پانی میں پکا کر ڈھال کریں اور اس سے بھپا رہ لیں اس کا پھوک کا پیشانی پر
لیپ کر دیں بعض اوقات تھذیر کے لیے اس میں پوست خشک خش بڑھادیا جاتا ہے
مشک خالص، زعفران، عنبر غالیہ، عود سب ملا کر یا ان میں سے کوئی دو الگ الگ
سنگھائیں۔ برگ لوہنگ، برگ ترنج، برگ ریحان سنگھائیں بعض اوقات اس میں فیون
یا خرفیون اور مشک زعفران ملا تے ہیں

درد سر یا بس میں گلاب اور شکر یا شربت نیلو فر، تنبا یا لعاب اسبغول یا مار
الشیع کے ہمراہ شکر کے ہمراہ دیتے ہیں یا اسبغول گلاب کے ہمراہ دیا جائے عند میں
بجری کا شوربہ یا بھیڑی کا گوشت یا مرغ فرہ یا تھیر کا گوشت کھلائیں یا وہ گوشت
دیں جس کو اتار دینے میں پکا یا گیا ہو نہری ٹھیلی یا مرغی کے نیمشت اندسے کی زردی یا
پالک خبازی یا سوتیاں روغن ہادام شیریں کے ساتھ کھلائیں۔

مقامی دوائیں

روغن بنفشہ، روغن نیلو فر، روغن کدو، تنبا یا سب کو ملا کر گلاب تند عرق کھیرا
عرق بید سادہ میں ملا کر لگائیں کبھی سر پر یہ لیپ لگا یا جاتا ہے کدو یا کھیرے کے
ٹکڑوں کو لیپ کے طور پر لگائیں بشرطیکہ درد سر کے ساتھ حرارت بھی ہو نیم گرم دودھ
کا ڈھال بھی مفید ہوتا ہے مگر ڈھال سے پہلے سر منڈا لیا جاتا ہے۔

نفلول۔ خبازی بنفشہ جو سب کو پانی میں پکا کر روغن بنفشہ ملائیں اور نیم گرم
ڈھال کریں۔ روغن بنفشہ کان میں چٹکائیں اور ناک میں بھی سٹکیں روغن ہادام
سنگھائیں اور مریض کے قریب فوارے رکھیں۔

صداع رطب (تر)، پہلے رطوبت کا اخراج کریں اور دماغ کی تقویت کا خیال
رکھیں بخارات کے راستے بند کر دیں سر ہر گرم ناک سے سینک کریں بشرط
اسطوخودوس بھی فائدہ دیتا ہے۔

درد سر مادی دومی میں فصد کرنی چاہئے اور مزاج کی تعدیل کا خیال رکھیں

اس مقصد کے لیے وہ چیزیں استعمال کرنی چاہئیں جو معدلات میں لکھی جا چکی ہیں۔ غیر دہوی میں منضج ملائیں تاکہ مادہ پک جائے صفراوی میں مادے کو آتش جو اور شکر سے پکائیں اور جو شربت درد سرد میں لکھے جا چکے ہیں منضج کے لیے ان کو استعمال کریں غذائیں وہ چیزیں دینی چاہئیں جو درد سرد گرم میں لکھی جا چکی ہیں اس کے بعد استفراغ کریں اس غرض کے لیے مطبوخ فواکھات پلائیں یا قوی فیضانہ دیں یا لوق الملتاس استعمال کریں یا آب آمار میں انار کا زرد چھلکا جو انار میں ہوتا ہے بھگو کر یا جوش دے کر پلائیں یا بلبلہ زرد بلبلہ کابلی نیم کوفتہ ہر ایک ۷۰ گرام ریونڈینی ۷۰ گرام پکا کر پلائیں یا تینوں دوا میں ہر ایک ۱۰ گرام پیس کر کھلائیں مگر درد سفیدی میں مادے کو شربتوں سے پکائیں اور وہ غذائیں کھلائیں جو درد سرد میں لکھی جا چکی ہیں اس کے بعد حب ایارج اور حب قوقایا ایارج کو غازی یا اینٹھا اطریفل صفیہ سے تھقیہ کریں اطریفل صفیہ کو قوی کرنے کی غرض سے ایارج کو اسطو خود دوس میں ملا کر دیں درد سرد دہوی میں ان چیزوں کا منضج دیں جو درد سرد میں لکھی جا چکی ہیں اس کے بعد انتمون کے جوشاندے یا حب انتمون سے تھقیہ کریں یا انتمون ۲۱ ماش کو بھیر کے ایک پیالہ دودھ کے ہمراہ شکر ملا کر دیں اگر گر جانے چوٹ لگنے کی وجہ سے ہوا ہو تو تلمین دیں قبض نہ رہنے دیں بخارات کو روکنے کی کوشش کریں مریض میں طاقت ہو تو ضد کریں ہاتھ پاؤں باندھیں اور سر پر روغن گلنیم گرم لگائیں گرم یا ٹھنڈی ہواؤں کے نتیجہ میں درد لاحق ہوا ہو تو ہوا تبدیل کرائیں اور دماغ کی تعدیل کریں اس مقصد کے لیے وہ چیزیں کام میں لائیں جو پہلے بیان ہو چکی ہیں درد سرد کی وجہ خاری یعنی نشہ ہو تو سر پر روغن گلنیم کی مالش کریں تلمین دیں اور شربت خانی اور شربت لیموں اور شربت انار شیریں کے استعمال سے انجرات کو روکیں انار یا پالک کا ساگ کھلائیں مگر بیو ڈال کر کھلانا چاہئے یا ساق اور غورد سے صفا کر کے دیں اس کے بعد تمام کرائیں اور سرد در دیں جو نظبول کھا گیا ہے اس کا استعمال مفید ہے سر پر روغن بابونہ طیس مریض کو سلانے کی پوری کوشش کریں۔ جماع کی کثرت کے باعث درد سرد کی شکایت ہوتی ہے تو اس کو علاج درد سرد سے اس کے اصول پر کرنا چاہئے لیکن اس کی قوت کا موازنہ ہونی ہے نہ نہ۔ جب بخارات

کی وجہ سے درد سر پیدا ہو جائے تو ان دواؤں کو استعمال کرنا چاہئے جو پہلے لکھی جاچکی ہیں تفرق اتصال سبب مرض ہو تو وہ تداہیر کریں جو جراحت میں کی جاتی ہیں درد سر کا باعث سدہ ہو تو مادے کو دفع کرنے پر توجہ کریں اس مقصد کے لیے حب ایاج وغیرہ کا استعمال مناسب ہے سبب نروری پاؤں کر سدہ کھولنے کی کوشش کریں نرگس اور کلونجی بریاں سنگھائیں دماغی حس درد سر کا سبب ہو تو غلیظ غذا میں کھلائیں مثلاً حریرہ سری پائے وغیرہ اور محذرات بھی استعمال کرائیں جیسے حس اور خشیش اگر ضعیف دماغ باعث درد سر ہو تو دماغ کی تقویت کریں اور لوئنگ باریک کر کے سر پر چھڑک دیں دماغ کی قوت کا بحال میں خیال رکھیں بدنی بخارات سے درد سر کی شکایت ہو جانے پر بخارات کے مادے کا تھقہ کریں تعدیل اور تقویت دماغ کی طرف پوری توجہ کریں تلمین دیں ہاتھ پاؤں بانڈھیں اور بخارات دفع کرنے کی غرض سے خشک دھنیا اور شکر بہی 'سیب' ناشپاتی، زعفران سماق، اسبغول شکر کے ساتھ اور غذا کے بعد ان چیزوں میں سے کوئی چیز کھائیں کھانے میں دھنیا زیادہ ڈالنا چاہئے اگر کیتروں کی وجہ سے درد سر ہو تو دماغ سے بھغم خارج کریں اس مقصد کے لیے حب ایاج اور ایارج نوفازیاء استعمال کریں اس کے بعد آب برگ شفتالو یا اقلایا ایلو اسکین میں ملا کر باک میں ڈالتے ہیں اور جو دوائیں پیٹ کے کیتروں کے بیان میں لکھی جاچکی ہیں ان کا استعمال کریں درد سر میں معدے کی شرکت پائی جائے تو معدہ اور دماغ کا تھقہ کریں اس مقصد کے لیے اطر فیض صفا استعمال کریں اور مقویات بھی دیں جیسے ایارج فقرا وغیرہ بخارات کو روکنے والی دوائیں بھی استعمال کرنی چاہئیں اگر درد سر صفا رومی میں معدے کی شرکت ثابت ہو تو ضیاندہ خامض، شربت املی، شربت آلو بالباب اسبغول میں ان سے فائدہ ہو جاتا ہے سبب سے قے کرانا بھی مفید ہے خاص طور پر سگی کی حالت میں درد سر خواہ کسی قسم کا ہو دماغ کی تقویت کا علاج میں ضرور لحاظ رکھنا چاہئے بخار کے باعث درد سر عارض ہو جائے تو اس کا علاج درد سر مار کے اصول پر کرنا چاہئے اگر درد بہت شدید ہو تو گلاب تند عرق بید سادہ روغن بنفشہ روغن نیلو فر آب آس اور آب خبازی میں سے کسی چیز کا یا سب کا استعمال کریں۔

بیضہ اور خوردہ

پرانے درد سر کو کہتے ہیں جو بروقت میجان میں آتا ہے مریض کو یوں لگتا اور روشنی کی طرف دیکھنا ناگوار ہوتا ہے یا اس کا سبب درم یا وہ جدم خلیط ہے جس کے ساتھ ضعف دماغ بھی ہوتا ہے یا دماغ کی حس بڑھ جانے سے یہ شکایت ہوا کرتی ہے اگر سیب کا نشہ سر کے اندر ہوگا تو درد محسوس ہوگا اور آنکھ کی طرف بڑھتا جائے گا اور آنکھ کی جڑ تک پہنچ جائے گا اگر سیب کا نشہ سر کے باہر ہوتا ہے تو درد خارج دماغ میں محسوس ہوا کرتا ہے اور سر کو چھونے ہی درد ہونے لگتا ہے یہ درد اکثر پرانی سردی کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اگر گرمی کی وجہ سے ہوتا ہے تو بھی سردی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اس کا علاج درد سرد اور لغنی کی طرح کرنا چاہئے تھذیر کی زیادہ ضرورت ہوا کرتی ہے سر منڈانے کے بعد سر پر سنگ بصری اور نظروں کی مالش کرنی چاہئے اس کے بعد سر پر مہندی لگائیں۔

شقیقہ - آدھے سر کا درد

یہ بیضہ کی طرح ہوتا ہے لیکن شقیقہ سر کی نصف شق کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے اس کا علاج بیضہ ہی کی طرح کرنا چاہئے۔

سرسام

قرائنطس کو کہتے ہیں اور قرائنطس گرم قسم کا درم ہے جو خون یا صفرا سے اور دماغ کے ان پردوں میں سے ایک میں ہوتا ہے جو دماغ کے اندر ہوتے ہیں اکثر مقدم دماغ یا اوسط دماغ میں ہوا کرتا ہے بعض اوقات سرسام خاص دماغ کے درم کو کہا جاتا ہے کبھی درم پورے دماغ میں ہو جاتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ سر میں درد اور بھاری پن ہوتا ہے نپے چینی رہتی ہے پیشاب پتلا ہوتا ہے اگر پیشاب پانی کی طرح رقیق ہو تو یہ موت کی علامت ہے نبض منشاریت اور نوجیت کے درمیان چلا کرتی ہے نوجی نبض اکثر دماغی بیماریوں میں اور نبض

منشاری اکثر حجاب کے امراض میں چلنے لگتی ہے زبان کارنگ پہلے سیاہ ہوتا ہے پھر زرد اس کے بعد سرخ ہو جاتا ہے پیشاب بغیر ارادے کے بوند بوند ٹپکتا رہتا ہے مریض کسی کو پہچان نہیں سکتا اور صفراوی بخار میں جب پیشاب کی رقت کے ساتھ بخار اور سر میں درد نیز گرانی ہو اور نکسیر آئے تو سمجھنا چاہئے کہ سرسام ہونے والا ہے سرسام دموی میں ذہن میں اختلاط ہوتا ہے زبان سرخ ہو جاتی ہے اور چہرہ کارنگ بھی سرخ ہوتا ہے آنکھیں ابل آتی ہیں گیس نایاں ہو جاتی ہیں، نکسیر بھوٹی ہے، آنسو بہتے ہیں مریض کو خوب ہنسی آتی ہے سرسام صفراوی میں جوئی کیفیت ہو جاتی ہے نیند نہیں آیا کرتی، مریض اپنے تار کو دلتا ہے اور تیزی ظاہر کرتا ہے، حرارت ہوتی ہے۔ مریض کے افعال دردوں کے ہو جاتے ہیں۔ چہرے، زبان اور آنکھوں کارنگ زرد ہو جاتا ہے کچھناوٹ ہوتی ہے، سر میں شدید درد ہوتا ہے لیکن گرمی کم ہوتی ہے اس کا علاج صفراوی بخار اور گرم درد سر کی طرح کرنا چاہئے مریض کے قریب نورس رکھے جائیں اور حقنوں اور شاخوں کے ذریعہ مواد کو نیچے کی طرف جذب کرنا چاہئے ہاتھ پاؤں باندھیں اور ان کی مالش کریں۔

یشتر غش

اس کے لفظی معنی بھول کے ہیں اس میں نسیان لازمی طور پر ہوتا ہے اسی لیے اس بیماری کا یہ نام رکھا گیا ہے یہ ایک نوع کا درم ہے جو بلغم کے سر جانے سے روح کے راستوں اور دماغ میں پیدا ہوتا ہے بعض اوقات درم دماغی پردوں اور خاص دماغ میں ہوتا ہے اس کا سبب یسدر بلغم ہے جو دماغ کے پردوں میں حجاب کی سختی کے باعث فاسد ہو جاتا ہے اس میں بخار کار اور درد سر بھی ہوتا ہے سانس کم چلتا ہے، منہ میں لعاب کی زیادتی ہوتی ہے۔ بھول نیند اور کسل کا غلبہ ہوتا ہے یہاں تک کہ مریض آنکھ بھی نہیں کھول سکتا۔ جڑوں میں حرکت نہیں ہو کرتی زبان سفید ہوتی ہے نبض عظیم اور توجی ملتی ہے جب سر میں بھاری پن کسل کے ساتھ محسوس ہو تو سمجھ لیا جائے کہ سر ساکنے والا ہے

علاج شروع میں خفیف حصوں سے کیا جائے پھر درمیانی درجہ کے حصے استعمال کیے جائیں اس کے بعد اور تیز حصے لگائیں بلغم کا اخراج کریں تمام تداہیر صداع بلغمی کی طرح کرنی چاہئیں لیکن تسخین نہیں کرنی چاہئے بخار کی صورت میں ہاتھ پاؤں باندھ دیں اور ان کی مالش بھی کریں۔

سبات سہری

اس دماغی درم کو کہتے ہیں جو بلغم اور صفرا کی آمیزش سے ہوا کرتا ہے۔ اس میں سرسام گرم اور سرد کی ملی جلی علامات پائی جاتا کرتی ہیں بعض اوقات بلغم غالب ہوتا ہے اس صورت میں بلغم کی علامات کا غلبہ ہوتا ہے اس وقت اس کا نام سبات سہری ہوتا ہے اور جب صفرا غالب ہوتا ہے اور اس کی علامات زیادہ ہوتی ہیں تو اسے ہر سباتی سے موسوم کیا جاتا ہے اس کا علاج قرانیطس اور لیشرفس کا مرکب کر کے کرنا چاہئے

رعونہ اور حمق

اس بیماری میں آدمی کی فکر ناقص ہو جاتی ہے اس کی علامات میں خارجی یا مادی سردی یا خشکی ہے۔ علاج یہ ہے کہ دماغ کی تبدیل یا تھقیہ کیا جائے غذا کم لطیف اور گرم دیں اطریفل صغیر اور لمبلہ مرئی مفید ہوتے ہیں معجون فلاسفہ اور معجون بلادربہت اچھی ثابت ہوتی ہے لیکن معجون فلاسفہ زیادہ گرم ہے اس بیماری کی عمدہ دو اکندر شکر اور سونٹھ ہے علم صنعت اور خاص طور پر علوم عقلیہ میں غور و فکر کا مشورہ دیں علوم عقلیہ فیصلے کرنے سے ذہن تیز ہو جاتا ہے۔

نیسان - بھول

اس میں قوت حافظہ ناقص یا باطل ہو جاتی ہے اس کے اسباب میں خارجی یا مادی سردی شامل ہے سبب کی پہچان بہ آسانی علامات سے ہو جاتی ہے اگر خشکی سے ہوتا ہے تو سابقہ حالات یاد رہتے ہیں مگر کوئی موجودہ واقعہ حافظہ

میں محفوظ نہیں رہا کرتا جب یہ شکایت رطوبت کے باعث ہوتی ہے تو وقتی واقعات اور حالات یاد رہے گذشتہ واقعات یاد نہیں رہا کرتے اس کا علاج حق کے اصول پر کرنا چاہئے۔

مانینا

یعنی خون سہمی یہ اس سودا سے ہوا کرتا ہے جو صفرا یا خون کے جلنے سے بنا ہو اس میں بے پنی بہت ہوتی ہے مریض اچھلتا کودتا ہے سکون سے کم رہتا ہے برد و اور خشکی کے علامات کم ہوتے ہیں جب مرض کا سبب وہ سودا ہو جو صفرا سے بنا ہے تو اس کا ساکن کرنا ممکن ہے اور جو مانینا سودا کے اقراق سے لاحق ہوتا ہے اس میں خشکی زیادہ ہوتی ہے جس وقت مریض سے گفتگو کی جاتی ہے تو وہ غافل ہوتا ہے۔ جس وقت جوش میں آتا ہے تو اس کا ساکن امکان میں نہیں رہتا اس مرض کو جلد آرام ہو جاتا ہے۔

دائر الکلب

یہ مانینا ہی کی ایک قسم ہے لیکن اس میں مریض مل جل کر رہتا ہے اسے ہنسی کم آتی ہے یہ قسم دموی کے قریب ہے اسی وجہ سے اس میں ویسی ملن اور بد خلقی نہیں ہوا کرتی جیسی مانینا میں ہوتی ہے یہ کابوس کا سبب ہے اس میں دماغ میں گرمی ہوتی ہے اور خون کا امتلا پایا جاتا ہے مریض کے تلوے سرخ ہوتے ہیں اور عورت کی چھاتیوں میں خون بند ہو جاتا ہے اس کا علاج بالکل مانیخولیا کی طرح کرنا چاہئے مگر اس میں تریبہ اور ترطیب زیادہ مطلوب ہوتی ہے بعض اوقات مانینا کے مریض کو زود کوب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اسے قید بھی کر دیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ اپنی حرکات سے باز آ جاتا ہے اس کا بہتر اور قوی علاج یہ ہے کہ پونے دو ماشہ اقیمنون مارا شعیر میں ملا کر پلا دیا جائے خاص طور پر قوت کے اکتلاط اور تباہی کے وقت اس کے ایک ہی بار پلانے سے آرام ہو جاتا ہے کبھی چند بار پلانے کی ضرورت بھی پڑ جاتی ہے

مانیخولیا

اس کو انگریزی میں لکلویا کہتے ہیں اس میں

خیالات اور افکار پریشان اور پراگندہ ہو جاتے ہیں شروع میں مریض کو جلدی سے غصہ آجاتا ہے اور وہ تنہائی پسند ہو جاتا ہے ان چیزوں سے ڈرنے لگتا ہے جن سے عام آدمیوں کو ڈر نہیں لگا کرتا جب بیماری جڑ پکڑ لیتی ہے تو یہ عوارض قوی ہو جاتے ہیں یہ بیماری اکثر اس شخص کو ہوا کرتی ہے جس کا دل گرم ہو سینہ اور سارے بدن پر بال کثرت سے ہوں اور دماغ رطب ہو ہونٹ موٹے ہوں اور زبان سے "رہ" کا لفظ صاف نہ نکلتا ہو مردوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے اس کی تین قسمیں کی گئی ہیں۔

۱- جس کا سبب خاص دماغ میں ہو اور مریض کو نیند نہ آئے وہ ذہن کی طرف زیادہ دیکھتا رہے جسم پر سودا کی علامات نہ ہوں صرف چہرہ اور آنکھوں کا رنگ سیاہ ہو یہ قسم مایٹولیا کی اور اقسام سے خراب سمجھی جاتی ہے۔

۲- اس میں مرض کا سبب سودا ہوتا ہے اور سودا کی علامات سارے بدن پر نمایاں ہوتی ہیں اس قسم کو بہتہ سمجھا جاتا ہے۔

۳- یہ قسم مرق کی شرکت سے ہوا کرتی ہے اسی لیے اس کا نام مایٹولیا سے مرقی رکھا گیا ہے اس کا سبب بگڑی زیادہ گرمی ہے اس کی وجہ سے خون جل کر سودا بن جاتا ہے اور پھر طحال میں پنا جاتا ہے اور طحال اسی سودا کی وجہ سے فم معدہ کو گھیر لیتی ہے یہی وجہ ہے کہ فم معدہ پر طعن اور سوزش ہوا کرتی ہے اور غذا کی خواہش بڑھ جاتی ہے کھٹی سوداوی تھے آتی ہے ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے کیونکہ سودا فم معدہ کو نقصان پہنچاتا ہے ہاضمہ کی کمزوری سے ریاح زیادہ پیدا ہوتے ہیں پیٹ پھولتا ہے لعاب دہن کی کثرت ہوتی ہے تقاربت کی خواہش بڑھ جاتی ہے کیونکہ نفع زیادہ ہوتا ہے آنکھوں میں سوداوی بخارات کی وجہ سے خشونت ہوتی ہے۔ پلکیں بوجھل ہو جاتی ہیں نفع رہتا ہے فم معدہ میں درد ہوتا ہے مرق میں بھی درد کا احساس ہوا کرتا ہے پہلی دو قسموں کا سبب اگر سور مزاج سوداوی سرد و خشک ہوگا تو روح کو پریشان کرے گا سودا طبعی ہوگا یا صفر سے بنا ہوگا تو جنون بے حیاتی اور حیرت زیادہ ہوگی اگر مایٹولیا کا سبب سودا ہوگا تو مریض کینہ ور ہوگا پر سکون مگر رنجیدہ رہے گا خیالات خراب ہوں گے مایٹولیا سے دموی میں مریض کو ہنس،

آتی ہے اور وہ خوش ہوتا ہے یہ مرض دل کی شرکت کے بغیر بہت کم ہوا کرتا ہے۔ علاج اگر سارے بدن میں سودا ہو تو فصد کرنی چاہئے ویسے فصد اس کی تمام مقدار میں مفید اور جائز ہے وہ مار الشعیر جس میں پالک اور دھنیا ڈالا گیا ہو پینے کی سب چیزوں سے اچھی اور مفید ہوتی ہے سادہ آش جو بھی شکر ڈال کر دی جا سکتی ہے جلاب گلاب یا عرق کاوزباں کے ساتھ شکر ڈال کر دیں تخم ریحان یا شربت سیب عرق کاوزباں کے ساتھ دینے سے فائدہ ہوتا ہے غذا میں شوربہ پالک اور دلیہ دیا جاتا ہے اگر ہضم ہو جائیں تو سویاں کھلائیں اگر سودا صفرا سے بنا ہو تو شکر نشاستہ اور روغن بادام شیریں سے علوا ہنا کر کھلائیں خشکاش اور قرظ سیاہ پانی میں جگنو کر یا شیرہ نکال کر چلائیں میووں میں کھیر انگور کی انار خرنبوزہ آلو بنارا کشمش سیب اور ناشپاتی کا دینا مفید ہے روغن بنفشہ روغن بادام اور روغن کدو سرپرطیں خاص طور پر پہلی قسم میں انہیں تیلوں میں سے کسی تیل کی رقم معدد پر ہاش کریں مانجویائے مرقی میں روغن گل روغن سنبل روغن مصطلک نیم گرم ماسٹ کریں گیہوں کی بھوسی کو گرم کر کے اس سے سینک کرنی چاہئے بابوزہ، مانجوزہ، برگ اترج کو پانی میں پکا کر اس سے نطول کریں اسی ڈھال سے ریاح تحلیل ہو جاتے ہیں جگر پر سردی پہنچانے کی غرض سے گلاب صندل اور کاخوردیاجی لگائیں جو کا آٹا اور صندل گلاب میں چیس کر اس کا لیب کریں شہاف اور حقہ سے تلمین کریں اس مقصد کے لیے مفر املتاں بھی روغن بادام شیریں کے ساتھ پی سکتے ہیں شوربوں کو بکثت پینے سے بھی طبیعت نرم ہو کر اجابت ہو جاتی ہے عام کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے خاص طور پر مانجویائے مرقی میں وقتاً فوقتاً استقراغ بھی کرانا چاہئے خوا کر کا جو شاندر یا اقیٹیوں یا جب اقیٹیوں سے استقراغ کرنا بہتر ہے اس مقصد کے لیے اقیٹیوں ۱۸ ماشہ تازہ رودھ اور شکر کے ساتھ دینا چاہئے۔ سفوف سودا دہنین کے ہمراہ دینا بھی مفید ہے اظیفیل صفرا اقیٹیوں میں ملا کر دینا چاہئے خاص طور پر گرمیوں کے آغاز میں استقراغ کے بعد چند روز تک راحت دینا مناسب ہے اور استقراغ کے بعد مفرحات یا قویہ کھلائیں اور سنجیدہ میا دار آدمی کی صحبت میں مریض کو رکھیں تاکہ برے خیالات کی اصلاح ہوتی رہے فکر سے عقلندوں کو یہ

بیماری اکثر ہوا کرتی ہے اس کا دورہ زمین کے موسم میں ہوا کرتا ہے کیونکہ اس موسم میں سودا حرکت میں آتا ہے اور خریف میں فصل کی خرابی نیز سودا کی زیادتی کے باعث ہوا کرتا ہے مایخو لیا کی ایک قسم کو قطرب کہتے ہیں قطرب پانی کا ایک جانور ہے جو ہر لمحہ ڈبکیاں لگاتا رہتا ہے اور طرح طرح کی حرکتیں کیا کرتا ہے۔ ہندی میں اس کو پیرکوا کہا جاتا ہے اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے جسامت میں مکھی سے برابر ہوتا ہے۔

اس کا مریض آدمیوں سے بھاگتا ہے اور انفرادیت پسند ہو جاتا ہے۔ قبرستانوں میں رہنا اس کو بھاتا ہے پنڈیوں میں زخم پڑ جاتے ہیں جو اغلاط کی خرابی اور مواد کے پنڈیوں پر مسلسل گرنے کی وجہ سے ہرے رہتے ہیں بھرا نہیں کرتے کتوں کے کاٹنے سے بھی زخم پڑ جاتے ہیں کیونکہ مریض ہر چیز کو دیکھ کر بھاگنے لگتا ہے اور آدمیوں کے ڈر سے ہر وقت بھاگتا رہتا ہے اس کا سبب -
- دوائے محرقہ ہے علاج مایا کے اصول پر کرنا چاہئے۔

عشق

یہ بھی مایا ہی کی ایک قسم ہے یہ کنوارے اور بغیر بومی کے آدمیوں کو ہوا کرتا ہے دیسے چھوٹی عمر کے بیکاروں کو بھی ہو جاتا ہے اس کا سبب فکر کی زیادتی ہے جو خوبصورتی اور نیک خصائص پر غور کا نتیجہ ہوتی ہے عشق میں مجامعت کی خواہش زیادہ ہو جاتی ہے مریض کی آنکھیں خشک اور اندر کودھنی ہوتی ہوتی ہیں لیکن روتے وقت بھیگ جاتی ہیں جاگنے یا غذا کے بخارات کی وجہ سے پونے سوچ جاتے ہیں جس وقت مریض پلکوں کو ہلاتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہنس رہا ہے یا کسی حسین اور لذیذ چیز کو دیکھ رہا ہے بے خوابی ہوتی ہے مریض لاطر ہو جاتا ہے سرد آہیں بھرتا ہے اس کے عادات و خصائص میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں یعنی مزاج میں یکسانیت نہیں رہتی تلون آجاتا ہے اس کے معشوق کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ عاشق کی نبض پر ہاتھ رکھ کر معشوق کے اوصاف بیان کیے جائیں اور اس کا نام لیا جائے تو نبض کا حال مختلف ہو جائیگا اور

چہرہ کا رنگ بدل جاتا ہے اس علامت سے یہ سمجھ لینا آسان ہے کہ وہ عاشق ہے اس کا بہترین علاج دھالی محبوب ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو پوڑھی عورتوں کو اس پر مسلط کر دیا جائے تاکہ وہ محبوبہ کے خراب قصے، کہانیاں سنا کر اور عشق کی برائیاں کر کے عاشق کے دل میں نفرت پیدا کر دیں ویسے اس کا علاج مانجولیا کے اصول پر کرنا چاہئے۔ اگر عاشق کوئی صاحب عقل و دانش ہے تو اس کے سامنے تصویر رکھ کر دکھا جائے کہ جنون اور وسوسہ کی کون سی قسم ہے بعض زلہروں اور خدا پرستوں کو بھی عشق ہو جاتا ہے ان کا علاج بھی وصول معشوق اور عشق کی تسلی دینے والی چیزوں سے ان کو فریب دینا ہے نیز علوم عقلیہ میں ان سے بحث و مباحثہ کرنا چاہئے مجامعت کی کثرت نہ ہو و لعب اور گانوں کا سنا بہت مفید ہے لیکن جہدائی اور مفارقت کے ذکر سے عاشق اکثر مر جاتا ہے۔

سبات - بے خبری کی نیند

دیر تک بے خبری اور غفلت کے عالم میں سوتے رہنے کو سبات کہتے ہیں اس کا سبب روح کی زیادہ تحلیل ہے جو تھکن یا رنج کی وجہ سے ہو جاتی ہے اور روح اندر کی طرف اکٹھی ہو جاتی ہے تاکہ سکون اور آرام حاصل کر سکے اور تحلیل شدہ روح کو بدل میسر آجائے جیسے جاگنے کی تھکن کے بعد طبعی نیند سونے سے روح کو نصیب ہو کرتی ہے اور ہضم کامل ہو جاتا ہے یا روح کے راستے بند ہونے کے باعث یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے یہ کیفیت کنپٹی کے عضلات پر ضرب اور سقظ کے بعد پیدا ہو جاتی ہے یا بیرونی رطوبت اور بردت سے یا کوئی نشی چیز مثلاً 'ایون'، 'بھنگ'، 'لفاح' اور دھتورہ وغیرہ کے استعمال سے اس حالت میں نبض سا قظ ہو جاتی ہے ٹھنڈا پسینہ آنے لگتا ہے ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں یا مزاج کی بیرونی سردی اور تری یا غذائی مادے کی بنا پر یہ شکایت ہو جاتی ہے سابقہ اسباب رطوبت اور بردت پر دلالت کر سکتے ہیں سبات اور سقظ میں یہ فرق ہے کہ سبات کے مریض کو جگا یا جا سکتا ہے اسکی حالت بھی سننے والے آدمی کی سی ہوتی ہے۔ سکتے، غشی اور اختناق کی مریض

کا حال ایسا نہیں ہوتا علاج کے سلسلہ میں دماغ کی تبدیلی کرنی چاہئے تحقیق اور دماغ کی طاقت کا لحاظ ہر حال میں ضروری ہے اگر نیشلی چیزوں کے کھانے سے یہ شکایت ہوئی ہو تو وہ چیزیں استعمال کرنی چاہئیں جن کا ذکر محمدات کے علاج میں کیا جائے گا مریض کو اذیت دے کر جنگائیں بال اکھاڑیں۔
ہاتھ پاؤں باندھیں سر کر اور آس کا ناک میں ڈالنے سے فوراً اتفاق ہو کر ہوش آجاتا ہے۔

سہر۔ بیداری

یعنی نیند نہ آنا یہ شکایت گرمی اور خشکی سے ہوا کرتی ہے ان دونوں سے روح تیز ہو جاتی ہے اور وہ باہر کی طرف حرکت کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے مزاج کی شناخت گرمی کی علامت سے ہو جاتی ہے لیکن خلط کے باعث بھی بیداری پیدا ہو جاتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ نپھنوں میں تری ہوتی ہے اس تری سے بھی مزاج کی پہچان ہو سکتی ہے جس فکر سے غم پیدا ہو جاتا ہے وہ بھی نیند اچاٹ کر دیتا ہے روشنی کی زیادتی بھی بیداری کا سبب ہو جاتی ہے کیونکہ روشنی آدمی کو بیداری کے لیے تیار کر دیتی ہے، ہضم کی خرابی، نفخ اور ایسی غذا کا استعمال بھی بیداری کا باعث ہے جس سے نیند پریشان ہو جائے مثلاً لہسن اور باقالا علاج کے سلسلہ میں حمام سب سے بہتر ہے اگر حمام سے نیند نہ آئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اغلاط میں شدید خرابی ہے اس صورت میں آس جو خاص یا نمندے بیجوں، سرور شہت خشکی میں کے ساتھ دینا چاہئے کبھی اس میں انیسون بھی شامل کر لیتے ہیں سودا کی وجہ سے بھی بے خوابی کی شکایت ہو جاتی ہے اس میں مانو بیجا بھی شریک ہوتا ہے روغن بنفشہ میں ذراسی ایون اور زعفران شامل کر کے ناسباتا میں اور ردعہ میں جو یسپ اور نفلول لکھے جا چکے ہیں ان کو کام میں لائیں۔

سدر و دوار

سدر نارنگی یعنی اندھنی کو کہتے ہیں بواٹھے وقت آٹکے کے سامنے

چھا جاتی ہے۔ دوار میں بیمار کو سب چیزیں گھومتی ہوئی معلوم ہوا کرتی ہیں سرد
 کو دوار کا پیش خیمہ سمجھنا چاہئے سرد دوار کی بیماری بوڑھوں کو عارض ہو
 مرگی اور سکتہ کا اندیشہ رہتا ہے بعض اوقات دوار درد سے دور ہو جاتی
 اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ درد سرد دوار سے رفع ہو جاتا ہے سرد دوار کے اسباب
 میں ان بخارات کی کثرت کو شامل کیا گیا ہے جن سے آنکھ کی روشنی دھندلی
 ہو جاتی ہے یا دہ بخارات گھومنے لگتے ہیں اور ان کے ساتھ ارواح بھی پکڑ
 کھانے لگتی ہیں ان بخارات سے وہ شبیہ میں تبدیل ہو جاتی ہیں جو روت یا
 اور دکھائی دینے والی چیزوں کے درمیان ہوتی ہیں اس بنا پر اس شخص کو
 نظر آنے والی ایسا گھومتی ہوئی محسوس ہوا کرتی ہیں یہ بخارات یا تو خاص
 دماغ میں بلغمی روایات اور بخارات بنانے والی حرارت کے باعث بنتے ہیں
 یا معدہ اور کسی دوسرے عضو مثلاً رحم، مثانہ، گردے میں دوار سور مزاج
 مختلف کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے یعنی ارواح خاص دماغ سے بھاگتی اور
 پکڑ کھاتی ہیں تاہم اسباب کی شناخت مخصوص علامات سے ہو جاتی ہیں بعض
 اوقات یہ آدمی پکڑ کھانے سے ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے دماغ میں
 رد میں بھی گھومنے لگتی ہیں اور گھومنے کے بعد بھی گھمیر باقی رہ جاتی ہے
 جیسے پانی سے بھری ہوئی پیالی کو گھا کر چھوڑ دیا جائے لیکن ٹھہر جانے کے
 بھی پانی کی گردش باقی رہتی ہے ضربہ اور سقطہ کو بھی دوار کے اسباب
 میں شمار کیا گیا ہے رد میں اس چوٹ کی طرح گھومنے لگتی ہیں جو پانی پر لگائی
 جائے اور اس کی وجہ سے پانی حرکت میں آجائے ان اسباب کی پہچان ان کے
 پہلے وقوع میں آنے کی وجہ سے ہو سکتی ہے اس کے علاج میں دماغ کی تغذیہ
 کا لحاظ رکھنا چاہئے اور یہ دماغ کی دوسری تدابیر بھی کرتے رہیں سو دوار
 لاحق ہو جانے پر دماغ سے رطوبات کا اخراج کریں اور تنقیح کرائیں اور سرد
 اور ان کو طقت پہنچائیں ان کی شرکت پانی جاسے اور اس راستہ کو بند کر دینا
 چاہئے جس سے بخارات اٹھ کر رہے ہوں ہاتھ پاؤں کی مالش کریں ان کو جھانویں
 سے رگڑیں گرم پانی میں ڈالیں شربت حامض، لیمو، امی اور آلو بخارا کا شربت

پلا میں اسفول شربت بنفشہ کے ہمراہ دس تلبین کی غرض سے شافے اور حقے استعمال کریں یا ترش میٹانہ شربت بنفشہ ڈال کر پلائیں غذا میں انار دانے کا شوربہ یا میوہ پالک کے ساتھ دیا جائے ساق یا کدو آلو بخارے کے ساتھ کھلا میں بلغم کا غلبہ پایا جائے تو شربت اسطوخودوس اور شربت لیمو دیا جائے کبھی اطر فیضل پینے کی ضرورت پڑتی ہے اطر فیضل تنہا بھی دیا جاسکتا ہے اور ایارچ فیقرا یا قرص بنفشہ اور حب ایارچ کے ساتھ بھی۔

کابوس

اس میں آدمی کو خیال ہوتا ہے کہ کوئی اسے دبا رہا ہے سانس تنگ ہو جاتی ہے حرکت نہیں ہو سکتی اس کو صرع کا مقدمہ سمجھا جاتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ معدے سے خون بلغم یا سودا کے بخارات اٹھ کر دماغ پر چڑھتے ہیں یہ بخارات حالت سکون میں اٹھا کرتے ہیں کیونکہ حرکت کرنے یا سونے سے تحلیل ہو جاتے ہیں یہ شکایت اکثر اوقات دماغ پر سردی پہنچنے سے ہوا کرتی ہے ضعف دماغ سے بھی ہو جاتی ہے اس میں استفرغ اور تنقیہ کرنے کے بعد دماغ کی تقویت کے لیے مناسب دوائیں دینی چاہئیں۔

صرع مرگی

دماغ میں نامکمل سدہ پڑ جانے سے مرگی کا عارضہ ہو جاتا ہے سدہ کے درجہ سے سانس بدن کے اعصاب کھینچتے ہیں اور اعصاب کا مبداء بھی سکڑ جاتا ہے اس کی وجہ سے وحس و حرکت نہیں رہتی دماغ کا انقباض اس میں ضرور ہوتا ہے اس کا سبب خراب بخارات ہیں یا کوئی بیرونی زہریلی کیفیت جیسے اس وقت ہوا کرتی ہے جب عضلہ پڑ پھو کاٹ لیتا ہے دوسرے اعضا کی مشارکت سے جی صرع ہو جاتی ہے مثلاً منی کے فاسد ہو جانے یا خراب رطوبت کے دماغ میں بھر جانے یا راستوں میں غلیظ ریاح پیدا ہونے یا باعث رطوبت میں حرارت کی زیادتی سے جوش آجاتا ہے یا وہ غلط جوش میں آجائے چاہے وہ بلغم غلیظ یا رقیق ہو یا خون اور صفرا ہو لیکن صفرا سے صرع بہت کم ہوا کرتی ہے یا مرگی کا سبب ہوا ہوتا ہے اس سمیت سوراخوں کی علی علی علامات پانی عاتق کی گہر

صرع کا سبب دماغ میں ہوتا ہے تو سر اور زبان میں گرانی کا احساس ہوتا ہے آنکھیں دھندلی ہو جاتی ہیں حواس پریشان رہتے ہیں لیکن دوسرے تمام اعضاء میں کوئی خرابی نہیں پائی جاتی وہ صرع جس کا مواد خاص دماغ میں ہو وہ اس صرع کے مقابلہ میں خراب ہوتی ہے جس کا مادہ دماغ کی جھلیوں میں ہوتا ہے صرع ریجی اور بخاری میں کان بچنے لگتے ہیں یعنی ان میں آواز آنے لگتی ہے کھیناؤں ہوتی ہے مگر بخاری پن نہیں ہوا کرتا تشنج کم ہوتا ہے صرع غلطی میں اس غلطی کی علامات پائی جائیں گی جو باعث مرض ہے یعنی صرع میں لعاب دہن میں جھاگ ہوتے ہیں اور مریض کے پیشاب میں گھٹے ہوئے کا بیج کی طرح کوئی چیز آیا کرتی ہے بزدلی سستی اور امتحان ہوتا ہے معدے کی شرکت سے جو صرع ہوتی ہے وہ اکثر امتلا کی وجہ سے ہوا کرتی ہے اس میں متلی اور بے قراری ہوتی ہے دورے سے پہلے دل دھڑکنے لگتا ہے اور مریض دورے کی حالت میں چیختا ہے اگر اس مرض کی پیدائش میں ادویہ منی شریک ہے تو دورے کی حالت میں مریض کو انزال ہو جاتا ہے کبھی کدوانے اس مرض کا سبب ہوتے ہیں اور بعض اوقات صرع کا مادہ کسی دوسرے عضو میں ہوتا ہے مثلاً پاؤں کے انگوٹھے میں اس حالت میں نوبت کے وقت انگوٹھے سے کوئی چیز اوپر کو جاتی ہوئی محسوس ہوا کرتی ہے صرع کا مناسب علاج یہ ہے کہ فصد کر کے مادے کا استخراج کیا جائے بشرطیکہ خون غالب ہو مذاکم کر دینی چاہئے بلغم کی زیادتی میں حب ایارج، یارج فیقرہ یا احب تو تھایا یا یارج لوغازیا سے بلغم کا اخراج کریں یہ دوا بھی اس مقصد کے لیے کارآمد ہے۔ تخم حنظل، سقمونیا، ننگ بندی، گولگول ہر ایک ۳۸۸ ملی گرام، اسطوخودوس ۴ گرام، غازیقون ۴ گرام، بیلہ کابی، بیلہ سیاہ، یارج فیقرہ ہر ایک ایک گرام اور اطریفل صیفر جس میں یارج فیقرہ شامل ہو یا اقیمول استعمال کریں اسطوخودوس غازیقون ہر ایک ۴ گرام گولگول کتیرا ہر ایک ۳۸۸ ملی گرام پس کر کھلائیں صرع میں سودا کی زیادتی پائی جائے تو اقیمول کا جو شانہ یا حب اقیمول یا اطریفل میں یارج فیقرہ ملا کر کھلائیں یا جھرا منی مضمول ۴ گرام شامل کر کے دیں بسناج اسطوخودوس، اقیمول ہر ایک ۴ گرام جھرا منی لاہور، اقیمول یارج، نستر

ہر ایک ۴ گرام سقونیا کبیرا، رب السوس گوگل، تخم حنظل ۳۸۸ ملی گرام سب
 دوائیں پارک کر کے روغن بادام میں چرب کریں اور پیر کی برابر گولیاں بنا لیں
 اور استعمال کریں صرع صفرادی میں قرص بنفشہ یا خواکبات کا جو شانڈہ اور آب
 انار میں ہلیدے کے ساتھ دیں صرع میں معدے کی شرکت پائی جائے تو بڑے کرائی
 چاہئے اور اطریفل اور ایا راج سے معدے کا تنقیہ کرائیں کہ دو دانوں کی موجودگی
 میں کہ دو دانوں کا علاج کیا جائے لیکن دماغ کی تقویت اگلاہر حال میں خبیال
 رکھنا چاہئے اگر منی کی خرابی اور تھناتیق للرحم سبب مرض ہو تو منی دفع کر کے
 عضو کی اصلاح کرنی چاہئے دماغ کو طاقت ضرور پہنچائیں اگر ہاتھ پاؤں کی
 کسی انگلی کی شرکت پائی جائے تو اس کو باندھ دینا چاہئے اور ضرورت سمجھیں تو
 عضو کو کاٹ ڈالیں ورنہ پیچھے لگا کر اس عضو پر کوئی ایسی دوائیاں جو زمزم
 ڈال دے تاکہ خراب مواد نکل جائے۔ دماغ کی قوت کا خیال رکھیں سنگین عیضی
 کا استعمال مفید ہے کہا گیا ہے کہ سنگین عیضی سے صرع کو چالیس دن میں آرام
 ہو جاتا ہے شربت اسطوخودوس سے دماغ پاک ہو جاتا ہے اور استقرار کے
 بعد اس سے دماغ میں طاقت آتی ہے ناک میں دوائیں ڈالیں تاکہ دماغ کا تنقیہ
 ہو جائے۔

اناک میں ڈالنے کی دوا ریٹھ ۳۸۸ ملی گرام آب برگ چقدر میں پس کرناک
 میں ڈالیں۔

دوسری دوا ایلم آب کرید ہر ایک ۳۸۸ ملی گرام شہد میں گھول کر استعمال
 کریں ناک میں ڈالنے والی دوائوں میں روغن بادام شیریں کا شامل کر لینا
 بہت ضروری ہے بعض اوقات تنقیہ کے بعد تبدیل مزاج کی غرض سے تریاق کبیر
 معجون فلاسفہ اور مشہور دوا بھونیس کا استعمال لیا جاتا ہے کبھی بڑگ سداب مشک
 عنبر اور عطران سنگھایا جاتا ہے عود صلیب کے گل میں لٹکانے سے صرع دور
 ہو جاتی ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ تاثیر عود صلیب رومی تازہ کے ساتھ مخصوص ہے۔
 جس شخص کو ۲۵ سال کی عمر میں یہ بیماری ہو اور اس کا سبب دماغی ہو تو اس کی
 صحت سے مایوس ہو جانا چاہئے اسی طرح صرع بچپن سے پچیس سال تکہ ہوتا

اس میں بھی صحت نہیں ہو کرتی صرع ایسی اشیاء مضر ہیں جن سے بخارات پیدا ہوں اور سر سے فضلات کو بھر دیں مثلاً شراب زیادہ پینا پیاز اور گندنا کا کھانا یہ تمام چیزیں بخارات پیدا کرتی ہیں کرخس بالخاصہ مرگی میں نقصان دیتا ہے اسی طرح لائی، باقلا، کرم، کٹر رومی اور ہر وہ چیز جس سے غلیظ خلط پیدا ہو اور جو خلط کو فاسد کر دے جیسے مچھلی، دودھ اور غلیظ قسم کے تریبوسے شراب خاص طور پر تازہ شراب اور غذا کے بعد مام کرنا بھی مضر ہے صرع کے مریض کو ہلکی غذا دینی چاہئے جیسے بجرى کے پتے کا گوشت مرع کا چوزہ اور چڑیا کا گوشت جس میں خشک دھنیا ڈالا گیا ہو بھیانک آواز مثلاً شیر کی آواز سے مریض کو بچانا چاہئے۔

سکتہ

اس کا سبب کامل سدہ ہے جو بطون دماغ اور روح کے راستوں میں پٹڑ جاتا ہے اس کی وجہ سے اعضاء میں حس و حرکت نہیں رہتی لیکن سانس ناک میں ہوا جانے کی وجہ سے آہا رہتا ہے اس کی وجہ یا تو دماغ کا انقباض ہے جو کسی تکلیف کے باعث مثلاً ٹھنڈک وغیرہ سے، یا ناک دماغ کو سد کر دیتا ہے خراب بخارات اور ضربہ و سقطہ یا سدہ پیدا کرنے والی خلط جیسے ملغم، سودا یا خون کا بھر جانا اس کے علامات صرع کے بیان میں لکھے جا چکے ہیں خراب قسم کے سکتہ کی علامات یہ ہیں کہ سانس کی آمد و رفت محسوس نہیں ہو کرتی اور مریض مردے کے مشابہ ہو جاتا ہے سکتہ کی خاص علامت یہ ہے کہ خرخرابہٹ ہوتی ہے جس مریض کے سانس کی آمد و شد محسوس ہوتی ہو اس کو صحت ہو جاتی ہے سکتہ اور موت میں فرق اس طرح کیا جاتا ہے کہ دھکی ہوئی روئی مریض کے نختوں کے سامنے رکھ دی جاتی ہے اور کسی برتن میں پانی بھر کر پیٹ پر رکھ دیا جاتا ہے اگر حرکت محسوس ہو تو سمجھنا چاہئے کہ مریض زندہ ہے ورنہ مردہ ہے انھکی مقعد میں داخل کریں جہاں ایک شریان ہوتی ہے جو زندگی بھر حرکت کرتی رہتی ہے اس کی حرکت محسوس ہو تو مریض کو زندہ سمجھنا چاہئے ورنہ موت کا یقین کر لینا چاہئے۔ اور مریض کی آنکھوں میں دیکھنے سے اگر ان میں کوئی چیز نظر آئے تو بیمار کو زندہ

سمجھ لینا چاہئے۔ استمان کا یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔

علاج

خون کے غالب ہونے سے سکتا ہوتا ہے تو رنگ سرخ ہوتا ہے اس صورت میں دونوں ہاتھوں کی رگ قیغال کھولیں یا دوا جین کی فصد کریں پنڈلیوں پر پچھنے لگانے سے بھی فائدہ ہوا کرتا ہے اوسط درجہ کی مسہلہ دواؤں کا استعمال کریں۔ آخر میں تیز مسہل دینا چاہئے بلغم کا غلبہ پایا جائے تو شروع ہی میں تیز دوا میں مثلاً شتم خنظل، قنطوریوں کبیر کے حلقے کریں اور مسلسل کرتے رہیں مریض کا مسہل کھول کر کبوتر کے پر کو تیل میں آلودہ کر کے تالونک پہنچائیں تاکہ آجائے نیز ایارج فیقرا پلائیں تو گرم کر کے دماغ کے اتنے قریب رکھیں کہ بال جلتے لگیں تک پھلکتی لوگ، مشک، جند بیدستر اور فرنیون سنگھائیں ہاتھ پاؤں ٹوپ زور سے دبائیں بیمار کا سر منڈا کرنا لو پر زخم ڈالنے والی دوا میں مثلاً بھلاوان فرنیون اور جند بیدستر لگائیں جب کوئی چیز حلق سے اترنے لگے تو مدد الصل یا تریاق کبیر اور تریاق اربعہ استعمال کریں ہوش آجانے پر وہ تداہیر کریں جو صرع میں لکھی جا چکی ہیں اسطو خود اس ایارج میں ملا کر کھلائیں منہ بہ یا سقط کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو زخم کی طرح علاج کرنا چاہئے دماغ کی طاقت اور تلمتین کی طرف سے غافل نہ رہیں سردی کی وجہ سے سکتا ہو تو دماغ کو گرم کریں اس مقصد کے لیے وہ تداہیر کام میں لائیں جن کا ذکر ابھی کیا گیا ہے۔

فالج

طبی اصطلاح میں لمبائی میں نصف بدن کے مسترحی ہو جانے کو کہتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ حس و حرکت کی روح نفوذ نہیں کیا کرتی ہے مگر عضو روح کو قبول نہیں کیا کرتا یہ صورت سور مزاج مفرط کے باعث پیش لیا گئی ہے فالج اکثر بردت اور رطوبت سے ہوا کرتا ہے بعض اوقات فالج کسی خاص عضو میں بھی ہو جاتا ہے مثلاً مثانے میں فالج اچانک نہیں ہوا کرتا۔ بردت اور رطوبت کی علامات کے

علاوہ باقی اسباب معدوم ہوتے ہیں روح کے نفوذ نہ کرنے کی وجہ عضو کا کٹ جانا یا بند ہو جانا ہے بند ہوجانے کا سبب یا تو غلط کی زیادتی ہے یا لزوجست یا عضو بردت کی وجہ سے سمٹ جانا ہے یا عضو کے اندھنے کے باعث سبب کے دور ہو جانے پر مضم بھی رفع ہو جاتا ہے بعض اوقات مسامات خاص عضو میں غلظت کی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں یا منبت اعصاب میں ورم ہو جانے سے جیسا گرسنے کی صورت میں ہوا کرتا ہے اعصاب کے راستوں میں کبھی ورم آجاتا ہے اور وہ بیماری کا سبب بن جاتا ہے عضو کے کٹ جانے سے بھی فالج لاحق ہو جاتا ہے بشرطیکہ عرض میں کٹا ہو یہ کیفیت فالج درمی کے خلاف ہوتی ہے کیونکہ فالج وقتاً ہوتا ہے درمی بند رنج ہوا کرتا ہے گرم ورم میں تھرد بخار اور درد ہوتا ہے یہی اس کی پہچان ہے ورم سخت میں پہلے درد ہوتا ہے اور عصبی گرم میں محسوس ہوا کرتی ہیں اور یہ ضربہ کے بعد ہوا کرتا ہے نرم ورم میں بلکا بخار ضرور ہوتا ہے اور حرکت کرتے وقت تھوڑا درد بھی ہوا کرتا ہے جب اعصاب کے راستوں میں فالج کا سبب ہو تو فالج ان اعضا میں داخل ہوتا ہے جو حس و حرکت کا باعث ہیں اگر گردن کے شخاع کسی شق میں سبب مضم ہوتا ہے تو فالج نصف چہرے کے علاوہ آدھے بدن میں ہوتا ہے اگر بطن موخر دماغ کی کسی شق میں ہو تو فالج سے نصف چہرہ بھی نہیں بچا کرتا اور آدھے سر میں سن پن محسوس کرتا ہے اگر فالج کا سبب تمام بطون دماغ میں ہو تو فالج سر کے علاوہ پورے بدن میں ہوتا ہے اور جب فالج تمام سر میں ہوتا ہے تو سکتے ہو جاتا ہے ایسی صورت میں معالج ایسا ہونا چاہئے جو اعصاب کی تشریح میں ماہر ہو۔

علاج

عضو کے کٹ جانے کی صورت میں فالج کو لا علاج سمجھنا چاہئے اگر سوز مزاج سازج سے ہو تو عضو کے مزاج کی تعدیل کرنی چاہئے اس مقصد کے لیے مناسب تیل، قناد اور تریاق یا مشرود بطوس استعمال کریں ورم کا علاج کیسے جائے اور عصب کو قوت پہنچانے کی ضرورت بھی ہوتی ہے فالج استلائی کی حالتوں کا

خراج کریں فالج دموی میں فصد کریں مگر یہ اقدام غلیہ خون کی تحقیق کرنے کے لئے کرنا چاہئے یعنی فالج میں ہلکے ہلکے حصے کریں پھر تیز حصے کرنے چاہئیں تقنوں میں شہم حنظل اور قنطوریوں کو ضرور شامل کیا جائے مارا مسل یا سکینین غصلی منجھات کے ساتھ استعمال کریں کبھی گلقدن عملی پکا کر دیا جاتا ہے مفتحات میں شربت اصول یا اسطو خودوس تخم کرغس، انیسون، بادیان اور اصل السوس کا جو شانہ سکینین غصلی یا گلقدن عملی ملا کر پلائیں اس کے بعد حب ایارج یا ایارج لوفا ذیاسے نفعیہ کریں اس کے بعد منجھات اور مفتحات استعمال کریں اور پھر استفراغ کریں اس کے بعد اطریش ایارج اور اسطو خودوس ملا کر دس تین ہفتے گذر جانے پر تیرہ دوایتیں مثلاً حب منقن یا شہم حنظل، اسقونیانیا، نمک بندی، گوگل کثیرا رب السوس ہر ایک ۳۸۸ گرام ایارج فیقرا غاریقون ۱۷ ہر ایک ۱۷ گرام فریون ایک گرام اسطو خودوس ۲۱۵۲ گرام سب کو کوٹ چھان کر روغن بادام سے چکنا کر کے شیرۃ امتاس ملائیں اور گولیاں بنا کر کھلائیں غذائیں لطیف دیں شروع میں آب شہد ملا کر دیا جائے انتہا میں مارا مسل یا مارا الشعیر شہد ڈال کر دیں۔ اس کے بعد مرغ کے چوزوں کا شوربہ صقر رانی سویا دار پینی سیاہ مرچ خردل ڈال کر دیا جائے برن کا گوشت اور پالتو جانوروں کا گوشت روئی ڈال کر دیں شکار کا گوشت فالج کے مریض کو بھون کر یا کباب بنا کر دیا جائے بہت مفید ہے چڑیا اور کبوتر کے بچے کا گوشت آب کامہ (کاجنی) اور اوپر والی دوا میں ڈال کر دیں۔ مصطلکی، سونٹھ اور لونگ کا پھانا مضد ہے تریاق اور غروبوس ۱۵۲ گرام کی مقدار میں روزانہ کھلائیں برگ غار مرزنجوش حرمل بابونہ خطمی اکلیل الملک برگ اترج سداب ششیخ خیسوم ۱۷ گرام جند بیدستر ۶ گرام سب کو پانی میں پکا لیں جب آدھا پانی مل جائے تو اس کا نصف روغن زیتون شامل کر کے مریض کو آب زن کرائیں یا روغن زیتون میں بھجوا کر گوش یا پہاڑی بکرا پکائیں اور ایک سانپ کو پانی میں خوب جوش دے کر گھلائیں اور اس پانی سے آبن کرائیں یا روغن زیتون میں جند بیدستر اور ذقیون ملا کر پکائیں اور اس سے آبن کرائیں موم غام روغن قط یا روغن عاقرین

ذرا سا فریون اور جند بید ستر ملا کر مرہم بنائیں اور نیم گرم ہاتھ کریں گند رنگ چمکنی جند بید ستر فریون اور عنبر سنگھائیں روزانہ کرتے رہیں جب صنوبر کے استعمال سے عصب گرم اور قوی ہو جاتا ہے بیمار کے تندرست ہو جانے پر اسے ورزش کرائیں بلکہ جب تندرستی کے آثار نظر آئیں اسی وقت سے ورزش کرانے لگیں جو اعضاء ماؤف اور ڈھیلے ہوں ان کو بلائیں سنت ورزش کرائیں دھوپ میں بٹھائیں گرم کھاری پانی سے غسل کرائیں جن چشموں کے پانی میں چٹکری اور گند کسے ہو ان میں نہلائیں۔

تشخ

یعنی اعصاب کا کھنچ جانا اور اعضاء کا نہ پھیلنا یہ بیماری تیز غلطی کے کرنے اور زہریلی کیفیت مثلاً بھجوا ساپ اور تیلے کے کاٹنے سے ہوا کرتی ہے خاص طور پر جب ان ہاتھوں نے عصب پر کھرا ہوا تشخ امتلائی عام طور پر عرض میں اور شاذ و نادر طول میں ہوا کرتا ہے اور اکثر بنم غلیظ سے ہوتا ہے کبھی دوسری اضراط سے بھی ہو جاتا ہے لیکن اعصاب کی خشکی سے طول اور عرض میں بہت کم ہوا کرتا ہے تشخ اکثر حیات متحدہ کے بعد ہوا کرتا ہے خشک کرنے والی بیماریاں بھی اس کا سبب ہیں مثلاً دستوں یا ساقے کا زیادہ آنا اور اس کے نتیجے میں خشکی اور لاغری کا پیدا ہو جانا بعض اوقات ریاح سے یہ شکایت ہو جاتی ہے اس صورت میں اس کو عقال کہا جاتا ہے اس قسم کا تشخ جلد ہوا کرتا ہے اور جلد ہی رفع ہو جاتا ہے کسی خاص عضو کی اذیت سے بھی تشخ ہو جاتا ہے مثلاً معدے پر تیز غلطی کے چپکنے یا خریق کھانے یا زخم کی وجہ سے ان اقسام کو ان کی مخصوص علامات سے شناخت کیا جاسکتا ہے۔

تمدّد

یہ عارضہ اعضاء مرکبہ میں ہوا کرتا ہے اور اعضاء کے سکڑنے میں رکاوٹ ڈال دیتا ہے اس کے اسباب بالکل تشخ کی طرح ہیں مگر اس کا مواد عصب کی جھیلیوں میں ہوتا ہے اور وہیں جم جاتا ہے اعضاء کا سکڑنا دو بھر ہو جاتا ہے لیکن طول میں کوئی خرابی نہیں ہوتی اس کا سبب وہ موذی مواد ہے جو دریا

عضلہ کے مبدار میں آجاتا ہے اس صورت میں لمبائی میں نقصان ہوتا ہے عصب کی خشکی سے بھی تمدد ہو جاتا ہے اس حالت میں عصب عرض میں ناقص ہو جاتا ہے مگر طول میں ٹھیک ہوتا ہے۔

لقوہ

وہ بیماری ہے جس میں منہ کی ایک شق دوسری طرف کو کھنچ جاتی ہے اس لیے ناک اور تھوک ایک ہی طرف سے بلا اردہ نکل جاتا ہے دونوں ہونٹ نہیں ملائے جاسکتے اور دونوں آنکھیں اچھی طرح بند نہیں ہوا کرتیں لوق کا سبب استرخائی یا تشنج ہے استرخائی اور تشنجی لقوے میں یہ فرق ہے کہ استرخائی میں جو اس مکرر ہوتے ہیں جلد نرم ہوتی ہے اس میں کھنچاؤٹ محسوس نہیں ہوا کرتی پلکوں میں ڈھیلا پن ہوتا ہے اور وہ پردہ بھی ڈھیلا ہو جاتا ہے جو آنکھ کے مقابل واقع ہے تشنجی لقوے میں تھوک کم ہو جاتا ہے اس میں کھنچاؤٹ بھی ہوتی ہے پیشانی کی شکن مٹ جاتی ہے منہ کی کھال گردن کی سمت زیادہ مائل ہوتی ہے جڑے کا کھانا مشکل ہو جاتا ہے ماؤف شکل اسی وقت پہچانی جاسکتی ہے جب صحت کے بعد اپنی اصل شکل پر آجاتی ہے اس حالت میں دوسری شق کا بھیرنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔

رعشہ

یہ بیماری اعضائے مرکب کے لیے مخصوص ہے جو حرکت کا آلہ میں اس کا ایک سبب تو قوت محرکہ کی کمزوری ہے اور دوسرا سبب آہ کی کمزوری کو بتایا گیا ہے تیسرا سبب ان دونوں کی کمزوری ہے اعراض نفسیہ کو بھی رعشہ کا سبب قرار دیا گیا ہے جس طرح بے قراری، غصہ اور غم کی حالت میں قوت حیوانیہ کی حرکات کے نظام میں تشویش پیدا ہو جاتی ہے یا استرخاؤ کی وجہ سے عضو کے حال کی خرابی جس وقت استرخاؤ مستحکم نہ ہو کیونکہ اس صورت میں قوت محرکہ اعضا کو اوپر کی طرف جذب تو کر سکتی ہے لیکن کمزوری کے باعث قائم نہیں رکھ سکتی اس لیے عضو اوپر کو جذب ہوا تھا پھر اپنے ثقل طبیعی کی بنا پر نیچے آجاتا ہے اور

اور لازمی طور پر حرکت جاذبہ قوت محرکہ اور عضو کے نیچے جانے کی حرکت میں متضاد قسم کی رعشہ پیدا کرنے والی حرکت ہوتی ہے فالج کی علامت کامل اسٹہ خا ہے اور قوت محرکہ اعضاء کے جذب کرنے پر قادر نہیں ہوا کرتی وہ رعشہ سخت خیال کیا گیا ہے جو بائیں طرف سے شروع ہو۔

صدر

یعنی سن ہو جاتا یہ بیماری حس لمس میں نقصان آجانے کی وجہ سے ہوا کرتی ہے سردی کے باعث روح غلیظ ہو جاتی ہے زہریلی کیفیت سے بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے مثلاً اس شخص کو جسے سانپ یا بچھو کاٹ لے یا جو ہر روح کے غلیظ ہو جانے یا سدہ پڑ جانے سے جو کس غلطی کے دباؤ سے یا دم کے دباؤ سے پیدا ہو جاتا ہے یا عضو کے باندھنے سے صدر ہو جاتا ہے جس طرح دوزانو بیٹھنے سے صدر پیدا ہو جاتا ہے۔

اختلاج

یہ بیماری ان ریاح غلیظ کی وجہ سے ہوا کرتی ہے جو عضلات میں حرکت پیدا کر دیتے ہیں اور عضلات جلد سے مل جاتے ہیں تاکہ ریاح تحلیل ہو جائیں۔ ان بیماریوں کی علامات اور ان کا علاج فالج کے سلسلہ میں لکھا جا چکا ہے اگر اختلاج ہمیشہ ہو تو عضو کو ان فطولات سے سست کرنا چاہئے جو ہاؤنڈ اکلیل الملک اور مرزنجوش سے بنائے گئے ہوں گیہوں کی بھوسی سے سینک کریں اگر یہ بیماریاں بہت سی یعنی خشکی کے باعث ہوں تو ان کا علاج آسان نہیں ہے اس صورت میں روغن بنفشہ کی مالش کریں اور کدوا کھیر اور گلڑی کے جو شانڈے سے آہرن کریں اس جو شانڈے میں روغن بنفشہ بھی ملا سکتے ہیں۔ روغن بنفشہ کی مالش برابر کرتے رہیں آتش جو میں شکر ڈال کر پلائیں روغن بنفشہ ناک میں بھی بھری کے گوشت کا شوربہ یا مرغ کے چوزوں کا شوربہ کم نمک کا دیں مریض کو آرام و راحت دسکون سے رکھنا چاہئے دنہ کی چکتی کا قیہ کر کے باندھنا۔ مہی اور استلانی تشنج میں مفید ہوتا ہے جب چکتی سڑ جائے تو سمجھ لیںنا چاہئے کہ سا ندہ ہو گیا۔

امراض چشم۔ آنکھ کی بیماریاں

ان چند امور سے آنکھ کی بیماریوں کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔

۱۔ چھونے سے گرمی، سنہتی یا تری معلوم ہو تو پاروں مزاجوں میں سے کسی ایک پر دلالت کرے گی۔

۲۔ حرکت کم ہو تو گرمی اور خشکی کی علامت ہے ان دونوں کا فرق چھونے سے ظاہر ہو جاتا ہے۔

۳۔ آنکھ کا بھاری پن سردی اور تری کی دلیل ہے آنکھ کی رگوں سے بھی بعض باتیں معلوم ہو جاتی ہیں چنانچہ رگوں کا خالی ہونا۔ ہوسٹ کی علامت ہے اور ان کا بھرا ہوا ہونا مادے کی کثرت پر دلالت کرتا ہے اور رگوں کا نمایاں ہونا حرارت کی دلیل ہے آنکھ میں سرخی خون کی وجہ سے آجاتی ہے اور زردی صفرا کے باعث آنکھ میں سفیدی بغم کی وجہ سے ہوا کرتی ہے آنکھوں کا تیرہ یعنی دھندلا ہونا سودا کی وجہ سے ہوتا ہے۔

آنکھ کے افعال سے بھی حالات معلوم کیے جاتے ہیں، بینائی کی قوت اعتدال کی علامت ہے دور کی بینائی کم ہو تو سمجھنا چاہئے کہ روح باصرہ کم اور رقیق نیز صاف ہے اگر قوت باصرہ قریب کی کم ہو تو اس کا سبب روح کی غلظت، کثرت اور کدورت کو سمجھنا چاہئے آنکھ میں میل کا ہونا اور آنکھ میں خشکی ہوسٹ کے باعث ہوا کرتی ہے۔ میل کی زیادتی رطوبت کے باعث ہوتی ہے اس کا معتدل ہونا اعتدال کی علامت ہے آنکھ کو سردی سے فائدہ پہنچتا ہو اور گرمی سے نقصان ہوتا ہو تو آنکھ کے مزاج کی گرمی کا نشان ہے اسی پر اور اقسام کو تیا سس کر لینا چاہئے آنکھ کی بیماریاں بعض اوقات اصلی ہوتی ہیں اور کبھی شریک یعنی مشترک ہو کرتی ہیں آنکھ کو زیادہ قربت دماغ کے مجاہوں اور معدے سے ہے اور معدے کا قال نامی اور پر ہونے کی حالت میں مختلف ہوا کرتا ہے اسی سے معدے کی شرکت کا اظہار ہوتا ہے مجاہب کی مشارکت دو قسم کی ہوتی ہے۔

۲- خارجی

خارجی میں پیشانی میں کھنچاؤ اور خارش ہو کرتی ہے اور چوٹوں میں نقصان زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ داخلی میں درد آنکھ کے اندر ہوا کرتا ہے خون کے غلبہ میں آنکھ سرخ ہو جاتی ہے رگیں پھولی اور ابھری ہوئی ہوتی ہیں میل زیادہ آتا ہے پلکیں چمک جاتی ہیں کنپٹیوں میں لپک ہوتی ہے گرانی کا احساس بھی ہوا کرتا ہے صفر کی علامات میں سرخی، زردی، مائل جلن اور جھین اور آنسو پلکا پتلا پن اور تیزی شامل ہے چمک کم ہوتی ہے بلغم میں گرانی زیادہ ہو کرتی ہے پھولان ہوتا ہے چمک زیادہ ہوتی ہے درد کم ہوتا ہے سودا میں گرانی کم ہوتی ہے رنگ میں کالا پن ہوتا ہے آنسو کم آتے ہیں خارجی یعنی سازج مزاجوں کی علامات بھی یہی ہیں مگر گرانی نہیں ہو کرتی۔

متکدر

وہ گرمی اور تری ہے جو آنکھ میں ہوتی ہے اور آشوب چشم کے مشابہ ہو کرتی ہے بعض اوقات یہ شکایت خارجی اسباب سے ہو کرتی ہے مثلاً آنکھ پر ضرب اور سقط کے اثر سے یا سورج کی تیزی سے جو بخیر اور گرمی کا سبب ہے یا سردی سے جس کے باعث کثافت ہو جاتی ہے ایسا متکدر کہیں آپ ہی آپ یا پیر میسر کرنے سے دور ہو جاتا ہے بصورت دیگر علاج کر لینا چاہئے۔

رمد- آشوب چشم

یہ رود متکدر کا گرم رمد ہے اس کا نام رمد آشوب چشمی میں ہوتا ہے یا رمد سے گرا کر کہتا ہے اس صورت میں آنسو بوجھ کر نکلتا ہے اور آشوب چشم سے پہلے درد سر کی کیفیت ہو کرتی ہے کہی نہ ہو، اس میں آنسو سرد سے مراد ہے اس حالت میں پونے پھول جاتے ہیں آشوب چشم ہارہ بیان کی جاتی علامات سے شناخت کیا جاسکتا ہے دیکھی میں ہلکا پن ہوتا ہے اور کھنچاؤ زیادہ ہو کرتی ہے اسی کے ساتھ سرخی اور درد کی شکایت بھی ہوتی ہے۔

علاج

بیمار کو گردوغبار، دھوئیں اور خارجی ہواؤں سے نیز روشنی کی طرف دیکھنے سے پرہیز کرنا چاہئے اور کسی چیز کو بھی غور سے نہیں دیکھنا چاہئے ایک ہی چیز کو بار بار دیکھنے سے بھی اجتناب کرنا چاہئے جماع کی کثرت سے احتراز ضروری ہے یہ سب چیزیں مضر ہیں نشلی چیز کثرت سے نہیں چاہئے زیادہ کھانے خاص طور پر رات کے وقت زیادہ کھانے سے پرہیز کریں سوتے وقت غلیظ غذاؤں اور شربتوں سے بچنا چاہئے اسی طرح تیز اشیاء مثلاً گندنا، لہسن اور پیاز سے پرہیز کیا جائے تبخیر پیدا کرنے والی چیزوں مثلاً کرم کلہ اور مسور سے اجتناب ضروری ہے۔ فکین اور زیادہ کھٹی اشیاء مثلاً سرکے بچنا چاہئے سر پر تیل کی مالش نہیں کرنی چاہئے قبض نہ بنے دیں زیادہ سونا اور زیادہ جاگنا مضر ہے طبیعت کی تلمین ضروری ہے چاہے فتنیوں یا حقنوں ہی سے کیوں نہ ہو حالت صحت میں نقصان رساں ہے صفرا کے غلبہ کی صورت میں روزانہ شربت بنفشہ، لعاب اسفول کے ہمراہ پینا چاہئے شربت نیلو فریا شربت آلوی بخارا یا شربت اور شربت نیلو فریا میں غذا میں شوربہ کدو، ملونیا، جنازی یا انڈے کی نیمرشت زردی میں ہر قسم کے گوشت نقصان دہ ہیں لیکن درد کی زیادتی کے وقت مرغ کے چوزوں کا شوربہ دیا جاسکتا ہے شراب سے پرہیز کرنا چاہئے لیکن مادہ غلیظ ہونے کی صورت میں شراب سے فائدہ ہوا کرتا ہے خاص طور پر خالص شراب سے مسہدہ دواؤں میں نوکھات کا جو شانہ یا قرص بنفشہ کہنیا یا ایا راج فقیرا یا حب ایا راج کے ساتھ دیں بشرطیکہ اسے میں غلظت ہو سوداوی رعدا میں افیون کا جو شانہ یا حب افیون دیں لیکن سوداوی رعد بہت کم ہوا کرتا ہے دمای آشوب چشم میں قصد قیال کرنی چاہئے یا پنڈیوں پر سینگیاں لگائیں۔

مقامی دوا میں

آشوب چشم کے شروع میں انڈے کی سفیدی یا درد کم کرنے والی دوا میں

رنگ میں یا لڑکی والی عورت کا دودھ استعمال کریں آنکھ کو ہار بار گرم پانی سے دھونا ضروری ہے شبانہ امیض یا شبانہ ماشیا گلاب میں پیس کر لگائیں گلاب تند اور عرق بادیان میں میٹھی اکیلے الملک پکا کر اس سے سینک کریں انخطاط کے زبانہ میں میٹھی اور نیم گرم پانی سے سینکنا چاہئے اس سے درد میں سکون ہو جائے سکون نہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ مادہ غلیظ ہے جس میں نفع نہیں ہوا سینک سے درد ہو جائے تو یہ بھی مادے کے غلیظ ہونے کی علامت ہے سر اور تمام بدن مواد سے پاک ہو تو خالص شراب پلائیں اس کے بعد تمام کرائیں دموی میں گردن پر سنگیاں لگائیں اکثر پیشانی پر جو نکھیں لگانے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ کنپٹی کی شریان پر فصد کرنا یا کنپٹی کی رگ کا کاٹنا مفید ہوا کرتا ہے لیکن پہلے شریان کو ریشم کی ڈوری سے باندھ دینا چاہئے آشوب چشم نزلی میں پیشانی پر مسور کے آٹے یا جو کے آٹے کا لیپ کریں یا زرد دریا آب غورہ یا گلاب تند یا آب آس میں پیس کر لگائیں پچوٹوں پر شیاف درد لگانا چاہئے آشوب چشم بلغمی میں روادعات اور بلکن تبرید استعمال کریں منضجات بلغم پلا تیں گرمی زیادہ پہنچانی چاہئے لعاب میٹھی اور تخم اسی بلغمی میں مفید ہے اس کے بعد شبانہ احمر لین لگائیں اگر علاج ٹھیک اور باقاعدہ ہونے کی صورت میں بھی کسی دوا سے آرام نہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ آنکھ کے طبقتوں یا رگوں میں کوئی خرابی ہے اسی وجہ سے جو غذا وہاں پہنچتی ہے وہ خراب ہو جاتی ہے اس صورت میں تقریباً مشول لگانا چاہئے اس سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے اس کے علاوہ میٹھی مفید ہے اور رگی میں ان چیزوں سے سینک کرنی چاہئے جو ابھی نہیں چاکی ہیں لعاب اسفول سے درد میں تسکین ہو جاتی ہے یہ مادے کو ٹوٹا دیتا ہے لعاب بیداز کی نسبت نفع کی طاقت لعاب اسفول میں زیادہ ہے سینک اور حمام تنقیہ سے پہلے مناسب نہیں کیونکہ ان دونوں سے مادہ زیادہ جذب ہو کر تباہی اور تحلیل کم ہوتی ہے۔

وردیخ

یہ سنت قسم کا آشوب چشم ہے آنکھ کی سفیدی پتلی پر پھیل جاتی ہے اور آنکھ کا

بند کرنا مشکل ہو جاتا ہے یہ بیماری اکثر بچوں کو ہوا کرتی ہے کیونکہ ان کا مزاج مرطوب ہوتا ہے آنکھیں بھی کمزور ہوتی ہیں اس کا علاج رمد کی طرح کرنا چاہئے مگر واضح ہے کہ درد بیخ رمد سے قوی ہوتا ہے اس لیے ضد اور سنگیوں سے خون زیادہ نکالنا چاہئے کنپٹی کی شریان پر ضد کی جائے اور گردن کے پیچھے جو جھکیں لگائیں۔ اور کنپٹی کی شریان کاٹ دیں برک کشیز ہبز اور انڈے کی زردی کا لیپ کریں۔ اس میں ذرا سا عفران بھی ملا لینا چاہئے۔

لغات

یہ وہ چھوٹے چھوٹے دانے ہیں جو آنکھ میں ہو جاتے ہیں اور طبقات قرنیہ میں سے کوئی طبقہ بند ہو جاتا ہے طبقہ قرنیہ چار ہوتے ہیں اگر دانے پہلے طبقہ کے قریب پیدا ہو جاتے ہیں تو عینہ کو بند نہیں کیا کرتے اور سیاہ نظر آیا کرتا ہے اور دانے دور ہوں یعنی تیسرے پردے میں ہوں تو دونوں کارنگ نظر آئے گا اور دانوں کا رنگ اکثر سفید ہوتا ہے کبھی ان دونوں کا پانی میٹھا ہوتا ہے کبھی تلکین کبھی تیز اور سوزش پیدا کرنے والا۔

علاج

دانے چھٹے ہوں تو خشک کرنے والی دوائیں لگائیں بڑے دانوں کو کاٹ ڈالنا چاہئے۔
قبح العین آنکھ کے زخم

آنکھ میں دانے نکلنے یا آنکھ دیکھنے کے بعد آنکھ میں زخم ہو جاتے ہیں ضربہ اور سقط سے بھی زخم ہو جاتے ہیں آنکھ کے زخموں کی سات قسمیں ہوتی ہیں چار تہنیہ میں ہو کرتے ہیں جن کو قرح اور خشونت سے مزاجوم کیا جاتا ہے آنکھ کی سیاہی میں جو پہلا زخم ہوتا ہے وہ رنگ میں سیاہ ہوتا ہے یعنی دھوئیں کی طرح کا اس کو تمام کہتے ہیں۔ دوسرا زخم چھوٹا اور بہت گہرا ہوتا ہے اس کا رنگ سفید ہوتا ہے اس کو سحاب کہا جاتا ہے تیسرا زخم سیاہی کے ناخون پر ہوتا ہے اور جو پیچہ جلی پر ہوتی ہے وہ سفید نظر آیا کرتی ہے اور جو پیچہ سفید پر ہوتی ہے وہ سرخ دکھائی دیا کرتی ہے

سبل

ایک پردہ ہے جو رگوں کے مل جانے سے بن جاتا ہے اور خون سے پر ہوا ہوتا ہے یہ پردہ اونچا اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے سبل میں اکثر ناک میں غارش آیا کرتی ہے روشنی اور چراغ سے تکلیف ہوا کرتی ہے، آنکھ چھوٹی پڑ جاتی ہے پرانا ہو جانے پر سبل کو کاٹ دینا چاہئے نئے سبل میں تانبے کا برادہ ایک دن پیشاب میں بھگو کر شیاف سبز مار یا شیاف لینن لگائیں غارش کی صورت میں ملا کر لگا دینا چاہئے غارش بھی ہو تو شیاف سماق تنہا گوند اور انزروت شامل کر کے لگانا چاہئے۔

ظفرہ۔ ناخنہ

گوشت کی ایک بڑھوتری ہے جو ملتئم پر پیدا ہو جاتی ہے یا ایک پردہ ہے جو آنکھ کو ڈھک لیتا ہے اس کا آغاز اندر کے کونے سے ہوا کرتا ہے اس کا رنگ اکثر سرخ اور زرد ہوتا ہے بڑھ کر پوری آنکھ پر جھانپا ہے اور نگاہ کو روک لیتا ہے۔

علاج

اس کو کاٹ ڈالنا مناسب ہے کلشنے کے بعد زیرہ اور نمک چبا کر آنکھ میں ڈال دیں مریض سے کہیں کہ آنکھ کو حرکت دینا رہے تاکہ پلک چلنے نہ پائے۔ دوسری دوائیں مثلاً روشنائی اور باسلیفون بھی استعمال کریں مگر یہ تیزی کے باعث نقصان بھی دیتی ہیں۔

قمام۔ قمل

یعنی جوں اور دھک ان لوگوں کی پلکوں میں اکثر ہو جایا کرتی ہیں جو طرح طرح کی غذا میں زیادہ کھایا کرتے ہیں اور ورزش کم کرتے ہیں اس کا سبب وہ سٹرا ہوا مواد ہے جس کو طبیعت پلکوں کی طرف پھینک دیتی ہے اور پھر یہ مادہ زندگی کو کر لیتا ہے اور اسے جوں کی شکل مل جاتی ہے۔

علاج

بدن اور سر کا تھیتہ کریں پلکیں دریا اور نہک کے پانی سے دھوئیں۔

سلاق۔

اس میں غلیظ خراب اور تیز مواد کی وجہ سے پونے سرخ اور موٹے ہو جاتے ہیں پلکیں منتشر ہو جاتی ہیں ان میں زخم بھی پڑ جاتے ہیں اور آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں یہ مرض اکثر آشوب چشم کے بعد ہوا کرتا ہے۔

علاج

بدن اور سر کا تھیتہ کرنا چاہئے نئے سلاق میں مسور کو گلاب تند یا آب فرود یا آب کاستی سبز میں رات بھر بھگو کر صبح کو مرغی کے انڈے کی سفیدی اور روغن گل ملا کر لپیپ کریں حمام سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے پرانے سلاق میں پٹنڈیوں پر پچھنے لگا ہیں اور پیشانی کی رگوں کی ضد کریں پچھنے لگانے کے بعد حمام کرتے ہیں جلایا ہوا تانبہ ۲ گرام پھلکڑی ۱۱ گرام زعفران سیاہ مرچ ہر ایک ۱ گرام ہرنی شہرہ میں بھی طرح مل کر کے خوب گاڑھا کر لیں پھر پلکوں پر لگا لیں۔

برود

ایک گاڑھی رطوبت ہے جو پلک کے اندر سخت اور تھپڑی ہو جاتی ہے اور اولے کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

علاج

انرزوت بلم ذرا سے سرک میں یا روغن گل میں ملا کر لگا لیں

شعیرہ۔ گوبانجی

وہ درم ہے جو پلک کے کنارے لمبائی میں پیدا ہو جاتا ہے اس کی شکل جو کی

طرح ہوتی ہے اکثر وہ خون کی دوسرے ہوا کرتا ہے۔

علاج

خود کریں اور ہوا کو اخراج سب یا دماغ سے کریں اور چربی پگھلا کر جو کہ ہوا
اس میں ٹھکانے لگے یا کبوتر تری یا کھانسی کا خون لگائی۔

شریاق

سورج کی پلنگ میں چربی جمع ہوتی ہے اس سے پلنگہ دھبیں ڈھلکی بھی ہو
جاتی ہے اکثر یہ بیماری بچوں کو اور مرطوب مزارع لوگوں کو ہوا کرتی ہے جو آشوب
بہتر میں زیادہ جھکا ہوا کرتے ہیں یا زمین کی آٹھوں سے آٹھو پتے بستے میں
اس کی علامت یہ ہے کہ وہ خونہ انگلیوں سے اس چربی کو اٹھا کر چھوڑ دیا
ہو سکے تو چربی سوئی ہو جاتی ہے۔

علاج

چربی کو کھاتے دوجا چاہئے اس کے بعد کوئی صند پائی وہ چاہئے تو کھد چھڑک
دیا کریں اس سے وہ پائی صحت میں دور ہو جاتا ہے اس کے اوپر پیچہ سر کریں پھل کر
نکدیں جب آشوب ٹھم رہی ہو چاہئے تو دہوت خود حیان ایسا صند مفرق لگائی۔

شکر متکلب والزا مدہ پڑیال

اس کا علاج دانتے یا کاسٹے سے کیا جاتا ہے جس کا نامہ کمال ہدنتے ہے۔

صفت بصرہ نظر کی کمزوری

اس کا سبب سور مزاج وراثی یا بدنی ہے یہ خاص آنکھ میں ہوتا ہے اکثر
انفقات یہ شکایت ملنے سے ہوا کرتی ہے جس کی وجہ استغواغ کی نیا دتی ہے مثلاً
بھات، اسپاہی یا ٹھکن کر کھرتے دوجا کا رقیق ہو جاتا ہے اس کا سبب ہے انکی
نشا نشہ یہ ہے کہ وہ اس وقت اگر کم ہوتی ہے تو مرطوب پگھلا کر بوزوں کو لگائی۔

دیکھ سکتا اگر رقت زیادہ ہوتی ہے تو دور کی چیزیں نظر نہیں آیا کرتیں یہ صورت روح کے زیادہ رقیق ہوجانے سے ہوا کرتی ہے اور روح کی غلظت کی زیادتی تیزی اور رقت کی زیادتی سے ہو جاتی ہے جس طرح ان قیدیوں کو ہوا کرتی ہے جن کو زیادہ تک اندھیرے میں قید رکھا جاتا ہے کبھی یہ مرض ایسی رطوبت سے لاحق ہے جو صاف نہ ہو یا ایک پردوں کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے اس کی شناخت مشکل ہے۔

علاج

تعدیل مزاج کریں دماغ اور آنکھ کو قوت پہنچائیں اطریفیل صغیر کا استعمال مفید ہوتا ہے اس سے بخارات رک جاتے ہیں دماغ کا تنحید بھی کرنا چاہئے۔ معدے کی طاقت کا لحاظ ضروری ہے اگر روح غلیظ ہو تو توتیا بادبان کے پانی میں آب مرزخوش یا آب بادروح کے ہمراہ لگائیں رسوت کا سرمہ ہمیشہ لگاتے رہیں اس سے آنکھ کی قوت کا تحفظ ہو جاتا ہے جو دوا میں مستحل ہیں اور بینائی کی کمزوری میں فائدہ دیتی ہیں ان کے نام یہ ہیں اخروٹ اور زرد بڑ کی تین گھٹلیاں جلا کر پیس لیں اور ۴ گرام سیاہ مرچ باریک کر کے شامل کریں اور استعمال کرتے رہیں۔

دیگرو۔ عصارۃ انار ترش کو اتنا پکائیں کہ آدھا مل جائے پھر اس میں آدھا شہد ملا کر دو مہینے تک دھوپ میں رکھیں اس بعد صاف کر کے سیاہ مرچ اور ملا لیں یہ دوا جتنی پرانی ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ مفید ہوتی ہے پیاز کا پانی شہد شامل کر کے لگانا بھی فائدہ دیتا ہے شلم کو کچا یا بھون کر یا پکا کر کھنا ضعف بصر کے لیے بہت مفید ہے اس سے بینائی تیز ہو جاتی ہے سانپ کا گوشت بھی آنکھ کی حفاظت کرتا ہے اور بینائی کو طاقت دیتا ہے سر میں روزانہ کھنکھ کرنے سے بینائی کو فائدہ پہنچتا ہے خاص طور پر بڑھوں کی بینائی کو صاف ستھرے پانی میں تیرنا اور پانی میں آنکھیں کھولنا بھی بینائی کو بڑھاتی ہے خصوصاً جوانوں کی بینائی خوب سیر ہو کر کھانا اور نشلی چیزوں کا استعمال نیز زیادہ کھا کر سونا اور رونا بینائی کے لیے نقصان رساں ہے جو چیز خون کو غلیظ کرتی ہے مثلاً مسور اور قابض

چیز بھی آنکھ کو مضربے باوردج اور پختہ زیتون، سویا اور وہ سب چیزیں جو آشوب چشم کے شروع میں لکھی جا چکی ہیں مضرت ثابت ہوتی ہیں۔

خیالات

اس بیماری میں رنگتیں، شکلیں، زمین اور آسمان کی درمیانی ضنائیں دکھائی دیا کرتی ہیں اس کے تین سبب ہیں۔

۱- قوت بینائی کا بہت زیادہ قوی ہو جانا چنانچہ چھوٹے ذرات اور ضعیف عیار جو ہوا میں موجود ہے اور دوسروں کو نظر نہیں آتا اس کو آنکھ اپنی قوت کے باعث دیکھ لیتی ہے اسی طرح غذائی بخارات جن سے کوئی بدن خالی نہیں ہے جس کے قوی ہونے پر نظر آنے لگتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ جس میں کوئی مسرابلی نہیں ہوتی بینائی ٹھیک ہوتی ہے اور تمام حواس بھی قوی ہوتے ہیں اور جب غلیظ اور کدورت پیدا کرنے والی غذائیں کھائی جاتی ہیں تو خیالات میں کمی آجاتی

۲- طبقات ماؤن ہو جائیں مثلاً قرنیہ میں چھپک یا آشوب چشم یا کثیف کر دینے والی بردت کے آثار ظاہر ہو جائیں اگرچہ یہ آثار نہایت چھوٹے ہونے کی وجہ سے آنکھ میں نظر نہیں آیا کرتے مگر اپنی مقدار کے مطابق طبقہ قرنیہ کے اندر سے شفافیت کو زائل کر دیتے ہیں اور اپنی جسامت کے اعتبار سے بصارت کو ڈھک لیتے ہیں چنانچہ شکلوں کی ہیئت کی مقدار کے مطابق خیالات ٹھکانے یا جو کور یا شش پہل محسوس ہوا کرتے ہیں اس کی خاص علامت یہ ہے کہ عرصہ تک رہنے پر بھی کسی اور بیماری کا سبب نہیں بنا کرتے اس کے ساتھ مذکورہ اسباب مقدم ہوتے ہیں نیز غذا کی وجہ سے کم یا زیادہ نہیں ہوا کرتے۔

۳- بیماری رطوبت میں لاحق ہو جائے اس کی چار صورتیں ہیں۔

(الف) خاص رطوبت بیضیہ تخیلات کا سبب ہو۔

(ب) سور مزاج سرد تر لاحق ہو جائے اور رطوبت کے اجزاء اور شفافیت کو تہی کر دے۔

(ج) رطوبت میں شدید حرارت پیدا ہو جائے جس سے رطوبت میں جوش آجائے

اور پہچان پیدا ہو جائے، ہوائیت رطوبت میں مل جائے اور شفافیت رائل ہو جائے سے اس کا قوام ممکن کی طرح ہو جائے۔

(د) دماغ کی برودت اور جوست رطوبت کی شفافیت کو کثیف یا زائل کر دے۔ اس صورت میں اسباب سابق کی شہادت کافی ہے مثلاً پتلا گرم آشوب ہوا ہوگا یا سردی اور تری پیدا کرنے یا گرمی اور خشکی پیدا کرنے والے اسباب مقدم ہوں گے خارجی اسباب سے بھی خیالات پیدا ہو جاتے ہیں اس کی دو صورتیں ہوا کرتی ہیں: ۱۔ یہ قائم نہیں رہا کرتے جب ہوتے ہیں فوراً ہی تحلیل ہو جاتے ہیں خاص طور پر جب سبب لطیف اور جلازائل ہو جانے والا ہو یہ قسم بخارات کی وجہ سے ہوا کرتی ہے جو سارے بدن سے چڑھتے ہیں یا معدہ اور دماغ سے اٹھتے ہیں۔ بخارات کے چڑھنے کی وجہ یا تو غذاؤں کا استعمال ہے یا بحران اورتے یا غصہ اس صورت میں اسباب سابق سے بات واضح ہو جاتی ہے اور خیالات ایک آنکھ کے ساتھ مخصوص نہیں ہوا کرتے اسی طرح ایک حالت پر قائم نہیں رہا کرتے بلکہ سبب کے متغیر ہونے پر کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔

۲۔ خیالات قائم ہوں یہ کیفیت نزول المار کا پیش خمیہ ہے اس کی علامت یہ ہے کہ دوسرا کوئی سبب ظاہر میں نہیں ہوتا اور بصارت میں گدلا پن ہوتا ہے کمزوری بتدریج بڑھا کرتی ہے اگر خیالات کی وجہ سے زیادہ ہو جائیں تو نزول المار کا اندیشہ نہیں رہتا۔

علاج

مس قوی ہونے کی حالت میں مس کو غلیظ اور سبب کو دور کرنا ضروری ہے اگر معدے کے بخارات کی وجہ سے یہ شکایت ہو تو معدے کا حقیقہ کرنا چاہئے اس کے لیے حب ایارج یا اطرینفل مناسب ہے اس میں حب ایارج یا غازیقون شامل کر لینا چاہئے حقیقہ کے لیے اس قسم کی اور چیزیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں مریض کے لیے بہتر یہ ہے کہ کمال کا علاج کرے اور پانی سے پرہیز کرتا رہے جمعی سڑوں کا استعمال مفید ہوتا ہے مگر یہ تداویر سرد اور معدے کا حقیقہ کرنے کے بعد کام میں لائیں سنگھانے کی چیزیں اگر چہ مفید ہیں شدید حرکت اور پھیپھوں کی

وجہ سے نزول مار کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے یا راج فیرا بہت فائدہ کرتی ہے وسم کایج سرمہ کے طور پر لگا نا مفید ہے اس سے نزول المار کو فائدہ ہو جاتا ہے خشک کرنے والی اشیا استعمال کی جائیں سرموں کے طور پر بھی اور غذا بھی یعنی ہوئی غذاؤں پر اکتفا کرنا چاہئے مطہن کھائیں شوربوں، شراب اور فواکبات سے پرہیز کیا جائے یہ تدابیر نزول المار کے آغاز میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔

نزول المار۔ موتیابند

یہ ایک رطوبت غربیہ ہے جو ثقبہ عینید میں جمع ہو جاتی ہے قرنیہ کے پردوں اور رطوبت بیضہ کے زرمیان اکٹھی ہوا کرتی ہے ان خیالات سے تشخیص ہو جاتی ہے جن کو ابھی ذکر کیا جا چکا ہے جو نزول المار پتلا، صاف اور بنا ہوتا ہے اکثر خشک کرنے والی تدابیر سے زائل ہو جاتا ہے وہ دوا میں بھی مفید ثابت ہوتی ہیں جن کو خیالات کے ضمن میں بیان کیا جا چکا ہے پرانے نزول میر، قدح عیسیٰ آریشن ہی سے فائدہ ہو سکتا ہے لیکن جو نزول کاڑھا، گدلا، فیلگوں چونے کے رنگ کا ہو اس میں صحت کی توقع نہیں ہو کرتی اور کبھی ہر ثقبہ میں جاری ہو جاتا ہے اس صورت میں آدمی کی بینائی جاتی رہتا ہے اکثر نزول ثقبہ ہی میں کسی طرف ہوا کرتا ہے یعنی اوپر نیچے داہنی سمت یا وسط میں اور کوئی چیز نظر نہیں آیا کرتی۔

ناک کی بیماریاں

نقصان سہم۔ یعنی کم سنگھائی دینا

یہ بیماری سور مزاج سردخارجی یا بلغم سے ہوا کرتی ہے مقدم دماغ یا دماغ کے دونوں زائموں کا سدہ اس کا خاص سبب ہے دماغ کے سدے کی بنا پر سو گھنے کی قوت کم یا باطل ہو جاتی ہے اس کی شناخت یہ ہے کہ دماغ سے جو چیز بھکتی ہے اس کے بھکنے میں گرانی ہو کرتی ہے اور آواز میں غن غنائین ہوتا ہے۔

علاج

مزاج کی تبدیلی کریں مادی میں دماغ کا تھقیہ ضروری ہے اس مقصد کے لیے تھپ ایارج دینی چاہئے یا صرف ایارج عرق بادیاں میں گولی بنا کر کھلائیں اسطو خود دوس میں ملا کر بھی کھلا سکتے ہیں شربت اسطو خود دوس تنہا یا لیمو کے ہمراہ دینا مفید ہے سنا سبب مرض ہو تو جو چیزیں زکام میں لکھی جا چکی ہیں انھیں یہاں بھی استعمال کریں۔

بخار الانف۔ ناک سے بدبو کا آنا

اور بدبو کے علاوہ کسی اور چیز کا نہ آنا یہ شکایت مقدم دماغ میں غلطی کی عفوئت کے باعث ہوا کرتی ہے اور ناک میں کوئی دوسری بو نہیں جایا کرتی خراب بو ہی مریض کو پسند آتی ہے عفوئت کا سبب اکثر بلغم یا ناک کا سٹرا ہوا زخم ہوتا ہے۔ مدہ سے یا پھیپڑے کے متعفن بخارات کو بھی اس بیماری کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

علاج

جو چیزیں پہلے بیان کی جا چکی ہیں ان سے دماغ کا تھقیہ کریں مشک اس وقت تک مسلسل سنگھاتے رہیں جب تک اس کی خوشبو محسوس نہ ہونا اگر موٹھا لیوا بنا لھردا گل سرخ، لونگ، آب پودینہ کو اور آب آس کا فیکہ بنا کر ناک میں رکھیں اس کے رکھنے سے قبل ناک کو شراب سے دھو دینا چاہئے بعض اوقات تیز بخاروں میں مٹی یا مشک کی خوشبو محسوس ہوا کرتی ہے مالا کو ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہوتی یہ بات موت کی علامت ہے، اگر خوشبو کے علاوہ کسی بو کا احساس نہ ہو تو دماغ کا تھقیہ کرنا چاہئے اس کے بعد چند یہ ستر اس وقت تک سنگھاتے رہیں جب تک احساس نہ ہو۔

جفاف الانف۔ ناک کی خشکی

گرمی کی زیادتی سے ناک میں خشکی ہو جاتی ہے جس طرح حیات مہتر قوس دیکھا جاتا ہے یا دق کی وجہ سے خشکی ہو جاتی ہے لیسا در غلط سے حرارت ان صبا توں

کی شناخت ان چیزوں سے ہو سکتی ہے جو ناک میں جھتے ہوں۔

علاج

حرارت یا خشکی کے باعث ہو تو روغن بنفشہ یا روغن کاہویا روغن زنبق فراسا کا خور ملا کر استعمال کریں لیسدر رطوبت باعث مرض ہو تو دماغ کا۔ بنا کرنا چاہئے اس مقصد کے لیے وہ چیزیں استعمال کی جا سکتی ہیں جن کا ذکر بار بار ہوتا رہا ہے۔

قروح الاانف۔ ناک کے زخم

اگر رطوبت جاری ہو تو مرہم سفیدہ کام میں لائیں یا اتر کوہاریک کر کے اس روغن گل میں ملا کر لگائیں جو روغن زیتون تازہ سے بنایا گیا ہو خشک زخموں میں روغن بنفشہ 'موم سفید یا کتیرا یا لعاب اسبقول لگائیں' غذا کی اصلاح کا خیال رکھیں گوشت ترک کر دیں، تلخین کریں، تیز بخارات کو روکنے کی سعی کرتے رہیں۔ بہما، سیب، امرد یا اسبقول شکر کے ساتھ کھلائیں اور سوکھا دھنیا پس کر شکر شامل کر کے غذا کے بعد کھلانا مفید ہے بعض اوقات ضد سرارو کرنے اور پھینے لگانے کی ضرورت ہوا کرتی ہے بشرطیکہ بدن میں امتلا محسوس ہو اور ناک میں مادہ زیادہ گزرتا ہو تو استفراغ کرنا چاہئے۔

رعاف۔ کھیر

بحرانی کھیر کو روکنا فنی نقطہ نظر سے مناسب نہیں جب تک قوت باقی رہے اس وقت تک زروکیں کھیر رگوں میں خون بھر جانے اور ان کے نمایاں ہو جانے اور پھٹ جانے سے بھی جاری ہو جاتی ہے اگر یہ صورت ہو تو بھی کھیر کو بند نہیں کرنا چاہئے لیکن خون خوب نکل چکے اور مریض آرام محسوس کرے تو بند کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بعض اوقات شبکیہ کی رگوں یا دماغ کے شرابین کے پھٹ جانے سے کھیر آنے لگتی ہے اس کا علاج مشکل ہے رگیں اکثر پھٹ یا خون میں زیادہ جوش آجانے سے پھٹ جاتی ہیں ایسی صورت شدید درد اور جلن کا

احساس ہوا کرتا ہے عروقی اور شریانی کھیر میں یہ فرق ہے کہ شریانی کھیر میں خون کا رنگ زرد پتلا اور زردی مائل سرخ ہوتا ہے۔ عروقی کھیر میں یہ بات نہیں ہوا کرتی کھیر میں تابض دوائیں مثلاً آقا قسیا، گلنار عدس، مارو، غبار آسیا وغیرہ فائدہ دیا کرتی ہیں۔ ایفون کا خورہ برگ قنب، آب برگ، باشک سے بھی کھیر رکھ جاتی ہے پھکنے والی دوائیں جیسے غبار آسیا، کندر کا آما بھی مفید ثابت ہوتی ہیں داغ دینے والی دوائیں مثلاً پھلگری سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے بعض چیزیں کھیر میں بالخاصہ مفید ہیں جیسے گدھے کی لید کا پانی کڑی کا جالا، آب بادروج، آب پودینہ یا ایسی دوائیں جن میں کڑی کا جالا یا بادروج شامل ہوں کو سیای میں لت کر کے غبار آسیا چھڑک کر جتی بنائیں اور تانہ میں رکھ دیں۔

دیگڑ۔ ایفون ۱۵۲ ملی، غبار آسیا، گلنار قاسمی، مارو ہر ایک ۲ گرام۔
گدھے کی لید کا پانی کڑی کا جالا کر جتی بنائیں اور ناک میں رکھ دیں۔ پیشانی پر گلاب تند کا خورہ و صندل سرخ کا لیب کریں کھیر داہنے نچنے سے آئی ہو تو جگر کو ٹھنڈا کریں گلاب تند اور صندل سرخ جگر کے مقام پر لگا میں یا پھینے لگا میں اگر کھیر بائیں نچنے سے جاری ہو تو گدی پر پھینے لگانے سے فائدہ ہو جاتا ہے مردوں میں خصیتین کے ملنے سے اور عورتوں میں پستان کی ماش سے آرام ہو جاتا ہے پستان کو زور سے کھینچنے سے بھی فائدہ ہوا کرتا ہے اکثر فصد قیقال کی ضرورت پڑ جاتی ہے لیکن خون اتنا نکالنا چاہئے کہ مریض پڑھی طاری ہو جائے اس کے بعد خون کو ٹھنڈا کر کے کھیر بند کر دیں۔

زکام اور نزلہ

بہت عام بیماری ہے، اکثر لوگ اس کا شکار رہتے ہیں گرم نزلہ اور زکام میں ناک سے جو چیز نکلتی ہے وہ تیز ہوتی ہے آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں منہ بھی لال ہو جاتا ہے اور جو چیز نکلتی ہے اس کے کھلنے سے جلن ہوا کرتی ہے نیز وہ گرم اور تیلی ہوتی ہے، جلن اور لپک ہوتی ہے تنوک زرد اور سرخ ہوتا ہے۔ سرد نزلہ اور زکام میں جو چیز منہ سے نکلتی ہے وہ سرد اور گاڑھی ہوتی ہے ناک

میں جین محسوس ہوتی ہے، پیشانی میں کھنکھاناٹ ہوا کرتی ہے جو چیز بھی منہ سے نکلتی ہے اس کا رنگ سفید ہوتا ہے اور بخار آنے سے نفع ہوا کرتا ہے۔

علاج

نزہ میں چھ امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے

۱۔ فصد کے ذریعہ مادے کو کم کرنا چاہئے اور اس غلط کو خارج کیا جائے جو سبب مرض ہو جیسے بلغم۔ تلمکین بھی کرنا چاہئے

۲۔ تعدیل مزاج کریں۔ یعنی گرم میں سرد دوا میں استعمال کریں، نیم گرم حمام کریں، سرد تر غذا میں کھائیں جیسے کدو، پالک، خرفہ، روغن بادام اور تل کے ہمراہ دیں۔ مقعد کے چاروں طرف نیزاف اور ہاتھ پیروں پر روغن بنفشہ لگائیں۔

سرد نزہ میں باجرہ اور بھوسی کو پوٹلی میں باندھ کر اس سے سینک کریں اس میں نمک بھی ملایا جاسکتا ہے بشرطیکہ سردی اور تری زیادہ ہو گرم اور لطیف غذائیں کھلائیں مثلاً شہد اور ہلیون، مشک، عنبر، کدو، سربیاں کتان کے نیلے کپڑے میں باندھ کر سنگھائیں۔

۳۔ شربت خفقاش آس جو کہ ہمراہ گرم نزہ میں دیں۔ نزہ روکنے کی عرض سے یہ دونوں چیزیں کارآمد ہیں سرد نزہ میں جو شانہ پلائیں خفقاش مسور اور عناب کو پانی میں پکا کر اس سے عزارے کریں۔ گرم نزہ میں ٹھنڈی دواؤں سے اور سرد نزہ میں گرم دواؤں سے علاج کریں۔

۴۔ مادے کا قوام معتدل کریں مادہ پتلا ہو تو اسے گاڑھا کریں اس کام کے لیے خفقاش کا استعمال مناسب ہے سرد ہونے کی صورت میں اسے لطیف کرنے کی عرض سے شربت زودفا اور جلاب عرق اصل السوس کے ہمراہ دیں سکینین عصلی یا شربت لیو بھی جس میں تزشی کم ہو دے سکتے ہیں۔

۵۔ مخالف سمت مواد کا امار کریں چنانچہ نزہ کو ناک سے علق کی طرف لائیں اس کے لیے سوکھنے کی دوائیں کام میں لانی جاتی ہیں لیکن پھیپسے اور قصبہ اللہ کا لحاظ ضرور رکھنا چاہئے۔

۷۔ اس امر کی کوشش کریں کہ نزلہ کا مواد سینہ پر نہ گرے اس کو روکنے کے لیے آبِ باقلا اور آتش جو خمیرہ بنفشہ اور روغن بادام دینا چاہئے جب معال بھی مفید ہوا کرتی ہیں سرد نزلہ کے شروع میں عام مضر ہوتا ہے لیکن ایسے نزلہ کے آخر میں مفید ہے۔ نزلہ عام میں حمام ہر زمانہ میں فائدہ دیتا ہے لیکن شروع میں چھینک لینے سے فنج میں رکاوٹ ہو جاتی ہے آتش جو خمیرہ بنفشہ ڈال کر پلانا بہت مفید ہے اس سے تھوک کا اخراج ہو جاتا ہے شراب پینے میں کمی کرنا اور دن کے سونے سے اجتناب کرنا ضروری ہے رات کو بھی کم ہی سونا چاہئے پیٹ بھر کر کھانا بھی مناسب نہیں۔ کھانے کے بعد سونا نہیں چاہئے چکی کے پتھر پر سرکہ ڈال کر اس کی بھاپ لینے سے گرم زکام کے سدے کھل جاتے ہیں بننا ہوا سیاہ دانہ چوبیس گھنٹہ سرکہ میں جھگو کر پھینک لیا جائے اور روغن زیتون کہنہ ملا کر سو گھنٹا چاہئے اس سے بھی سدے کھل جاتے ہیں۔

مسوڑوں دانتوں اور ہونٹوں کی بیماریاں

- ۱۔ غذا اور شراب کو معدے میں خراب نہ ہونے دیا جائے۔ لطیف غذا نہیں مشلاً دودھ اور مچھلی ایک ساتھ نہ کھائیں
- ۲۔ قے خاص طور پر ترش قے سے بچنا چاہئے۔
- ۳۔ سخت چیزیں نہ چھائیں خاص طور پر میٹھی چیزیں جیسے آلو بانو اور خشک بھجیر۔
- ۴۔ جو چیزیں دانتوں کو کند کرتی ہوں ان سے پرہیز کریں ٹھنڈی چیزوں سے بھی اجتناب کریں خاص طور پر گرم چیز کھا کر سرد نہ کھائیں گندنا دانتوں کو ہالتا مضر ہے اس کو ہرگز نہ کھائیں۔
- ۵۔ سخت چیزیں مثلاً بادام، اخروٹ وغیرہ دانتوں سے نہ توڑیں۔
- ۶۔ دانتوں کی صفائی کا بہت خیال رکھیں بیان مسوڑوں کو صفائی کے دوران میں زخمی نہ ہونے دیں ورنہ دانت بل جائیں گے مسوڑوں کو کھلنے نہیں دینا چاہئے۔

- ۷۔ نرمی آہستگی نیز اعتدال سے سواک کتے رہیں بے احتیاطی سے سواک کرنے میں دانتوں کی آب یا قی نہیں رہا کرتی اچھی سواک وہ ہے جو کلووی اور قابض ہو پہلو اور زیتون کی سواک بہت اچھی ہوتی ہے ان سے دانت صاف اور مضبوط ہوجاتے ہیں سوڑے بھی قوی ہوجاتے ہیں اور کوئی خراب چیز چبھنے نہیں پاتی۔
- ۸۔ سوتے وقت روغن گل لیا کریں مگر اسی حالت میں ملنا چاہئے جب دانتوں کو ٹھنڈک پہنچانا مقصود ہو اگر گرمی پہنچانا چاہیں تو روغن نار دین ملنا چاہئے شہد کی مالش بھی مفید ہے شکر کی مالش سے اور زیادہ فائدہ ہوتا ہے شہد میں جلا اور تنقیہ کی طاقت زیادہ ہے۔

دوسری مفید چیزیں

- ۱۔ پینے میں دو مرتبہ شراب سے کلیاں کریں۔ شراب میں دودھ دار چیزیں مثلاً آکھ کی جڑ ڈال لینا چاہئے۔
- ۲۔ شراب سے گل کرنے کی صورت میں دانتوں میں تکلیف نہیں ہوا کرتی۔
- ۳۔ نلک جلا کر یا بغیر جلائے ہی شہد میں ملا کر ملنے سے بھی نیکی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

ضعف اسنان۔ دانتوں کی کمزوری

قابض چیزیں مثلاً بازو، نلک اندرائی، بریاں، زرد، گلنارا، افاقیا اور سورنجان کا منجن مفید ہے۔ گلاب تند، آب آس اور سماق سے کلیاں کریں۔

حریر الاسنان فی النوم۔ سوتے میں دانت پینا

یہ بیماری دونوں جیڑوں کے عضلات کی کمزوری یا تشنج سے ہوا کرتی ہے اور اکثر بچوں ہی کو ہوتی کرتی ہے۔

علاج

سر کا تنقیہ کرنا چاہئے سہرا بے محل اور خوشبودار تیلوں کی مالش کریں جن میں قبض کی تاثیر بھی ہو۔

کرم دندان۔ دانتوں کا کیڑا

تخم بھنگ، گندنا اور سیاز سے کیڑے مر جاتے ہیں۔

دانتوں کا کتد ہونا

دانتوں پر کھٹی یا کھٹی چیزوں کا لگنا اس کا سبب ہے یا معدے سے بخارات اٹھ کر دانتوں کو کتد کر دیتے ہیں اس کیفیت کو دور کرنے کی غرض سے خرف یا علق لبلم یا اخروٹ اور بادام یا کھوپرے کا چبانا مفید ہے تازہ دودھ سے کلیاں کرنے سے بھی قائمہ ہو جاتا ہے۔

لشہ دامیہ۔ مسوڑوں سے خون آنا

پشکری سرکہ میں بجھا کر اس سے دو گنا تک اور دونوں دواؤں کے برابر زرد شامل کر کے منجن بنا لیں اور مسوڑوں پر ملیں۔

مسوڑوں کا ڈھیلا ہونا

اگر کم ہو تو اس میں وہی دوائیں مفید ہوتی ہیں جو دانتوں کی کمزوری میں لکھی جا چکی ہیں زیادہ ہونے کی صورت میں پھینے لگا کر خون نکالیں اس کے بعد سابقہ تدابیر کام میں لائیں۔

درد دندان۔ دانتوں کا درد

اگر مسوڑوں میں درد ہو اور چھونے سے تکلیف کا احساس بھی ہو خاص طور پر اس حالت میں جب پہلے مسوڑے ڈھیلے ہو چکے ہوں اور دانتوں سے سواد بھی آ رہا ہو تو اس وقت دانتوں کے نکلنے سے قائمہ نہیں ہوا کرتا بلکہ اللہ نقصان پہنچتا ہے اگر مسوڑے ٹھیک ہوں اور درد لہانی میں پھیلتا ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ درد دانتوں کے احصاب میں ہے اس صورت میں دانتوں کا نکال دینا مناسب ہے اس سے مواد تحلیل ہو جاتا ہے۔ گرم درد اور سرد درد میں امتیاز ضرور کر لینا چاہئے بعض وقتاً

دانتوں کا رنگ غلبہ خلط پر دلالت کیا کرتا ہے صفرا کے غلبہ میں زردی ہوتی ہے
ذموی میں سرخی ہوتی ہے سوداوی میں تیرگی محسوس ہوا کرتی ہے سور مزاج خشک
لاغری اور دانتوں کے ہٹنے سے پہچان لیا جاتا ہے۔ اور ام کی شناخت رنگ اور
چھوٹے سے ہو جاتی ہے۔

علاج

مسوڑوں میں دم اکثر گرمی سے آجاتا ہے اس میں فصد اور صفرا کا احتیاج
اس فتوح سے کرنا چاہئے جس میں آب انارین اور لہلیہ ڈلا گیا ہو یا فواکہات کا
جو شانہ دینا چاہئے اس کے بعد زرد مسوڑوں پر ملیں اس میں ہر قسم کی قابض
دوا میں مفید ہوتی ہیں مرض کے آغاز میں آب آس کو نیم گرم کر کے آس سے
کلیاں کریں۔ صرف گرم پانی کی کلیوں سے بھی درد میں سکون ہو جاتا ہے اس کے
بعد منضجات استعمال کریں مثلاً روغن گل، مصطکی، با پھڑا ملتا اس سے کلیاں کرنا
سب سے بہتر ہے زردی بیضہ مرغ نیم رشت گرم کھانا اور گرم روٹی کا چانا ٹھنڈے
درد کو فائدہ دیتا ہے لیکن گرم درد میں سرد ادویہ مفید ہوتی ہیں تخم خرفہ زیرہ اور اذخر
اور ذرا سے عاقر قرحا کے جو شانہ سے گل کرنا مناسب ہے اکثر خالص گرم شراب
سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے اگر درد زیادہ ہو تو خلونیا اور تریاق جدید نیز بر شوشا
استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سخت سردی باعث مرض ہو تو دوا دینا چاہئے یہی درد
میں بھوسی، بایونہ اور باجرے کی پوٹلی سے سینک کریں تاکہ مادہ ٹھوڑی کی طرف
رجوع ہو کر دم پیدا کر دے۔ گرم درد میں گلاب تند اور سرکہ کو نیم گرم کر کے اس سے
کلیاں کریں، بیض اوقات اس میں سماق اور زرد بھی شامل کر لیا جاتا ہے سخت
درد کی صورت میں کانڈاروفیون کا اضافہ ضروری ہو جاتا ہے ۳۷ ملی گرام بر شوشا
ملنے سے بھی درد کم ہو جاتا ہے۔ سرد پانی کی کلیوں سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے خشکی سے
درد ہو رہا ہو تو مکھن اور روغن بنفشہ دانتوں پر ملیں عصبی درد میں اوپر والی دواؤں
سے کلیاں کریں۔

بخرا الفم۔ گندہ دہنی

بعض اوقات مسوڑوں کی عضویت سے ہوتی ہے اس صورت میں مسوڑے

کمزور اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں یا دانت بوسیدہ ہو کر عفونت کا باعث ہوتے ہیں ایسی صورت میں دانتوں کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے یا عفونت کا سبب منہ اور معدے میں ہوتا ہے صفراوی گندہ دہنی میں ذائقہ کڑوا ہوتا ہے، پیاس زیادہ لگتی ہے، جھوک گھٹ جاتی ہے، تنوک کڑوا ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات مواد پھپھڑے میں ہوتا ہے یا پھپھڑے کے اطراف میں جمع ہو جاتا ہے یہ کیفیت سل میں ہو سکتی ہے کبھی مواد سارے بدن میں ہوتا ہے جیسا دبائی بخاریں ہوتا ہے۔

علاج

سوزوں کے متورم ہونے کی حالت میں سرکہ عضلی سے کلیاں کریں جب دانت صاف ہو جائیں تو دانتوں اور سوزوں پر ننگ بھنی ہوئی پیاز میں ملا کر ملیں اس سے سڑا ہند دور ہو جاتی ہے اور گوشت بھی پیدا ہو جاتا ہے جو دوا میں سوزوں کے ڈھیلا ہونے میں لکھی گئی ہیں وہ یہاں بھی استعمال کرنی چاہئیں۔ مزاج کی اصلاح کریں۔ تنقیہ تیرید اور تقویت کی کوشش کریں۔

دانتوں کی وجہ سے ہو تو دانت نکال دیں مادہ نم معدے پر ہو اور اس میں صفرا کی آمیزش ہو تو نفوع زرد آلو یا نفوع ترش استعمال کریں اور شوشکر کے ساتھ دیں۔ خربوزہ شفتالو اور کھیرا فائدہ مند ہے۔ صفرا خارج کرنے کی غرض سے آب انار، بلبلہ یا فواکھات کا جو شانہ کام میں لائیں۔ بلنجی میں شربت لبو یا سکینین سفر جلی یا سکینین رانی استعمال کریں اس کے بعد ایارج فیترا یا حب ایارج یا اطریل میں حب ایارج ملا کر کھلائیں۔ اس طرح بلغم کا اخراج ہو جاتا ہے جب تک اطفال استعمال کرتے رہیں فواکھات ترک کر دیں قلیہ اور بھنا ہوا گوشت کھلائیں نوزرے چھوڑ دیں برگ آس سویر متقی روزانہ اخروٹ کی برابر کھاتے رہیں۔

قلع۔ منہ آنا

یہ زخم ہے جو منہ اور زبان کی جلد میں ہو جایا کرتا ہے۔

علاج

اگر بلغمی ہو اور رنگ میں سفیدی محسوس ہو تو گلنار زرد اور قاقیا میں کرچہ رکھیں دوسوی میں رنگ سرخ ہوتا ہے اس میں جو قاقیا بعض دوائیں اور پرنکھی چاچکی ہیں استعمال کریں لیلہ زرد یا سماق اور خشک دھنیا استعمال کریں صفراوی میں سوزش زیادہ ہوا کرتی ہے اس میں سماق گلنار اور کا فور استعمال کریں کا فور اس بیماری میں مجیب تاثیر کا حامل ہے خاص طور پر سوداوی قلاع میں عصارۃ خورہ قانذہ دیتا ہے ضد قیقال کرنے کے بعد گدی پر یا تنوڑی کے نیچے چھنے لگائیں یا چہار رنگ کی ضد کر دیں۔ اگر خراب مادہ ہو تو پھلکری ساز و خوب باریک پیس کر لگائیں قلا فیون اور پھلکری زرد صمغ عربی کے ساتھ استعمال مفید ہے یہ پہلے نسخہ کے مقابلہ میں زیادہ موثر ہے۔ سوداوی قلاع کا صفراوی تسماع کی طرح کرنا چاہئے مزاج کی تبدیل ضروری ہے اس مقصد کے لیے فتوحات اور ٹھنڈے شربت۔ جو پہلے لکھے جا چکے ہیں استعمال کریں گوشت چھوڑ دیں ٹھنڈی قدائیں دیں۔

سیلان لعاب دہن۔ تھوک کا بہنا

یہ شکایت گرمی اور تری خاص طور پر فم معدہ کی گرمی اور تری یا سردی اور بلغم سے ہوا کرتی ہے پیٹ کے کیڑوں کی موجودگی میں بھی تھوک زیادہ آنے لگتا ہے۔

علاج

تبدیل مزاج کریں معدہ کا تھنہ کرنا چاہئے بلغمی میں اطر فیض مفید ہے تخم کافی اور نیک ہراک ۱۵۲/۳ گرام جو کوب کرنے روزانہ صبح کو کھالیا کریں۔

ہونٹوں کا پھٹنا

اس میں تمام قابض اور بھفت دوائیں مفید ہیں کثیرا ڈال کر زبان کا ہلاتے رہنا بہت فائدہ کرتا ہے کھیر اور گلگڑی کو کلاٹ کر اس کے کٹے ہوئے ٹکڑے سے ملنے پر

جو جھاگ نکلا کرتے ہیں ان کو ہونٹوں پر رنگین لعاب اسپنول اور روغن بنفشہ کے ملنے سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے اس کو تاک اور مقعد پر بھی ملنا چاہئے۔

ورم لب۔ ہونٹ کی سوजन

خلط قاب کا اخراج کرنا چاہئے اس کے مسوڑوں کے ورم کی طرح علاج کریں۔

چہرے کی بیماریاں

ماشرا

ماشرا ایک قسم کا گرم دم ہے جو خون یا صفرا سے ہوا کرتا ہے اور سارے منہ پر پھیل جاتا ہے بعض اوقات آنکھوں تک پہنچ جاتا ہے۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔

علاج

فصد قیال کریں اور فتوح مقوی یا فواکبات کا جو شانہ پلائیں اور آب نازین بلیڈ زرد سے صفرا کا اخراج کریں صوق خیاض شہزی اس مقصد کے لیے دیا جاسکتا ہے باقی تدابیر صفراوی بخار کی طرح کریں۔

بادشنام

یہ بیماری چہرے پر ہوا کرتی ہے اور جذام کے شروع میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس کا سبب تیز خون ہے کبھی زخم بھی ہو جاتا ہے۔

علاج

فصد کریں۔ ملی ہوئی خلط کا تھپہ ضروری ہے خون کی رعایت سے تبرید اور ترطیب کریں شاہترہ کنجین کے ہمراہ مفید ہوتا ہے صوف مسہل سودا دار الجین کے ساتھ دینا بہترین علاج ہے۔

زبان کی بیماریاں

اشتقاق اللسان۔ زبان کا پھٹ جانا

اسبغول کثیرا یا بیدانہ کا لعاب منہ میں رکھیں غذا کا سری پائے منطیہ کے ساتھ کھلائیں۔
جفاف اللسان۔ زبان کی خشکی

اگر گرمی و خشکی کی وجہ سے ہو جیسی حمیات محترقہ میں ہوا کرتی ہے تو لعاب اسبغول بیدانہ عرق نبلوفر شکر ملا کر زبان پر پھیرتے رہیں۔ بعض اوقات اس میں منفرجم، کمد یا خرفہ برمصا دیا جاتا ہے۔ تخم فرزہ تر بوز کے پانی سے کلیاں کرنا مفید ہے اسی طرح کھیرے اور گلڑی کے پانی سے کلیاں کی جاسکتی ہیں پسیدہ ازلط باعث مرض ہو تو تنوک میں چپک ہوتی ہے اس حالت میں شاخ بید سے کچھین میں ڈبو کر زبان پر پھیریں۔ تر بوز کے پانی میں بھی شاخ بید کو بھگو کر زبان پر پھیرنے سے فائدہ ہوا کرتا ہے۔

استرخار اللسان اور ثقل اللسان

یعنی زبان کا ڈھیلا اور بھاری ہو جانا اور زبان سے "ب" "ت" اور "ف" کا صاف نہ نکلنا۔ بعض اوقات یہ شکایت رطوبت دمویہ سے ہوا کرتی ہے اس صورت میں زبان سرخ اور گرم ہوتی ہے کبھی رقیق بلغمی رطوبت اس کا سبب بن جاتی ہے اس میں اعصاب مسترخ ہو جاتے ہیں اس کی شناخت یہ ہے کہ تنوک کی زیادتی ہو جاتی اس حالت میں قابض چیزیں مٹھل دواؤں سے زیادہ استعمال کی جائیں۔ بعض اوقات دماغ کی شرکت یا فالج کی وجہ زبان ڈھیلی اور گراں ہو جاتی ہے۔

علاج

ہن اور سر کا تنقیہ کریں اس کے لیے حب ایارج اور ایارج لوفنا زیادتی چاہیے

سرکہ عضلی میں سیاہ مرعج پکا کر اس سے کلیاں کرنا مفید ہیں۔ رائی صعز اور کبر کے جو شانڈے میں ذرا عاقرقرر ملا کر کلیاں کریں زبان پر کھٹا دی اور اصل السکوس ذرا سا نوشادر ملا کر استرقائے دموی میں فصد کرنی چاہئے اور ایسی کھٹی چیزوں سے کلیاں کریں جو قطع کرنے کے ساتھ ہی لعاب تحلیل کر سکیں مثلاً غورہ عرق فواکر اور گل الاخرطبا بشر اگر پیچہ کے منہ سے الفاظ دیر میں نکلیں تو زبان پر شہد اور نمک ملنا چاہئے اس کو بھجا کر صبح طریقہ پر کھنگو کرنے کی ہدایت کریں ایسی کتابیں پڑھائیں جن سے زبان میں فصاحت اور بلاغت پیدا ہو، کلام پاک کا حفظ کرنا بھی مفید ہے۔

کان کی بیماریاں

طرش۔ بہرہ پن

بہرہ پن پیدائشی ہوتا ہے یا پیدائش کے بعد پیدا ہو جاتا ہے پیدائشی اس سے پہلے کے باعث ہوتا ہے جو طبعی راستے میں پیدا ہو جاتا ہے یا گوشت کے بڑھ جانے سے ہوا کرتا ہے۔ مسہی بہرہ پن کا سبب ہو جاتا ہے عارضی بہرہ پن اس سبب کی وجہ سے ہوا کرتا ہے جو راستہ پر پڑ جاتا ہے سیل یا کپڑے یا کسی گاڑھی غلط یا عصب کے دم کے باعث ہوتا ہے اس صورت میں تیز بخار ہوتا ہے ذہن میں اختلاط ہو جاتا ہے عصب میں دم ہونے کی حالت میں بخار ہوتا ہے جیسا کہ ابھی بتایا گیا ہے لیکن حملے یوم کی وجہ سے یا خارجی اسباب کے باعث بھی ہوا کرتا ہے مثلاً ریت یا خون کے جم ہو جانے سے جو کان بہتا ہو۔ بہرہ پن اکثر بردت سے ہوا کرتا ہے اگر دماغ شریک ہوتا ہے تو افعال نفسانی میں پہلے خرابی آجاتی ہے سور مزاج کی صورت میں اس کی ضد سے آرام ملا کرتا ہے۔ کیڑوں کی وجہ سے یہ شکایت نکلتی ہے تو دغدغہ جموس ہوا کرتا ہے۔ سدے کی حالت میں کان بھاری ہو جاتا ہے اور آواز نہیں آیا کرتی نیز سدے کے اسباب پہلے سے موجود ہوتے ہیں بحران کے باعث بھی بہرہ پن ہو جاتا ہے اس لیے کہ بحران مادہ دفع کرتا ہے صفروای دستوں کے بند ہو جانے بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے کبھی تے اور کبھی بخار کے بعد ہو جاتا ہے

اس حالت میں بخار لوٹ آنے کا اندیشہ رہتا ہے۔

علاج

طلق میں صحت کی امید نہیں رکھنی چاہئے۔ عارضی بہرہ پن عرصہ گزر جانے پر کم رخص ہوا کرتا ہے اگر نیا بروقت اور بلغم کے باعث ہو تو گرم تیل خاص طور پر روغن ترب یا روغن بلساں، قسط، روغن غار نیم گرم کان میں چکانا چاہئے۔ کڑوے بادام کا تیل بہت مفید ہے۔ آب جنطل، آب برگ سداب شہد میں ملا کر کان میں ڈالنا چاہئے۔ جند بیدستر سونے کے تیل میں ملا کر ڈالیں خاص طور پر جب غلیظ ریاح بھی ہوں۔ اسطو خود دس گرم پانی یا میٹھا جو شانڈہ (مطبوع مطبو) اس کے علاوہ اسطو خود دس تاخون، یابونہ، بھوسی اور خظمی کے جو شانڈہ سے کان دھوئیں۔ گلغذ اور خمیرہ بنفشہ پانی میں گھول کر پلائیں۔ ناخون، یابونہ، بھوسی، خظمی برگ عاقر کو پانی میں پکا کر اس کا بھپارہ لیں اس کے ڈھال بھی کر دیا کریں اور پھوک کا لپ کر دینا چاہئے۔ چینٹا اور ڈھول، پاشوں کا بیجانا بھی مفید ہے اور ان دواؤں سے بلغم کا تنقیہ کریں جو پہلے مکھی جاہل ہیں۔ خون کی گرمی اور صفرا کا تنقیہ کرنا چاہئے اس کام کے لیے فواکہ کا جو شانڈہ یا شربت آلو، شربت نیلو فر استعمال کریں۔ گوشت ترک کر دیں صرف پالک خرفہ یا خجازی اور خرفہ روغن بادام میں خذل کے طور پر دیں۔ روغن کدو یا روغن بادام یا روغن گل سرکہ میں پکا کر کان میں ڈالنا چاہئے تیل اور سرکہ کو اتنا بکائیں کہ سرکہ جل جائے۔ بعض اوقات عصارہ کاہو یا خضیاں یا ایشا روغن بنفشہ لڑکی والی عورت کا دودھ گھول کر کان میں ڈالتے ہیں جو چیز کان میں ڈالیں وہ نیم گرم ہونی چاہئے کیڑوں کی وجہ سے بہرہ پن عارض ہوا ہو تو کیڑوں کے بیان میں جو دوائیں مکھی گئی ہیں وہ کان میں ڈال سکتے ہیں۔ سدہ یا گوشت بڑھ جانے کی صورت میں گوشت کو کاٹ ڈالیں۔ سدہ میل کی وجہ سے پڑ جائے تو کڑوے بادام کے تیل کو کان میں چکائیں صبح کو سویرے ہی حمام کریں اور حمام کی گرم زمین میں ذرا دیر بیٹے رہیں۔

طینن دودی۔ کان کی بھنبھناہٹ

اس کا سبب اس ہوا کی جنبش ہے جو کان کے جوف میں رہتی ہے چنانچہ وہ ہوا کان کے سوراخ میں بھی اسی طرح محسوس ہوگی جیسے باہر محسوس ہوا کرتی ہے اور قوت حس بغیر عادت کے اس کا احساس کرے گی جس طرح غذا کے بخارات کو محسوس کر لیتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ دماغ یا حواس میں کسی قسم کی حسرابی نہیں ہوتی اور جب دماغ کی کمزوری اور قوت سبب مرض ہوگی تو حواس مسکدر ہوں گے اگر ریاہ اور ان بخارات کی کثرت سے بیماری پیدا ہوگی جو دماغ میں پیدا ہوتے ہیں تو ان کی حرکت یوں محسوس ہوگی جیسے وہ سر میں گھوم رہے ہیں۔ اس حالت میں مادے کا غلبہ ہوتا ہے جو انہیں پرانگندہ کر دیتا ہے اگر ریاہ اور معدے کے بخارات بند ہوئے ہیں تو خالی پیٹ اور سیٹ بھرے ہونے کی حالت میں کیفیت مختلف ہوا کرتی ہے۔ سر ہلکا ہوتا ہے اگر بھوک کی شدت سے رطوبات میں اضطراب ہوتا ہے تو بھوک کی زیادتی سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔

علاج

سر معدہ اور بدن کا تنقیہ کرنا چاہئے اس قسم کی چیزیں جن سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے بار بار کھلی جا چکی ہیں جس کو غلیظ کرنے کے ساتھ بن دماغ کی تقویت کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ تلمین کریں اور بخارات کے چڑھنے کو روکنے کی تدبیر کریں شربت اسطوخودوس اور شربت لیمو اس سلسلہ میں کارآمد ہے دماغ کو بھی ان سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اطریفل صیفر دماغ کے لیے خاص طور پر مفید ہے اور معدے کی شرکت ثابت ہو تو بھی یہی اطریفل استعمال کریں۔ دماغ کی طاقت کے لیے روغن آس استعمال کریں جو غلط غالب ہو اس کا تنقیہ کر دینا چاہئے۔ ہاتھ پیروں کی مالش کریں۔ محرکات مثلاً قہقہہ اور تیز دھوپ سے اجتناب کریں۔ حمام استلا اور حمام متجز چیزوں سے بھی پرہیز ضروری ہے۔ بعض اوقات بھنبھناہٹ بحران کی وجہ سے ہونے لگتی ہے یہ قسم بحران کے ساتھ ہی زائل ہو جاتی ہے۔ دستوں کا بند ہو جانا

باعث مرض ہو تو دستوں کو پھر جاری کر دینا چاہئے ویسے بھی قبض کا ہر حال میں خیال رکھیں۔

وجع الاذن۔ کان کا درد

اس کا سبب سور مزاج یا مادی یا تفرق افعال مادی ہے جیسے اور ام میں ہو اگر تاہے اگر درم مار اند ہو تو وہ مہلک سمجھا گیا ہے خاص طور پر جوانوں میں قائل خیال کیا جاتا ہے اگر باہر کی طرف سرد یا گرم ہو تو اس میں کان بھاری ہوتا ہے بخار بھی آجاتا ہے تفرق افعال بعض اوقات چوٹ لگنے یا گرنے یا ریح سے رخی میں ہلکا پن ہوتا ہے اور ایسا درد منقطع ہوتا رہتا ہے۔

علاج

تعدیل مزاج کریں گرم میں سردیل جیسے روغن بنفشہ، شہاف یا ایشا کا فوریا عصارہ کدو، عصارہ خیاریا روغن نیلو فرکان میں ڈالیں۔ گرم پانی کے ڈھال سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے ٹھنڈے درد میں روغن بابونہ، روغن سوسن یا روغن غار، روغن ہلسا اور روغن بکائے کان میں ڈالنا چاہئے۔ رخی میں بھوسا اور باجرے کی پوٹی سے سینک کریں۔ رخی اور ٹھنڈے درد میں ماخونہ، بابونہ، اے نہاسف، برک غار، برک اترج، پوست خشکاش، پودینہ اور برگ نام کو پانی میں پکا کر اس کا پھارہ لیں اور شعل کالیپ کریں ہسن، روغن زیتون میں پکا کر کان میں ڈالیں درم گرم کی صورت میں تازہ دودھ، روغن گل، روغن بادام سرکہ کے ساتھ پکا کر کان میں چکائیں اس سے مرض کے شروع میں فائدہ ہو جاتا ہے اس کے بعد روغن بادام، عاباب، یا عاباب اسی میں ملا کر کان میں ڈالتے رہیں درد زیادہ ہونے کی حالت میں گھی کے چکائے سے تسکین ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈے درم میں گرمی پہنچائیں اور مرض کے شروع میں فصد کریں استفرغ اور تمکین بھی ضروری ہے روزانہ ایسا شربت دیتے رہیں جس سے مزاج کی تعدیل ہو مثلاً شربت آلو، شربت نیلو فر بنفشہ کا خفازہ شکر ڈال کر پلائیں۔ شربت اسطو خود دس یا جو شانہ شیریں، شربت لیمو یا خمیرہ بنفشہ کے ہمراہ دیں۔ رخی اور ٹھنڈے درم اور درد میں شراب خالص پلائیں۔

گوشت چھوڑ دیں۔ پالک کاسنی اور بیون کا شوربہ اور مرغی کے انڈے کی نیم رشت زردی کھلائیں۔

قروح الاذن۔ کان کے زخم

ابتدا میں شہاف یا میخاسر کے میں گھول کر ڈالیں یا آب غوره اور شہد مسلا کر ڈالنا چاہئے۔ مرہم سفیدہ یا مرہم باسلیقون استعمال کریں۔ پرانے زخم میں قطران مفید ہوتا ہے

کان میں جانور کا داخل ہو جانا

یعنی دخول الحيوان في الاذن، یا کیڑوں کا پیدا ہو جانا۔

علاج

قطران کان میں ڈالیں اس سے جانور کی حرکت فوراً رک جاتی ہے اور وہ مر جاتا ہے یا روغن زیتون نیم گرم کان میں ڈالنا چاہئے۔ دھوپ میں سونے سے جانور مر کر نکل جاتا ہے۔ برگ شفتالو یا برگ آلو بخارا اور تمام وہ چیزیں جو کیڑوں کے بیان میں لکھی گئی ہیں کان میں ٹپکائیں۔

وجود المار فی الاذن۔ کان میں پانی چلا جانا

کان میں پانی چلے جانے سے درد ہونے لگتا ہے اور درم بھی ہو جاتا ہے۔

علاج

ایک پاؤں پر کودیں اور لکڑی کے ایک طرف روٹی لپیٹ کر روغن زیتون میں بھگوئیں دوسری طرف سے لکڑی کان میں رکھ دیں اور روٹی میں آگ لگا دیں جب لکڑی جلتے جلتے کان کے پاس پہنچ جائے تو فوراً نکال لیں اس ترکیب سے پانی جذب ہو جاتا ہے۔ روٹی کان میں بھر کر بار بار نکال کر نچوڑتے رہیں اس طرح بھی پانی کھنچ آتا ہے۔

حلق کی بیماریاں

خناق

اس میں سانس لینا اور کھانا دشوار ہو جاتا ہے یہ کیفیت کسی رکاوٹ کی وجہ سے ہوا کرتی ہے چنانچہ گردن کا جب آگے آجاتا ہے اور اس کے آگے آنے سے گڑبڑ مٹ جاتی ہے اس جگہ کو چھونے سے سخت درد کا احساس ہوا کرتا ہے کھانا پینا بند ہو جاتا ہے مگر گدھی کے مل لینے سے گلنے میں ذرا سہولت ہو جاتی ہے۔ قوت محرکہ کی کمزوری اور حرکت سے عاجزی کے باعث بھی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ منہ سوک جاتا ہے لیکن گھونٹ گھونٹ گرم پانی پینے سے گلنا اور سانس لینا آسان ہو جاتا ہے اور ورم کی علامات نہیں ہوا کرتیں۔ خشکی پیدا کرنے والے اسباب پہلے سے موجود ہوتے ہیں۔ بعض اوقات یہ شکایت ان دواؤں کے استعمال سے چھاتی ہے جو خناق پیدا کرنے والی ہیں۔ معدے میں دودھ کا جم جانا بھی خناق کا ایک سبب ہے اگر جگر کے بیرونی عضلات میں گرم قسم کا ورم ہو تو یہ تودیکھنے سے محسوس ہو جاتا ہے۔ خناق کی یہ قسم دوسری اقسام سے ابھی ہوتی ہے ورم اگر جگر کے اندرونی عضلات میں ہوتا ہے تو سانس میں خشکی ہو جاتی ہے اس قسم کے خناق کو برا سمجھا جاتا ہے بہر حال ان دونوں اقسام میں گلنے کی نسبت سانس لینا زیادہ دشوار ہوتا ہے ورم مری کے بیرونی یا اندرونی عضلات میں ہوتا ہے تو دونوں حالتوں میں گلنا مشکل ہو جاتا ہے ورم دموی ہونے کی صورت میں زبان سرخ ہوتی ہے شہ رگیں پھول جاتی ہیں اور بڑھتی ہی جاتی ہیں درد زیادہ ہوتا ہے صفراوی میں بلن اور چہن ہوتی ہے۔ زبان زرد ہو جاتی ہے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اس میں دونوں کی علامات موجود ہوتی ہیں بلغمی ورم میں منہ کا ذائقہ تلکین ہوتا ہے زبان باہر نکل آتی ہے پیاس کم ہوا کرتی ہے درد زیادہ نہیں ہوتا سوداوی میں منہ میں سختی ہوتی ہے ذائقہ ترش ہوتا ہے مگر سوداوی خناق بہت کم ہوا کرتا ہے۔ اکثر خناق اشتقاقی میں ہوتا ہے۔ خناق قلبی میں منہ ہر وقت کھلا

رہتا ہے زبان پامرگلی رہتی ہے یہ حالت خراب خیال کی جاتی ہے جب خناق کے مریض کا چہرہ سبز ہو جائے اور آنکھیں سیاہ ہو جائیں تو مریض جانبر نہیں ہو سکتا یہ موت ہی کی علامت ہے اسی طرح جب نبض ساکت ہو جائے منہ سے بھاگ آنے لگیں تو بچنے کی امید نہیں رکھنی چاہئے۔

علاج

فصد کریں اور غلط غالب کا بھی اطمینان کرنا چاہئے۔ زبان کے نیچے والی دلوں سے خون نکالنا بہتر ہے سنتین جن جھٹوں سے قبض دور کریں اپنڈیوں پر پھینچنے لگائیں ہاتھوں اور پیروں کو گرم رکھیں۔ شربت بنفشہ اشربت آلو اور شربت توت پلائیں یا بنفشہ نیلوفر، لعاب اسپنول، لعاب بیدانہ یا آب انارین کے ساتھ دیں۔ شربت بنفشہ یا آتش جو روغن بادام کے ہمراہ دیں یہ چیزیں خناق سیبی اور سوداوی میں خاص طور پر مفید ہیں۔ شربت بیوس شربت بنفشہ بلغمی میں فائدہ دیتا ہے وہ دوائیں بھی استعمال کریں جو بخار میں مفید ہوتی ہیں۔ عرق گاؤنباں بعض شربتوں یا شکر کے ساتھ دیں مادے کو لٹانے والی دواؤں کا استعمال کرنے کے بعد سہلات دیں۔ اصل السوس یا شربت بنفشہ اصل السوس اور جو شانڈہ شیریں شربت بنفشہ ڈال کر پلائیں بشرطیکہ بخار ہو دو تین روز کے لیے غذا بند کر دیں اس کے بعد آتش جو شکر یا شربت بنفشہ ڈال کر پلائیں۔ بھوک زیادہ ہونے کی صورت میں پالک، طوخید، کدو خجازی روغن ڈال کر دے سکتے ہیں ایسی ہی چیزیں دینی چاہئیں جن کو چبانے کی ضرورت نہ ہو مقامی دواؤں میں روادعات جیسے رب توت گلاب تسند یا آب کشیز بزر اور رب توت رب اخروٹ، مسو کشیزنگ زردرد، جب سماق ریپاس یا آب انارین کا اضافہ کر دیا جاتا ہے خاص طور پر صفراوی جس کا شربت بنفشہ میں خوام ملا یا گیا ہو دینا چاہئے بعض اوقات کافور کشیز کا اضافہ کر دیا جاتا ہے خاص طور پر صفراوی میں سماق زردرد گلنار اور کشیز کا ایپ کریں اس میں بھی کافور ملا لینا چاہئے دو تین روز بعد منضجات تازہ دودھ یا انجیر پر سیاوشاں، بیوس، اصل السوس کو پانی میں پکا کر شکر رب توت ڈال پلائیں

یا شیرہ املا س تازہ دودھ میں ڈال کر روغن بادام کا اضافہ کر کے دیا جائے۔ رب قوت ذرا سے کنو پے اور زعفران کے ساتھ دیں۔ گلے میں وہ ڈورا ڈالیں جس سے سانپ کا گلا گھونٹ کر اسے مارا گیا ہو صفراوی میں تبرید قوی اور بلغمی میں کم کی جانی چاہئے۔ سوداوی میں ترطیب اور تلمین زیادہ کی جائے جو چیزیں پینے یا غرارہ کرنے کے لیے استعمال کی جائیں ان کا نیم گرم ہونا ضروری ہے ہاتھوں اور پیروں کی مالش کریں۔ گردن کے پیچھے پھینے لگا تیں اس سے نکلنے اور سانس لینے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

استرخار اللہیات۔ کلوے کا لٹک جانا

اس میں وہ غرارے مفید ہیں جو درم علق میں نکلے جا چکے ہیں۔

ضیق النفس۔ سانس کی تنگی

یہ صورت خناق کی تمام اقسام میں پیش آ جاتی ہے یا ہوا کی ٹھنڈک اور خشکی کے باعث ہوا کرتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ منہ میں خشکی ہوتی ہے گرم پانی یا تیل کا استعمال اس میں مفید ہوتا ہے سانس کی تنگی کا سبب بخار دھانی بھی ہیں اس کے ساتھ مزاج میں گرمی اور سوداویت ہوتی ہے۔ ان لوگوں کو یہ شکایت ہو جاتی ہے جن کا سینہ پیدائشی طور پر تنگ اور چھوٹا ہوتا ہے۔ عصب یا مجاہب میں کسی صدمہ کے پہنچ جانے سے بھی سانس تنگ ہو جاتا ہے اس کا بیان عسر نفس میں کیا جائے گا۔

علاج

اگر ان اسباب سے یہ شکایت ہو جن سے خناق ہوا کرتا ہے تو خناق کی طرح علاج کرنا چاہئے۔ سردی باعث مرض ہونے کی صورت میں گلر کا جوشاندہ پلائیں یا جلاب اصل السوس کے ہمراہ دیں پھیاتی پر روغن سوشن روغن بکائین میں ذرا سی میدہ لکڑی اور کثیر املا کر نیم گرم مالش کریں خشکی موجب مرض ہو تو وہ

لعاب ملنے پاہیں جو گرمی اور سردی میں معتدل ہوں انجرات دغانیہ کی وجہ سے ہو تو چند روز آتش جو شکر ڈال کر دیں۔ پرہیز ہر حال میں کرتے رہیں اقیقوں کے جو شانہ سے استفراغ کریں تازہ دھنیا شکر کے ساتھ کھلائیں اس کے بعد تعدیل مزاج کریں دل کو قوت پہنچائیں اس مقصد کے لیے مفرحات یا قوتیہ استعمال کیے جاسکتے ہیں ترشیوں سے پرہیز کیا جائے تیز اور نمکین اشیاء بھی نہ کھائیں اور ان تمام چیزوں سے پرہیز کیا جائے جو سودا پیدا کرتی ہیں مثلاً مسوز بھنا ہوا گوشت وغیرہ عرق کاؤنیاں شکر دال کر پلائیں۔ شربت انار میں عرق گاؤنیاں کے ساتھ دینا مفید ہے ترشیوں میں کچا اور میٹھا انار بھون کر دینا چاہئے گنا اور کیلہ بھی دیا جاسکتا ہے۔

دومہ

یعنی دیر میں سانس آتا اس میں جو سانس آتا ہے وہ اس سانس سے ملتا جلتا ہوتا ہے جو ممکن میں آیا کرتا ہے اس کا سبب وہ غلط غلیظ ہے جو قصبہ ریبہ میں چپک جاتی ہے اسی وجہ سے سانس میں تنگی اور آواز میں گرفتگی ہوتی ہے اور خرخرٹ بھی ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ادہ کسی جگہ ہے اگر پھیپے کے اجزاء میں خرابی ہوگی تو سینہ اور رگوں میں گرانی محسوس ہوگی اسی حالت میں اکثر خناق لاحق ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات مادہ اسی جگہ پیدا ہو جاتا ہے کبھی سر سے نزلہ گرنے کی وجہ سے ہوتا ہے بعض اوقات دمراپٹک پیدا ہو جاتا ہے اس کا سبب ریاح اور آلات تنفس کے بخارات ہوتے ہیں یا بخارات دغانیہ کی کثرت سے ہو کرتا ہے اس میں بخار اختلاج کے ساتھ دل میں کمزور ہوتا ہے اور سوداوی کی علامات ظاہر ہوا کرتی ہیں یا دمعدے کے امتلا سے ہو جاتا ہے اور یہ اس وقت رفع ہو جاتا ہے جب قدامد سے تتر جاتی ہے اس حالت میں معدہ بوجھل ہوتا ہے۔

علاج

بلغمی میں جب یارج یارج لا غازیہ یارج فیقرائے موابہ کا اخراج کریں

سوداوی میں جب اضمیون یا شربت اضمیون استعمال کرنا چاہئے۔ نفع کی غرض سے بوزاند جلاب، اصل السوس، عرق گاوزہاں دیں یا بیج سوس پر سیاوشاں انجیر سپتان اور گاوزہاں کا جو شانہ پلائیں اس میں اکثر بھوسی کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے مٹھاس کے لیے شکر یا مارا العسل ڈال سکتے ہیں غذا میں تب بلاقلا اور آب عود شکر ڈال کر بطور غذا دیں اس کے بعد آس جو مارا العسل شکر یا شہد ڈال کر پلائیں۔ شہد بھی چپاتی کے ساتھ دیا جا سکتا ہے پھر مرغ کے چوزوں یا مرغ کا شوربہ پلائیں خاص طور پر بوٹھے مرغ کا شوربہ اس کے بعد چونے گرم بھجوں کے ساتھ پکا کر دیں کیوتو کے بیجے کا شوربہ بھی دیں اخراج مواد کے بعد سے کرنا مفید ہے تاکہ سیتہ کے اعضا گرم ہو جائیں۔ بلند آواز سے پڑھیں۔ لعوق اور گولیاں استعمال کرتے رہیں بعض اوقات وہ لعوق اور گولیاں دیتے ہیں جن میں مواد کو جلا کر مدے کھولنے اور تلمین کی تاثیر ہوتی ہے گر خشک کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی سکین عسلی بہت عمدہ ملطف ہے لعوق عسلی سے بہت زیادہ فائدہ ہوا کرتا ہے ان لعوقوں کا استعمال بھی نفع سے خالی نہیں۔

لعوق۔ شہد تخم اسی روغن بادام شیریں میں لعوق بنا کر دیں۔
دیگر۔ بادام مقشر، انجیر، چلنورہ ذرا ہارک پسا ہوا زون، مٹی پر سیاوشاں سب کو جلاب میں پکا کر لعوق بنا لیں۔

عرق گاوزہاں شکر ڈال کر پلا میں کبھی دمہ بڑی رگ سے امٹا سے ہو جائے یہ رگ خون سے پر ہو کر پشت پر تن جاتی ہے اس کیفیت میں ٹھنڈی ضروری ہے بعض دمہ حرارت فضلیہ کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے اس میں ٹھنڈے شربت نعور اور شوربے دینے چاہئیں کبھی کاغذ بھی دیا جاتا ہے مگر اس وقت جب حرارت زیادہ ہو۔

نفس الانقباب

اس بیماری میں مزاج گردن کو سیدھا اور اونچا کر کے سانس لیا کرتا ہے اس قسم کی کوششیں بیمار اس لیے کرتا ہے کہ سانس کا راستہ کھل جاتا ہے اس مرض کا سبب غلغلہ مادہ یا دم ہے۔

علاج

دمہ کے اصول پر کرنا چاہئے۔

سبحۃ الصوت۔ آواز کا لگ جانا

سردی اور بلغم کی بنا پر یہ کیفیت ہو جائے تو اس کا علاج وہی ہے جو دمہ میں لکھا جا چکا ہے گرمی اور زیادہ چھٹنے چلانے سے آواز لگ گئی ہو تو اس کا علاج خشک کھانسی کے سلسلہ میں تلاش کر لینا چاہئے اس میں گھی شکر کھانا مفید ہے۔ روغن بنفشہ سے غرارہ کیا جاتے چلانے سے پرہیز کریں لیکن ورزش کے طور پر ایسا کر سکتے ہیں گرد اور دھوئیں سے بچنا چاہئے نہیں تیز اور ترش چیزیں دکھائیں لیکن بلغم کی زیادتی میں کھا سکتے ہیں۔ شربت لیوا اور سکینین خاص طور پر سکینین مفصلی کے چلانے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ باقلا، انجیر، حب صنوبر جو زہ زیادہ کھائیں اسلی، صمغ عربی، مہنگ، تخم اسی، سپستان، سوشن، گنا اور کھل ابطلم نیز سرکہ مفصلی، نشاستہ، تخم خیار اور تخم کدو نیز ہر قسم کے لعابات اور زردی بیضہ مرغ نیم رشت استعمال کریں۔ حب صنوبر کا گوند بھی مفید ہے۔

سعال۔ کھانسی

کھانسی اگر بلغم یا سینہ پر ٹھنڈ کے اثر سے ہو تو جو دوائیں دمہ میں لکھی جا چکی ہیں وہی اس میں بھی استعمال کریں ایفون اور لوق بھل سے بہت فائدہ ہوا کرتا ہے۔ حرارت اور بیہوشی کے باعث ہو تو آتش جو، شربت بنفشہ، روغن بنفشہ یا روغن بادام شیریں ڈال کر پلائیں لیکن خمیرہ بنفشہ، شربت بنفشہ کے مقابلہ میں بہتر ہے معزز تخم کدو، تخم خبازین خشک، ہر ایک ۲۱۵۴ گرام، کثیرا نشاستہ رب موس ۱۵۴ گرام، ۱۵۴ گرام سب کو پیس کر شربت انارین ملا کر چٹائیں حرارت کی موجودگی میں اس نسخہ میں تخم خرد بھی شامل کر دیا جاتا ہے غذا میں کدو کا شورہ، ملوخیہ، برگ خرد، چولائی یا انڈے کی نیم رشت زردی کھلائیں انڈے کی زردی کا

حریرہ اور آب انگور بھی مفید ہے گوشت کو جی چاہے تو سری پائے دے سکتے ہیں۔ گیہوں اور سویاں بھی کھلائیں۔ نشاستہ، شکر، کدو اور روغن بادام سے بنایا ہوا علوا کھلائیں۔ کھانسی اور زلہ کی وجہ سے ہو تو پھینک لانے والی دوائیں سنگھا کر مادہ کا رخ تبدیل کریں مواد کی نالی میں زگرے دیں شربت خشکاش جو پوست خشکاش اور آتش جو مدبر سے تیار کیا گیا ہو استعمال کریں۔ مسور، عناب، اسپتال، خطمی، خبازی اور خشکاش کربانی میں پکا کر اس سے کلیاں کریں بعض اوقات برف کے پانی سے کلیاں کرنے سے فائدہ ہوا کرتا ہے ان چیزوں سے مواد گاڑھا ہو جاتا ہے کھانسی ذات البطن یا ورم جگر یا ان کے علاوہ کسی اور سبب سے ہو تو اس کا علاج اصل بیماری کے مطابق کرنا چاہئے۔ کھانسی کے ساتھ دست بھی آرہے ہوں تو شربت انار یا شربت صندل، شربت انار شیریں دینا چاہئے گوند اور نشاستہ کی گولیاں پینے کی برابر بنا کر چوستے رہیں۔

نفث الام۔ منہ سے خون آنا

خون تھوک میں آئے تو منہ کا سمجھنا چاہئے اگر سڑکنے (دانتخ) سے آئے تو سرکا ہوتا ہے اگر کھنکار (دانتخ) سے آئے تو سمجھنا چاہئے کہ قصبہ ریبہ سے آ رہا ہے تے میں آئے تو اسے غذا کی نالی (مری) اور جگر کا خیال کرنا چاہئے اس کی آسان شناخت یہ ہے کہ جس عضو سے خون آتا ہے اس میں کوئی تکلیف ضرور ہوتی ہے کھانسی میں خون آنے لگے تو وہ ہوا کی نالی یا سینہ کا ہوتا ہے کھانسی جتنی زیادہ ہوگی خون اتنی ہی دور سے آئے گا اور خون جما ہوا سیاہ، جماگ دار ہوگا پھیڑے کے خون میں جماگ ہوتے ہیں کسی رگ کے پھٹ جانے کی صورت میں خون زیادہ مقدار میں اچانک آجاتا ہے اگر کسی رگ کے کھل جانے کی وجہ سے آتا ہے تو کم کم آیا کرتا ہے اس میں بو بھی ہوتی ہے۔ ورم خون آنے کا باعث ہوتا ہے تو خون قطرہ قطرہ ٹپکا کرتا ہے مادے کے تامل کی بنا پر نفث الام کی شکایت ہوتی ہے تو اس میں پیپ اور کچھ لہو کی آمیزش ہوتی ہے پھلکے بھی نکلا کرتے ہیں اور خون آنے سے قبل نزر ہو چکتا ہے یا تیز اشیاء کھانے میں آتی ہوں گی جو تک چک جانے

سے جو خون آتا ہے تو اس میں غم اور بے چینی کی شکایت ہوتی ہے اور ایسا پانی پینے کے اتفاق ہو چکتا ہے جس میں جو تک ہونے کا گمان ہوتا ہے۔

علاج

زیادہ چینی غم اور جماع یا کودنے اور طویل سانس سرخ اور چمکدار چیزوں پر نگاہ مرکوز رکھنے، شراب اور گرم اشیاء کے باعث نفث اللہم کی شکایت ہو جائے تو مفتح چیزوں مثلاً کرنس نیز تمام تیز اور ٹمکن چیزوں سے پرہیز کریں خاص طور پر ہدائے پنیر سے ضرور اجتناب کرنا چاہئے لیکن تازہ پنیر سے فائدہ ہوا کرتا ہے جس مریض کا سینہ چھوٹا ہو اس کے فصد کرنی چاہئے یوں فصد مفید ہوتی ہے۔ ریح کے موسم میں صاغن یا عرق النصار کی فصد کرنی چاہئے سینہ پر نزلات کو زنگرنے دیا جائے اس مقصد کے لیے شربت شفاشوم الاخون گوند ہر ایک ۵۲، ۱۱۱ گرام دینا چاہئے کبھی اس دوا میں کافور ایک جو شامل کر دیا جاتا ہے لیکن جب خون میں زیادہ جوش ہو اور حرارت بھی ہو اور کبھی ۲۵ ملی گرام افیون بھی ملا دیتے ہیں مگر حرارت زیادہ ہونے کی صورت میں انجینازم الاخونیش، کبریا، ریشہ برگد ہر ایک ساٹھ چار گرام کثیر انشائشہ، گوند بریاں ہر ایک ۵۲، ۳۱۱ گرام افیون ۲۵ ملی گرام پیس کر شربت انار میں ملا کر چٹائیں پانی کی جلد عرق بارتنگ پینے رہیں غذا میں مرغی کے نیم رشت اندھے کی زردی کھلائیں اگر اسی پردم الاخون، کبریا، کثیر خشک پیس کر چھوٹک دیں تو زیادہ بہتر ہے کبھی بکری کے گوشت میں انجیناز بارتنگ کثیر خشک اور زرد درمیں پکا کر دیا جاتا ہے، گوشت چھوڑ دینا بہتر ہے لیکن خون زیادہ خارج ہونے کی صورت میں جب کمزوری بڑھ جائے کا اندیشہ ہو تو گوشت دینا چاہئے، استلا کی موجودگی میں دو تین روز کے لیے غذا بند کر دی جاتی ہے برگ خرفہ غذا کے طور پر دینے سے فائدہ ہوتا ہے آب برگ خرفہ شکر ڈال کر پلائیں۔ بارتنگ، کینیز آس جو کے ہمراہ دینا چاہئے آس جو میں عناب، مسور پکا کر دم الاخون چھوٹک کر دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

تعلق حلق بخلق۔ جونک کا حلق میں چپک جانا

جس پانی میں جو کھیں ہونے کا شبہ ہو اس کے پینے سے احتراز کریں اگر سہواً پی لیا جائے اور جونک اندر ہا کر حلق میں چمٹ جائے تو پتلا خون حلق سے آنے لگتا ہے غم اور بے چینی کا احساس ہوتا ہے۔

علاج

سورج کی جانب رخ کر کے منہ کھول کر دیکھیں اگر جونک نظر آجائے تو ہاتھ یا زنبور سے پکڑ کر امتیاط سے کھینچ لیں تاکہ جونک کٹنے نہ پائے دکھائی نہ دے تو سر کر اور رائی سے ذرا سانک ڈال کر غرارہ کریں پیاز کے پانی سے غرارہ کرنا بھی مفید ہے کلو، نجی اور رائی پیس کر پھینکا میں یہ تدا بیر کار گرنہ ہوں اور جونک نہ نکل سکے تو حمام کرائیں اور دیر تک وہاں بٹھائے رکھیں، لعاف اڑھائیں تاکہ بے چینی میں اضافہ ہو جائے پھر منہ کے قریب برف کا ٹکڑا رکھیں اور ہلاتے رہیں کھوے کا رخ جونک کی طرف ہونا چاہئے جس وقت جونک قریب آجائے تو پکڑ کر نکال دیں بعض اوقات خود ہی نکل جاتی ہے اس کے نکلنے پر خون کھلتا رہے تو پوست اتار گلنارا و رساق کو پانی میں پکا کر غرارہ کرائیں۔ گلنارا دم لافون اور نشاستہ پیس کر پکائیں۔

حلق میں کانٹا چبھ جانا

کانٹا بڑا لقمہ کھانے اور کسی چیز کے پینے سے نہ کھلے تو حمام کرائیں چند بار روغن زیتون پلا میں اس کے بعد گوشت کے بڑے ٹکڑے یا ابغیر میں ڈورا باندھ کر کھلائیں ڈورا کاٹنے سے آگے نکل جائے تو جلدی سے کھینچ لیں۔ اس ترکیب سے کانٹا نکل آئے گا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اسٹیخ میں دھاگہ باندھ کر نکل لیں جب دھاگہ آگے پھلا جائے تو پانی پتیں اس کے بعد دھاگے کو کھینچ لیں۔ کانٹا فوراً نکل آئے گا

پانی میں ڈوب جانا

ڈوبے ہوئے کو الٹا لٹکائیں پانی کھل جانے پر سکینین پلائیں پھر سکینین میں سیاہ مرچ پکا کر پلائیں غذا کے طور پر گیہوں کا حریرہ دیں۔

امراض صدور یہ

سینہ اور پھیپھڑے کی بیماریاں

گرمی کی علامت یہ ہے کہ سانس لمبا اور گرم آتا ہے اور ٹھنڈی ہوا سے آرام ملتا ہے۔ برودت کے غلبہ میں سانس کم آتا ہے گرم ہوا سے سکون ملتا ہے۔ بوسنت یعنی خشکی غالب ہونے کی صورت میں آواز میں خشکی ہوتی ہے اور فضلات نہیں ہوتے رطوبت کی زیادتی میں خرخر ہٹ ہٹ ہوتی ہے اور فضلات زیادہ ہوتے ہیں بھاری پن مواد کی دلیل ہے اور ہلکا پن اور منتقل ہونا ریحی کا نشان ہے جب تنوک آسانی سے کھانسی میں کھل آئے تو سمجھنا چاہئے کہ مواد قریب ہے اور زور سے آنا مادے کے دور ہونے کی علامت ہے۔

ذات الجنب اور ذات الریہ

ذات الریہ گرم قسم کا درم ہے جو خون اصفرا یا سڑے ہوئے تکین بلغم سے ہوا کرتا ہے اس میں چھاتی میں بوجھ محسوس ہوتا ہے سانس میں تنگی ہوتی ہے بخار اور درد سینہ کی تکلیف ہوتی ہے درد کی طبیعت کرمکت پہنچی ہیں مریض کر دھ سے نہیں سو سکتا مگر چیت لیٹ کر سو جاتا ہے بخار تیز ہوتا ہے بخارات کے چڑھنے کی وجہ سے رخسار سرخ ہو جاتے ہیں نبض موجی ہوتی ہے مریض پر غفلت طاری رہتی ہے آنکھیں پھول جاتی ہیں پوٹے سوج جاتے ہیں یہ مرض سات روز میں مریض کو ہلاک کر دیتا ہے بعض اس کا مباد تھلیل ہو جاتا ہے اور کبھی ذات الجنب میں منتقل ہو جاتا ہے ایک ہفتہ تک یہ صورت

حال پیدا نہ ہو تو سل میں تبدیل ہو جاتا ہے اور پھیپے میں پیپ پڑ جاتی ہے لیکن ذات الجنب کا مواد ذات الریہ میں منتقل ہونا اچھا نہیں ہونا بلغمی اور دموی ذات الریہ میں یہ فرق ہے کہ بلغمی تنھوک گرانی اور غفلت ہوتی ہے سرجی کم ہوتی ہے حرارت ہلکی ہوتی ہے ذات الجنب کو شوصہ اور ہر سام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے یہ گرم درم ہے درم اگر ان پردوں میں ہوتا ہے جو پسیلوں کو دھکے ہوئے ہیں یا اس پردے میں ہو جو اعضائے تنفس اور اعضاءے غذا کے درمیان حائل ہے تو اس کو ذات الجنب خالص کہا جاتا ہے اگر اس پردے یا ان عضلات میں ہو جو باہر کی طرف ہو تو نظر آجاتا ہے اور اس کا مادہ صفراوی خون یا صفرا ہوتا ہے بلغم بہت کم ہوتا ہے بخلاف ذات الریہ کے کیونکہ ذات الجنب کی جگہ سنت اور ذات الریہ کی کھوکھلی ہوتی ہے چونکہ مادہ دل کے قریب ہوتا ہے اس لیے بخار تیز ہوتا ہے اور عضو کے حساس ہونے کے باعث درد بھی شدید ہوتا ہے شروع میں نبض منشاری ہوتی ہے، سوکھی کھانسی چلتی ہے پھر بلغم کھانسی میں شکنے لگتا ہے سانس لیتے وقت درد سخت ہو تو سمجھنا چاہئے کہ درم پھیلانے والے عضلات میں ہے کھنچاؤ دموی اور جھمن صفراوی میں زیادہ ہوتی ہے سانس چھوڑتے وقت درد میں زیادتی ہو تو درم سکڑنے والے عضلات میں ہوتا ہے تنھوک کے رنگ سے مادے کی شناخت ہو سکتی ہے دموی مس سرخ رنگ کا تنھوک آیا کرتا ہے جب خون اور صفرا کی آمیزش ہو جاتی ہے تو رنگ میں ناریت محسوس ہوا کرتی ہے سیاہ تنھوک سوداوی کی علامت ہے نوبت کا شدید ہونا مادے کی کثرت کا نشان ہے اگر چودہ روز میں ذات الجنب کا مادہ تحلیل نہیں ہوتا تو اکٹھا ہو جاتا ہے اور اس میں پیپ پڑ جاتی ہے چالیس روز میں پیپ صاف نہیں ہوتی تو سل ہو جاتی ہے جب مادہ مجتمع ہو جاتا ہے تو کچھ محسوس ہوتی ہے نبض عریض اور موجی چلتی ہے ان حالات میں سمجھ لینا چاہئے کہ درم پھوٹ گیا ہے اکثر اوقات مادے کی سوزش کے باعث شدید بخار ہو جاتا ہے جس وقت علامات محمود کے بعد خود ناک علامات نمایاں ہوں اور قوت برقرار ہو تو یہ مادے کے اکٹھا ہونے کی نیز نفع اور سلامتی کی علامت ہے

ذات الجنب اور ذات الریہ میں ہلاکت کی پہچان تھوک سے ہو جاتی ہے اچھا تھوک وہ ہے جو آسانی سے نکل جائے اور مقدار میں زیادہ ہو پختہ سفید اور چمکنا ہو اس کے اجزا برابر ہوں اس میں لیس نہ ہو جب پہلے دن تھوک نکلے تو چوتھے روز نفع اور ساتویں دن بحران ہو جاتا ہے اگر تیسرے یا چوتھے دن تھوک خارج ہوگا تو چوتھے روز نفع نہیں ہوگا بلکہ ساتویں روز ہو سکے گا اور بحران گیارہویں یا چودھویں دن واقع ہوگا یعنی تھوک نفع کے جس قدر قریب ہوگا اسی حساب سے بحران ہوگا اگر تھوک عوارض کی سلامتی کے ساتھ ہے تو بیماری دیر میں اچھی ہوگی اگر تھوک خراب علامات کے ساتھ ہے تو موت کی علامت ہے پختہ تھوک جلد نکل جائے تو عوارض کی شدت سے ڈرنا نہیں چاہئے ہر حال میں قوت پر اعتماد کرنا چاہئے۔ خراب قسم کا تھوک زرد، سفید، لیسدار اور سیاہ ہوتا ہے خاص طور پر بدبودار گول اور گاڑھا سبز رنگ کا تھوک مواد کے چلنے اور منہ ہونے کی دلیل ہے۔

علاج

ذات الجنب اور ذات الریہ کی ملی ملی تدابیر کی چائیں یعنی نصہ کریں اور جس غلط کا غلبہ پایا جائے اس کا اخراج کرنا چاہئے قبض نہ ہونے دیں ہو جائے تو رنج کرنا ضروری ہے اس مقصد کے لیے بنیاں اور ہلکے حقے مسہل سے بہتر ہیں تاکہ دل کا مادہ حرکت میں نہ آئے پینے کی چیزیں ایسی ہوں جو ملین اور منضج بھی ہوں اور تھوک خارج کرتی رہیں تنقیہ تبرید کے ساتھ کیا جائے مثلاً آش جو شربت بنفشہ یا آش جو مد بردینا چاہئے آش جو کو مد بر کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ آش جو کو میٹھے جو شانہ سے یا عتاب سپستان، خم خبازی، خنکی ملہٹی کو پانی میں جوش دیں اور شربت بنفشہ ملا کر پیاس کے وقت ٹھنڈا کر کے پلائیں پیاس نہ بھرنے کی صورت میں نیم گرم پلا سکتے ہیں بعض اوقات پیاس میں اصل السوس کا عرق دیا جاتا ہے کبھی اس میں کھیر سے بچوں کا شیرہ نکال لیتے ہیں اور شربت بنفشہ یا شربت نیلو فراد ٹھنڈا کر کے پلاتے ہیں۔ خم خرفہ اور شکر کے پانی، عرق گا دزباں

شربت بنفشہ ڈال کر یا تربت نیلوفر بیدان کے ہمراہ دیں مادہ رقیق ہونے کی حالت میں شربت خشخاش اور شربت عناب کے ساتھ دیں یا عناب خشخاش اور ہستیاں کے جو شانڈے کے ہمراہ دیں دستوں کا آنا اچھی علامت نہیں ہے اس صورت میں شربت آس اور شربت انار پلائیں اور صندل یا آس جو بریاں شربت آس اور آب خرپوزہ شکر ملا کر دیا جائے یہ دوا پیاس اور حرارت کی زیادتی میں فائدہ مند ہے اگر صفرا میں زیادہ یا صفرا میں متیل ہونے کا اندیشہ ہو تا ہے تو شربت آلو شامل کیا جاتا ہے۔ شربت نیلوفر مٹھاس کے باوجود صفرا میں متیل نہیں ہو کر تا ساتھ ہی ملطف بھی ہے حرارت کو شکن دیتا ہے غذا میں آس جو شکر یا کوئی ٹھنڈا شربت ملا کر دیں۔ شکر اور شربت نیلوفر کو ٹھنڈے پانی میں گھول کر اس میں روٹی بھگو کر دیں۔ بادام شیریں کا بیٹھا حریرہ پالک، جنجالی یا ملوئیہ بھی کھلا سکتے ہیں جو کہ زیادہ ہونے کی صورت میں مرغ کے چوزے کا شوربہ جو مٹھس کے ساتھ دیں خاص طور پر جب کمزوری زیادہ ہو قوت کا لحاظ دونوں صورتوں میں ضرور کرنا چاہئے۔

مقامی دوائیں

شروع میں موم خام سفید دھلا ہوا روغن بنفشہ میں گچھلا کر نیم گرم مالش

کریں۔

دیکھو۔ خلمی، تخم اسی اور موم سرخ روغن بنفشہ کشمیری میں ملا کر ملیں۔

شیرہ تخم کبیرا، تخم گلزی، خشخاش ہر ایک ساڑھے تین گرام بادام مقشر ساڑھے تین گرام رب السوس پونے دو گرام باریک پیس کر شربت انار میں ملا کر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی منہ میں ڈال کر چوستے رہیں۔ دست لانے والی دوائیں مثلاً املاس ۵۲ گرام شربت بنفشہ پونے دو گرام۔ ترنجبین تازہ شہنت اور گلقتہ اور ذراسی روغن اضافہ کر کے پلائیں۔

دیکھو۔ آلو بخارا ۵ عدد عناب خوبانی، ہستیاں ہر ایک، مادان گل نیلوفر ۲ عدد گل بنفشہ ۷ عدد رات کو پانی میں بھگوئیں صبح کو پھان لیں اور املاس ۵۲ گرام شربت بنفشہ ۳۰ ملی لٹر ملا کر پلائیں املاس کی جگہ ترنجبین اور شہنت

بھی ملا سکتے ہیں

دیگیو۔ پستان، عتاب ہر ایک ۲۰ دانہ، آنو بخارا کلاں ۵ دانہ گل بنفشہ سنار
ہر ایک ۲۰ گرام پانی میں پکا کر چھان میں اور شربت بنفشہ ۱۵ ملی لٹر ملا کر پلا میں یا
۳۶ گرام لعوق امتناس کھلا کر اوپر سے ۵ دانہ عتاب ۲ دانہ انجیر گیوں کی بھوسی
جو مقشر پر سیا شاں ہر ایک ۶ گرام خمیرہ بنفشہ ۲۵ گرام ملا کر پلا میں اور گیوں کی
بھوسی کا حریرہ شکر ڈال گھونٹ گھونٹ نوش کریں ان تدابیر کے بعد بخار باقی
رہے تو نیم گرم شیر میں پانی سے حمام کرائیں مگر سر اور سینہ نہ کھولیں پھیڑے کی
متورم شق کے پہچاننے کی صورت یہ ہے کہ مخالف سمت لیٹنے سے بوجھ محسوس
ہوا کرتا ہے اور کپڑا پانی اور مٹی میں جھگو کر سینہ پر رکھیں جس طرف کا کپڑا پہلے سوکھ
جائے اس سمت کو متورم سمجھنا چاہئے۔

سل

پھیڑے کے زخم کو سل سے موسوم کیا جاتا ہے جو کوزخم دل کے قریب ہوتا ہے
اس لیے بخار ہر وقت چڑھا رہتا ہے تنوک میں پیپ آیا کرتی ہے پیپ اور بغم
نما یہ فرق ہے کہ پیپ جب منہ سے نکل کر زمین پر گرتی ہے تو گول ہوتی ہے اور
اس میں بدبو بھی ہوتی ہے نیز آگ پر جلانے سے چڑا ہند آیا کرتی ہے بغم میں یہ
بات نہیں ہوتی اس کے علاوہ پیپ پانی میں بیٹھ جاتی ہے بعض اوقات ذات
الجنب یا ذات الریہ میں پیپ پڑ جانے سے سل ہو جایا کرتی ہے کبھی نزل سے
ہو جاتی ہے اور کبھی پرانے تفرق اتصال کی وجہ سے ہو کرتی ہے اس صورت میں
پہلے منہ سے جھاگ دار خون آچکتا ہے شروع میں سل کم اچھی ہوتی ہے پرانی ہو کر
قابل علاج نہیں رہتی۔

علاج

اس میں غذا کم اور لطیف دینی چاہئے بیماری جڑ پکڑ گئی ہو تو جو علاج اطباء نے
لکھا ہے وہی کرنا چاہئے یعنی روزانہ آش جو پلا میں اس میں ٹنڈے بیج اور شربت

نشی ش شامل کر لیا کریں اور سفوف سرطان کے ساتھ یہ دوا دینی چاہئے۔
 ۱۰- عرق گاؤزباں شکر یا گدھی کا دودھ ملا کر پلائیں، اسی طرح سفوف
 سرطان عورتوں کے دودھ سے فیتے پر بھی فائدہ ہوا کرتا ہے غذا کی اصلاح
 ضروری ہے بجرمی کے بچے کا گوشت یا مرغ کا چوزہ اور سری پائے کھلائیں جو
 گویاں اور لعوق کھانسی میں دئے جاتے ہیں وہی سل میں مفید ہیں بہت سا
 گلقد کھانے سے بھی سل کو آرام ہو جاتا ہے۔ روٹی بھی گلقد ہی سے کھانی چاہئے
 سانس میں تنگی پیدا ہو جائے تو جو لعوق ذات الجنب میں لکھے گئے ہیں ان کے
 استعمال سے اس کا تدارک کرنا چاہئے بخار ہو جانے کی صورت میں تخم خرفہ شربت
 انار شیریں کے ہمراہ دیں بعض اوقات تاثیر میں اضافہ کرنے کی غرض سے اس
 میں کافور بڑھا دیا جاتا ہے۔ سریشم ماہی گرم پانی میں گھول کر شکر ملا کر تھوڑا
 تھوڑا پلانا بھرب ہے جب آنکھیں اندر کودھن جانتیں اور دونوں کپٹیاں دب
 جائیں آنکھیں خنار آلود معلوم ہوں اور پیٹ کی کھال سوکھ جائے پیشانی کھینچ
 جائے تو صحت سے مایوس ہو جانا چاہئے بال جھڑنا شروع ہو جائیں اور سہال
 ذوبانی آنے لگیں تھوک میں بدبو زیادہ محسوس ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ موت کا وقت
 قریب آچکا ہے۔

دل کی بیماریاں

گرمی کی علامات یہ ہیں کہ سینہ چوڑا ہو جاتا ہے بشرطیکہ پیدا نشی نہ ہو چھاتی
 پر ال زیادہ ہوتے ہیں سانس بڑا آتا ہے نبض عظیم ہوتی ہے امیدیں اور آرزوئیں
 اچھی اور بہت ہوتی ہیں آدمی دلیر یا بہت ہوتا ہے برعکس اس کے برودت
 میں بزدل ہوتا ہے سینہ تنگ ہوتا ہے بشرطیکہ سر پھوٹا ہونے کی وجہ سے نہ ہو
 بال کم ہوتے ہیں رطوبت کی صورت میں نبض میں نرمی ہوتی ہے آدمی فوراً شرمسار
 ہو جاتا ہے اور جلد ہی اصل حالت پر آ جاتا ہے فضلات زیادہ ہوتے ہیں خشکی
 میں سب حالات اس کے خلاف ہوتے ہیں مرکب مزاجوں کی شناخت علامات
 کی ترکیب سے ہو سکتی ہے عارضی گرم مزاج میں جلن اور پیاس ہوتی ہے لیکن

سرد ہوا سے پیاس کم ہو جاتی ہے معدے کی گرمی میں یہ بات نہیں ہو کرتی بلکہ
میں نبض سرخ اور متواتر ہوتی ہے سانس جلدی جلدی آتا ہے بے چینی ہوتی ہے
مرضیہ رنجیدہ رہتا ہے سردی میں نبض صغیر ہوتی ہے سانس چھوٹا آتا ہے اور دیر
میں آتا ہے مریض کے مزاج میں نرمی مہربانی اور بزدلی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے
بہوست کی صورت میں نبض میں نرمی کے بعد سختی آ جاتی ہے رطوبت میں حالات
اس کے برعکس ہوتے ہیں۔

علاج

دوائیں ہر مزاج کے مطابق دی جائیں گرم دوائیں یہ ہیں مشک اگر عینہ
بہن سرخ بہن سفید ابریشم زعفران قرظ معتدل دواؤں میں گاؤں ہاں سونا
فیروزہ یا قوت کو شمار کیا جاتا ہے سرد دواؤں میں کافور بندل گلاب کے پھول
طباشیر کشیز اور سیب داخل ہیں مرکبات میں مفرجات یا قوتیہ گرم سرد اور معتدل
کا نام لیا جاسکتا ہے۔

خفقان - ہول دلی

یہ ایک قسم کی حرکت ہے جو دل تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنے کی غرض
سے کیا جاتا ہے خفقان کیفیت زیادہ ہونے کی صورت میں غشی ہو جاتی ہے اور
غشی بڑھ جاتی ہے تو موت واقع ہو جاتی ہے اس مرض کا سبب سور مزاج
خارجی یا مادی ہے مادہ چاروں اخلاط کی وجہ سے ہو کرتا ہے مباح اور بخارا
دغانیہ کو بھی خفقان کے اسباب میں شمار کیا جاتا ہے جب دل پر اچانک خون
گرتا ہے تو بھی خفقان ہو جاتا ہے نبض دفعہ مختلف ہو جاتی ہے جلن محسوس
ہوتی ہے اور مریض بے ہوش ہو کر ختم ہو جاتا ہے سدہ بھی خفقان کا سبب ہے
کامل سدہ پڑ جاتا ہے تو ہوا دل میں نہیں پہنچا کرتی اور وہ چیزیں خارج نہیں
ہو کرتیں جن سے جو ہر روح کی صفائی ہو کرتی ہے اس صورت میں نبض مختلف
اور صغیر ہوتی ہے عظیم بھی ہو جاتی ہے استلا کی علامات نہ ہونے کے وقت

نبض کمزور ہوتی ہے نبض کی کمزوری کا سبب حس کی قوت اور دل کی کمزوری بھی ہوتی ہے خفقان کی بیماری گرمی، غذا کے بخارات، غم غصہ اور عوش وغیرہ سے بھی ہو جاتی ہے ان دونوں کا فرق سانس کی قوت اور ضعف سے معلوم ہو سکتا ہے کسی نئی چیز کا داخل ہو جانا بھی خفقان کا سبب بن جاتا ہے جیسے زہر کھانے یا زہریلے جانوروں کے کاٹنے میں ہو کر تا ہے پیٹ کے کیڑوں کو بھی خفقان کے اسباب میں شمار کیا گیا ہے کچھوں کی وجہ سے خراب بخارات اٹھ کر خفقان یا غشی پیدا کر دیتے ہیں اس حالت میں معمولی اسباب سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔

علاج

قوت حس میں نقصان ہو تو مزاج کی اصلاح کریں مواد خارج کریں دسوی میں فصد کرنی چاہئے اس صورت میں جماع کرنا بہت اچھا علاج ہے دوسری باعث مرض ہو تو دست لانے والی دوائیں استعمال کریں ایسی دواؤں کا بار بار بیان کیا جا چکا ہے ان کا دہرانا باعث طوالت ہے اس قسم کی دواؤں میں غلی دلوں کا اضافہ ضرور کر دینا چاہئے۔ ان کی وجہ سے دواؤں کی تاثیر دل تک پہنچ جاتی ہے ایسی دواؤں میں زعفران کو اہمیت حاصل ہے اس کو ٹھنڈی دواؤں میں بھی ڈال دیا جاتا ہے اس کے بعد دل کی اصلاح پر توجہ کرنی چاہئے گرمی میں ٹھنڈے اور خوشبودار شربت جیسے شربت حماض، شربت سیب، شربت نیلوفر، شربت انار، عرق گاؤزباں، عرق نیلوفر، یا عرق گلاب کے ساتھ دیں یا شیبہ، خرفہ اور ٹھنڈی مفرجات یا قوتیہ استعمال کریں۔ جب سور مزاج گرم زیادہ ہو تا ہے تو کاٹھنڈی کی ضرورت پڑ جاتی ہے سور مزاج گرم نہ ہو تو سرد دواؤں میں نہ دیں کیونکہ زیادہ مبروات سے دل کی حرارت بچ جاتی ہے سرد دواؤں میں دینی ناگزیر ہوں تو ان میں گرم دواؤں میں ملائینی چاہئیں اسی بنا پر قرص کافر میں جی زعفران شامل کر لیا جاتا ہے قدرت اس حالت میں سرد دواؤں کو دل کے نیچے کام میں لاتی ہے نہ گرم دواؤں سے روح میں بیداری پیدا کر دیتی ہے سرد خوشبودار شربت گلاب بیدار دہنیلوفر کھیا آس کافر ٹھنڈل، سیب، تاشینی، بوری، وغیرہ لگاتے ہیں

نڈا میں لوکی، پالک، مسرہ نہ دینے چاہئیں۔ ٹاٹر بھی دے سکتے ہیں مٹھکی
 شور پر لعاب اسفونال، گلاب تند میں جوش دے کر سینہ پر لگائیں جو کا آتما کا سنی کے
 سبز پتوں کے پانی میں ملا کر لپ کریں جو کا آتما خٹلی گلاب میں پیس کر لگنا تا بھی مفید
 ہے کہ بے میں گلاب کا چھڑکا ذکر کریں۔ خوارے لگائیں، مریض کو بہتے دئے پانی کے
 قریب بھائیں، لذیذ اشیاء کھلائیں، آرامتہ رکھیں، پنچکا بھلتے رہیں۔ سرد میں
 ٹھنڈے شربت جیسے شربت سیب ذرا سا مشک ملا کر دیں۔ تخم ریحان، عرق گاؤڑ پال
 اور عرق قرافل کے ہمراہ دیں۔ مفرجات گرم یا قوتیہ اور تریاق کبیر بہت مفید ہیں۔
 جوارش سیب، بہی مرئی، جوارش اترج خوشبودار استعمال کریں عرق گاؤڑ پال، تخم
 بادرنجیبیہ، تخم ریحان، شکر اور زعفران کے ہمراہ دیں گرم چیزیں مثلاً زنگس جملہ خضری
 لوٹک، ترنجیبیہ، بادرنج اور اس کی پنیاں نیز کلیاں، اگر مشک اور عنبر سنگھائیں۔ غذا
 میں مرئی کے چونے اور مہنی ہوئی مرئی دارمینی، سچ قلمی، جائل، حاد تری سیباہ
 مرچ اور زعفران ڈال کر کھلائیں۔ روغن بکائن، یاروغن سوشن، یاروغن چنبیلی،
 ذرا سا مشک ملا کر سینہ پر ملیں۔ تڑ میں خشک اور خشک میں تردو میں استعمال کریں
 اور گرم غذا کھلائیں، گرم اور ٹھنڈی چیزیں سنگھائیں اور سور مزاج کی اصلاح
 کریں بخارات دغانیہ باعث مرض ہوں تو جو دوائیں ضیق المنفس میں لکھی جا چکی ہیں
 استعمال کریں۔ زہردار جانوروں کے کاٹنے یا زہر کھانے کی وجہ سے انفلاج ہو جاؤ
 تو زہروں کے مطابق تدابیر کریں۔ پیٹ میں کیڑے پائے جائیں تو ان کا مناسب
 علاج کیا جائے گردل کی طاقت کا لحاظ ضرور رکھا جائے مس بڑھ جانے کی
 صورت میں غلیظ چیزیں دیں دل کی کمزوری میں قلبی دوائیں اور مفرجات کام میں
 لائیں دل کی بیماریوں میں قبض نہ رہنے دیں تاکہ دل کو فضلہ کے بخارات سے اذیت
 نہ ہو۔

غشی

اس حالت کو کہتے ہیں جس میں دل کی کمزوری کے باعث مس و حرکت معطل
 ہو جاتی ہے غشی اور سکتہ میں یہ فرق ہے کہ غشی کا سبب تکلیف پہنچانے والی ود
 چیز ہے جو دور سے کے وقت دل پر گرتی ہے چاہے زہردار جانوروں کے کاٹنے

۱۔ یا زہر کھانے اور بخارات دکانیہ کے چڑھنے سے یہ بخارات چاہے جسمانی ہوں یا بیرونی۔ غشی سور مزاج سادہ اور مادی کے سبب سے بھی ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے روح دل میں جمع ہو جاتی ہے بعض اوقات روح کی رقت یا روح کی کمی سے غشی ہوتی ہے روح بھوک اور استفراغ سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات غشی میں معدہ یا کسی اور عضو کی شرکت ہو کرتی ہے۔

علاج

سور مزاج سادہ میں مزاج کی اصلاح کرنی چاہئے، دی میں مادے کا اخراج ضروری ہے لیکن دل کی طاقت کا لحاظ ضرور رکھنا چاہئے اس مقصد کے لیے معتدل قسم کی قلبی دوائیں استعمال کریں اور جو عضو بیماری میں شریک ہو اس کی اصلاح کی جائے۔ بخارات کو چڑھنے سے روکنے کی تدابیر کریں زہر کا اثر محسوس ہو تو اس کو دور کریں تھے کرائش اور قلب کو طاقت پہنچائیں غشی کے وقت منہ پر گلاب چھڑکیں، غذا میں گوشت کا شوربہ دیں بشرطیکہ بخار نہ ہو۔

پستان کی بیماریاں

ورم پستان

پستان کا ورم خون یا لنیم یا صفرا سے ہوا کرتا ہے سو اسے یہ شکایت بہت کم ہوتی ہے بعض اوقات بالغ ہونے کے وقت چھاتی میں گھٹلیاں پڑ جاتی ہے مولو پڑنے کی علامات اور ورم کا علاج مشہور ہے لیکن پستان کے ورم کا علاج شروع میں اس طرح کیا جاتا ہے کہ باقلے کا آنا سکینین اور روغن گل سرکہ میں مسلا کر لپ کر دیتے ہیں۔ گل نیلوفر، گل بنفشہ اور مسور کے جوشاندے کا ڈھال کیا جاتا ہے جب بیماری میں زیادتی ہو جائے یعنی ترماد کا زمانہ آجائے تو میتھی، ناخوبہ اور باہونہ کا لپ کیا جائے اسی سے ڈھال کرنا چاہیے انتہا میں مصلحت استعمال کرائیں۔

پستان کو بڑھنے سے روکنا

گل ارمنی، سرکہ، نازو کا پانی یا سفیدہ کا شغری، بھینگ کے بیجوں کے پانی میں پیس کر کتان کے کپڑے پر لگا کر پستان پر رکھیں۔

قلت اللبن۔ دودھ کی کمی

یہ بیماری خون کی کمی سے ہوا کرتی ہے یا غذا کی کمی اس کا سبب بن جاتی ہے یا کہیں سے خون نکل جانے پر دودھ کم ہو جاتا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ خون پر کوئی خلط غالب آجاتی ہے اور اس وجہ سے خون خراب ہو جاتا ہے اور طبیعت اس کو مضام نہیں کر سکتی صفرا کے غلبہ سے دودھ کم ہو جلتے تو اس صورت میں دودھ کا قوام پتلا ہو جاتا ہے اس میں تیزی اور رنگ میں زردی آجاتی ہے بھنگ غالب آتا ہے تو دودھ گاڑھا ہو جاتا ہے یہ علامات مواد پڑنے کا پیش خیمہ ہیں جب دودھ میں سے دھاگے نکلیں تو سمجھنا چاہئے کہ خشکی بڑھ گئی ہے۔

علاج

مزاج کی اصلاح کریں اور خلط غالب کا اخراج کرنا چاہیے اور ہر قسم کے استفراغ بند کر دیں جو خلط غالب اور مقدار میں زیادہ ہو اسے کم کر دیں غذا اولکے مقابلہ میں زیادہ دینی چاہئے مریضہ کے آرام و راحت کا اہتمام کریں اور طبیعت میں دوزش کرائیں۔ آسن جو شہد میں ملا کر دیں سوداوی میں شکر ڈال دینا چاہئے صفاوی میں شربت نیلوفر کے ہمراہ دیں اور دینے سے قبل برف سے ٹھنڈا کر لیا کریں۔ بکری اور بیڑ کی کھیری کھانا مفید ہے گیہوں کا حریرہ گھی ڈال کر پلا تیں دودھ شہد اور شکر ڈال کر دینا بھی اچھا ہے اسپت بالخاصہ دودھ بڑھاتا ہے جو چیزیں منی میں اضافہ کرتی ہیں ان سے دودھ بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور حین چیزوں سے منی خشک ہوتی ہیں دودھ کو بھی سکھا دیتی ہیں مریضہ کو فرہ گمنے والی غذا کھلائیں۔

معدہ کی بیماریاں

معدہ کا مزاج گرم ہو جانے کی صورت میں پیاس بڑھ جاتی ہے اور سرد ہوا سے تسکین نہیں ہوا کرتی جلی ہوئی ڈکاریں آتی ہیں تھوک میں بدبو ہوتی ہے اور معدے میں ہلکی غذا میں جل جاتی ہیں۔ گازھی اور غلیظ غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے لیکن جس وقت معدے میں سور مزاج زیادہ ہوتا ہے تو لطیف اور غلیظ غذاؤں میں سے کوئی غذا ہضم نہیں ہوا کرتی اکثر پیٹ پھولتا ہے ریاح بہ کثرت پیدا ہوتے ہیں، بھوک پیاس کم ہو جاتی ہے اگر ہضم قوی ہوتا ہے تو معدے کی خشکی میں تھوک کی مقدار گھٹ جاتی ہے پیاس زیادہ لگا کرتی ہے معدے میں پانی کی حرکت محسوس ہوا کرتی ہے خشک غذاؤں سے نفرت ہو جاتی ہے روغنی چیزوں اور شوربوں کی خواہش زیادہ ہوتی ہے بدن دہلا ہو جاتا ہے معدے کی رطوبت میں خشکی کے برعکس علامات پائی جاتی ہیں۔ مرکب مزاجوں کی علامات وہی ہیں جو مزاجوں کے مرکب ہونے سے ظاہر ہوا کرتی ہیں مزاج کی گرمی میں ٹھنڈی چیزوں سے فائدہ ہوا کرتا ہے اسی پر دوسری کیفیات کو تپاس کر لینا چاہئے مادے کی صورت میں منہ کا ذائقہ اس مادے کے مطابق ہوتا ہے جو غالب ہوتا ہے تھوک کے ذائقہ میں بھی مزاجوں کی علامات موجود ہوتی ہیں۔

درد معدہ- پیٹ کا درد

پیٹ میں درد کا سبب سور مزاج مادی ہے اور سور مزاج صفراوی یا سوداوی نیز گرم اور تیز غذا کھانے اور تفرق انفصال سے درد اکثر ہو جاتا ہے یا تمدد پیدا کرنے والے ریاح درد کا سبب بن جاتے ہیں سور مزاج اور تفرق انفصال سے بھی درد ہو جاتا ہے جیسے اورام میں ہوا کرتا ہے اور بعض مرقی حضرت کو کھانا کھانے کے بعد درد ہوا کرتا ہے یعنی جس وقت غذا منہر ہو جاتی ہے اور بعض مرقی ایسے ہوتے ہیں جن کو غذا کے ساتھ گھنٹہ بعد درد ہوا کرتا ہے اور ہر وقت رہتا ہے مگر تھکائی آنے پر رفع ہو جاتا ہے نئے بلے ہوئے سودا

کے معدے پر گرنے سے ہوا کرتی ہے اس کی پہچان تے میں مادے نکلنے سے ہو جاتی ہے بعض لوگوں کے پیٹ میں بھوک کے وقت درد ہوا کرتا ہے اور کھانے کے بعد دور ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خالی پیٹ پر صفرا معدے پر گرتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے صفرا کی علامات موجود ہوتی ہیں تے میں بھی صفرا نکلا کرتا ہے۔ حرارت کی زیادتی سے بھی معدے میں درد ہونے لگتا ہے اس صورت میں معمولی اسباب سے درد ہونے لگتا ہے اور تام افعال درست ہوتے ہیں، نہار منہ ٹھنڈا پانی بھی درد کا سبب ہے جب پیٹ کا درد آنتوں میں منتقل ہو جاتا ہے تو قونج کا حملہ ہو جاتا ہے۔

علاج

خلط غالب کا اخراج کرنا چاہئے صفراوی میں فوکر کا جوشاند یا آب انارین بیلہ زرد کے ساتھ استعمال کریں اور تے کرائیں سوداوی میں افتیون پکا کر پلا میں ساتھ ہی مزاج کی اصلاح کریں گرم مزاج والوں کو سرد شربت مثلاً کچے اگور کا شربت، شربت سیب یا شربت حامض پلا میں یا ان پھلوں کا رب تیار کر کے استعمال کریں۔ طباشیر تخم خرفہ، کافور شربت لیمو کے ہمراہ دیں قرص کافور بھی شربت زرشک یا عصارہ زرشک یا گلاب کے ہمراہ دے سکتے ہیں۔ شربت لیمو، سفر جلی یا سکین سفر جلی یا رمانی بہت زیادہ نفع بخش ہے۔ بعض اوقات نہار منہ ٹھنڈا پانی پینے سے آرام ہو جاتا ہے۔ قرص طباشیر میں حامض شامل کر کے ان شربتوں میں سے کسی شربت کے ساتھ دے سکتے ہیں بشرطیکہ گرمی زیادہ ہو غذا میں خرفہ، پالک، چوکر کی ترکاری، لوکی، سرکسے ترش کیا ہو اگر خوشت بہت دیا جائے۔

تام ٹھنڈے اور خوشبودار پھل جیسے سیب، ناشپاتی، بی، زعفران اور کچا نکبین، زیتون اور کھنگی ہوئی شامی پھل کھلائیں۔ جو کھا آنا گلاب میں پیس کر مقام درد پر لپ کریں۔ دیکھو۔ درد، صندل سیب کے پانی میں پیس کر لگائیں کبھی اس میں کافور

بھی ملا دیتے ہیں۔

روغن گل، روغن آس، سیب یا بہی کے دو گنے پانی میں ڈال کر پکا میں پانی
جل جائے جب صرف تیل رہ جائے تو پیٹ پر ملیں۔

درد ٹھنڈے ہو تو گلخند کونی، سفر جلی قابض اور جوارش سیب، جوارش
اترج وغیرہ کھلائیں۔ سوئف انیسون اور مصطکی بھی پیس کر ان میں ملا سکتے ہیں۔
بعض اوقات ان میں سکینین سفر جلی یا سکینین لیوسفر جلی شامل کر لیتے ہیں ان سے
گرمی کم ہو جاتی ہے غذا میں مرغ کا چوزہ مرغوں کا گوشت اور بھنی ہوئی چڑیاں
کھلائیں بھری کے بچے اور کبوتر کے بچہ کا گوشت بھی عمدہ غذا ہے مگر ان میں مصطکی
دار چینی بالچھر، سیاہ مرچ، زنجبیل ڈال لینی چاہئے۔

سیب بالچھر، مصطکی، لونگ، جانفل، آس یا لونگ کے پانی میں پیس کر لگائیں
روغن پنہیلی یا روغن قط میں مصطکی اور بالچھر ملا کر ملیں۔ روغن گل، روغن زیتون
میں مصطکی بالچھر اور لونگ ملا کر ملنا بھی مفید ہے رچی درد میں بھوسی یا گرم کپڑے
سے سینک کریں اس کے علاوہ سردی کے درد کی طرح علاج کریں خشکی کے درد
میں آس جو، شکر یا شربت سیب ڈال کر پلائیں۔ روغن بنفشہ، لعاب اسبنول
کے ہمراہ دین غذا کے طور پر روٹی پکھنے شوربوں میں چور کر کھلائیں سیب پوست کدو
لعاب ہیدانہ، تخم اسی، اسبنول گلاب تند میں پیس کر لگائیں۔ روغن بنفشہ اور
روغن گل کی مالش کریں تری کے درد میں روغن گل، شربت آس، حکر اور خشک
دھنیا، سماق، زرد گلنار، باریک پیس کر گلاب تند کے ہمراہ کھلائیں درد دوری میں
استفراغ اور تعدیل مزاج کریں منضج کے بعد مملات استعمال کریں مگر ان میں
قابض دوا میں ضرور شامل کر لیا کریں تاکہ معدے کی قوت تحلیل نہ ہو معدے
میں شدید دور ہونے سے بخار ہو جاتا ہے جو اکثر خون یا صفرا سے ہوا کرتا ہے۔
اس میں بخار کا ہونا لازمی ہے اس قسم کے درد میں ضد کرنی چاہئے اس کے بعد
بخار کی شدت کم کرنے کی تدابیر کریں اس مقصد کے لیے وہ دوائیں استعمال کریں جو
بخاریں لکھی جائیں گی دم پر پہنچے کدو، عرق کدو، یا عرق سدا بہار اور گلاب میں پیس کر
لگائیں یا جو کا آٹا ملا کر لگنا بھی مفید ہے اس کے بعد امتقاس آب برگ کا آبی بنز

میں گھول کر شربت بنفشہ اور روغن بادام شیریں ملا کر پلائیں پھر روغن بنفشہ جو کا آٹا خطمی گلاب تند اور آب برگ کاسنی سبز میں ملا کر لگا میں اس سبب میں مصلحت شامل کر سکتے ہیں۔ جو کا آٹا، مینتی، تخم اسی یا باہونہ، زردرد، بالچہ، ناگر موٹہ پیس کر اس کا لیپ کریں معدے کے درم میں غذا کم دینی چاہئے۔

تخم اور فساد غذا

جس وقت محسوس ہو کہ معدے میں غذا خراب ہو گئی ہے اور جمل ہوئی کھٹی ڈکاریں آنے لگیں، پیٹ بوجھل ہو جائے تو فوراً آتے کر ادینی چاہئے تے کرانے میں کوئی امرایع ہو اور گرانی معدے کے پختے حصہ میں ہو تو مصطکی گرم پانی سے کھلائیں تاکہ اجابت ہو جائے مسہلہ ذواؤں کی جتاں رکھیں، بلکا حقنہ بھی کر سکتے ہیں معدہ صاف ہو جانے پر لعوبات معدہ مثلاً شربت سیب، شربت انگور خام قرص عود یا ہی کا شربت دیں، غذا بند کر دیں، مریض کو آرام و سکون سے رکھیں حمام کرائیں، بیمار کو سسلانے کی کوشش کریں، ہلکی اور لطیف تدابیر عمل میں لائیں علاج چند روز تک جاری رکھنا چاہئے۔

بھوک کا کم اور زائل ہو جانا

سور مزاج مفرد کی وجہ سے بھوک زائل ہو جاتی ہے یا گرمی کے باعث غذا کی جگہ پانی ہی کی طلب ہوتی ہے کبھی صفر غالب آجاتا ہے یا خراب مواد کی وجہ سے آتی ہے اور سانس الٹ جاتا ہے اور جذب کرنے کی نسبت دفع کرنے کی زیادہ ضرورت ہوا کرتی ہے اسی طرح تخم کے بعد یہ شکایت ہو جاتی ہے بعض اوقات خون کی کمی ہو کر ذوری اس کا سبب ہوتی ہے جیسے کمزور آدمیوں کو ہو جاتی ہے یا جس کو زیادہ دست آنے ہوں بعض اوقات تم معدہ پر سودا کے کم کرنے سے یہ کیفیت ہو جاتی ہے اور زیادہ کھٹی چیزیں کھانے سے بھوک گٹنے لگتی ہے کبھی بھوک تو زائل ہو جاتی ہے لیکن جس وقت کوئی غذا کھائی جاتی ہے تو بھوک پیدا ہو جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قوت بیدار ہو جاتی ہے اس

صورت میں معدے کی اصلاح کرنی چاہئے بعض کو ٹھنڈا پانی پینے سے بھوک لگنے لگتی ہے کیونکہ سرد پانی سے معدے کی اصلاح ہو جاتی ہے کبھی بھوک تو محسوس ہوتی ہے مگر غذا سامنے آتے ہی نفرت ہو جاتی ہے اس کی وجہ قوت ہاذبہ کی کمزوری ہے کبھی فضلات کے کم تحلیل ہونے کے باعث بھوک کم ہو جاتی ہے یہ کیفیت ان لوگوں کی ہو کر تھی ہے جو آرام و راحت کے عادی ہوتے ہیں، شراب چھوڑ دینے سے بھی بھوک گھٹ جاتی ہے اسی طرح بُری چیزوں کے سامنے آجانے سے غذا کی خواہش کم ہو جاتی مثلاً مکھیوں کے اکٹھا ہو جانے سے آدمی کو گھن آنے لگتی ہے اور بھوک اڑ جاتی ہے غم اور رنج کی حالت میں بھی بھوک کم ہو جاتی ہے۔

علاج

مزاج کی اصلاح کریں اس مقصد کے لیے ان چیزوں کا استعمال کرنا چاہئے جو معدے کے ذیل میں لکھی جا چکی ہیں اور قومی دوائیں جو بھوک پیدا کریں کھلائیں مثلاً شربت بہی، تیرپات، شربت لیو، سفر جلی، سکین سفر جلی، سرکہ غنصلی کبیر سرکہ اور پودینہ کے ساتھ دیں یا جو بوڑھی ٹک لگائی ہوئی شامی پھلی کے ہمراہ کھلائیں پیاز، لہسن، ناشپاتی، سیب، بہی، ساق اور تمام مملات استعمال کرائیں زیتون سفید نکلین اور گلین پھلی، بیر اور جنگلی سیب دیں۔ زعفران بھوک کا دشمن ہے بھوک کو ختم کر دیتا ہے کیونکہ یہ سودا کی ترشی کو مارتا ہے۔

خواہش غذا کا فاسد ہو جانا

بعض اوقات غذا ایسی خراب غلط کے باعث فاسد ہو جاتی ہے جو طبیعت کے منافی ہوتی ہے اس صورت میں طبیعت عادت کے خلاف اس چیز سے آرام چاہتی ہے جو اس کی ضد ہو مثلاً مٹی، چونہ، کونکہ اور انڈوں کے پھلکے کھانے سے۔

علاج

مولیٰ کے پانی اور نمک سے تپے کرائیں اس کے بعد نمکین پھلی کھلائیں۔ غذا میں مرغ کے چوزوں اور بھری کے ایک سالہ بچہ کا گوشت، دارچینی اور تفتیح کرنے والے بیج ڈال کھلائیں، خالی پیٹ شرب پلائیں زیرہ، انیسون ہر ایک جو بیج ۲۵ گرام۔ ہلیہ سیاہ، ہلیہ کابلی، ہلیہ آملہ، فازیقون دو گرام۔ ایک دن رات سب کو سرک میں بھگو کر چھان لیا جائے اور ٹھکر ملا کر پلا دیں۔ عمدہ صاف نہ ہو تو یارچ فیکرا میں ہلیہ کابلی، آملہ نمک ہندی، فازیقون ہر ایک دو گرام رب سوسس، گوگل ہر ایک ۳۸۸ ملی گرام باریک پس کر سولف کاسمرق ملا کر گولیاں بنالیں اور رات کو کھلا دیا کریں اس کے بعد مصطفیٰ انیسون، بطم کا گوشہ، زیرہ اظہ جوائن چبا کر مال ٹپکائیں۔

شہوتِ کلیبی

اس کا سبب وہ ترش غلط ہے جو معدے کے صفحہ سوزش پیدا کر دیتی ہے یہ غلط سودا یا بلغم ہوتی ہے نیز نزلہ پیٹ کے کیڑوں یا زیادہ گرمی سے بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے۔

علاج

ایسی غذائیں جن میں گھی زیادہ ہو اور میٹھی چیزیں ہوں کھانے کو دین ٹکین اور کھٹی چیزیں چھوڑ دیں۔ شراب کہنے کی چند پیالیاں صبح کو تیار منہ پلائیں۔

پیاس

دل کی گرمی بڑھ جانے سے پیاس زیادہ لگنے لگتی ہے اس صورت میں ٹھنڈی ہوائے آرام ملا کرتا ہے، معدے کی گرمی سے پیاس لگتی ہے تو ٹھنڈے پانی سے تسکین ہو کرتی ہے ایسی غلط یا غذا سے پیاس بڑھ جاتی ہے جو پیاس میں اضافہ کر دیا کرتی ہیں نمکین چیزوں کا کھانا، بھی پیاس کی زیادتی کا سبب ہے اس

صورت میں طبیعت لیسدار غذا کو دھولے اور دفع کرنے کی خواہشمند ہوتی ہے۔
غذا کی غفلت سے بھی پیاس بڑھ جاتی ہے کیونکہ طبیعت اسے رقیق کرنے پر مائل
ہوتی ہے تاکہ وہ تپکی ہو کر دفع ہو جائے۔

علاج

شندھی خوشبوؤں مثلاً کھیرے، گلڑی، صندل، گلاب، تند، مید، سادہ، گل نیلوفر
سے علاج کریں دل پر شندھک پہنچائیں اس غرض کے لیے وہ شربت لولیب
استعمال کریں جو پہلے بیان کیے گئے ہیں معدہ گرم ہو تو تخم خرفہ، تخم کدو، سکینین کے
ہمراہ دیں۔ کھیرے گلڑی کے بیج کدو اور تربوز کا پانی شکر کے ساتھ دے سکتے
ہیں ترش تقوع بھی دے جائیں اگر دوران سفر میں پیاس کا اندیشہ ہو تو خرفہ سکینین
کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے اگر پیاس کا سبب غلیظ اور لیسدار غلط ہو تو شہد کا
پانی یا گرم پانی اور شکر یا جلاب عرق اصل السوس اور انیسون کے ہمراہ دیں بلغم
شور کی وجہ سے پیاس لگ رہی ہو تو آتش جو پلائیں لیکن یہ علاج معدہ کا تنقیہ
کرنے کے بعد کرنا چاہئے اور ان چیزوں کو کھال دیں جو معدے میں موجود ہوں
یہ مقصد تے اور دستوں سے پورا ہو سکتا ہے غذا ہضم نہ ہونے کے باعث پیاس
لگ رہی ہو تو غذا ہضم کرنے اور اسے معدے سے اتارنے کی کوشش کریں۔

نقصان اور بطلان ہضم

اس کا سبب وہ سور مزاج ہے جو معدے کو کمزور کر دیتا ہے گرم معدے
کو بھی ضعیف کر دیتا ہے بعض اوقات نہار منہ سرد پانی پینے سے فائدہ محسوس
ہوا کرتا ہے۔ بعض اطباء مریض کو شندھ پانی پینے سے روک دیتے ہیں یہ صرف
سردی اور تری کی حالت میں مفید ہو سکتا ہے۔ ضعیف ہضم اور معدے کی کمزوری
کی تمام اقسام میں پانی چھوڑ دیتے سے فائدہ ہوا کرتا ہے بعض اوقات ہضم میں
نقصان غذا کے اوپر آ جانے سے ہوا کرتا ہے جیسے دودھ یا شراب پینے سے یا گرم
ردی اور پھیلانے والی غذا کھانے سے۔

علاج

مزاج کی اصلاح کرنی چاہئے یہ شکایت اکثر سردی اور تری سے ہوا کرتی ہے اس لیے گلقد اور جوارش ترخ، شربت ہی قابض اور میہ خوشبودار تنہا یا سب ملا کر دیں مصطکی سنبل الطیب اور لونگ کے ہمراہ بھی دسے سکتے ہیں۔ قرص اگر قرص لیو قرص زردک کبیرے بھی فائدہ ہوتا ہے اور وہ تمام سفوف مفید ہیں جو ہضم کو طاقت دیں کشنیزشک گلاب کا زیرہ ہر ایک ۳ گرام طباشیر لک غورہ خرابہر ایک ۲۸۸ ملی گرام مائیں کلاں ۴ گرام مشک ۶۲ ملی گرام سب کو باریک پیس کر گلقد میں ملا کر کھلائیں غذا میں مرغ کے جوزے مرغی اور بکری کے بچہ کا بھتا ہو گوشت دھینا اور گرم مصلحو ڈال کر دیں پشپ معدے پر لٹکائیں اس سے معدے میں طاقت آتی ہے معدے اور دل کے درد کو فائدہ ہوتا ہے۔

فساد ہضم

اعتدال سے زیادہ غذا کھانے سے یہ شکایت ہو جاتی ہے کیونکہ ہضم کی قوت عاجز آ جاتی ہے غذا کم کھانے سے بھی خراب ہوتی ہے یا خراب ہونے والی غذا کھائی جائے جیسے پھل۔ یا جلدستیل ہو جانے والی کوئی کھانے میں آجائے جیسے دودھ۔ غذا کی بے ترتیبی سے بھی ہضم خراب ہو جاتا ہے یا خلاف وقت کھانے یا غذا کے بعد سنت حرکت کرنے سے ہضم میں خرابی آ جاتی ہے کھانے کے بعد زیادہ پانی پینا بھی خرابی ہضم کا سبب ہے بعض اوقات معدے میں گرمی کی زیادتی کے باعث ہضم خراب ہو جاتا ہے اس صورت میں غذا بل جاتی ہے ریاح اور زخم بھی غذا اچھی طرح ہضم ہونے کو روک دیتے ہیں تکی اور بکری سے سودا چمک کر غذا کو خراب کر دیتا ہے یہ صورت مراقبوں کو پیش آیا کرتی ہے۔

فواق ہجکی

فم معدہ کی حرکت کا نام ہجکی ہے یہ اس چیز کو دفع کرنے کی غرض سے ہوا

کرتی ہے جس سے فم معدہ کو تکلیف پہنچا کرتی ہے یہ تکلیف وہ چیز یا تو ٹھنڈی ہوتی ہے چنانچہ مسافروں کو شدید سردی میں ہچکیاں آنے لگتی ہیں یا وہ چیز گرم ہوتی ہے جیسے محرقہ بخاروں میں یا گرم چیزوں مثلاً کوئی کے کھانے یا ایسڈ بلغم یا فم معدہ کی سوزش سے ہچکیاں آنے لگتی ہیں جیسے صفرائے زنجاری اور کالی میں آیا کرتی ہیں کھٹی چیزوں کے کھانے سے بھی ہچکیاں آنے لگتی ہیں بعض تشج کی بوست ہچکیوں کا سبب ہوتی ہے ایسی تشجی ہچکی تیز بخاروں اور خشک کرنے والے استقر اغوں کے بعد آیا کرتی ہے اگر خارجی سور مزاج ہچکی کا سبب ہوتا ہے تو اس کی علامات نمایاں ہوتی ہیں سور مزاج مادی باعث مرض ہوتا ہے تو آتی ہے اور مواد کی دوسری علامات موجود ہوتی ہیں۔

علاج

مادی میں پہلے تے سے پھر دستوں سے مواد خارج کریں لہمی میں ایڑج فترا عصارہ فستقین رومی یا پودینہ اور نمک ہندی استعمال کریں صفراوی فواکر کا جوشانڈ پلائیں اور دست لانے والے ایسے خیساندے استعمال کریں جو مقوی معدہ مثلاً گلاب، کشیز خشک اس کے بعد تعدیل مزاج کریں اور سن کرنے والی ادویہ استعمال کریں فم معدہ کو طاقت پہنچائیں اس غرض کے لیے فلونیا دیں سرد ہچکیوں میں یہ فکیاں بنا کر کام میں لائیں۔ زعفران مصطلک، سنبل الطیب ہر ایک ۸ گرام مسارون ۳۱/۵۲ گرام ایلوا ۱۵۲/۴ گرام، فیون ۱۲۹/۱۱ گرام اور ۱۲۵/۵ ملی گرام سب کو باریک کر کے عرق ہادیان میں ملا کر فکیاں بنالیں۔ خوراک طیبہ کے مطابق خود مقرر کر سکتا ہے۔

مطبوع فستقین پوست پستہ، پودینہ، پوست خشخاش پانی میں پکا کر پلائیں مادہ غلیظ ہونے کی صورت میں شگنیں عضلی مفید ہوتی ہے۔ صفراوی گرم ہچکیوں میں آتش جو میں پوست خشخاش اور زرد جوش دے کر پلائیں پلائے وقت اس پر ہلکا شیر میں کر پھرک دیا کریں۔ شربت گلاب، شربت سیب، گلاب تند یا شیرہ خرد شربت سیب ڈال کر دیں بعض اوقات بخور اور شربت گلاب

اور شربت سیب میں ذرا سی ایون اور زعفران شامل کر کے دیتے ہیں لیکن خشکی کے باعث آنے کی صورت میں ابتدا میں آتش جو میں روغن بادام اور شربت نیلو فر ڈال کر ذرا سی ایون گھول کر پلا میں بعض اوقات آتش جو میں خشکاشٹ ڈال دیتے ہیں۔ بلغمی بھگی میں کبوتر کے بچے یا چوزے اور چڑیوں کا شوربہ دھنیا مصطکی، سیاہ مرچ، دارچینی، زعفران شامل کر کے پلائیں۔ صفراوی میں مرغ کے چوزوں اور بکری کا گوشت دیں۔ ہضم قوی ہونے کی حالت میں کدو، آلو، خشکاشٹ کشفیز خشک یا سبز دھنیے کے ہمراہ کھلائیں آتش جو دھنیا ڈال کر بھی دے سکتے ہیں بھگی خشکی کے باعث آرہی ہو تو مرغ کا چوزہ، آتش جو یا کبھوں، خشکاشٹ، کدو، سویوں کے ساتھ کھلائیں۔ بلغمی بھگی میں روغن سوشن یا قضا، روغن گل میں بالہیڑ، مصطکی اور لونگ ملا کر نم مدہ پر ملیں اور بالہیڑ، مصطکی، زعفران، بنفشہ آرد جو، آرد مونگ پانی میں پیس کر لپ کر لیں۔ صفراوی میں کدو کے ٹکڑے، روغن بنفشہ یا روغن کدو یا روغن گل یا گلاب تند، صندل اور روغن گل میں ملا کر لگا میں کبھی اس میں کافور شامل کر لیتے ہیں۔

مرہم جو بہت مفید ہے، موم سفید دھلا ہوا، آب برگ، کشفیز، ہنز کدو کے تیلے، روغن بنفشہ، گلاب اور ذرا سا کافور مرہم بنا کر لگائیں۔
 بھگی خشکی سے آرہی ہو تو روغن بنفشہ، لعاب اسبنول یا روغن گل، اسبنول گلاب تند میں ملا کر لگائیں۔ عطریات سنگھائیں۔ مادی بھگی میں ورزش کرنا مفید ہے چھینک لانا تھ کرنا، سانس روکنا اور زور زور سے باتیں کرنا نیم گرم یا ٹھنڈے پانی سے منہ پر چھینٹیں مارنا اور سرد پانی میں کودنا اور اچکنا بھی مفید ہے اچانک غصہ یا خوشی کی بات سننے سے بھگی رک جاتی ہے کھٹی بھی کھانے سے فوراً بھگی آجاتی ہے۔

تھ، متلی اور ابکائی

ان تینوں کا سبب صفراوی یا جلا ہوا سودا ہے جس طرح مراقبول کو ہوا کرتا ہے سست کرنے والی رطوبت اور سور مزاج سادہ سے بھی یہ شکایات ہوتی ہیں کسی بری چیز کے تصور مثلاً منکھی کے خیال یا کھانے میں مکھی گر جانے سے منکھی اور

تے آجاتی ہے۔ تمہ اور ہضم کی خرابی کو بھی ان کے اسباب میں شمار کیا جاتا ہے۔

علاج

تے کو روکنے والی ایسی دوا میں کام میں لائیں جو قابض اور خوشبودار ہوں بھوک پیدا کرنے والی تمام دواؤں سے ستلی تے اور سانس اٹھنے کی شکایات کو قائمہ ہو جاتا ہے۔ سماق کٹانیز فشک اور طباشیر کا سفوف بھی مفید ہے۔ قابض دواؤں کا لیپ کرنا چاہئے تے کے ساتھ قبض بھی ہو تو املی کا زلال پلائیے۔ قابضات کا استعمال کریں۔ قبض دور کرنے کے لیے ملین حقہ کریں اور تے کا علاج بھی کرتے رہیں معدے کو خراب مواد سے پاک دھاف کرنا ضروری ہے۔

جگر کی بیماریاں

جگر کے گرم ہونے سے پیاس بڑھ جاتی ہے لیکن بھوک کم ہو جاتی ہے پیشاب رنگین ہو جاتا ہے اور جلن کے ساتھ آیا کرتا ہے گرم چیزوں سے نقصان ہوتا ہے جگر کے سرد ہو جانے میں ہونٹوں اور زبان پر سفیدی آ جاتی ہے، پیاس گھٹ جاتی ہے، پیشاب کارنگ سفید ہو جاتا ہے، بدن کارنگ خراب ہو جاتی ہے، بھوک بڑھ جاتی ہے جگر کی خشکی میں منہ سوکھ جاتا ہے، پیاس معلوم ہوتی ہے۔ پیشاب پتلا ہوتا ہے، نبض میں صلابت آ جاتی ہے، بدن لاغر ہو جاتا ہے، جگر کی تری میں منہ بھول جاتا ہے، زبان تر ہوتی ہے، پسلیوں کا گوشت ڈھیرلا ہو جاتا ہے، پیاس کم لگتی ہے، مرکب مزاجوں کی صورت میں ان علامات کو مرکب کیا جاسکتا ہے۔

ضعف جگر

جگر میں کمزوری اکثر مزاج سادہ یا مادی سے آیا کرتی ہے اس کی شناخت یہ ہے کہ جگر کے افعال کمزور ہو جاتے ہیں دبیلہ اور درم کی کوئی علامت نہیں ہوتی مریض کارنگ اکثر سفیدی اور زردی مائل ہو جاتا ہے سردی کی

زیادتی میں کبھی رنگ میں دھندلا پن آجاتا ہے کھانا کھانے کے وقت جگر میں درد
 مسوس ہوا کرتا ہے جگر کی قوت جاذبہ کمزور ہو جاتی ہے تو پاخانہ زیادہ اور سفید رنگ
 کا پتلا ہوا کرتا ہے، پیشاب رنگین ہوتا ہے، جگر کی قوت ہاضمہ کے ضعف میں خون
 کے اندر مائیت بڑھ جاتی ہے اور جو چیز اعضا تک پہنچتی ہے وہ غیر منہضم ہوتی
 ہے، پیشاب کا رنگ سفید ہوتا ہے، پیشاب سے قوت ہاضمہ اور پاخانہ سے
 قوت جاذبہ کے حالات معلوم ہوتے ہیں جب قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے تو
 جگر میں ہمیشہ بوجہ اور امتلا ہوتا ہے ہضم کم ہوتا ہے۔ قوت دافعہ کمزور ہو جانے
 کی صورت میں سودا اور صفرا نیز خون کی مائیت میں امتیاز کم ہوا کرتا ہے پاخانہ
 میں رنگ کم ہوتا ہے، پیشاب میں بھی رنگ زیادہ نہیں ہوا کرتا پاخانہ کی حاجت
 بھی کم ہو جاتی ہے، بھوک گھٹ جاتی ہے۔

علاج

کابض، مقوی اور خوشبودار چیزوں سے مزاج کی تعدیل کریں تاکہ جگر کی
 جرم میں طاقت آجائے سدے کھولنے والی دوائی استعمال کریں۔
 مادے کو پکانے والی ادویہ سے قبض دور کرنا چاہئے یہ دوائیں جگر میں مفید
 ہوتی ہیں زعفران، مویرضعی، دارچینی، گل اذخر، شراب ربیعانی، ریوند، انار دانہ
 زرشک، آب برگ، کاسنی سبز صرف کاسنی بھی شکر یا شہد کے ساتھ فائدہ دیا کرتی
 ہے مرکب دواؤں میں شربت دینار، شربت اصول، قرص زرشک، قرص گل منجاب
 ہیں مویرضعی اور انار دانہ سے پکائی ہوئی غذائیں کھائیں

سد و جگر

جگر میں سدے اکثر اس وقت پڑا کرتے ہیں جب غذا کھانے کے بعد
 حرکت کی جاتی ہے خاص طور پر غلیظ غذائیں کھانے کے بعد مثلاً کھیر، روغنی
 روٹی، کھجور، ایسی غذاؤں کا بے سدر جینوں کا کھانا بھی سدے پیدا کرنے کا سبب
 ہوتا ہے غلیظ قسم کی دوا، میٹھی غذا کے بعد کھانے سے سدے پڑ جاتے ہیں

کیونکہ میٹھی غذا پہلے جذب ہو جاتی ہے اور غلیظ باقی رہ جاتی ہے جس سے سدے بن جاتے ہیں میٹھی شراب بھی اسی ذیل میں آتی ہے جن چیزوں سے پھیپھڑوں کے سدے کھلتے ہیں وہی جگر کے سدوں کو کھول دیتی ہیں شراب خاص طور پر میٹھی شراب جلد جگر میں پہنچ جاتی ہے کیونکہ جگر کے راستے تنگ ہیں اس لیے جگر میں پہنچ کر اپنی خامی کے باعث سدے ڈال دیتی ہے پھیپھڑوں کے راستے وسیع ہوتے ہیں اور شراب صاف ہونے کے بعد پھیپھڑوں تک پہنچتی ہے شراب پردہ حاجز یعنی اس پردے میں جو قصہ ربیہ (ہوا کی نالی) اور پھیپھڑے کے درمیان حاصل ہے جلد نفوذ کر جاتی ہے اس لیے کہ یہ پردہ نازک ہوتا ہے بعض اوقات سدے خراب چیزوں مثلاً چونہ، مٹی، کوئلہ اور قابض میووں جیسے زعفران وغیرہ کے کھلنے سے پڑ جاتے ہیں۔ اخلاط کی غلظت اور لیس کے باعث مقعر جگر میں سدے پڑ جاتے ہیں کیونکہ جو چیز معدب جگر میں پہنچتا ہے وہ صاف ہوتی ہے وہاں کی رگیں بھی وسیع ہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ پاخانہ کی زیادتی اور پتلے پن کی وجہ سے سدے پڑ جاتے ہیں پاخانہ کیلوسی ہوتا ہے اور وہ اپنی جانب گرانی محسوس ہوتی ہے، مریض دہلا ہو جاتا ہے درم میں سدے نہیں پڑا کرتے اس لیے کہ سدوں میں بخار نہیں ہوا کرتا نہ درد ہوتا ہے، ابھار بھی نہیں ہوتا، بدن میں تبدیلی کا احساس بھی نہیں ہوا کرتا، اگر سدہ مقعر جگر میں پڑ جاتا ہے تو ماساریتہ میں گرانی زیادہ ہوتی ہے سدہ معدب جگر میں ہوتا ہے تو گرانی جگر میں زیادہ ہوا کرتی ہے۔

علاج

مقعر جگر میں سدہ پڑ جائے تو سدے کھونٹے اور درست لانے والی دوائیں استعمال کریں ریوند سبز کاسنی کے پتوں کے پانی یا آب کرمس یا آب اصول اور سکینین سادہ یا ہرزوری کے ہمراہ دیں کبھی اس میں املا س اور روغن بادام شیریں بھی شامل کر لیا جاتا ہے شربت دینا اور سکینین ریوند کے ہمراہ دینے سے بھی فائدہ ہوا کرتا ہے۔ سدہ معدب جگر میں پڑ جانے کی صورت میں پیشاب

لانے اور سدے کھولنے والی دوائیں استعمال کی جائیں جیسے شربت اصول اور سکینین سادہ یا بزوری عرق بادیان کے ساتھ دیں اس میں ذرا سی لاکھ اور غورد خرابھی ملا لیا جائے تو اچھا ہے پیاس اور بخار ہونے کی حالت میں شیبہ تخم خیارین، تخم کاسنی سکینین سادہ کے ساتھ پلائیں۔ قرص زرشک بھی مفید ہوتا ہے غذا میں گوشت اور سرکہ میں بنائے ہوئے شوربے میں جھن ہوئی کاسنی اور روغن بادام ڈال کر کھلائیں یا انار دانہ کا شوربہ اور ملوخیہ سرکہ کے ہمراہ دیں بعض اوقات مرغ کا چوزہ دیا جاتا ہے لیکن جہاں تک ممکن ہو روٹی اور گوشت چھوڑ دیں۔ سری پائے بھی سدوں کے مریض کو نہیں دینے چاہئیں اگر سدوں کے سبب رکو دست ہونے لگیں تو شربت بھی دینا چاہئے نیز قبض دور کرنے اور سدے کھولنے کی غرض سے آب کاسنی میں انار دانہ زرشک اور زرد بریاں دیں لیکن زیادہ قابض چیزیں دینے سے سدوں میں زیادتی ہو جاتی ہے ماساقت کے سدوں کا علاج بھی جگر کے سدوں کی طرح کرنا چاہئے۔

نفع اور ریا جگر

اس میں گرانی نہیں ہوا کرتی گرد کے ساتھ متاؤ ہوتا ہے یہ شکایت جگر کی کزوری اور مواد کی غلطی کے باعث ہو جاتی ہے۔

علاج

تیز گرم اور سدے کھولنے والی چیزیں کام میں لائیں اور جو سفوف بہت گرم اور سدے کھولنے والے ہوں استعمال کریں۔

ضاد سنبل الطیب زرد باجرا باریک کر کے لوٹک کے پانی میں ملا کر گائیں اس میں ذرا سا مشک اور اگر شامل کر لیا جائے تو تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ حمام کرائیں نہا منہ خالص نیم گرم شراب پلائیں۔

ورد جگر

یہ درد سورمراج مختلف کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور غشا کے مقام پر ہوتا ہے

سردیوں یا سناؤ پیدا کرنے والے ریاح یا درم کے باعث بھی ہو جاتا ہے۔

ورم جگر

ورم جگر اور درم عضلات میں یہ فرق ہے کہ جگر کا درم ہلالی شکل کا ہوتا ہے اور عضلات کا درم لمبائی میں ہوا کرتا ہے محدب اور مقعر جگر کے درم میں یہ فرق ہے کہ محدب جگر کا درم چھونے سے محسوس ہو جاتا ہے اور مقعر جگر کی حرکت سے ہوا کرتا ہے معدے میں بھی خرابی ہوتی ہے اس درم میں پگی آیا کرتی ہے۔ جن مادوں سے درم ہوتا ہے ان کی شناخت ان کے مزاجوں سے ہو جاتی ہے۔

علاج

گرم درم میں پہلے داہنے ہاتھ کی فصد یا سلیق کریں پھر وہ روادعات جو زیادہ سختی نہ ہوں استعمال کریں تاکہ مادے میں سختی پیدا نہ ہو صفراوی مادہ ہو تو سرد چیزیں زیادہ دینی چاہئیں اور ان میں ایسی روادعات شامل کریں جن میں مواد کو پتلا کرنے اور سہہ کھولنے کی تاثیر ہو تاکہ تہا روادعات سے مسامات بند نہ ہونے پائیں اس کے بعد مفتحات اور مواد کو پکانے والی دوائیں کام میں لائیں جب مرض کی انتہا کا زمانہ گذر جائے تو محلات کا بعضات کے ساتھ استعمال کریں۔ اس طرح قوت زائل نہیں ہونے پائی اور مادہ بھی لطیف اجزاء کے تحلیل نہ ہونے سے پتھر بنا نہیں ہو سکتا لیپ لگانے میں ان قواعد کی پابندی کرنی چاہئے۔ اگر دست آنے لگیں اور درم محدب جگر میں ہو یا پیشاب مقعر جگر کے درم زیادہ آنے لگے تو درم میں زیادتی ہو جاتی ہے زیادہ دست آنے سے تحلیل کے باعث قوت کمزور ہو جاتی ہے اور دستوں کے بند کرنے میں نقصان کا احتمال ہے اس لیے علاج بہت غور سے کرنا چاہئے ابتدا میں کاسنی سبز کے توتوں کا پانی سکین سادہ یا بزوری کے ہمراہ دیا جائے درم محدب جگر میں قرص زرشک کبیر یا قرص گل شربت دینار اور سکینین، شیرہ تخم کاسنی، تخم خیار، تخم خرفہ اور تخم گلدی کے ہمراہ کھلائیں اور زرشک اناردانہ، انلی، آلو بنجارا، گل نیلوفر، تخم کاسنی پانی میں جگر

پلامیں شیرہ تخم خیار پانی میں نکال کر شربت نیلو فر یا شکر ڈال کر دیں بعض اوقات زیادہ ٹھنڈی چیزیں دینے کی ضرورت ہوا کرتی ہے اس صورت میں کافور و حنسی طور پر اور لپ کی صورت میں استعمال کر سکتے ہیں یہ طریقہ گرمی کی زیادتی میں مناسب ہے مگر تڑاند کے زمانہ سے انتہا تک کاسنی بادیاں اور کرخص کا پانی دینا چاہئے انتہا کا زمانہ جس قدر قریب آتا جائے سہہ کھونے والی دواؤں کا اضافہ کرتے جائیں لیکن انحطاط کے زمانہ میں بادیاں یا کرفس کے پانی میں زیرہ اور زرشک بھگو کر دیں قرص زرشک کبیر سکین کے ہمراہ دے سکتے ہیں غذا میں آتش جو شکر ملا کر دیں پھر کاسنی روغن بادام میں بھون کر سرکہ سے ترش کر کے کھلائیں انار دانہ کا شورہ یا گوشت کا شورہ سرکہ شامل کر کے کھلائیں مقامی طور پر صندل زرد دہو کا آغا گلاب تند اور تھوڑے سے سرکہ میں پیس کر لپ کر میں پھر اس میں تھوڑا سا زعفران اور آفتابن شامل کر لیا جائے آفتابن زعفران عود لونگ کے پانی میں پیس کر لگا تیں دستوں کی ضرورت ہو تو امتلا س ان پانیوں میں گھول کر دیں جو لکھے جا چکے ہیں امتلا س کے ساتھ روغن بادام شیریں ضرور دینا چاہئے بسفاج گن نفشہ املی غازیون تخم خیار تخم کاسنی آفتابن رومی ترنجبین یا شرفشت اور ریوند ملا کر پلانا بھی اس مقصد کے لیے سود مند ہے لیکن ہلید اور سقمونیا ہرگز نہ دیں۔ ان سے نقصان ہو جاتا ہے۔ پیشاب لانے کی ضرورت ہو تو تخم خیارین تخم خربوزہ گلاب تند میں نکال کر دیں لیکن سرد درم میں لطیف کرنے اور سہ سے کھونے اور تحلیل کرنے والی دوا میں نیز قابضات دیں انحطاط کے زمانہ میں مملات زیادہ اور تیز کر دیں۔ بالچھڑ بھٹ لاکھ اسارون اور زعفران پیسے اور صناد کی دواؤں میں بڑھائیں۔ مسہل کے لیے حب یارج دیں یا قرطم بسفاج ہر ایک ۲۱ گرام اقیون آفتابن اصل السوس جعدا خطمی گلہ می کے بیج ہر ایک ۲۱ گرام کھیرے کے بیج تخم کاسنی زرشک غازیون تخم کرخص ہر ایک ۷ گرام پانی میں پکا کر شیرہ امتلا س ۱۵۲ ر ۲۷ گرام شکر ۷ گرام ریوند روغن بادام ہر ایک ۲۱ گرام شامل کر کے پلائیں۔

سور القینہ

اس کو استسقاء کا پیش خیمہ خیال کیا جاتا ہے اس کا سبب جگر کی کمزوری ہے سور مزاج جگر کو اس کے پیدا کرنے میں دخل ہے اس میں مریض کا رنگ زرد اور سفید ہو جاتا ہے، چہرہ پھول جاتا ہے، ہاتھ پاؤں بھی پھول جاتے ہیں۔ پپوٹوں کی کیفیت بھی یہی ہوتی ہے۔ بعض اوقات پورے بدن پر ورم آجاتا ہے جو خیمہ کی طرح ہوتا ہے پیٹ میں قراقرہ ہوتی ہے، پامانہ نہیں آیا کرتا، مسوڑوں میں بخارات معدہ کی وجہ سے دانے ہو جاتے ہیں۔

علاج

استسقامی کے اصول پر کرنا چاہئے جس کا بیان آگے آ رہا ہے۔

استسقاء

مادے سے پیدا ہونے والی بیماری ہے اس کا مواد سرد اور غریب ہوتا ہے جو اعضا کو تحلیل کر دیتا ہے تمام اعضا یا وہ مقامات جہاں غذا اولیٰ و ثانی کی تدبیر ہوتی ہے ورم کے باعث پھول جاتے ہیں اس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ زقی

۲۔ لمعی

۳۔ طلی۔

زقی تمام اقسام میں خراب ہے اس کے بعد لمعی کا نمبر ہے پھر طلی کا زقی پانی کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے پانی اکثر شرب اور سفاق میں بند ہوا کرتا ہے ہلنے چلنے سے پانی کی حرکت محسوس ہوا کرتی ہے پہلو بدلنے میں بھی پانی کی آواز آتی ہے پیٹ کی کھال سخت ہو جاتی ہے اور شب کی طرح پھول جاتی ہے جس کے اندر پانی جدا رہتا ہے اس قسم میں پانی پینے سے نقصان ہوا کرتا ہے کیونکہ پانی کے اخراج کا قدرتی راستہ بند ہو جاتا ہے اسی بنا پر پانی ترشح اور تینغ سے اپنی

جگہ واپس آجاتا ہے استسقا تفرق اتصال سے بھی ہو جاتا ہے جو مجھرا میں ہوا کرتا ہے مائیت کو قدرتی راستہ سے نکلنے سے باز رکھا جاتا ہے تو وہ اپنے مقام پر لوٹ جاتا ہے قوت میزہ کی کمزوری کی وجہ سے بدن خون سے مائیت کو جذب نہیں کیا کرتا اور مائیت خون میں ملی ہوئی رہتی ہے اور بدن مائیت کو قبول نہیں کیا کرتا اس لیے مائیت خارج ہو جاتی ہے اور استسقا لاحق ہو جاتا ہے زیادہ پانی پینا بھی استسقا کا سبب ہے درم ہونے اور ذوبان سے استسقا اس لیے ہو جاتا ہے کہ طبعی راستہ بند ہو جاتا ہے۔ استسقائے لحمی رگوں اور اعضاء کے ہاضمہ کی کمزوری سے ہوتا ہے اس سے قبل جگر اور معدہ کمزور ہو جاتا ہے اور رطوبت خون میں بڑھ جاتی ہے اور وہ چیز جو بدن کی رطوبات سے پیدا ہوا کرتی ہے خون وغیرہ میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی اس لیے اعضاء پھول کر نرم پڑ جاتے ہیں جب اعضاء کی قوت ہاضمہ ضعیف ہو جاتی ہے نیز جگر کی قوت ہاضمہ اور ماسک بھی کمزور ہو جاتی ہے اور اعضاء کا جذب قوی ہو جاتا ہے تو استسقائے لحمی عارض ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات جگر کی سردی سے استسقا ہو کرتا ہے کبھی بیرونی سردی کی شدت یا رگوں کی بیماریوں اور سردوں سے یہ عرض ہوتا ہے جیسے مٹی وغیرہ کے کھانے سے ہو کرتا ہے استسقائے طبعی فساد ہاضمہ یا قوت کی کمزوری نیز غلیظ مادے اور مادے کی نافرمانی سے ہو کرتا ہے اس صورت میں مادہ ریاح میں تبدیل ہو جاتا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ حرارت غریبہ کے قوی ہو جانے کی بنا پر استسقائے طبعی ہو جاتا ہے حرارت غریبہ کی وجہ سے غذاؤں اور رطوبات سے غذا ہضم ہونے سے قبل ہی تخییر ہونے لگتی ہے استسقا جگر کی کمزوری اور معدہ طحال ماسا ریا تھائیز گردوں کی کمزوری کے بغیر نہیں ہو کرتا۔

علاج

استسقا کے مریضوں کو بھوک اور پیاس پر صبر کرنا چاہئے جہاں تک ممکن ہو روٹی نہ کھلائی جائے اگر یہ ممکن نہ ہو تو بھوسے والے آٹے کی روٹی میں غلیظ غذا میں بالکل چھوڑ دیں یعنی کچھڑا کھیر اور لیسیدار چیزیں خاص طور پر سردی پائے

نہ کھائیں کیونکہ ان سے سدرے پڑ جاتے ہیں زیادہ کھانے سے بھی احتراز کرنا چاہئے پانی کا دیکھنا بھی مضربے پانی کم ہی دینا چاہئے مگر غذا ہضم ہونے کے بعد تھوڑا سا پانی پلایا جاسکتا ہے بشرطیکہ پیاس زیادہ ہو ورنہ ضرور کریں گھوڑے کی سواری دھوپ بلکہ تندھ کے قریب بیٹھ کر پسینہ بہانا مفید ہے مگر اس حالت میں سر کھلا رکھنا چاہئے تاکہ سرد ہوا تک میں داخل ہوتی رہے دریائے شور کے قریب سکونت اختیار کریں ممکن ہو تو حجاز یا راجستھان میں جا کر رہیں۔ ریت پر ٹوٹیں اور مریض کو ریت میں دبایا جائے تاکہ مگر کی اصلاح ہو جائے۔ صدارت پلائیں طبیعت کی اصلاح کریں اس قسم کے مریضوں کے لیے قبض پافانہ کی زیادتی سے بہتر ہے۔ آب کاسنی سکینین بزوری ڈال کر پلائیں اگر حرارت ہو تو قرص زرشک استعمال کریں حرارت نہ ہونے کی حالت میں عرق بادیان میں سکینین ملا کر پلائیں۔ کرنس اور شربت دینار بھی مفید ہے۔ سکینین ایتھون اور قرص زرشک گلاب یا عصارہ غافث تریاق۔ روق ملا کر دیں اس تریاق کو روزانہ اکیس یوم تک چنے کے برابر کھلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ اونٹنی کو درمنہ اور برنجاسف کھلا کر اس کا دودھ مریض کو پلائیں یہی دودھ غذا کی جگہ دینا چاہئے بھیڑ کا دودھ بھی استسقا میں مفید ہے انار کا کثرت سے کھانا بھی فائدہ مند ہے۔ قرص ماذریون بہت مفید ہے مریض کو روزانہ ۳۸۸ گرام سے ۳ گرام تک دینا چاہئے صفرا خارج کرنے کی غرض سے ہیلہ زرد ریونڈا صنتین ہر ایک ۳۸۸ گرام دیا جائے غازیقون تربد ہر ایک ۳۸۸ گرام نمک ہندی ۱۳۸۸ گرام کا سفوف کھلا کر بلغم کا اخراج کریں۔ سودا خارج کرنے کی غرض سے ایتھون، غازیقون، ہیلہ سیاہ، ہیلہ کابی، اسطوخودوس ہر ایک ۲۱۵۲ گرام کا سفوف بنا کر کھلائیں ان تمام دواؤں میں گوگل اور کتھیرا ہر ایک ۴ گرام ضرور ملا لینا چاہئے۔ سفوف روغن بادام میں چرب کر کے کھلانا چاہئے زیادہ مواد نکلنے کی ضرورت ہو تو ایک بار نہ نکالیں چند بار نکالیں تاکہ معدہ اور مگر کی قوتیں کمزور نہ ہوں پیشاب لانے کے لیے مجھ تھم کرنس، ایتھون، بادیان، تھم کاسنی، تھم خیاز، تھم خربوزہ اور قرص ماذریون

استعمال کریں غذا لطیف اور عمدہ کھلائیں غذا ایسی ہو جس سے فضلات کم بنیں۔ مثلاً مرغ، کبوتر کا بچہ اور سرکہ سے ترش کیا ہوا گوشت، موز، منقہ، انار، ترش، پودینا یا پھنی ہوتی چیزیں۔ دارچینی، سیاہ مرچ، مصطکی، سونٹھ، زعفران، مشک کشینز خشک ڈال کر کھلائیں۔ مقامی طور پر بکری کی میٹھی، گائے کا گوبر، بلورہ ارمنی اور سرکہ میں ملا کر لگائیں کبھی اس لیپ میں گندک بھی شامل کر لیا جاتا ہے یہ لیپ پورے جسم پر اور رقی میں صرف پیٹ پر اور طبعی میں ہاتھ پیروں پر کرنا چاہئے۔

دیکھو۔ یہ لیپ پہلے کی نسبت ہلکا ہے۔ تک سنبل الطیب میں کر سرکہ ملا کر لگائیں۔ طبعی کے مریضوں کو بھوسی، باجرہ اور تک کی پونٹی سے سینکھ کرنی چاہئے استسقار کے مریضوں کو گرم پانی کے چشموں پر غسل کرنا اور حمام کرنا مفید ہے لیکن ترہم پیٹھے پانی سے کرنا مضر ہے۔

آنتوں کی بیماریاں

اسہال۔ دست

یہ شکایت کھانے کی چیزوں سے ہوا کرتی ہے اعضا کی وجہ سے بھی ہو جاتی ہے کھانے سے جو دست آتے ہیں ان کا سبب یا تو سہل کی دواؤں کا استعمال ہوتا ہے جن کی قوتیں مختلف ہوتی ہیں یا غذا کی زیادتی سے جو تخمہ اور گرانی کا موجب ہوتی ہیں۔ لیسدار اور پھلانے والی غذائیں مثلاً آنو بخارا بھی دستوں کا سبب بن جاتا ہے۔ بغیر بھوک بد ذائقہ غذا کھانے سے دست آنے شروع ہو جاتے ہیں اس صورت میں طبیعت کو اس غذا سے نصرت ہو جاتی ہے نفع پیدا کرنے اور ریلح بٹانے والی غذائیں کھانے سے دست آتے ہیں ایسی غذائیں معدے کے ہضم کو روک دیتی ہیں جس کی وجہ سے ہضم خراب ہو جاتا ہے اور غیر ہضم غذا دفع ہونے لگتی ہے۔ استسالی دستوں میں دستوں کے بعد ہلکاپن محسوس ہوا کرتا ہے ریکی میں پیٹ میں گڑا گڑا ہٹ ہوتی ہے جو دست اعضا سے آتے ہیں ان میں اعضا زمین ہوتے ہیں یا معین نہیں

مثلاً دماغ، اس میں دماغ سے وہ چیز گرتی ہے جو غذا کو خراب کر کے اسے دفع کر دیتی ہے اس قسم کے دست دوری ہوتے ہیں یعنی دور سے آیا کرتے ہیں اور عام طور پر سونے کے بعد آیا کرتے ہیں ان کے ساتھ نزلہ کی علامات ہوتی ہیں اور جو دست معدے سے آتے ہیں ان کا حال اچھی اور بری تذبذب میں مختلف ہوتا ہے۔ اس قسم کے دست صنف ہضم یا ہضم کے باطل ہونے سے آیا کرتے ہیں اور ضعف ہضم یا بطلان ہضم کے ساتھ گرائی ہوتی ہے۔ دستوں میں غیر ہضم غذا نکلا کرتی ہے اور معدے کے افعال خراب ہوتے ہیں اس لیے غذا فاسد ہو جاتی ہے اور دستوں سے خارج ہونے لگتی ہے۔ قوت ماسکہ کی کمزوری سے بھی دست آتے ہیں قوت ماسکہ اس حالت میں غذا کے روکنے میں ناکام رہتی ہے اور وہ ہضم سے پہلے ہی غیر ہضم حالت میں دفع ہونے لگتی ہے اور ہضم کی مدت کم ہوتی ہے۔ ضعف ہضم کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان میں غذا تھوڑی تھوڑی پانانہ میں لگاتار نکلا کرتی ہے ایک دم سے دفع نہیں ہو کرتی۔ معدے کی رطوبت مزاج کی کثرت سے دست آنے کی صورت میں غذا اپنے وقت سے پہلے ہی نکل جاتی ہے اس میں لیسیدار رطوبتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ بعض اوقات دست شوریت کی وجہ سے آتے ہیں ان دونوں حالتوں کا فرق ذائقہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ معدے میں زخم پڑ جانے سے بھی غذا پھسل کر نکلا کرتی ہے اس حالت میں درد ہوا کرتا ہے جو غذا نکل جانے کے بعد دفع ہو جاتا ہے منہ میں دانے ہوتے ہیں اور تے میں پھیلے آتے ہیں۔ پیپ بھی نکلتی ہے جو چیزیں سو مزاج کے باعث کمزوری پیدا کرتی ہیں وہ سرد تر ہوتی ہیں۔ دستوں کی بیماری جب جگر اور ماساریقی وجہ سے ہوتی ہے تو ان میں فرق کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اسہال کبدی یا ماساریقی اور معدی میں یہ فرق ہے کہ کبدی اور ماساریقی دستوں میں معدہ اپنا کام مکمل کر دیتا ہے اور کیلوس اچھی طرح بن جاتا ہے اور معدے میں کوئی نقصان نہیں ہوتا ناخبرہ ہارمناج معدے اور جگر کے دستوں کے رنگ سے مفاصل میں پڑ جاتا ہے۔ معدے کے دستوں میں مریض کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور جگر کے دستوں میں رنگ زردی مائل ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جگر جو خون حاصل کرتا ہے وہ کما اور زردی مائل ہوتا ہے اسہال معدی اکثر فاصلے دن کو ہوا کرتے ہیں اور

اسہال کبیدی رات کو آیا کرتے ہیں۔ دراصل دن کو معدہ بھر رہتا ہے اور رات کو بھر
 ہیں امتلا ہوتا ہے۔ معدے سے غذا جگر میں متیل ہو جاتی ہے۔ کبیدی اور ماسارقی
 دستوں میں یہ فرق ہے کہ جگر کے دستوں میں رنگ اور پیشاب میں تغیر آجاتا ہے۔
 جگر معدہ اور ماساریقا کے دستوں میں یہ فرق ہے کہ کبیدی میں جو مواد نکلتا ہے وہ
 مقدار میں زیادہ ہوتا ہے اور مواد پاخانہ میں ملا ہوا نہیں ہوتا بلکہ اجابت کے بعد
 بغیر مڑوڑ کے آیا کرتا ہے۔ معدے کے دستوں کا حال اس سے مختلف ہوتا ہے ان میں
 جو مادہ نکلتا ہے وہ تھوڑا اور بار بار مڑوڑ کے ساتھ آیا کرتا ہے۔ اسہال کبیدی کا سبب
 ہضم کا باطل ہو جانا یا ہضم میں کمزوری کا پیدا ہو جانا یا جگر کی قوت ہاضمہ میں تشویش
 کا پیدا ہو جانا ہے اس لیے کیلوسی دست آیا کرتے ہیں کیونکہ قوت ہاضمہ باطل ہو جاتی
 ہے یا کیلوس میں ہضم کچھ زیادہ ہوتا ہے اس کی وجہ قوت ہاضمہ کی کمزوری ہے یا ہضم
 خراب ہوتا ہے کیونکہ قوت ہاضمہ میں تشویش ہوتی ہے۔ ان تمام حالات میں پیشاب
 بیض فنج کے آیا کرتا ہے۔ دست جگر کی قوت ہاضمہ کے ضعف سے آتے ہیں تو دستوں
 میں فنج نہیں ہوا کرتا۔ بعض اوقات کیلوس میں ہضم زیادہ ہوتا ہے اور غذا جگر میں
 زیادہ نہیں نگہا کرتی کبھی دستوں کی وجہ قوت ہاضمہ کی کمزوری ہوتی ہے اس صورت میں
 اسہال غسالی یعنی خون کے دھوون کی طرح آیا کرتے ہیں کیونکہ قوت خون کو جہاں نہیں
 کرتی جب قوت جاذبہ کی کمزوری سے دست آتے ہیں تو زیادہ تر دست کیلوسی ہوا کرتے
 ہیں کمزور کرنے والے مہاجع علامات سے پہچانے جاسکتے ہیں۔ دم یا سہ سے کی
 صورت میں جذب شدہ غذا نفوذ نہیں کیا کرتی اور ماسارقی سے مل جاتی ہے۔ ان
 دونوں کا فرق امراض جگر کی علامات سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کبیدی میں گرانی زیادہ
 ہوتی ہے یہ گرانی پہلو کی طرف مائل ہوتی ہے لیکن ماسارقی میں کبھی گرانی نہیں
 ہوا کرتی خصوصاً جب سہ اور دم آنتوں کی وجہ سے ہو یا جگر کی گت کا منہ کھل
 جانے یا پیٹ جانے یا کٹ جانے یا گرنے اور چوٹ لگنے سے یا جگر کا گوشت کٹ
 جانے سے۔ یہ سب باتیں علامات گشتاخت کی ہا سکتی ہیں یا تیز اور اکال نطق کی وجہ
 سے اس قسم کے دست آتے ہیں اس صورت میں خون جلن اور تیزی کے ساتھ نکلا
 کرتا ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے۔ کبھی اسہال کبیدی خراب مواد کی بنا پر آکرکتے ہیں۔

اس حالت میں مواد کا پافانہ سے دفع کرنا ضروری ہوتا ہے اس نوع کی علامت یہ ہے کہ دستوں میں پیپ اور کچھ ہو یا صفرا اور جلی ہوئی غلط کا اخراج ہو کر تپ ہے اور کبھی جگر کا گوشت کٹ کر نکلنے لگتا ہے جو آگ پر نہیں چکھایا کرتا اس کا سبب تیز غلط ہے۔ صفرا سے نشتہ دن میں قرصہ پڑ جاتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زخم سے آنتوں میں سوراخ ہو جاتے ہیں اور فضلہ پیٹ میں اکٹھا ہو جاتا ہے اس وقت مریض کی حالت استسقا کے بیمار کی سی ہو جاتی ہے اور اس کا جانبر ہونا ناممکن نہیں ہو کرتا اس زخم کو بہتر سمجھا گیا ہے جو بڑی آنتوں میں ہو مگر صائم کا زخم اچھا نہیں ہو کرتا یہ آنت اور آنتوں کے مقابلہ میں جگر سے زیادہ قریب ہے پتہ سے خالص صفرا بھی اسی پر گرتا ہے۔ سودا چالیس دن میں زخم ڈالتا ہے اور ہلاک کر دیتا ہے۔ بلغم شور سے ایک مہینہ میں زخم پڑ جاتا ہے۔ سچ یعنی آنتوں کا زخم خشک فضلہ سے ہو جاتا ہے۔ یہ خشک فضلہ آنتوں کے زخم کا سبب ہے۔ یہ امر کہ زخم آنتوں میں کس مقام پر ہے۔ درد کی جگہ اس کی شدت سے معلوم ہو جاتا ہے۔ درد شدید تو سمجھنا چاہئے کہ زخم چھوٹی آنتوں میں ہے۔ خفیف درد بڑی آنتوں کے زخم کی علامت ہے سچ کی پہچان چھلکوں سے ہو جاتی ہے چھوٹی آنتوں سچ میں چھلکے پتلے ہوتے ہیں اگر چھلکے موٹے ہوں تو سمجھنا چاہئے کہ بڑی آنتوں میں ہے چھلکے اور طوبت جس لومیوس یعنی آؤں لاکہ سکتے ہیں قطعاً آنتوں کے زخموں پر دلالت کرتی ہے۔ چھلکوں میں بد بو گلنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ سہل کی دواؤں میں جو سچ ہوتا ہے وہ غنیمت ہے کیونکہ چارہ ہی دن میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات سچ مادہ بیماریوں کے بعد ہو کرتا ہے یہ برا ہوتا ہے اور کم اچھا ہوا کرتا ہے۔ کبھی آنتوں کے دست بغیر سچ ہی کے ہوا کرتے ہیں اس کا سبب قوت ماسک کی کمزوری یا رطوبت ملاحظہ ہوتی ہے۔ بدن کے فضلات کی وجہ سے بھی دست آتے لگتے ہیں اس قسم کے دست ورزش ترک کر دینا سے فضلات کے تغیل نہ ہونے کی وجہ سے آیا کرتے ہیں۔ بیرونی سردی کے باعث بھی فضلات تسبل نہ ہونے کی بنا پر جمع ہو جاتے ہیں۔ بواسیر کا خون رک ہانے یا کسی عضو کے ٹٹ جانے یا اس کھیر کے رک ہانے سے جو مادہ آیا کرتی ہے یا رگوں میں سدہ پڑ جانے سے بھی دست آتے

لگتے ہیں نیز بحران سے بھی آتے ہیں اس صورت میں امتلا اور قوت کی علامات ہوا کرتی ہیں اور دستوں سے آرام محسوس ہو کرتا ہے۔ ہر قسم کے بدنی دستوں کا بند کرنا مضر ہوتا ہے۔ جب بدنی اسہال ذہبان یعنی اعضاء کے گلپھنے سے آتے ہیں تو سوزش، بخار اور تھکاوٹ بھی ان کے ساتھ ہوتی ہے اس حالت میں ان میں بدبو ہو کرتی ہے اور دستوں کا رنگ مختلف ہو کرتا ہے اور کسی عضو میں بیماری کی کوئی ایسی علامت نہیں ہوا کرتی جس کو بیماری کا سبب قرار دیا جاسکے اگر ذہبان گوشت یا چربی کے گلپھنے سے ہوگا تو دستوں میں گاڑھی پیپ خارج ہوگی یا دستوں کا قوام چربی کی طرح ہوگا سرخ رنگ کا ذہبان گوشت گلپھنے کی علامت ہے اس میں چکنا پٹ نہیں ہوا کرتی ذہبان گرم غلط سے ہوتا ہے تو پیپ تپتی ہوتی ہے اور بدنی اسہال جو خراب غلط سے طبیعت کی نفرت کے باعث ہوں اور طبیعت مواد کو دستوں سے دفع کر رہی ہو ان سے آرام محسوس ہوا کرتا ہے کبھی دست مختلف رنگ کے آتے ہیں ان کی وجہ مواد کا اخراج ہوتا ہے ان سے بھی تخفیف محسوس ہوا کرتی ہے اگر اسہال کسی غیر معین عضو سے آتے ہیں تو ان میں پیپ کی آمیزش ہوا کرتی ہے ایسے اسہال کسی عضو میں دبلیے کے پھوٹ جانے سے آیا کرتے ہیں خواہ دبلیے سینہ میں ہو اس عضو میں پہلے ورم ہوتا ہے اس کے پھوٹ جانے سے ہلکا پن محسوس ہوا کرتا ہے۔

علاج

دستوں کو قابض یا عا ہارا اور مواد کو غلیظ کرنے والی چیزوں سے بند کرنا چاہئے کبھی محذر یعنی سن کرنے والی چیزیں دی جاتی ہیں اور کبھی مادے کا کالج آنتوں کی طرف سے کسی دوسری جانب پھیر دیتے ہیں اس غرض کے لیے پیشاب آور دوائیں یا تے اور سپینہ لاسنے والی چیزیں دی جاتی ہیں یا اوپر کے اعضاء پر پھینکے لگا کر مواد کا رخ پھیر دیا جاتا ہے۔ کھانے کی وجہ سے دست آہیں تو ان دواؤں سے کام چلائیں جو تخمہ اور فسادہ مضم میں لکھی جا چکی ہیں۔ سور مزاج باعث مرض ہو تو اس کی ضد سے مزاج کی اصلاح کریں جو دست رگ کے پھینکے یا کھنے یا زخم یا غذا کی خرابی یا جگر اور ماسارینقا کے سدوں اور بدنی سدوں سے ہوتی ہے۔

کمزوری کے باعث آئیں ان کا علاج سبب کے مطابق کرنا چاہئے اور قباض
دوائی استعمال کرنی چاہئیں۔ اسہال کا سبب سہ یا درم ہو تو بنگر کے مقام پر
دوائی لگانی جاتی مگر اس صورت میں یہ دوائی بنگر کی عفونت کا سبب
ہو جاتی ہیں۔ اس حالت میں شربت ہی ترش دیا جائے کیونکہ اس سے قبض کے
باد جو سہ سے کھل جاتے ہیں اسی طرح آب برگ کا سنی سبز اور سرکہ میں انار
دانہ زرد زرشک بھگو کر پلائیں۔ سفوف منقلا شام سردی کے دستوں میں مفید ہے
بعض اوقات کاسنی کا پانی آب کرفس یا عرق بادیان میں ملا کر دیا جاتا ہے۔
بشرطیکہ بخار کا خوف نہ ہو مازو افاقیا زرد زرشک گننا صمغ عربی بریاں گل ارمنی
طرشیدٹ، طباشیر بریاں حب الاس، ماتیں خورد، کافور، انار دانہ ترش، عصارہ ترش
برگہ، اسفول، تخم ریحان، تخم کنوچ، تخم بازنگ بریاں، کشنیز خشک بریاں، اسفول
بریاں۔ یہ سب دست بند کرنے والی دوائیں ہیں۔ قباض پھلوں میں منگی سیب
بھی سیب، غورہ خرما، چوک اور اترج شامل ہیں یہ چیزیں بھون کر اور کبھی نقل
کے طور پر اور کبھی پیپ کی شکل میں استعمال کی جاتی ہیں۔ دستوں کے ساتھ سبج
بھی نہ تو لعا بدار چیزیں دینے میں عجلت نہ کریں بلکہ بھنے ہوئے بیج اور گل ارمنی
استعمال کریں۔ مرکبات میں قرص طباشیر کا فوری اور سفوف گل ارمنی مفید ہیں۔
یہ چیزیں بیج اور مڑوں میں بھی مفید ہوتی ہیں۔ انار دانہ معدہ اور آنتوں میں قوت
پیدا کرتا ہے۔ اسہال زفعتی میں زیادہ قباض دیں۔ سفوف اور پیپ کی شکل میں
بھی قباضات ہی دینے چاہئیں۔ رب آس اور رب ہی عمدہ دوائیں۔ بعض
اوقات ان پر ساق یا سفوف، انار دانہ یا سفوف مازو چھڑک دیتے ہیں ساق
پوست انار ہر ایک ۱۵۶ گرام باریک کر کے انڈے کی سفیدی میں ملا کر کھٹے
انار میں بھر دیں اور انار کو آگ پر رکھ کر بھون لیں پھر اس کا سفوف بنا کر کھلائی
شتر مرغ کا سنگ دانہ باریک چیس کر سرد دواؤں کے ساتھ کھلا نا جذب کے لیے
مغرب ہے۔ اس سنگ دانے کو بھی کے پانی ۷ گرام یا آب آس کے ساتھ دینا
چاہئے۔ آب آس آب ہی کو رد عن گل ملا کر اتنا پکائیں کہ پانی جل جائے اور
صرف تیل رہ جائے اس میں کمال کا کپڑا بھگو کر معدہ اور آنتوں پر رکھیں۔ کبھی

اس میں تھوڑا سا بالچھڑ اور آقا قیا شامل کر لیتے ہیں بعض اوقات ہلکا پھلکانے والی رطوبات کو فارح کرنے کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔ سبج میں زیادہ کھٹی چیزوں مثلاً ساق وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے اور جو تدا بیر کبھی میں مشترک ہوں وہ کام میں لائیں اگر حرارت ہو اور تیز غلطی کی وجہ سے پیاس بھی ہو تو شیرۃ تخم خرفہ بریاں، شربت صندل، شربت سیب اور شربت انار یا شربت ریاس ملا کر پلائیں کبھی پھینک کے اندیشہ کو رفع کرنے کی غرض سے اسفونل بریاں روغن گل میں چرب کر کے دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات انار دانہ ۳۵ گرام صندل زرد ۲۰ زرد شک، حب الاس ہر ایک ۱۴ گرام گرم پانی یا آب بارنگ یا آب کاسنی کے ساتھ دیتے ہیں اس میں کافور، ملی گرم بھی ملا دیا جاتا ہے۔ قرص کافور شربت سیب کے ساتھ دیں جگر اور آنتوں کی تہیہ کے لیے گلاب میں برادۃ صندل زرد و جگنو کر جگر اور آنتوں پر رکھیں۔ گلاب کی جگہ آب بھی یا آب آس شامل کر سکتے ہیں یا ان پانیوں میں جو کالکاترا کر پکڑ کر پیس کریں۔ بعض اوقات ان دواؤں میں بالچھڑ اور زعفران کا اضافہ کر دیا جاتا ہے یہ لیپ مسلسل چھ سات روز تک لگانا چاہئے ان دنوں میں غذائیں آس جو یا انار دانہ کا شوربہ یا گوشت کا شوربہ سسرک ڈال کر پکے، انکھور کے پانی کے ساتھ دیں بشرطیکہ قوت بحال ہو ضعف کی صورت میں ساق جو مقشر بریاں اور نشخاش بریاں آس جو میں پکا کر دیں جس وقت مزاج کی تعدیل اور کیفیت غلطی اصلاح کریں تو قوی قابضات مثلاً شربت ہی اور شربت آس دیا جائے۔ دست سردی سے آگے ہوں تو شربت آس یا رب آس یا جوارش بھی قابض استعمال کریں۔ جوارش بھی میں سفوف منقلباتا ملا کر دینا بھی مفید ہوتا ہے۔ آقا قیا شکر سفید حب الاس زرد کندر بریاں ہر ایک میں کر دوزانہ صبح کو ۱۵۲-۱۷۱ گرام کھلائیں۔ قرص عود بہت مفید ہے کبھی ساق مائیں خورد زبیرہ سفید بریاں انیسون بریاں اوپر والے سفوف میں شامل کر کے دیتے ہیں یہ سفوف آب آس یا آب بھی کے ساتھ دیا جاسکتا ہے۔ جس شخص کو سہل دیا گیا ہو اس کو وہ غذائیں کھلائیں جو گرم اسہال میں مکی جاتی ہیں۔ اسہال میں مرغ کا بھنا ہوا ہوزہ کشنیز خشک، ساق اور زبیرہ ڈال کر کھلائیں جن صاحبان کو سہل دیا گیا ہو

ان کو ہر قسم کے شوربے ممنوع ہیں اسی طرح ان کے لیے پانی مناسب نہیں مگر پیاس کی صورت میں دونوں چیزیں دی جا سکتی ہیں بہتر یہ ہے کہ پیاس کی تکلیف کے لیے کوئی تدبیر کریں۔ پڑانا پینیر ٹکسے سے دھو کر بریاں کر لیں پھر پیس کر ۹ گرام کی مقدار میں کسی رب یا شربت اور قابض عصارے کے ساتھ کھلائیں سردی کے دستوں میں کبوتر کے بچے کا شوربہ قابض بیجوں کے ساتھ دیا جائے پینیر مایہ کے سفوف سے دست بند ہو جاتے ہیں یہ سچ میں بھی مفید ہے مگر پیاس کی صورت میں مضر ہے۔ طباشیر بریاں یا تخم خرفد بریاں اس کے بعد کھلا دینا چاہئے۔ یا عصارہ خرفد پینیر مایہ کے ساتھ دیا جائے یہ بھی دسکتا ہے کہ پینیر مایہ کو خرفد کے ساتھ پکا کر دیا جائے۔ کھٹے دودھ کو اچھی طرح پکائیں جب گاڑھا ہو جائے تو اس میں تانبہ گرم کر کے بھمائیں اور اسے مریض کو کھلائیں اس سے پرانے دست بند ہو جاتے ہیں مگر بخار کی حالت میں اس کا دینا مناسب نہیں غذا کم کر دی جائے مگر کھانے کے بعد مریض کی غص میں قوت اور نیزی ناکے تو علاج بیکار ہے۔

سج اور زخم

سج اور آنتوں کے زخم میں اکثر دست آنے لگتے ہیں اسباب اور علامات کا بیان اسہال کے سلسلہ میں کیا جا چکا ہے اس حالت میں وہ دودھ جس کو لپٹے سے اس کا پانی خشک کر دیا گیا ہو بہت عمدہ دوا ہے۔ بعض اوقات اس میں طباشیر بریاں، نشاستہ اور پوست خشخاش کا اضافہ کر دیا جاتا ہے ان چیزوں کو پیس کر اسی دودھ کے ساتھ بھی دے سکتے ہیں جو بریاں چاول دھلے ہوئے بریاں اجڑا بریاں بارتنگ پوست خشخاش گلنار زرورد ظلمی حب الاس برگ آس کو پکا کر چھان میں پھر مرغی کے اٹھے کی زردی نیرشت اس میں گھول دیں اور روغن گل یا بھری کے گردے کی چربی یا دونوں چیزیں اور گوند بریاں نشاستہ بریاں دم الانون کھر یا بسو ہر ایک ۱۵۷ گرام ملا کر حقہ کریں۔

دیگور۔ رغو بریاں ظلمی پوست خشخاش زرورد پکا کر صاف کریں اور شربت انجبار یا شربت آس یا شربت سیب کرہ تم خرفد یا ہ بریاں شامل کر کے حقہ کریں

بعض اوقات اس میں بھنے ہوئے بیج ۱۵۲ گرام یا سفوف ملیں اسی مقدار میں شامل کر لیتے ہیں اگر نشاستہ صمغ عربی اور طباشیر بھی شامل کر لی جاتی ہے تو تاثیر میں اضافہ ہو جاتا ہے زخم میں گلاؤں اور پیپ ہو تو اس کی صفائی ضروری ہے۔ اس کے لیے جلاب یا آتش جو استعمال کریں اس کے اجنبی دواؤں کا ابھی ذکر ہوا ہے ان کو کام میں لائیں۔

مغص۔ مرطوط

اس کا سبب وہ ریاح ہیں جو آنتوں میں بند ہو جاتے ہیں فضلے کے رک جانے اور صفراوی یا بلغم شور اور سوزش پیدا کرنے والے بلغم یا غلیظہ اور پکنے والے سودا سے بھی مرطوط ہونے لگتی ہے۔ زخم ورم کچھوں اور کدو دانوں کو بھی مرطوط کے اسباب میں شمار کیا گیا ہے کبھی ریاح پیدا کرنے والی غذا اور بحران کی وجہ سے مرطوط ہوا کرتی ہے اس حالت میں دستوں کا اندیشہ رہتا ہے اگر عاقد بیماریوں میں پیشاب سفید رنگ کا کم مقدار میں اور کوئی علامت داغ یا احشار میں نہ ہو لیکن مرطوط موجود ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ دست آئیں گے اگر مرطوط زیادہ ہو تو قولنج کا اندیشہ ہے اس وقت میں قولنج کا علاج کیا جائے۔

قولنج

آنت کے درد کو کہتے ہیں جس میں درد کی وجہ سے کسی چیز یا ریاح کا اخراج دشوار ہو جاتا ہے بعض اوقات درد شدید ہوتا ہے اور بیمار بخلاف درد سر کے ہلاک ہو جاتا ہے یہ درد اکثر قولون میں ہوا کرتا ہے اس کا سبب وہ ریاح ہیں جو آنتوں کے طبقات میں بند ہو جاتے ہیں اور ایسا محسوس ہوا کرتا ہے کہ سوئی چھوئی جا رہی ہے۔ اس صورت میں درد ہلکا ہوتا ہے۔ قولنج کی بیماری سدے کی وجہ سے بھی ہوا کرتی ہے۔ سدے سوکھے فضلے سے پڑ جاتا ہے اس فضلے کو آنتوں، جگر، گردوں کی شدید گرمی خشک کر دیتی ہے۔ بدن کی کھٹی زیادہ تحمل جو پسیہ اور پیشاب بکھرت آنے سے ہو جاتی ہے فضلہ کو روکنے سے بھی پڑ جاتا ہے

یا قوت دافنہ کو بیدار کرنے والی چیز باقی نہیں رہتی جیسا یرقان سدہی اور خشک غذاؤں مثلاً کباب قلیہ وغیرہ کے کھانے سے ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات آنتوں کے جوف غلیظ ریاح سے سدہ پڑ جاتا ہے اس صورت میں سدے کی موجودگی میں ہلکا پن محسوس ہوا کرتا ہے نیز درد منتقل ہوتا رہتا ہے پیٹ میں کسی جگہ ابھار ہوتا ہے اور ڈکار آنے یا ریاح خارج ہونے سے سکون ہوا کرتا ہے قویج اکثر ریاح اور فضلہ دونوں ہی سے ہوا کرتا ہے کبھی سیب، بھی، زعفران، کدو، لکڑی گھیرا چاول، ستوا اور جو کی بیج، انگور اور پانی ملی ہوئی شراب یا کھانے کے بعد جماع کرنے اور میوے کھا کر پانی پینے یا حرکت کرنے خاص طور پر جماع کی حرکت سے قویج ہو جاتا ہے کبھی اس سدے کی وجہ سے یہ دور ہو جاتا ہے جو لیسڈار گاڑھی غلط مثلاً بلغم سے پڑ گیا ہو۔ صفرا سے قویج کی شکایت بہت کم ہوا کرتی ہے۔ کیڑوں کی کثرت بھی قویج کا سبب بن جاتی ہے۔ درم جگر، درم گردہ یا تلی اور پیٹ کے درم سے بھی سدہ پڑ جاتا ہے اس صورت میں آنتوں میں تکلیف ہوا کرتی ہے۔ درم آنتوں کو بند کر دیتا ہے اس کے نتیجے میں قویج ہو جاتا ہے۔ یہ اسباب درم کی موجودگی سے سمجھ میں آجاتے ہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ آنتوں کے پٹ جانے یعنی بل کھانے سے قویج ہو جاتا ہے اس کو قویج التوائی کہتے ہیں آنت اپنی جگہ سے ہٹ کر پھٹ جاتی ہے یا بغیر پھٹے ہی قویج کا باعث بن جاتی ہے۔ قویج کے شروع میں مسیخی اور ٹپکنی چیزیں کھانے کی خواہش کم ہوتی ہے، مسیخی ہوتی ہے۔ ابکائی بھی آتی ہے، ریاح بند ہو جاتے ہیں، قبض ہو جاتا ہے، یومیٹھ اور ضعف ہضم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ کمر اور پنڈلیوں میں درد ہوتا ہے پھر پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے یہ درد اکثر داہنی جانب سے شروع ہوا کرتا ہے۔ پیاس شدید ہوتی ہے کیونکہ ماساریقا کی رگ کا منہ بند ہو جاتا ہے اور پانی جگہ تک نہیں پہنچا کرتا اس لیے پانی پینے سے تسکین نہیں ہوا کرتی۔

علاج

ابتدا میں ہلکا اور پھر تیز حقہ کرنا چاہئے خصوصاً جب قویج اوپر کی آنتوں

میں ہو جس وقت اوسے کو حقنہ کے ذریعہ سے نیچے کی جانب جذب کیا جاتا ہے تو درد بڑھ جاتا ہے اس سے خیال ہوتا ہے کہ حقنہ سے نقصان ہو رہے اور درد میں افادہ نہ ہوگا، اس حالت میں جوارش سفر علی مسبل یا جوارش قرہ بندی دینی چاہئے۔ ریخی درد میں جوارش گونی دی جائے اور جوارش کے بعد سناہکل بسناج انجوزرد ہر ایک ۲۱ گرام پر سیاوشاں ۲۴ گرام اصل اسوس باریان، تخم کرفس ہر ایک ۱۵۲ ملی گرام پکا کر پلائیں۔ کبھی مصطکی اور خمیرہ بنفشہ صرف گرم پانی کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ قونج ریخی کے حقنہ میں برگ سداب ناخونہ یا ہونہ، تخم کرفس ہر ایک ۱۵۲ ملی گرام باریان قرطم اور قنطوریوں کو بھی شامل کر لینا چاہئے۔ تریاق کبیر تریاق برشفشا فلونیا دیں ان سے درد کم ہو جاتا ہے۔ زیرہ، ایسون، مصطکی کندر کر ۹ یا پیس کر شکر شامل کر کے عرق باریان کے ساتھ کھلائیں۔ بھوسی، تنگ اور باجرے کی پوٹلی سے سینک کریں۔ قونج ریخی اور ترقی میں یہ حقنہ کرنا چاہئے

حقنہ بسناج سنند، کرفس، سداب ظمی یا ہونہ، ناخونہ، بھوسی قرطم ہر ایک ۲۰ تولہ غازیقون ۲ ۱/۲ گرام چندر کا پانی ۲۵۰ گرام ڈال کر اتنا پکائیں کہ ادھ پانی مل جائے پھر چھان کر شہد اور روغن زیتون ہر ایک ۲۵ گرام بورہ ۳ ۱/۲ گرام سقونیا ۲۰ گرام ملا کر حقنہ کریں، غذا میں بوٹھے مرغ کا شوربہ، سویا، کالے چنے، دار چینی، مصطکی، سیاہ مرچ شامل کر کے کھلائیں یا مرغ کے چوزوں کا شوربہ یا ان کا گوشت کھلائیں۔ ان دواؤں سے مقامی طور پر سینک کریں جو پہلے لکھی جا چکی ہیں روغن گل روغن سنبل میں مصطکی عنبر باریک ملائیں اور ہلکے ہاتھ سے مالش کریں درد کم ہو جانے پر محابون مل کر گرم پانی سے حمام کریں، اگر قونج خشکی اور گرمی سے ہو تو شربت بنفشہ، لعاب بیدانہ، تخم اسس اور گرم پانی سے حقنہ کریں۔ ہدہد کے گوشت کا شوربہ یا ہدہد کا گوشت اور خشک کچھوے قونج میں بالخاصہ مفید ہیں بارہ سینگا کا سینگ جلا کر کھانا مفید ہے بارہ سینگا کا سینگ لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

آنتوں کے کیڑے

کیڑوں کی چار قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ جو اوپر کی آنتوں میں پیدا ہوتے ہیں اس قسم کے ہاتھ بھر تک لمبے ہوتے ہیں ان سے معدے کے منہ پر گدگدی اور جلن ہوا کرتی ہے۔ پیچش کی شکایت ہو جاتی ہے، بچکنے میں دشواری ہوتی ہے اور غذا سے نفرت ہو جاتی ہے خاص طور پر پکنی غذا سے کبھی غشی، کھانسی اور نفعان کی تکلیف ہو جاتی ہے یہ کیڑے بلغم سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔

۲۔ جو مستقیم آنت میں پیدا ہوتے ہیں یہ کبھی چھوٹے سر کے کیڑوں کی طرح ہوتے ہیں ان کی شناخت یہ ہے کہ پاخانہ کے مقام پر خارشس ہوا کرتی ہے۔

۳۔ یہ قولون اور اوورس پیدا ہوتے ہیں اور چوڑے ہوتے ہیں ان کو حب انواع یعنی کدو دانے کہتے ہیں۔

۴۔ اس قسم کے کیڑے گول ہوتے ہیں حب انواع اور ان کیڑوں کا مادہ پہلے دونوں قسم کے کیڑوں کے درمیان ہوتا ہے۔ کیڑوں سے بھوک بڑھ جاتی ہے۔ خالی معدے میں یہ حرکت کیا کرتے ہیں، رات کو ہونٹ گیلے رہتے ہیں گردن کو سوکھ جاتے ہیں، منہ سے تنقوک بہا کرتا ہے۔ بیمار بردقت ہونٹوں پر زبان پھیر کر انہیں تر کرتا رہتا ہے، اکثر ہونٹوں کو چوسنے لگتا ہے، سوتے میں دانست پیتا ہے، چونکتا اور چلاتا ہے، باتیں کرتا ہے، اس شخص کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش آتا ہے جو اسے جگاتا ہے، گفتگو زیادہ کرتا ہے، بد اخلاق اور غصہ در ہو جاتا ہے کھانے کے بعد مریض کو تلی ہوا کرتی ہے بے چینی رہتی ہے، پاخانہ پتلا ہوتا ہے۔

علاج

بلغم کا اخراج کریں اور کیڑوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کریں اس مقصد کے لیے کڑوی چیزیں یا وہ دوائیں استعمال کریں جو کیڑے مارنے کے لیے مخصوص ہیں مثلاً کشنیز خشک پھلین دوائیں دے کر کیڑے خارج کریں چھوٹے کیڑے مارنے کی غرض سے ایسی تباہیاں اور حقے کام میں لائیں جو قابل دید ان ادویہ سے بنائے گئے ہوں کیڑے خارج کرنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے چند روز تک

مریض کو دودھ پلائیں پھر بھوکا رکھیں اس کے بعد اُس میں کیڑے مارنے والی دوائیں ملا کر ناک بند کر کے پلائیں کبھی گوشت کا قیمہ جو بغیر نمک اور دھننے کے بھوتا گیا ہو مریض کو دودھ پلانے سے پہلے کھلاتے ہیں اس کے بعد قافیہ دیدان دوائیں دیتے ہیں مثلاً برگ شفتالو، آب شفتالو، درمنہ ترکی، لبس ترس قطن ان کلونجی، پودینہ، قوتنج، کبر سعد، ماشا، صقر، اقیون، تخم قنبیل اور حب النیل ان کو دودھ میں ملا کر پلانا چاہئے اگر اس طرح کیڑے خارج نہ ہوں تو تخم خرفہ کھلائیں یہ بھی کیڑوں کو مار دیتا ہے۔ خربوزے کے پانی سے بھی کیڑے مر جاتے ہیں لیکن یہ دستوں سے انھیں نکالتا ہے سرکہ اور خاص طور پر سرکہ عضلی میں بھی یہی خاصیت ہے رات کو سرکہ عضلی کا حریرہ بنا کر پلانا فائدہ مند ہے کیڑوں کے مادے کو ختم کرنے میں بھی کوشش کرتے رہیں تاکہ آئندہ پیدا نہ ہوں ترس رومی ایوا شم حنظل باریک کر کے برگ شفتالو یا برگ آلو بخارا کے پانی میں ملا کر تان کے اطراف میں نیپ کریں اس سے کیڑے مر جاتے ہیں معدے میں ضعف ہو تو آب بھی یارب بھی استعمال کریں اور شم حنظل قنطور یوں نظروں نمک باریک کر کے فیتلہ بنا کر رکھیں۔ قنطور یوں، سرخس، اقیون، بسفانج، قسط کید، بنج شہوت کا چھلکا ہر ایک ۱۵۲ گرام روغن زیتون میں ملا کر تھک کریں۔

مقعد کی بیماریاں

اس مقام کی بیماریاں مشکل سے اچھی ہوا کرتی ہیں کیونکہ اس راستے سے فضلات نکلا کرتے ہیں اور اس جگہ پر طبعی طور پر مادے گرتے رہتے ہیں اس کے علاوہ مقعد ذکی العس ہے اور اوپر سے ٹھنکی ہوتی ہے۔

انشقاق المقعد۔ مقعد کا پھٹنا

یہ شکایت خشکی اور گرمی سے ہوا کرتی ہے گرم قسم کے درم سے بھی ہوجاتی ہے درم کی صورت میں مقعد باہر نکل آتی ہے درد زیادہ ہوتا ہے سوجھے اور کھانسی

پاخانہ کے نکلنے کی وجہ سے بھی مقعد پھٹ جاتی ہے ان اسباب کے مقدم ہونے سے ان کی شناخت ہو جاتی ہے۔ بواسیر کو بھی اس کے اسباب میں شمار کیا جاتا ہے۔ بواسیر میں رگوں کا منہ کھل جاتا ہے کبھی قوت کی وجہ سے جو خون مقعد کی جانب دفن ہوتا ہے اس سے مقعد میں اشتقاق ہو جاتا ہے اس صورت میں خون زیادہ بہہ جاتا ہے۔

علاج

مزاج کی اصلاح کی جاتے اس غرض کے لیے سرد روادعات کا استعمال کر کے بواسیر کا درم دور کریں۔ خون کی گرمی کم کرنی چاہئے۔ قبض دور کرنے کے لیے شربت بنفشہ لعاب بیدانہ کے ساتھ دیں غذا میں سری پائے اور مرغی کے انڈے کی نیم مرست زردی یا پالک اور خبازی کا شوربہ دیں۔ مقامی طور پر گوگل کام جم یا مرجم شادنج لگائیں۔ مرغی کے انڈے کی زردی میں گوگل لگا کر لگانا بھی مفید ہے خوبانی کی گٹھلی کا تیل یا اونٹ کے کوبان کی چربی گوگل اور موم سرخ کام جم تیار کر کے اس میں روٹی لتیہ کر مقعد میں رکھیں۔ لگانے وقت ذرا گرم کر لیا جائے۔ سرد پانی تیز ترشیوں اور قابض چیزوں سے پرہیز کریں قبض نہ ہونے

درج۔

مقعد کا ڈھیللا ہو جانا

بعض اوقات سردی سے مقعد ڈھیللا ہو جاتی ہے اس وقت چھونے سے وہاں سردی کا احساس ہوا کرتا ہے سردی کا کوئی سبب پہلے سے موجود ہوتا ہے مثلاً دیر تک بیٹھے رہنا تری کی وجہ سے یہ شکایت ہوتی ہے تو درم بھی ہوتا ہے درد یا مقعد کے عضلات کٹ جانے یا چوٹ اور گرنے سے یہ شکایت ہوتی ہے تو چاہے جو کرتی ہے اس صورت میں صحت کی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔ کبھی عصب یا عضلہ کے سست ہونے سے مقعد بھی ڈھیللا ہو جاتا ہے یا مقعد میں تسرد ہو جاتا ہے اس حالت میں سخی بھی ہوتی ہے۔

علاج

درم کی دواہر صورت میں گرمی تبدیل مزاج اور عصب کی تقویت سے تاخیر

نہ رہیں اکثر یہ بیماری سرد دست اور رطوبت سے ہوا کرتی ہے طراشیت زرد
 خطمی پوست انار پوست آس پوست بول قسط مراد خر پانی میں جوش دے کر
 اس سے نقول کریں اسی سے آبز ن بھی کر سکتے ہیں اس کے بعد روغن قسط نیم گرم
 میں سفید کاشغری زرد آس خشک گوگل زبرد اذخر کندر ان میں سے کوئی دوا
 یا سب دوا میں ضرورت کے مطابق باریک کر کے پاخانہ کے مقام پر لگائیں۔

کاشغری کا بیج نکالنا

کاشغری کی دوا سے نکلا کرتی ہے اس حالت میں اس کا اندر جانا مشکل
 ہو جاتا ہے مقعد کو جو عضلہ سنبھالے ہوئے ہے اس کے ڈھیلے ہو جانے سے ہی کاشغری
 نکلنے لگتی ہے۔

علاج

ورم کا علاج کیا جانے اور مریض کو قابض دواؤں کے جو شانہ سے میں
 بٹھائیں پہلے اس پانی پر قابض دوا میں باریک کر کے چھڑک رہنی چاہئیں پھر
 روغن قسط یا روغن گل نہیں اور گدھی رکھ کر لنگوٹ باندھ لیں فائدہ نہ ہونے کی
 حالت میں ملینات اور مسکنات مثلاً خطمی پوست خشکاش بابوز گل بنفشہ
 تخم جنازی پانی میں پکا کر اس سے آبز ن کرائیں۔

خارش مقعد

یہ بیماری مواد کے پتلا ہونے یا زخموں اور کیڑوں سے ہوا کرتی ہے جو اس
 کے مستوں سے بھی خارش ہونے لگتی ہے۔

علاج

بدن کا تنقیہ کریں کیڑوں کے ہلاک کرنے کی تدابیر عمل میں لائیں اور زخموں
 کا مناسب علاج کریں سرکہ کی مالش تمام اقسام میں فائدہ کرتی ہے ریشہ کی بیٹی
 پز چھنے لگانے سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے۔

ورم مقعد

اکثر خون یا خون اور صفرا کی آمیزش سے ہوا کرتا ہے بعض اوقات آپ ہی آپ ہو جاتا ہے زخموں کے پھٹنے اور بواسیر کے آپریشن کے بعد بھی ہو جاتا ہے۔

علاج

فصد کریں روغن گل، موم اور مرعی کے انڈے کی زردی کا مرہم بنا کر لگائیں اس مرہم میں تسکین درد کے لیے دھنیا بھی شامل کر لیا جاتا ہے زمانہ ابتدائی کے بعد مرہم داخلیوں لگائیں۔ ملین، منضج مثلاً خطمی، بابونہ، خبازی، گل بنفشہ کے جو شانڈے سے ڈھال کریں، زخموں میں فنج سے قبل ہی شگاف لگا دینا چاہئے تاکہ ناصور کا اندیشہ رفع ہو جائے۔

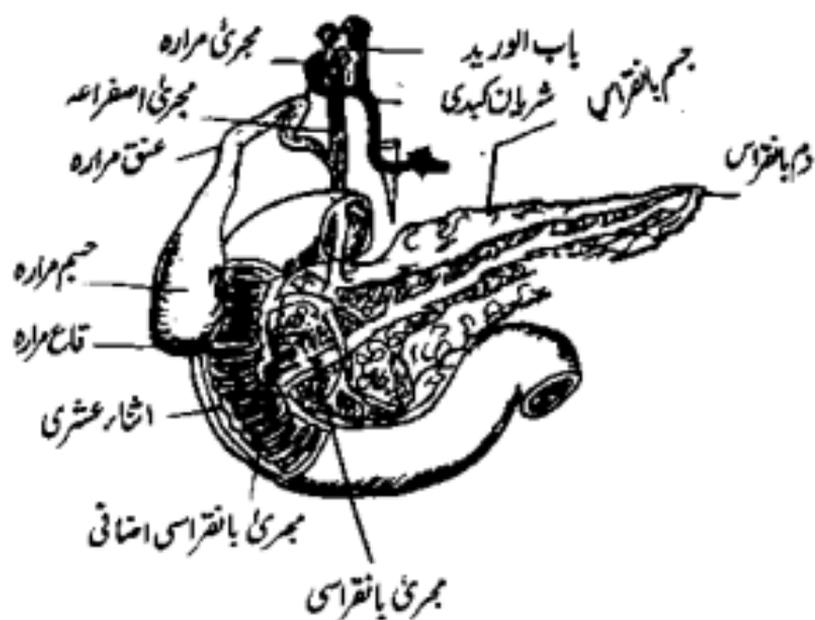
بواسیر

یہ کسی قسم کی ہوتی ہے۔ سوں دالی جس بواسیر کے سے چھوٹے ہوتے ہیں اس کو ٹولویہ کہتے ہیں۔ عینہ میں سے چوڑے اور نیلگوں ہوتے ہیں ایک اور قسم تو تیر ہوتی ہے اس میں سے ڈھیلے اور دموی ہوتے ہیں۔ ناتیہ کے سے باہر ہوتے ہیں۔ اس قسم کو اچھا سمجھا جاتا ہے۔ بواسیر فائرہ سب سے خراب ہوتی ہے۔ بواسیر میں جب مواد نکلتا ہے تو اسے منغفہ کہتے ہیں اور جس میں مواد نہیں نکلتا اس کو عیا کہا جاتا ہے۔ بواسیر اکثر سودا یا سوداوی خون سے ہوا کرتی ہے اگر انہم سے ہوتی ہے تو مٹے پھلی کے پیٹ کی طرح پھولے ہوئے ہوتے ہیں ٹولویہ سودا سے اور تو تیرہ خون سے عینہ ان دونوں کی آمیزش سے ہوا کرتی ہے۔ بواسیر میں نند کی رنگیں ضرور پھٹ جاتی ہیں اور ان سے خون بہا کرتا ہے اس خون کو جب ناک سے برسی نہ ہو بند نہیں کرنا چاہئے کمزوری ہونے پر بند لیا جاسکتا ہے بواسیر کا خون نکلنے سے آکل جنون سوداوی مرگی، حمہ، ذات، نوب، ذات الریہ اور سہام کا اندیشہ دور ہو جاتا ہے اگر عادت سے قبل

بند کر دیا جاتا ہے تو ان بیماریوں کا اور استسقال کا خطرہ رہے گا۔ بواسیر کے مریض کو ٹھیسر آجائے یا حیض ہمدی ہو جائے تو فائدہ ہو جاتا ہے اس مرض کے بیمار کا رنگ زردی اور سبزی کے درمیان ہوا کرتا ہے۔

علاج

بدن کا تنقیہ کریں صافن یا مابض کی ضد کھولیں اور دونوں چوڑوں کے درمیان پھینچنے لگائیں سودا کا اخراج کریں نیز جگر اور طحال کی اصلاح کرنی چاہئے قبض دور کریں اور مسقط بواسیر مفتح مابض اور زخموں کو مندمل کرنے والی دوائیں داخلی طور پر استعمال کریں خاد نفلول دھونی کی شکل میں اسی قسم کی ادویہ کام میں لائیں مسقط یعنی مسوں کو گرانے والی دوائیں اس وقت برتی جاتی ہیں جب مسوں کو کالنے کی تکلیف برداشت نہ ہو سکے۔ بواسیر کے مسوں کا کاشت جائز نہیں ہے اسی طرح بواسیر کے خون کا بند کرنا بھی خطرے سے خالی نہیں اس کے بند کرنے سے جیسا کہ ابھی لکھا جا چکا ہے منہ دش قسم کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ گھوٹنگی اور خلا فیون سے سے جھڑھاتے ہیں جب سے سیاہ پڑ جائیں تو کریم کلہ پانی میں پکا کر نیم گرم رکھیں اور درد کو دور کرنے کی سعی کریں۔ اس عرض کے لیے مسقط دوائیں استعمال کریں تاکہ سے جھڑھائیں زنگار کے پھر کٹنے سے توتیہ کے سے گر جاتے ہیں دانے بھی سوکھ جاتے ہیں۔ مسوز پوسٹ انا زوروزہ مازد اور گلنار کو پانی میں پکا کر اس سے آبزین کریں۔ بعض اوقات درد کم کرنے کی عرض سے خطمی خبازی بنفشہ کے جو شانہ سے سے آبزین کرایا جاتا ہے۔ کبھی قابض چیزوں کا تیل ملا جاتا ہے پھر سفیدہ اور مردار سنگ کا مرہم استعمال کیا جاتا ہے مفتحات اس وقت کام میں لاتی چاہئیں جب خون بند ہو درد میں زیادتی ہو جانے کی صورت میں حمام کرائیں اور صافن یا مابض کی ضد کریں اس کے بعد اونٹ کے کوبان کی چربی یا اونٹ کی پنڈلی کا گودا یا خوبانی کی گٹھلیوں کا تیل نیز شفا کو کی گٹھلی کا تیل گھول شامل کر کے طیس اس کے بعد مفتحات مثلاً کبوتر کی بیٹ گندہ بہروزہ گلے کا پتہ اور بخور مرہم استعمال کریں



اشار عشری اور بانقراس کی تقطیع

خون کو بند کرنے والی بعض دوا میں تیز ہوتی ہیں جن سے زخم پڑ جاتے ہیں پتھری اور بعض دوسری چیزیں اسی قسم کی ہیں جو زخم ڈال دیتی ہیں۔ دم الاخوین، بسد گلنار، کندر، ایلو، خرگوش کے بال، مکڑی کا جالا، اتاقیا، مازو، انجنار اور شربت انجنار سے ہر جگہ کا خون بند ہو جاتا ہے اور حیض بند کرنے کے لیے ان دواؤں کو بالخاصہ مفید سمجھا جاتا ہے جن کا بعض دواؤں کا ذکر کیا گیا ہے وہی زخموں کو بھر دیتی ہیں۔ درد کو شکین دینے والی جو دوائیں نکھی گئی ہیں وہی استعمال کریں غلیظ، کثیف اور مواد کو جلانے والی غذا میں نہ دیں۔ زود ہضم غذا کھلائیں عمدہ غذا لطیف قسم کا گوشت ہے۔ شوربہ اور مرغی کے انڈے کی نیرشت زردی بھی کھلائیں۔

پیش

پیش دو قسم کی ہوتی ہے۔

- ۱۔ کاذب۔
- ۲۔ صادق۔ اس کے اسباب یہ ہیں۔
- ۱۔ گرم درم
- ۲۔ کاٹنے اور سوزش پیدا کرنے والی صفاوی غلط یا بلغم شور۔
- ۳۔ معدے پر سردی پہنچنا۔
- ۴۔ گھوڑے کی سواری۔

اور کاذب قسم کی پیش سوکھے فضلے کے رک جانے سے ہو کرتی ہے یا فانا آتے وقت آنتوں میں درد ہوتا ہے۔ بعض اوقات آنتیں چل جاتی ہیں اسس مات میں لیسار رطوبت نکلا کرتی ہے اس سے دستوں کا گمان ہوتا ہے اور قابض دوائیں دے دی جاتی ہیں جو مریض کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ زحیر صادق اور کاذب میں یہ فرق ہے کہ صادق میں پیٹ بوجھل ہوتا ہے، کمر میں درد ہوتا ہے۔ زحیر کاذب میں ہر وقت مروڑ ہوتی رہتی ہے۔ بعض اوقات یہ قونج میں تبدیل ہو جاتی ہے، بھوک کم لگتی ہے، سوکھا پافانہ میٹلیوں کی شکل میں ہوتا ہے اس سے قبل خشک غذا میں کھائی جا چکتی ہیں۔ ان دونوں اقسام کا فرق اس طرح

بھی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کوئی دوا مثلاً خرنوب یا اسبغول کھلائیں اگر وہ پاخانہ میں نکل جائے تو زحیر صادق ہے ورنہ کاذب۔

علاج

کاذب میں ملین دوائیں استعمال کریں۔ شربت بنفشہ، لعاب ریشہ خطمی، لعاب بیدانہ میں ڈال کر پلائیں۔ بعض اوقات شیرہ امتاس، روغن بادام شہریا کثیر اور رب السوس کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ خمیرہ بنفشہ بھی گرم پانی میں گھول کر دے سکتے ہیں۔ مریض کو گرم پانی میں بٹھائیں، ہلکا حقنہ کریں، کبھی حقنہ میں گوگل شامل کر لیتے ہیں۔ غذا میں شوربہ، پاکک یا خجاری دیں۔ صادق اگر سردی سے ہو تو روغن قسط کی قیر و طی بنا کر استعمال کریں اور گرم پانی سے سینک کریں۔ زیرہ، اذخر، بابونہ اور خطمی کو پانی میں پکا کر اس سے آب زن کرائیں گرم حمام کے فرش پر مریض کو بٹھائیں یا گرم اینٹ یا نندہ سے تھک کریں۔ خالص شراب زیرہ کے ساتھ دینے سے فائدہ ہوتا ہے یہ دوا اندرونی طور پر بھی استعمال کریں اور اس سے ڈھال بھی کریں خاص طور پر شراب قابض اچھا اثر رکھتی ہے زحیر صادق کا سبب گرمی یا تیز غلط ہو تو پوست خشکاش خطمی اور زرد کو پانی میں جوش دے کر اس سے ڈھال کریں۔ گوگل کامریم یا کشنیز سبز کی قیر و طی بنا کر ملیں ورم گرم کی صورت میں فصد کرنی چاہئے اور دو تین روز کے لیے غذا بند کر دیں ورم کا مناسب علاج کریں اگر کسی سواری کی سختی کے باعث پیش ہو تو روغن گل، مرخی کے انڈے کی زردی اور گوگل ملا کر نیم گرم ملیں۔ زحیر میں تھکید اور نفلوں سے بہت فائدہ ہوا کرتا ہے مگر نفلوں نیم گرم کرنا چاہئے شہنائہ کریں وہ تمام چیزیں جن سے غلیظ خلط پیدا ہوتی ہے۔ مضر خیال کی جاتی ہیں۔

طحال اور ہارے کی بیماریاں

پتے اور طحال یعنی تلی سے یرقان زرد یا سیاہ یا دونوں قسم کی یرقان ہو سکتی ہے

یرقان میں رنگ تبدیل ہو کر سیاہ یا زرد ہو جاتا ہے یہ دونوں رنگ کبھی مل بھی جاتے ہیں یہ بیماری صفرا یا سودا کی زیادتی سے ہو کرتی ہے ان دونوں کا خارج نہ ہونا بھی اس کا سبب ہے۔

صفرا اور سودا کی زیادتی کبھی غذا سے ہو جاتی ہے کبھی بغیر غذا کے بھی ہوا کرتی ہے اگر غذا سے ہوتی ہے تو جو چیز سودا یا صفرا پیدا کرتی ہے وہی ذاتی طور پر اس کا باعث ہوتی ہے غذا میں ان اخلاط میں تبدیل ہو جاتی ہیں اگر مضر غذا سے ہوتی ہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ خون جم کر سودا بن جاتا ہے۔ یا گرمی کی وجہ سے خون صفرا یا سودا میں تبدیل ہو جاتا ہے یہ کیفیت جگر کے مزاج یا بدن کے مزاج کی وجہ سے ہو کرتی ہے کوئی نئی بات بھی اس کا سبب بن جاتی ہے مثلاً عقرب جزارہ یا سانپ یا ایک قسم کی برکے کاٹنے سے یرقان ہو جاتا ہے یا ہوا کی گرمی اور سردی کی زیادتی سے یرقان ہو جاتا ہے۔ استفراغ نہ ہونے کی ذمہ داری جگر اور پتے کے درمیانی راستے میں سدہ پڑ جانے پر ہے اس راستہ کبھی اس استفراغ کو روک دیتا ہے جو پتے سے آنتوں کی طرف جاتا ہے ان دونوں راستوں کے سدوں میں یہ فرق ہے کہ پتے کا راستہ بند ہو جانے پر قبض ہو جاتا ہے اور جگر سے جو راستہ تھلی کی طرف جاتا ہے اور تھلی سے معدے کی طرف آتا ہے اس میں سدہ پڑ جانے کی صورت میں بھوک اچانک بند ہو جاتی ہے۔ سدہ کبھی ورم کے باعث ہوتا ہے کبھی بغیر ورم ہی کے ہو جاتا ہے۔ یرقان کا مواد متعفن نہیں ہوا کرتا اگر ہوتا ہے تو بخار پیدا کر دیتا ہے۔

علاج

تعدیل مزاج کریں۔ زہر دور کرنے اور سدہ کھولنے کی تدابیر عمل میں لائیں اس غرض کے لیے وہ چیزیں استعمال کریں جو جگر کی بیماریوں میں بھی ہانپتی ہیں اسہالتے اور حمام سے مادہ کا استفراغ کریں پسینہ لائیں آہرن اور مناسب شربت استعمال کریں آب برگ کا سنی بنزہ نہ پنا یا آب کرطس اور سکینین سدہ یا سکینین بزوری کے ساتھ پلائیں آب انارین سکینین ڈال کر دیں۔ شربت دینار

سکینین اور آتش جو شربت اصول کے ساتھ پلائیں۔ یہ چیزیں یرقان سیاہ میں بہت مفید ہیں۔ راوند سکینین کے ساتھ استعمال کریں اس سے اخراج مواد ہو جائے گا۔ فارلقون، راوند اور شاہترہ اس سے بھی قوی ہے۔

مہبل صفرا، شاہترہ ۵۹۵ گرام پانی میں پکائیں اور اس میں ۱۰ عدد آلو بخارا، املی، گرام، تخم خبازی، زرشک ہر ایک ۱۱ گرام، قازلقون ۱۵۷، ۳ گرام املتاس ۵۷ گرام روغن بادام شیریں ۲ گرام اور روغن ملکہ پلائیں۔

مہبل سودا، افیون کا جو شانہ پیلہ سیاہ کے ساتھ دیں۔

تے آور دوا۔ مولیٰ کو پانی میں بھگو کر سکینین اور گرم پانی ڈال کر پلائیں۔

پسینہ لانے والی دوائیں۔

اصول حاض پلا کر دھوپ میں بٹھائیں تاکہ بدن گرم ہو جائے اور پیاس

معلوم ہونے لگے اس کے بعد پر سیاہاں، بھٹیڈ اور پودینہ کے پانی سے مریض کو آبرن کرائیں۔ پسینہ لانے کے لیے یہ ترکیب مہرب ہے۔

فذا میں شوربہ، نہری، پھلی، گوشت سرکہ سے ترش کر کے کھلائیں۔ انار دانہ اور کاسنی کا شوربہ شکر اور سرکہ ڈال کر دیں۔ کاسنی روغن بادام میں بھون کر بھی دے سکتے ہیں۔ اس میں سرکہ بھی شامل کر لینا چاہئے۔ آتش جو شکر اور سرکہ شامل کر کے پلائیں۔ مرغ کا گوشت، انار دانہ موٹھی اور سرکہ ڈال کر کھلائیں۔

سوکے کچھوے کھانے سے یرقان میں فوراً فائدہ ہو جاتا ہے۔ مقامی طور پر زرد یرقان میں آنکھ کو گلاب اور سبز دھننے کے پانی سے دھوئیں اگر یرقان سدہ پڑنے یا مستہ پیدا ہونے یا زخم میں گوشت اٹھانے یا گوشت بڑھ جانے سے ہوتا ہے تو مریض کے صحت یاب ہونے کی توقع نہیں ہوتی ہے۔

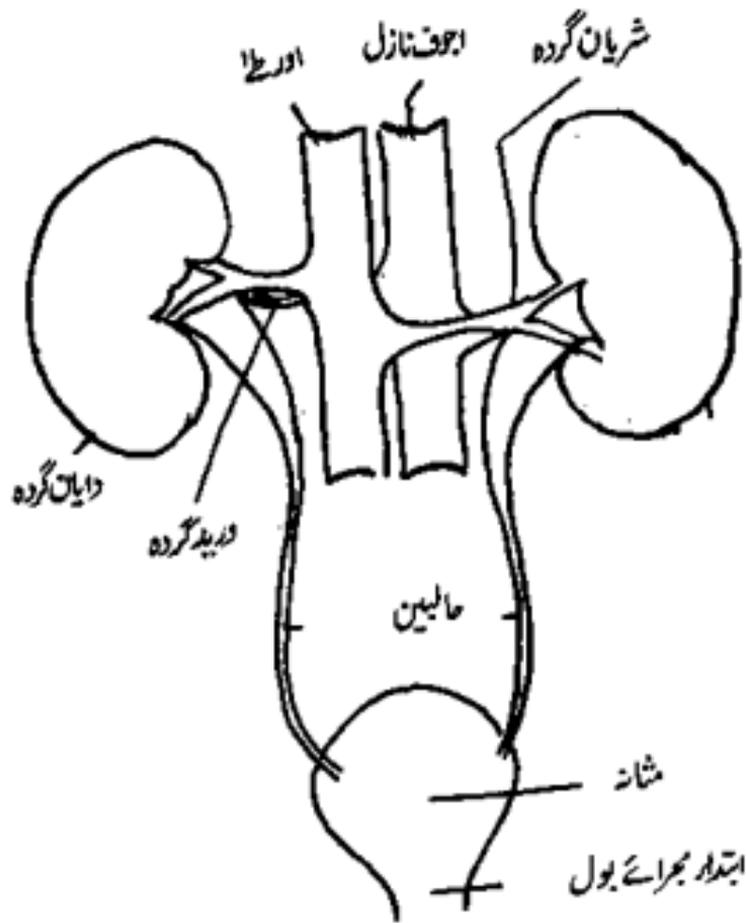
ورم طحال اور نفخہ طحال

طحال میں اکثر سودا اور خون سے ورم ہوا کرتا ہے لیکن خون جلدی سودا میں تبدیل ہو جاتا ہے کیونکہ سودا کا غلبہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات بنغم یا صفرا سے بھی ورم ہو جاتا ہے لیکن ایسا بہت کم ہوا کرتا ہے مادی میں

بیشتر گرانی ہوتی ہے درم اور نفع کا فرق گرانی سے معلوم ہو جاتا ہے۔ درم میں چھوٹے سے درد کا احساس ہوا کرتا ہے اور نفع ملنے سے دب جاتا ہے اکثر دبلنے سے معلوم ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات پیٹ میں گڑ بڑ ہوتی ہے اس کا سبب ان آنتوں میں ریاح کا بند ہو جانا ہے جو طحال کے قریب ہیں کیونکہ درم طحال سے مزاحمت ہوا کرتی ہے اسی بنا پر اکثر قونج ہو جاتا ہے۔ طحال کے مریض کو نزلہ بہت کم ہوتا ہے ہیلیاں گرم ہو جاتی ہیں۔ گھٹنے اور پاؤں بھی گرم ہو جاتے ہیں اس لیے کہ حرارت سودا کے فم معدہ پر گرنے کی وجہ سے پیروں کی طرف آجاتی ہے ناک اور کان ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ خون کے پتلا ہونے کی بنا پر اس لیے یہ اعصاب سردی کو جلد قبول کر لیتے ہیں جب طحال میں سختی آجاتی ہے تو سانس تنگ ہو جاتا ہے پیٹ بڑھ جاتا ہے جگر میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے زنگ سیاہی اور زردی مائل ہو جاتا ہے۔ گردن لاغر ہو جاتی ہے اور آگے کو جھک جاتی ہے۔ تلی جتنی بڑی ہوگی بدن اتنا ہی دہلا ہوگا اور جتنی دہلی ہوگی بدن اتنا ہی فرہ ہوگا۔

علاج

قوی تدبیر کرنی چاہئے۔ اور منضجیات پلائیں تاکہ درم کا جوش گھٹ جائے کیونکہ طحال جگر سے دور ہے اور اس کا گوشت غلیظ ہے پیاز عنصلی مریض کے گلے میں لٹکائیں اس سے آنت لیس دن میں آرام ہو جاتا ہے۔ سکینین بزدوری، شربت اصول، قرص کبیر، شربت دینار، سکینین سادہ کے ہمراہ وہ عرق بادیان، عرق کرخس، سکینین عنصلی یا سکینین سادہ کے ساتھ استعمال کریں سکینین عنصلی، شربت فرنیون یا تربیاق کبیر کے ساتھ دینے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ اگر نفع میں تیز حرارت ہو تو شیرہ تخم خرفہ سیاہ اور شیرہ تخم خیار پلانا چاہئے سوکھے کدو کے قلعے سکینین سادہ ہر ایک ۷ گرام کھلائیں۔ تخم کاسنی تلی کے لیے مضر ہے غذا الگی اور کم دینی چاہئے۔ سودا پیدا کرنے والی چیزوں سے اجتناب ضروری ہے۔ مسور اور بھنا ہوا گوشت اسی ذیل میں آتا ہے۔ فرہ مرغ اور



گردے مع حالبین و مشانہ

ہوزہ کھلائیں کبھی کبھی سرکہ اور انجیر یا انیسون یا کپڑے کے ساتھ دیں۔ کپڑے بہت بڑی تاثیر ہے۔ اشق، اسقوا، لوقندریون کا لیپ کریں اس کو داخل طور پر بھی استعمال کرتے ہیں اور لیپ بھی کیا جاتا ہے سرکہ عنصلی سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے۔ غذا ہلکی دینی چاہئے جام کرائیں اور تل کے تیل کے کھردبے کپڑے سے مالش کریں بعض اوقات بورہ اور گندک ملا جاتا ہے۔ نفعہ طحال میں نلک باجرہ اور گہوں کی بھوسی سے سینک کریں اگر سب نہ ملیں تو کسی ایک دوا سے بھی سینک کی جاسکتی ہے پیس کران کی نیم گرم پوٹلی سے سینک کرنی چاہئے۔ گرم کپڑوں سے بھی سینک کر سکتے ہیں۔

امراض گردہ و مثانہ

گردے کی گرمی میں پیشاب رنگین آیا کرتا ہے اور جلن کے ساتھ ہوتا ہے دونوں کو لھوں کے درمیان سوزش ہوتی ہے جماع کی خواہش ہوا کرتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ گردے کی سردی میں پیشاب کارنگ سفید ہوتا ہے، جماع کی خواہش گھٹ جاتی ہے، کمر میں کمزوری محسوس ہوا کرتی ہے، دموی میں گرمی لاغر ہو جاتے ہیں، پورا بدن بھی دبلا ہو جاتا ہے، جماع کی طرف توجہ کم ہوتی ہے کمر میں کمزوری اور ہلکے درد کا احساس ہوتا ہے، ریاچ کی صورت میں درد ہوتا ہے اور تھمد محسوس ہوتا ہے لیکن گرانی نہیں ہوا کرتی، خالی پیٹ میں ہلکا درد ہوتا ہے، درد متعلق ہوتا رہتا ہے۔ مثانہ کی گرمی میں مثانہ کے مقام پر گرمی معلوم ہوا کرتی ہے، پیشاب رنگین ہوتا ہے یہ بات گرم چیزوں کے استعمال سے ہوا کرتی ہے مثانہ پر سردی غالب ہونے کی صورت میں پیشاب کی رنگت سفید ہوتی ہے اور بار بار پیشاب کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور مثانہ کے مقام پر سردی کا احساس ہوتا ہے۔ ٹھنڈی چیزوں کے کھانے سے مثانہ میں سردی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثانہ کی خشکی میں خشک بیماریاں اور خشک اسباب پہلے سے موجود ہوتے ہیں، پیشاب کم ہوا کرتا ہے، مثانہ کی رطوبت میں پیشاب گاڑھا ہو جاتا ہے اور مثانہ کی سردی میں گرم چیزوں سے اور گرمی میں سرد

اشیاء سے فائدہ ہوا کرتا ہے۔

سنگ گردہ

گردے کی پتھری اور تونج کے درد میں قولون اور گردے کی مشارکت کے باعث بہت مشابہت ہے فرق یہ ہے کہ پتھری کا درد کم ہوتا ہے اور اس کا آغاز اوپر کی طرف سے ہوا کرتا ہے پھر در دینچے اتر آتا ہے اور کسی ایک طرف کو بڑھنے لگتا ہے۔ تونج کا درد نیچے اور دائیں جانب ہوتا ہے اس کے بعد پھیل جاتا ہے۔ تونج کا درد خالی پیٹ کے وقت کم ہوا کرتا ہے اور اس قسم کا درد اچانک ہونے لگتا ہے اور پیروں کی طرف حرکت کیا کرتا ہے پتھری کا درد کم کم ہوا کرتا ہے پھر قائم ہو جاتا ہے تونج کے درد میں اجابت اور ریاخ خارج ہونے سے بہت فائدہ ہوا کرتا ہے لیکن پتھری کے درد میں ان سے کم افادہ ہوتا ہے اس درد میں پیشاب کے ساتھ ریت آیا کرتی ہے اور درد کم نہیں ہوتا ہے تونج کے درد میں پہلے تیز، متلی اور بھوک مہمانی کی شکایت ہوتی ہے معدہ اور آنتوں میں ریاخ پیدا ہوا کرتے ہیں۔ گردے کی پتھری میں دونوں چوڑوں کے درمیان بوجھ کا احساس ہوتا ہے اور جب آنتیں بھری ہوئی ہوتی ہیں اس وقت مزاحمت کی وجہ سے درد ہوتا ہے۔ پیشاب میں سرخ رنگ کا ریت آتا ہے۔ مٹانے کی پتھری میں قضیب کی جڑ میں غارش آتی ہے یہ غارش پیڑوں میں بھی ہوتی ہے اور ان دونوں مقامات پر درد ہوا کرتا ہے 'خیزش ہوتی ہے' پیشاب کی اجابت جلد جلد ہوا کرتی ہے اور پیشاب میں راکھ کی طرح ریت آتی ہے گردہ اور پتھری کا سبب مادی گاڑھا لیسدار، بلغم یا پیپ اور خون ہے لیکن پیپ اور خون بہت کم پایا جاتا ہے سبب فاعلی سنت گرمی کو قرار دیا گیا ہے گردے کی پتھریوں کا رنگ سسوخ ہوتا ہے کیونکہ ان کا مادہ اکثر خون ہوتا ہے شانہ کی پتھری خاکی اور زرد ہوتی ہے بوڑھوں کے گردوں میں پتھری زیادہ ہوا کرتی ہے کیونکہ ان کی طبیعت کمزور نہیں ہوتی قوی ہوتی ہے اس لیے گردوں سے مادے کو شانہ

میں دفع کر دیتی ہے۔ بچوں کے اور جوانوں کے مثلاً ذیابیطس میں پتھری مسلسل زیادہ ہوا کرتی ہے کیونکہ ان کی قوت قوی ہوتی ہے اور وہ مواد کو بچنے کی طرف دفع کر دیتی ہے بوز بوسوں کی مغلط اکثر گاڑھی ہوتی ہے نوٹے آدمیوں کو پتھریوں کی بیماری زیادہ ہوا کرتی ہے دہلے آدمیوں اور عورتوں کو کم ہوتی ہے کیونکہ ان کے پیشاب کارا سے وسیع ہوتا ہے بعض لوگوں کے پتھریاں مٹی ہیں اور ان کے کھلنے کا دودھ مقرر ہے جو اکثر چھ مہینے کے درمیان پڑا کرتا ہے یہ بیماری آبائی ہوتی ہے وراثت میں ملا کرتی ہے۔

علاج

تھے اور بلغم کے استفراغ سے ردک دیا جائے لطیف غذا دیں۔ پیشاب لانے والی دوائیں کبھی کبھی دینی چاہئیں تاکہ کوئی ایسی چیز اکٹھی نہ ہو جو پتھری بن جائے اس مقصد کے لیے وہ دوائیں کام میں لائیں جو پتھری کو بنا کر یا توڑ کر کھال دیں۔ اس قسم کی دواؤں کے ساتھ پیشاب آور دوائیں شامل کریں مثلاً تخم کرخس اور بھوسہ و حیرہ پتھری کو توڑنے والی دواؤں میں ایسی چیزیں ملانے کی ضرورت بھی ہے جو دواؤں کو عضویں دیر تک روکے رکھیں اس طرح دواؤں کی تاثیر قوی ہو جاتی ہے اس نوع کی دواؤں میں آلو بخارے کے گوند اور وہ چیزیں داخل ہیں جن میں چکنا ہٹ اور بیس ہو۔ شدید درد میں درم کا اندیشہ رہتا ہے اور پیشاب آور دوائیں مواد کو پتھری والے عضو کی جانب حرکت دیتی ہیں اس بنا پر لازمی ہے کہ ایسی دواؤں میں عضو کو قوت دینے والی چیزیں مثلاً تاج بال پھر ملا دینی چاہئیں درد سے قوت تحلیل ہو جاتی ہے اس لیے درد کو تسکین دینے والی دوائیں مثلاً تخم خطمی، تخم کرخس ضرور استعمال کریں یہ بالخاصہ مفید ہیں۔ سن کرنے کی غرض سے پوست خشخاش بھی شامل کر سکتے ہیں یہ دوا پتھری میں استعمال کی جاتی ہیں غار خشک خود قسط حب، بلسان عود بلسان روغن بلسان دکوئی کاندہ، خرفشت، پرسیادشاں، بھوکی خاکستر، بھوکا تیل فن دونوں کو بہت عجیب خیال کیا جاتا ہے۔ خرگوش کی راکھ باریک پس ہوئی۔ کالج کی راکھ، انڈوں کے چھلکوں کی راکھ، کرم کٹے کی راکھ اور پتھر جو استغیج میں ملتا ہے

بہت مفید ہے۔ یدالیہ نام کی دوا سے بھی فائدہ ہوا کرتا ہے اس کا نسخہ یہ ہے چار سال کی پہاڑی بگری کو انگوروں کے موسم میں ذبح کریں اور شروع کا اور بعد کا خون چھوڑ کر درمیان کا خون جمالیں پھر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے پھلنی میں بھر لیں اور دھوپ میں رکھ دیں لیکن گردو غبار سے بچانا ضروری ہے اس کے بعد اس کو مولیٰ اور کرخس کے عرق کے ہمراہ مرہض کو کھلاتیں اس دوا کو بہت ہی عجیب بتایا گیا ہے اسی طرح موبلے کے گوشت کو مفید سمجھا جاتا ہے گپر بلا اور جبر الیسود بھی مفید ہے مگر مٹانے کی پتھری کے لیے گردے کی پتھری کے مقابلہ میں قوی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ مٹانہ گردے سے دور ہے اور اس کی پتھری گردے کی پتھری کی نسبت سخت ہوتی ہے اس کے لیے سکینین عضلی یا بزوری آب مولیٰ یا آب کرخس یا آب بادیان کے ہمراہ دیں۔ ڈھیلا کرنے والی دواؤں کے جو شانہ سے آب زن کریں اور ڈھال بھی کریں تاکہ راستے نرم ہو جائیں اور پتھری آسانی سے کھل جائے۔ درد کی تسکین کا لحاظ رکھیں

گردے اور مٹانہ کا زخم

ان دونوں کا فرق درد کے مقام سے معلوم ہو جاتا ہے۔ مٹانے کے زخم میں ہدبو ہوتی ہے پیپ پھلکے دار نکلا کرتی ہے۔ اکثر فارش ہوتی ہے اس کا سبب سوزش پیدا کرنے والی غلط ہے جس سے ورم پھوٹ جاتا ہے۔

علاج

تے اور استفراغ سے بدن کا تنقیہ کیا جائے مواد کو آنتوں کی طرف پھرنے کی کوشش کرنی چاہئے اس مقصد کے لیے تلیتین کی جائے اور غذا کی اصلاح بھی ضروری ہے۔ تیز نمکین اور زیادہ میٹھی اور کھٹی چیزوں سے پرہیز کرائیں ایسی غذائیں نہیں دینی چاہئیں جو تیز غلط میں جلدی سے تبدیل ہو جائیں بلکہ بے مزہ غذائیں کھلائیں جیسے سویاں، پالک اور مونگ کی دال روغن بلوام کے ساتھ

کھلائیں۔ گوشت کم دینا چاہئے گوشت کی ضرورت ہو تو آتش جو یاگیوں کے دلنے کے ہمراہ دے سکتے ہیں۔ تمام محرک اشیاء دی جائیں صفرہ اور شراب نقصان دیکھنے نہ دی جائے۔ خاص طور پر مباشرت سے پرہیز کیا جائے۔ صبح کو روزانہ آتش جو جس میں بیجوں کی آمیزش ہو شکر کے ساتھ پلا جائے۔ درد کی زیادتی میں سن کرنے والی دوائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ قرص کا کچھ، شربت آلو اور آلو بالو، شیرہ تخم خرفہ، سیاہ خشکاش اور گلڑی کے بیج دینے چاہئیں۔ پیشاب آور دوائیں مٹانے صاف کرنے کی عرض سے دیتے ہیں۔

ورم گردہ

کبھی خون سے کبھی صفر اور بعض اوقات بلغم سے ہوا کرتا ہے کبھی سخت ورم سودا کے باعث ہوا کرتا ہے یہ آپ ہی آپ پیدا ہو جاتا ہے یا دموی ورم سختی میں منتقل ہو جاتا ہے۔ دموی سختی میں جلد منتقل ہوا کرتا ہے جب دونوں گردوں میں درد ہوتا ہے تو بیماری عام ہو جاتی ہے۔ کبھی درد ایک گردے میں ہوا کرتا ہے اگر درد جگر کے پاس ہو تو سمجھنا چاہئے کہ ورم داہنے گردے میں ہے اگر بائیں طرف یا مٹانے کے قریب درد ہو تو یقین کر لینا چاہئے کہ ورم بائیں گردے میں ہے جس طرف ورم ہوتا ہے ادھر سونا مشکل ہو جاتا ہے جب دوسری کرڈ سے سویا جاتا ہے تو مخالف جانب بوجھ کا احساس ہونے لگتا ہے کیونکہ گردہ ٹٹک جاتا ہے۔ بعض اوقات ورم گردے کے تمام حصوں میں ہوتا ہے اور کبھی پشت کی طرف اور کبھی آنت کی طرف ہوتا ہے اکثر بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ توجھ ہو جاتا ہے کبھی ورم گردے کے اندر کبھی گردے کے پرفے کے قریب ہوتا ہے گردے کے گرم ورم میں بخار لازم ہوتا ہے اور یہ قاعدہ اور غیر منظم طور پر پھیری آتی ہے جن اور درد کی زیادتی اسی امر کی علامت ہے۔ بعض اوقات ورم میں دماغ کی شرکت ہوتی ہے اس صورت میں ذہن میں اختلاط بھی ہوتا ہے دبیلے ہونے کی حالت میں بوجھ درد اور بخار زیادہ ہوتا ہے دبیلے پھوٹ جانے پر بخار رفع ہو جاتا ہے۔ کچھ ماہی کی تیزی اور

کاٹ کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔ حرارت کبھی مائے کی گرمی کے باعث ہوتی ہے جب بخار کے شروع میں پیشاب سفید ہو اور اس میں پتلا پن ہو اور دماغ اندرونی اعضاء اور جگر صحیح ہو دست نہ آ رہے ہوں تو سمجھنا چاہئے کہ گردے میں ورم ہے اگر پیشاب پتلے تو ورم اور صلابت کی علامت۔ بلغمی ورم میں بوجھ اور کھنچاؤ ہوتی ہے اور افعال میں زیادہ خرابی ہوتی ہے لیکن جلن نہیں ہوا کرتی اکثر ڈھیلا پن ہو جاتا ہے کہ میں درد کم ہوتا ہے جب گردن اور چوتھن ہو جاتے ہیں۔ پنڈلیوں میں کمزوری محسوس ہوا کرتی ہے۔

ورم شانہ

شانہ میں ورم کم ہوتا ہے لیکن جب ہوتا ہے تو اکثر گرم یا صفر یا دونوں کی آمیزش سے ہوا کرتا ہے برعکس بلغم کے اس کی علامت پیشاب کی گرائی، پھولن، بلن لپسک اور جھن نیز پیاس ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں پیشاب رک جاتا ہے خاص طور پر کرڈ سے بیٹنے پر کبھی ورم اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ قبض ہو جاتا ہے۔ ورم کے نہ پھوٹنے ان پکنے کی صورت میں مریض ہفتہ بھر میں راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔ ورم کے پھوٹنے اور پکنے کی پہچان پیشاب میں نفع کے آثار سے ہو جاتی ہے کیونکہ طبیعت مشتعل ہوتی ہے اور پیشاب عمل نہیں کیا کرتی مگر تھوڑا نفع ہو جاتا ہے۔ دہلیہ پھوٹ جانے کی حالت میں پیشاب میں کچ لہو آنے لگتا ہے۔

علاج

پہلے ورم گردہ اور ورم شانہ کا علاج کرنا چاہیے اس کے لیے فصد بلیق کی جائے اور مواد کا اخراج تھے سے کیا جائے۔ تین بھی کرنی چاہیے۔ تمام چیزوں سے پرہیز ضروری ہے۔ نیز دوا میں استعمال کرنی چاہئیں۔ مثلاً زبوں والا آش جو شکر یا شربت بنفشہ اور شربت زبلوقر، معاب بیدانہ یا شیرہ تخم خرف سیاہ، خشکاش، کھیرے کے بیج، شربت آلو بخارا اور شربت آلو بانو

کے ہمراہ دیں۔ پہلا دن گزر جانے پر آتش جو تنہا یا شکر یا شربت بلون ڈال کر دیا جائے جب دبیلا بھوٹ جائے تو تیز پیشاب آور دوائیں استعمال کرنی چاہئیں مثلاً تخم خربوزہ، تخم خیارین، کاشیرہ شربت آلو بالو ڈال کر پلائیں۔ ان دواؤں کا شیرے سکھین ملا کر بھی دیا جاسکتا ہے۔ بخار تیز نہ ہو تو آتش جو شہد شامل کر کے دیں تاکہ صفائی اور تقیہ ہو جائے اس کے بعد گرم مددات دیں سو ف ایمو و تخم خیارین اور تخم خربوزہ کے ساتھ دیں اسکے بعد زخم بھرنے والی دوائیں نشاستہ، کتیرا صمغ عربی، بریاں، دم الاخوین، تخم خرفہ سیاہ شربت آلو بالو کے ہمراہ دینا چاہئے مسہلات میں آب برگ، کاسنی، صبر، شیرہ املا، اس اور روغن بادام مناسب ہے یا سار، مکی، گل بنفشہ، تخم خیار، تخم کاسنی، آلو بخارا، غاب سپستان، شاہترہ کا جو شانہ، املا، اس اور روغن بادام شیریں یا روغن کدو ڈال کر پلائیں۔ ابتدا میں غذا کے طور پر آتش جو شکر یا شربت نیلو قر ڈال کر پلائیں جب بھوک زیادہ اور بخار کم ہو تو پالک کدو، لوگ، پالک روغن بادام شیریں ڈال کر دینا چاہئے مقامی دواؤں میں جنازی، خطمی، آرد جو، گل بنفشہ، تخم کتال پانی میں پکا کر اس سے سینگ کریں ان کا نفل لپ کے طور پر کام میں لائیں چند روز بعد اس نسخہ میں بابونہ، تاخونہ اور میتھی شامل کر دیں اور ٹھنڈی چیزیں بتدریج کم کرتے جائیں یہاں تک کہ تکمیل اور انحطاط کے وقت تک صرف گرم چیزیں باقی رہ جائیں۔

خارشِ مثانہ

اس کی ساخت پیشاب کی جلن، بدبو، سخت درد اور خارش سے ہوتی ہے پیشاب میں نمکالی رسوب آتے ہیں اور کبھی رطوبت یا خون بھی آنے لگتا ہے۔ اس کے علاج میں وہی دوائیں استعمال کریں جو زخمِ مثانہ میں لکھی جا چکی ہیں۔

مثانے میں خون کا جم جانا

اس میں بے پیمانی اور غشی ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں نبض ساقط ہو جاتی ہے۔

علاج

خاندے خون کھانا چاہئے اس مقصد کے لیے وہ دوائیں کام میں لائیں جو سنگ گردہ میں مذکور ہو چکی ہیں بعض اوقات سکینین مصلیٰ کا استعمال ہی کافی ہوتا ہے کچھ اور خرگوش کا پتہ دینا بھی مفید ہے کرم کلا کی خاکستر کے ساتھ دینا چاہئے۔ فیصوم کی کلڑی کی راکھ یا سداج کا اور کالے جنوں کا پانی مفید ہے۔

خلع المثانہ

یہ شکایت گر پڑنے یا چوٹ لگ جانے کا نتیجہ ہوتی ہے اس کے ساتھ پیشاب کی کثرت بھی ہوتی ہے یا پیشاب ہو جانے کی حکلیت ہو جاتی ہے۔

علاج

خرگوش کا سوکھا ہوا اھیہ شربت ریحانی یا مرغ کا جلا ہوا زرخرہ گرم پانی کے ساتھ دینا چاہئے۔ عالیہ کے دینے سے بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔

رمح المثانہ

یہ بیماری صنعت مضمغ نفع یا نفاخ غذاؤں کے کھانے سے ہو کرتی ہے۔

حرقۃ البول یا سوزش بول

پیشاب کی تیزی یا بوریقہ کی کثرت سے ہو کرتی ہے جگر کے مزاج کی گرمی صفر کی زیادتی سے بھی ہو جاتی ہے اس میں پیشاب رنگین ہوتا ہے اگر قصب کی نالی کا زخم اس کا سبب ہوتا ہے تو پیشاب میں پیپ آیا کرتی ہے معدے کی لعاب دار رطوبت کے فقدان سے بھی پیشاب میں جلن ہونے لگتی ہے جماع کی کثرت سے حرقۃ البول کی شکایت ہوتی ہے تو خشکی ہوتی ہے پیشاب میں رنگ نہیں ہوتا پیپ بھی نہیں ہو کرتی۔

علاج

وہ ادویہ استعمال کریں جو زخمِ گردہ اور شانہ میں لکھی جا چکی ہیں عورت کے دودھ اور روغنِ بنفشہ کی پچکاری کرنی چاہئے۔ لعابِ تخمِ فطمی، شیافِ مانیہ، روغنِ بادام اور روغنِ بنفشہ کی پچکاری بھی مفید ہے۔

پیشابِ مشکل آنا

یہ تکلیف شانہ کی قوتِ دافعہ کے ضعف کے باعث ہوا کرتی ہے سور مزاج فارمی یا بدنی بھی اس کا سبب ہے اکثر سرد سور مزاج سے ہوتی ہے چوٹ لگنے اور گر پڑنے کی وجہ سے بھی جو جاتی ہے شانہ اور پیشاب کے راستے کے ورم اس کا ایک سبب ہے۔ سدہ، قبض، ورم یا قلعہ پیب، شانہ میں خون کا انجماد اور سنگ ریزوں میں بھی پیشابِ مشکل سے آیا کرتا ہے۔ اس قسم کے سنگ ریزے راہنی یا بائیں جانب ہو جاتے ہیں، زخموں سے بھی پیشاب کے آنے میں دشواری ہوا کرتی ہے، زخمِ درد پیدا کر دیتے ہیں اس بنا پر پیشاب کا کلنا مشکل ہو جاتا ہے، درد کو ضبط کر لیا جاتا ہے تو پیشاب آجاتا ہے اگر اس شکایت میں پیشاب کے راستوں کا ورم شریک ہو تو بھی پیشاب بند ہو جاتا ہے یا مشکل سے آیا کرتا ہے۔ آنتوں میں سوکھا فضلہ یا ریاح کے جمع ہو جانے سے اکثر یہ شکایت ہوا کرتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ صفحے اوپر چڑھ جاتے ہیں اس صورت میں شانہ میں تکلیف ہوتی ہے اس لیے پیشاب آنے میں دشواری ہو کرتی ہے۔

علاج

ضعفِ دافعہ کی کمزوری میں ایسی مدرات استعمال کریں جن سے مزاج میں اعتدال پیدا ہو جائے ورم کی صورت میں اخراج مواد کریں، منضجیات پلائیں۔ مدرات کا استعمال کریں۔ سنگ ریزوں کی موجودگی میں ان کے انحسار کی کوشش کرنی چاہئے۔ زخموں کی حالت میں قرص کاکنج مفید ہوتا ہے اس کے

بعد زخم کا علاج کرنا چاہئے اس مقصد کے لیے گرم مددات مثلاً کرخس، سویا
 مجھ، مولے کے بیج اور مولیٰ کا پانی کام میں لائیں مولیٰ کا پانی اور کالے جنوں کا
 پانی بہت مفید ہے۔ تخم خربوزہ، تخم خیارین کا استعمال کرنا چاہئے۔ اطباء کا
 تجربہ ہے کہ نولے کا سوکھا ہوا مشانہ ۱۱ گرام کی مقدار میں کھلانے سے فوراً فائدہ
 ہو جاتا ہے اس کو شربت ریحان کے ساتھ دینا چاہئے۔

سرطان ہنری سوختہ، ۷ گرام گرم پانی کے ساتھ کھلانا مفید ہے۔ نمک
 لاہوری مقعد میں رکھنے سے پیشاب بھی ہو جاتا ہے اور اجابت بھی کھل کر
 آجاتی ہے اسی طرح زعفران کا ریشہ پیشاب کے سوراخ میں رکھنے سے فوراً
 پیشاب آجاتا ہے۔ سفید پھور و خن زیتون میں ڈال کر تین اور تک دھوپ میں
 رکھیں پھر اس کی پچکاری کریں اس سے سدے بھی کھل جاتے ہیں اور پیشاب
 بھی جاری ہو جاتا ہے۔ زخم نہ ہونے کی صورت میں سکنین بزدری غفلی یا سکنین
 بزدری پلائیں۔ زخموں کی حالت میں شراب آلو بولو پلانا چاہئے۔

سلسل بول اور البول فی الفراش

یہ بیماری پیشاب آورد و اذوں کے کثرت سے استعمال کا نتیجہ ہے ایسی چیزوں
 میں شراب پیلے اور خربوزہ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ مثانے کے عضلہ کا ڈھیلا
 ہو جانا بھی اس کا سبب ہے یہ عضلہ سور مزاج خارجی کے باعث ڈھیلا
 ہو جاتا ہے اور اکثر سرد سور مزاج سے ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات سور مزاج
 مثانہ کی قوت جاذبہ کی گرمی اور کبھی قریب کے درم یا آنتوں کے سوکھے
 فضلات سے ہوا کرتا ہے۔ پشت کا ہرہ ٹل جانے سے بھی سلسل کی بیماری
 ہو جاتی ہے۔ ہرہ چوٹ یا گر بڑنے سے ٹل جاتا ہے کبھی سوتے وقت
 بستر میں پیشاب خارج ہو جاتا ہے یہ صورت ان لوگوں کو پیش آتا کرتی ہے
 جو بہت گہری نیند سونے کے عادی ہوتے ہیں بول بستر کا عارضہ بچوں کو
 زیادہ ہوا کرتا ہے۔

علاج

گرمی کی وجہ سے ہو تو ٹھنڈی اور قابض دوائیں ضرور دے، سماق، کشنیز، خشک حصرم، بلونڈ، تخم کا ہوسیاہ اور کافور استعمال کریں ان دواؤں میں سے کوئی ایک دوا بھی دی جا سکتی ہے اور سب ملا کر بھی۔ شربت انار ترش یا شیرین کے ساتھ دی جا سکتی ہیں۔ سلسل بول ٹھنڈک کی وجہ سے ہو تو گرم قابض دوائیں دی جائیں مثلاً خشک، ناگرموتہ، لونگ، اسطوخودوس، کندر، زیرہ سب کو باریک کر کے سرد نیچوں کے ہمراہ دیں۔ بھنا ہوا گوشت جس میں دھنیا ڈالا گیا ہو مفید ثابت ہوتا ہے۔ مقامی طور پر روغن گل نیم گرم ملیں اگر تھسی اور سہب سے ہو تو سونے سے پہلے پیشاب کرا دینا چاہئے یہ عادت اس شخص کے لیے مناسب ہے جو رات کو بستر میں پیشاب کر دیتا ہو اسے پیٹ بھر کر کھانا نہ دیا جائے پانی بھی نہار منہ نہ دینا چاہئے۔ خرگوش کا بیجا شراب کے ساتھ دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ خرگوش کا پتہ بھی مناسب دواؤں میں ملا کر دیا جا سکتا ہے۔

ذیابیطس

اس میں پیار کو پیاس ہوتی ہے اور پانی پینے کے فوراً بعد پیشاب آجاتا ہے اس کا سبب گردے کی خرابی ہے۔ راستوں کے کمزور اور فراخ ہو جانے سے بھی ذیابیطس ہو جاتا ہے اس میں حرارت جا ذیہ قوی ہو جاتی ہے گردے اپنی خرابی کے باعث زیادہ جذب کرتے ہیں اور دفع بھی بہت کرنے لگتے ہیں۔ بعض اوقات ذیابیطس ٹھنڈک سے ہو جاتا ہے۔ پیاس اس میں بھی ہوتی ہے۔ ذیابیطس پرانا ہو جانے پر جگر کو کمزور اور جسم کو لاغر کر دیتا ہے کبھی دق کا سبب بن جاتا ہے کیونکہ رطوبت کو جسم تک پہنچنے کا موقعہ نہیں ملا کرتا

علاج

ہر قسم کے مغزیات اور ٹھنڈے پھل نیز ٹھنڈی قابض دوائیں استعمال کریں۔

مریض کو ٹھنڈی جگر رکھنا چاہئے اور جو تداویر مسلسل بول میں بیان کی گئی ہیں یہاں بھی کام میں لاسکتے ہیں۔ مرنی کے اہلے کا حریرہ، جورات بھر سرکہ میں بھگونے کے بعد تیار کیا گیا ہو بہت مفید ہے۔ جہاں تک ممکن ہو پیشی چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔

یونڈ بوند پیشاب آنا

تقلیر ابول کا عارضہ پیشاب کی تیزی سے ہو جاتا ہے۔ پیشاب تیزی کی باعث مثانہ میں رکاوٹیں کرتا اور پورے طور پر خارج بھی نہیں ہوا کرتا مثانہ کی کمزوری بھی اس کا سبب ہے۔ مثانہ کے ورم، زخم یا عارض ہو جانے کی بنا پر بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے۔ حس زائل ہو جانے کے نتیجہ میں بھی پیشاب بوند بوند آنے لگتا ہے جیسا سرسام میں ہوا کرتا ہے زیادہ سردی سے بھی یہی کیفیت ہو جاتی ہے چنانچہ سردی کے موسم میں پیشاب زیادہ آنے لگتا ہے۔

علاج

مثانہ کو قوت پہنچانی چاہئے ورم دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ زخموں اور عارض کا مناسب علاج کرنا چاہئے۔ مزاج کی اصلاح ہر حال میں ضروری ہے

امراض اعضاء تناسل

گرہ کی صورت میں قوت باہ بڑھ جاتی ہے بیٹرو اور رانوں پر بال زیادہ ہوتے ہیں عضو خاص کی رگیں موٹی ہو کر ابھر آتی ہیں، عضو بڑا ہو جاتا ہے خضے بھی بڑھ جاتے ہیں منی میں تیزی آ جاتی ہے، انزال جلد ہو جاتا ہے سردی میں یہ باتیں نہیں ہوا کرتیں۔ رطوبت میں منی پتلی ہوتی ہے، زیادہ بھی ہو جاتی ہے، اسنادگی میں ضعف آ جاتا ہے۔ خشکی میں علامات اس کے برعکس ہوتی ہیں اور منی میں تیزی ہوتی ہے۔

مادۂ منویہ کی تولید

منی چوتھے ہضم کا فضلہ ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے اخراج پر کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ خون منی سے دوگنا بھی نکل جائے تو بھی اتنی کمزوری نہیں ہوا کرتی۔ مردوں کی منی میں قوت عاقدہ اور عورتوں کی منی میں قوت منقذہ ہوتی ہے۔ جالینوس کی رائے میں یہ دونوں قوتیں مرد اور عورت کی منی میں پائی جاتی ہیں مگر قوت عاقدہ مردوں کی منی اور قوت منقذہ عورتوں کی منی میں قوی ہوتی ہے۔ مگر اس رائے کو درست نہیں سمجھا گیا اگر یہ خیال درست ہوتا تو ہر ایک کی منی سے اولاد پیدا ہو جاتا کرتی۔ دوسرے فریق کی منی درکار نہ ہوتی۔

استادگی یعنی نفوظ کا فلسفہ

عضو خاص کا عصب ریاح کی کثرت کے باعث طول اور عرض میں کھنچ جاتا ہے اور روح عضو میں شہوت پیدا کرتی ہے اور عضو میں کافی خون بہر جاتا ہے اسی لیے عضو سرخ اور بوجھل ہو جاتا ہے۔ سونے کی حالت میں انتشار زیادہ ہو کرتا ہے کیونکہ ریح اور روح شرایین میں تحلیل نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ بیداری میں یہ تینوں چیزیں تحلیل ہوتی رہتی ہیں۔ رات کے آخر میں خواہش اور انتشار کی زیادتی ہوتی ہے اس وقت ہضم کامل ہو جانے کے باعث طبیعت فضلات کے دفع کرنے پر مائل ہوتی ہے اور انتشار پیدا کرنے میں وہ دو تین مدد دیتی ہیں جو رطوبت غریبہ کو بڑھاتی ہیں وہی ریاح غلیظ کی پیدائش کا سبب ہوتی ہیں۔ زیادہ جہامت کرنے سے عضو میں قوت اور فریبی آتی ہے اور اس کے ترک کر دینے سے عضو میں لاغری اور سستی پیدا ہو جاتی ہے۔

شہوت کی کثرت

اس میں منی تیز ہو جاتی ہے اس لیے طبیعت اس کو دفع کرنے پر مائل

ہوتی ہے۔ ریاح کے زیادہ ہونے سے بھی خواہش جماع بڑھ جاتی ہے چنانچہ
مراقی لوگوں کو شہوت زیادہ ہوا کرتی ہے۔ حسین اور دلکش شکلوں کے دیکھنے
یا ان کے تصور سے بھی شہوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

قوت باہ کی کمی

اس کا سبب منی کی تیزی کا کم یا عضو کا مسترخ ہونا ہے ریاح اور
پھیلائے والی روح کے کم پیدا ہونے سے بھی باہ میں کمی آجاتی ہے اور خواہش
جماع گھٹ جاتی ہے بعض اوقات وہ جماع سے روک دیتا ہے۔ عورت کی
دولت مندی اور حشمت سے بھی یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے یا مرد کو وہم ہو جاتا ہے
کہ وہ مجامعت کرنے کے قابل نہیں ہے۔ مجامعت سے نفرت کرنے پر بھی
طبیعت سست ہو جاتی ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے عورت کا ذورہ رضاعت
کے زمانہ میں جاری ہو جاتا ہے اور اس کے بعد سوکھ جاتا ہے۔

علاج

بدن میں ضعف ہو تو مقوی دواؤں اور غذاؤں سے طاقت پیدا کی جائے دل
کی قوت کے لیے مفرات استعمال کرنے چاہیں تاکہ منی زیادہ پیدا ہو دماغ کو
بھی طاقت پہنچانی چاہئے تاکہ اعصاب میں قوت اور تحریک آکر شہوت ہو اس
بیماری میں خوشبودار چیزوں کے کھانے سے فائدہ ہوا کرتا ہے اگر نفع کی کمی یا
شہتک کی زیادتی سے یہ شکایت ہو تو تیلوں کی مالش کریں اس کے بعد چنا پیناز
سونٹھ اور دارچینی استعمال کریں گرمی زیادہ ہو جانے پر اس کی اصلاح کی جائے۔
اس مقصد کے لیے آبزین اور نفع پیدا کرنے والی چیزیں مثلاً شفتالو، باقلا، اور
دودھ کا استعمال کریں۔ سور مزاج باعث مرض ہو تو اس کی تعدیل کرنی چاہئے۔
اس کے لیے وہ دوائیں کام میں لائیں جو آگے چل کر ادویات کے عنوان سے
لکھی جائیں گی۔ باہ کو نقصان دینے والی چیزوں سے اجتناب ضروری ہے مثلاً
تنہ نہ ہونے دیں زیادہ پانی نہ پیا جائے استقراغ کی کثرت فصد اور مجامعت

سے بچنا چاہئے مٹی کو خشک کرنے والی اشیا اور ریاح تحلیل کرنے والی ادویہ مثلاً سداب خشک، زیرہ، اجوائن کالادان، خربزہ، پلو دینہ اور مسور سے اجتناب کرنا چاہئے کھٹی اور محذرتیز سرد ادویہ مثلاً کاخور، گلاب نیلوفر اور اسبنول سے پرہیز کیا جائے کمزوری ترکب مباشرت سے ہوئی ہو تو بتدریج جماع شروع کر دیں، وہم باعث مرض ہونے کی صورت میں اس کو دور کریں۔ باہ کو قوت پہنچانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ طاقت، نمش، غذائیں باہ پیدا کرنے والی دواؤں کے دوش بدوش کھاتے رہیں۔

باہ پیدا کرنے والی دوائیں

جرجر، مولی، ملیون، تخم کرخ، تخم اسی، حب خضرا، کرخس تل، حب الزلم، بانٹلا، چنا، لوبیا، بیج، داجبونی، خائقل، حوتری، حب الصنوبر، بندہ ہندی، پستہ، کتیرا، مینگ ہر دوا کی خوراک ۴ گرام ہے۔ عراب کے ساتھ استعمال کی جائیں۔ اس صورت میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ سرد مزاج والوں کو بہین سرخ، بہین سفید قط، رشاد، ترکھور، ثعلب مصری، شقاقل مصری، سونٹھ خاص طور پر سرسٹھ کالی مرچ، خونجان، بو زندان، سورنجان، میدہ لکڑی، گلاب ریگ، ماہی خاص طور پر دم کے قریب کی ریگ، ماہی کا چھلکا اور ریگ، ماہی کی ناف یا لنگ لگی ہوئی ریگ، ماہی کا استھماں کیا جائے۔ کبوتر اور چڑیا کے انڈے، مرغی کے نیمرشت، انڈے، سونٹھ اور ریگ، ماہی چھڑک کر کھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ گوشت بھی دیا جائے۔ بیل کا فضب سکھا کر پیس لیں اور مرغی کے نیمرشت، انڈے، چھڑک کر یا گوشت کے ہمراہ کھلائیں۔ تمام جانوروں خصوصاً چڑیا، مرغ، بٹ اور بکری کے بیجوں کے بھیجے، نلک اور ریگ، ماہی ڈال کر کھانے میں دے جائیں۔ مایہ شتر اعزالی ایک چنے کے برابر نیم گرم پانی کے ساتھ کھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اگر تکلیف محسوس ہو تو سرد پانی سے غسل کر لینا چاہئے۔ بھیر، کدو دھ، ۷ گرام ترنجبین، فراسنا ڈال کر پکائیں جب دودھ گاڑھا ہو جائے تو روزانہ صبح کو ایک پیالہ پلایا جائے معتدل مزاج حضرات کے لیے مفید ہے۔ سرد مزاج لوگوں کو سونٹھ اور شقاقل مصری دینے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ تازہ شراب اور تازہ انگور سے فوراً فائدہ

ہوتا ہے۔ عصارہ جرجیر شراب کے ہمراہ پینے کی تاثیر بھی یہی ہے جو شخص چڑیا کھائے اور پانی کی جگہ دودھ پئے تو اسے منی کی کمی محسوس نہیں ہوگی اور منی خوب پیدا ہوگی۔ مرکب دواؤں میں شردو یطوس، دوار المسک اور جوارش بزوری ۱۳ گرام کھلائیں لیکن جوارش بزوری جرجیر کے پانی میں بنی ہوئی ہونی چاہئے دوائے شفتقر نیز میمون فلاسفہ کھلانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ غذا میں بکری کا گوشت، چنا، پیاز اور گھبوں کی چپاتی اور سویاں کھلائیں۔ باقلا تنہا یاد آرہی اور خونچان، نک، ریگ ماہی، سونٹھ یا موٹی بکری کا گوشت، کھڑا اور چھوارے کا حلوا، دودھ چاول اور گوشت بیون ڈال کر کھلانا چاہئے۔ مرغی کا انڈا گندنا کے ساتھ کھلائیں۔ نیرشت انڈا یعنی ہوئی مصلیٰ، لکڑی، کدو، کھیر، اشفتاؤ، دودھ اور سرطان، میوسے مثلاً اگور گرم مزاج والوں کے لیے موزوں ہیں زیادہ کھٹی چیزیں سرکہ، نلکین اور مخدر چیزیں مثلاً کاہو اور پودینہ نہیں کھانا چاہئے۔ بعیر کا گوشت شہوت میں اشتعال پیدا کرتا ہے۔ پستہ فندق ہندی، حب الزلم، حب الصنوبر اور کھوپرا کھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

پستہ کا حلوا

پستہ حب الصنوبر، جرجیر، تخم گاجر سب کو گھی میں بھون کر باریک کر لیں اور شہد شامل کر کے کھائیں۔ گاجر کی بھون بھی مفید ہے۔ شربت زریب اور تازہ میٹھی شراب سے بھی فائدہ ہوا کرتا ہے۔ تخم گاجر، تخم جرجیر، تخم شلم کو پانی میں جوش دے کر شربت زریبی اور شکر ڈال کر پلائیں۔ روغن بکارت، روغن چنبیلی، روغن قسط کی مالش کریں۔ غالیہ کی مالش بھی مفید ہے اس کو سنگھانا بھی چاہئے روغن سرخ پیٹرو اور عضو خاص پر ملا جائے۔ باہیہ دواؤں سے حقہ اور حمل بھی کیا جاسکتا ہے۔ گھسے کی پربی کا حمل اور اس کے فیتلے کو اس سلسلہ میں بہت عجیب خیال کیا گیا ہے۔ حقہ، مقوی باہ، سری پائے، کبوتر کا بچہ ہر ایک ایک حصہ تخم جرجیر، میدہ لکڑی، بوژندان، شقاق، حب صنوبر ہر ایک چوتھائی حصہ سب کو رات بھر تھور میں پکائیں تاکہ خوب گل جائے پھر دودھ لگی، بکری

کے گردے کی چربی اور ریگ مادی کا گوشت روغن نار دین ہر ایک آٹھواں حصہ ملا کر حقہ کیا جائے۔

اگر عضو خاص مسترخی اور نرم ہو گیا ہو مگر پانی ڈالنے سے سکڑ جاتا ہو تو علاج تیل کی مالش سے کرنا چاہئے اگر پانی ڈالنے سے نہ سکڑے تو اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

خواہش جماع کی زیادتی

اگر خواہش کی کثرت میں قوت ساتھ دیتی رہے اور یہ کثرت جماع میں مانع ہو تو بہت عمدہ بات ہے۔ بعض اوقات شہوت کی زیادتی سے آلات تناسلی میں زخم پڑ جاتا ہے اور خارش بھی ہو ا کرتی ہے۔ خارش سے بھی زخم ہو جاتا ہے جس طرح عورتوں کے رحم میں خارش ہونے لگتی ہے اور جب تک صحت نہیں کی جاتی سکون نہیں ہو ا کرتا۔ شہوت کی کثرت منی کے اعصار کی قوت اور باقی اعضاء کی کمزوری سے بھی ہو ا کرتی ہے گردماغ تبخیر کے باعث کمزور ہو جاتا ہے۔ جماع اس شخص کے لیے جس کا دماغ اور اعصاب کمزور ہوں مضر ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اعضاء منی کو ٹھنڈک پہنچانی چاہئے اور عصارہ کا ہو جس کو کر دینا چاہئے۔ گل نیلوفر کا نماد بھی مناسب ہے۔ گل نیلوفر کے جو شاندرے سے نظول بھی کرنا چاہئے۔ باہ کو قوت دینے والی غذائیں ترک کر دیں۔ ایسی دواؤں کا استعمال کیا جائے جو منی کو سکھادیں لیکن باہ کو قوت دینے والی دوائیں بھی شامل کر دینی چاہئیں تاکہ دواؤں کی تاثیر منی تک پہنچ جائے۔

کثرت احتلام

کبھی رکاوٹ زیادہ ہو ا کرتی ہے یا جماع کے وقت انزال نہیں ہو ا کرتا خواہش کمزور ہوتی ہے۔ جماع پر قدرت نہیں ہوتی، شہوت کے وقت منی بند ہو جاتی ہے اس کے باوجود سوتے ہیں احتلام ہو جاتا ہے کیونکہ اس حالت میں منی گرم ہوتی ہے اتنے شراب چائے قبرہ اور تمام ترشیوں سے اجتناب ضروری ہے۔

علاج

باہ پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ ایسی دواؤں کا پہلے ذکر ہو چکا ہے ان تیلوں کی ماسح بھی کرنی چاہئے جن کا گذشتہ دواؤں میں بیان کیا گیا ہے۔

انزال کا جلد ہو جانا

اس کا سبب منی کی زیادتی ہے عرصہ تک جماع نہ کرنے سے بھی یشکایت ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات منی کی جدت سے انزال جلد ہو جایا کرتا ہے۔ اس صورت میں منی جلن کے ساتھ خارج ہوا کرتی ہے۔ منی کے راستہ کا فراخ ہو جانا بھی اس کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

علاج

سرد ترچیزیں استعمال کی جائیں شراب پانی ملا کر پلائیں۔ مباشرت زیادہ کرنی چاہئے۔

بغیر شہوت کے استاگی کی زیادتی

یہ صورت ریح کی کثرت سے ہوا کرتی ہے رطوبت کی کثرت اور حرارت کی زیادتی کے باعث منی تحلیل ہوا کرتی ہے۔

علاج

سرد طلا اور لیپ لگائے جائیں۔ سیسہ کا ٹکڑا کر چر باندھنا چاہئے۔ اس سے شہوت کم ہو جاتی ہے۔ گلاب اور نیلو فر کا ہو کے پھولوں کے فرش پر مریض کو سلائیں۔ فنجکشت اور بابون کے نفلوں سے فائدہ ہوا کرتا ہے۔ اس قسم کی ادویہ استعمال کرنی چاہئیں جن میں لطیف تحلیل اور گرمی زیادہ ہو۔

عذوبوط

اس کا مریض مجامعت کرنے میں قوی ہوتا ہے لیکن مقعد کا عضلہ ڈھیلا ہو جاتا ہے اس وجہ سے مباشرت کے دوران میں لذت کی زیادتی کے باعث پاخانہ نکل جاتا ہے

علاج

قابض دواؤں کے جو شانڈے میں مریض کو بٹھا میں تاکہ مقصد کا ڈھیلا پن دور ہو جائے ایسی دوائیں استعمال کریں جن سے مقصد میں طاقت آئے اس قسم کی ادویہ حقے کے طور پر استعمال کرنی چاہئیں۔

آنسہ

اس مرض میں مرد کو مرد سے مجامعت کرانے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اس کا مادہ منویہ زیادہ ہوتا ہے لیکن حرکت کم کیا کرتا ہے۔ مریض کا دل ضعیف ہوتا ہے۔ استادگی بھی اسے کم ہوا کرتی ہے۔ بعض عورتوں سے مجامعت کر سکتے ہیں اور بعض کو استادگی کے ساتھ انزال بھی ہوتا ہے مگر لطف مرد سے مجامعت کرانے ہی سے حاصل ہوا کرتا ہے مگر کچھ لوگوں کو نہ جماع پر قدرت ہوتی ہے نہ مجامعت سے قبل انزال ہوتا ہے لیکن مرد سے مجامعت کرنے پر لذت حاصل ہوتی ہے آنتوں میں خارش اس کا سبب ہے جب تک انزال نہیں ہوا کرتا غارس رقع نہیں ہوا کرتی یہی صورت عورتوں کو اس وقت پیش آتی ہے جب نم روم میں خارش ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے مریض مجامعت کرنے میں قوی ہوتے ہیں اور اکثر دیر میں مجامعت کیا کرتے ہیں۔

علاج

مریض کو زرد کو بھ کرنا چاہئے۔ اس کی شدید نگرانی کی جائے، شرنہ بھی کرنا چاہئے نم اور رنج میں مبتلا کیا جائے اس سے جھگڑوں کا تصفیہ کرائیں اور منافقتیں پیدا کرائیں۔ خارش پیدا کرنے والے مواد اور ملغم خور کو قانع کرنا چاہئے

روغن بنفشہ اور لعابات کا حقنہ کیا جائے۔ بعض اوقات عورت پس مزاج میں آجانے سے یہ شکایت ہو جاتی ہے یعنی آدمی زخما ہو جاتا ہے اس قسم کے لوگ اکثر فوسفور ہوتے ہیں۔

کثرت جماع کے نقصانات

جن لوگوں کو جماع کی زیادتی سے نقصان پہنچ جائے ان کو آرام و راحت سے رکھنا چاہئے۔ گرمی اور تری سے پرہیز کرائیں، کھیل کود اور لہو لہوب میں مشغول رکھیں، بکری اور گائے کا دودھ پلائیں یہ دونوں دودھ طاقت بخش ہیں ان سے قوت بیدار ہو جاتی ہے اگر کثرت جماع سے ریشہ ہو جائے تو اعصاب پر ان تیلوں کی مالش کرنی چاہئے جو ریشہ کے ذیل میں لکھے گئے ہیں۔ مینائی کسنور ہو جانے کی صورت میں سر پر تیل ملیں۔ روغن بنفشہ ناک میں شیکائیں، گام کرائیں مریض کو ہدایت کی جائے کہ سرد اور تھپے پانی میں آکھیں کھولے۔

عضو کو بڑھانے کا طریقہ

گرم تیل لگا کر کھر دے کپڑے سے عضو کو رکڑا جائے۔ زفت رومی کی مالش سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ سوکھے کچھوڑوں کی مالش سے بھی یہی اثر ہوگا، عشق بچہ کے عرق کا ملنا بھی بہت مفید ہے۔

معالجات مخصوصہ ضیق قبل

عود آس، داسن، لونگ، رامک، مشک، باریک کر کے شراب قابض میں
مل کرں اور روئی بھگو کر رکھیں۔

دوائے دیگر

اس سے دوبارہ بکارت پیدا ہو جاتی ہے۔ مازو ۶ گرام، گل اذخر ۳ گرام
زرورد ۳ گرام پیس چمان کر شراب ریحانی میں ملا کر کتاں کا پیرا بھگو کر رکھیں۔
مشک، مسک، زعفران، عود شراب ریحانی میں پکا کر کتاں کا پیرا بھگوئیں
اور محمول کریں اس سے اندام نہانی گرم، خوشبودار اور صاف ہو جاتا ہے گرم
دانے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔

ملذذات

کہا ہے، بیگ یا شیرہ آملہ یا شہد اور سقمونیا، سیاہ مرچ، سونٹھ ان میں
سے کوئی چمیتہ چاب کر عضوے آدھے حصہ پر لگائیں اور مشغول
ہوں۔

رحم کی بیماریاں

علامات

گرمی میں حیض کم آتا ہے اگر رنگ سرخ ہو گا تو دسوی کی اور زرد صفرا کے رنگ کی۔ سیاہی اور بدبو عفت کی دلیل ہے اگر بونہ ہو تو برودت کا نشان ہے۔ سیاہی اور سفیدی بقم پر دلالت کرتی ہے۔ پیڑو پر بالوں کی کثرت اور ہونٹوں کی خشکی، نبض کی تیزی اور پیشاب کا رنگین ہونا گرمی کی علامت ہے برودت میں شندک کی صورت میں پاکی دیر میں ہوتی ہے، حیض میں سفیدی اور پتلا پن ہوتا ہے، خون کم آتا ہے، پیڑو پر بال کم ہوتے ہیں، پیشاب کم رنگین آتا ہے، پیشاب کے رنگ کا خراب ہونا سودا کی علامت ہے، رطوبت کی حالت میں حیض پتلا ہوتا ہے، رطوبت زیادہ آتی ہے اور حمل گر جاتا ہے۔ خشکی کے غلبہ میں سیلان کم ہوتا ہے اور خشکی محسوس ہوتی ہے۔

عقر۔ بانجھ پن

اس کا سبب منی کا کم یا خراب اور صحیح نہ ہونا ہے۔ نشہ زیادہ پینے سے بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے۔ بڑھا پا اور بچھین بھی اس کا سبب ہے۔ جماع کی زیادتی اور کسی ضد کا ماؤف ہونا بھی بانجھ پن کا باعث ہے اس صورت میں مرد کو دوسری شادی کر لینا چاہئے۔ بعض اوقات مرد اور عورت دونوں میں خرابی ہوتی ہے اور کبھی ایک فریق اعدال سے خارج ہوتا ہے رحم میں خرابی سو مزاج سے ہو کرتی ہے یا رحم میں سدہ پڑ جاتا ہے رحم کے کسی جانب جھک جانے پر بھی عقر ہو جاتا ہے، کبھی۔ تم کا منہ بند ہو جاتا ہے یا رحم میں دم آ جاتا ہے یا رحم میں چمکنے والی رطوبت کے باعث لیس پیدا ہو جاتا ہے یا ریاح سے بھی عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔ شرب پر چر پی چھا جانے کا نتیجہ بھی یہی ہوتا ہے کبھی مرد کا عضو چھوٹا ہونے کی وجہ سے رحم تک نہیں پہنچا کرتا یا مرد

اور عورت پر مٹاپا چھا جاتا ہے اور اس بنا پر مرد کا عضو ٹھیک طور پر رحم تک نہیں پہنچا کرتا ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد کا عضو لمبا اور بڑا ہوتا ہے اس حالت میں راستہ ہی میں منی ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ دل و دماغ کی کمزوری کو بھی اس مرض کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے یا ہضم خراب ہو جاتا ہے اور فریقین کو اچھی طرح انزال نہیں ہوا کرتا سخت حرکت اور کسی بیماری مثلاً تھنہ اور ڈر کی وجہ سے نطفہ قرار نہیں پایا کرتا رحم میں سڑہ پڑ جانے کی علامت یہ ہے کہ فم رحم میں کوئی چیز رکھی جائے تو اس کی بو اس طرح ناک میں نہیں آیا کرتی جیسی سڑے کی عدم موجودگی میں آ جاتی ہے اخلاط کی زیادتی اور پھلانی والی رطوبت کا حال گرانی اور شرم گاہ کی تری سے معلوم ہو جاتا ہے اس میں سیلان ہوتا ہے اور رحم کا منہ شرم گاہ کے مقابل نہیں ہوتا، مہامت کے وقت درد کا احساس ہوتا ہے اور مہامت کے دوران میں مرد کا عضو رحم سے ملتا ہے تو بھی درد محسوس ہوتا ہے ورم کی صورت میں بوجہ پھولا پن اور بخار ہوتا ہے پھر بریاں آتی ہیں درد بھی ہوتا ہے۔ بعض اوقات عقر میں معدے کی شرکت ہوتی ہے اس میں بے چینی، غشی، ہچکی اور تے کی شکایت ہوا کرتی ہے، ورم بھی ہوتا ہے بانجھ عورت کو بیماریاں زیادہ ہوا کرتی ہیں اس کی جوانی درتیک قائم رہتی ہے جس عورت کے اولاد ہوتی ہے وہ بہار کم ہوا کرتی ہے مگر جوانی ہلد ڈھل جاتی ہے۔

علاج

کیا ت میں عمل ٹھہرانے والی جماع کی ترکیب بتائی گئی ہے جماع کے بعد عورت کو گھڑی بھر سکون سے لیٹا رہنا چاہئے حرکت بالکل نہیں کرنی چاہئے۔ اور مرد کو اپنی مہامت والی ہیئت قائم رکھنی چاہئے تاکہ نطفہ رحم میں ٹھہر جائے عورت مہامت کے بعد سو جائے تو اچھا ہے یہ بھی مناسب ہے کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد مہامت کی جائے۔ اگر بانجھ پن کا سبب سور مزاج ہو اور سور مزاج گرم ہو تو ضد کر دینی چاہئے۔ ٹھنڈے تیل، لعاب اور پ استعمال کریں

یہ چیزیں عورت کی کمر کے نچلے حصہ اور مرد کے حشفہ پر لگائیں۔ سو مزاج سرد تر اکثر ہوا کرتا ہے اس میں رطوبت کا اخراج کرنا چاہئے۔ تریاق، مشرودیلکوس اور میمون فلاسفہ کھلائیں۔ روغن بکائن، روغن یلسان اور روغن سوسن کام میں لائیں۔ سو مزاج خشک میں تر لعلیات اور ایسے تیل استعمال کریں جو گرمی اور سردی میں معتدل ہوں۔ حمام کرائیں، دودھ پلائیں۔ چربی زیادہ ہونے کی صورت میں بدن کی اصلاح اور تعدیل کریں۔ موٹی عورت سے جھکا کر جماعت کرنی چاہئے ورم، سدے یا رحم کے ٹل جانے میں سبب کے مطابق علاج کرنا چاہئے۔ فہر رحم بند ہونے کی حالت میں خرم اور ڈھیلا کرنے والے تیل، لعاب نیز ڈھال کام میں لائیں۔ رحم میں سیسہ کی سلائی ڈال کر آہستہ آہستہ رحم کو کھولنا چاہئے۔ چوڑا بھی کرتے جائیں۔ زیرہ، کرخس اور انیسون استعمال کریں اس کے بعد جماعت میں مشغول ہوں۔ ریاح کی وجہ سے عطر ہو جائے تو جوارش کونئی شربت اصول اور آب اصول یا صرت شراب پلائیں۔

معین حمل دوائیں

ہاتھی دانت کا برادہ ۴/۱۵۲ گرام فکرملا کر کھلائیں اور جماع سے قبل یا بعد کو ہاتھی کا پیشاب پلائیں۔ تخم انجمن کھانا بہت مفید ہے۔ پنیر مایہ خاص طور پر خرگوش کا پنیر مایہ پاک ہونے کے بعد رحم میں رکھنا بہت فائدہ دیتا ہے۔ نیز ہرن کا پتہ اور ہرن کی مینگنی کا رحم میں رکھنا بھی بہت مفید ہے۔ بھیرے اور شیر کا پتہ ۱۲۵ ملی گرام رحم میں رکھنے سے بھی فائدہ ہوا کرتا ہے۔ بالچھڑا شلب مصری، روغن یلسان، روغن بکائن اور روغن سوسن شرم گاہ میں رکھنا مفید ہے جس منی سے حمل ٹھہرتا ہے اس کا رنگ سفید ہوتا ہے اس میں لیس ہوتا ہے اور اس پر مکھیاں زیادہ بھنکا کرتی ہیں نیز اس میں چھوڑ کے شکوے اور خنپلی کی بو آیا کرتی ہے ان اوصاف کی منی اچھی خیال کی جاتی ہے اس سے حمل بھی قرار پاتا ہے۔

حمل کی علامات اور اس کے احکام

عورت اور مرد کا انزال ساتھ ہونا چاہئے اور عضو خشک کھلے اس سے پتہ چلے گا کہ منی رحم نے جذب کر لی ہے، فم رحم سکڑ جاتا ہے اور پھر کھلا نہیں کرتا اور اوپر نیز آگے کی جانب چڑھ جاتا ہے۔ بائیں طرف ناف اور شرم گاہ کے بلکا ہلکا درد بڑا کرتا ہے۔ عورت جماع سے متغیر ہو جاتی ہے خاص طور پر وہ حاملہ جس کے پیٹ میں لڑکا ہوتا ہے۔ مثلی ہے یعنی کستی، کابلی اور گرانی محسوس ہوتی ہے درد سر ہونے لگتا ہے، پکڑ آتے ہیں، آنکھوں کے سامنے اندھیری آتی ہے، آنکھیں خشک ہوتی ہیں، بھوک مہینے دو مہینے تک خراب رہتی ہے، چہرہ کی رنگت بگڑ جاتی ہے، آنکھوں میں زردی اور سفیدی ہوتی ہے یہ تمام علامات لڑکی پیدا ہونے کی ہیں جب پیٹ میں بچہ بڑا ہوتا ہے تو حیض کا خون اس کی غذا میں کام آنے لگتا ہے۔

قیام حمل کا امتحان

سوتے وقت حاملہ کو مارا غسل پلائیں اس کے پینے سے مزوڈ ہونے لگے تو سمجھنا چاہئے کہ حمل ہے۔ مزوڈ نہ ہو تو حمل نہ ہونے کی علامت ہے اسی طرح عورت کو خوب کچڑا اڑھا کر کسی چیز کی دھونی دیں گرد دھونی اس وقت دیں جب عورت بھوکی ہو اگر اسے دھونی کی بو محسوس ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ حمل نہیں ہے خالی پیٹ ہنس رحم میں رکھا جائے ہنس کی بو کا احساس ہو تو سمجھ لیا جائے کہ حمل نہیں ہے۔ حاملہ کے پیشاب میں دھکی ہوتی روئی کی طرح کوئی چیز نظر آئے یا ابر کی مانند کوئی چیز پیشاب میں دکھائی دے اور کبھی پیشاب میں ایک دانہ سا اوپر چڑھتا اور نیچے اترتا محسوس ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ حمل ہے۔ حمل کے آغاز میں پیشاب نیلگوں اور آخریں سرخ ہوتا ہے۔ حاملہ کم عمر لڑکی ہو تو اس کے ہلکے ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے خاص طور پر اگر تیز بخار یا دردم ہو۔ لڑکا پیدا

ہونے کا نشان ہے کہ جماع کے وقت مرد کی سنی زیادہ مقدار میں اور گرم داہنی جانب سے نکلے گی اور موسم نیر شہر دونوں سرد ہوں گے شمالی ہو چلتی ہوگی اور شباب کا عالم ہوگا جب لڑکا پیٹ میں ہوتا ہے تو عورت مسرور اور خوش ہوتی ہے اس کا چہرہ اچھا ہوتا ہے، بھوک ٹھیک ہوتی ہے اور داہنی جانب گرانی محسوس ہوا کرتی ہے داہنی چھاتی سرخ اور بڑی ہوتی ہے، پستان کی بھٹنیاں بھی سرخ ہوتی ہیں، دودھ گاڑھا اور سفید ہوا کرتا ہے، چلتے وقت داہنا پاؤں اٹھایا کرتی ہے اور کھڑی ہوتے وقت داہنا ہاتھ ٹیک کر اٹھا کرتی ہے اس کی داہنی آنکھ جلدی جلدی حرکت کیا کرتی ہے، پیٹ کا بچہ بیمار ہوتا ہے تو حاملہ بھی بیمار ہوتی ہے یا قے آتی ہے یا زائدہ حمل میں خون جاری ہوا ہوگا نیز حمل کے شروع میں دودھ بننے لگتا ہے، بچہ کی حرکت ضعیف ہوتی ہے یا حرکت بالکل محسوس نہیں ہوا کرتی۔

اسقاطِ حمل

اس کا سبب یا تو بیرونی ہوتا ہے جیسے گر پڑنا، چوٹ لگنا، زیادہ کودنا اور نفسانی حرکت مثلاً غصہ، رنج یا ڈر میں مبتلا ہونا، حمام میں زیادہ بیٹھنا، بہت گرم اور ٹھنڈی ہوا میں قیام کرنا کھانے کی خوشبو کا ناک میں پہنچنا گرمہ غذا نہ کھا سنا اس کے علاوہ اسقاطِ حمل بدنی اسباب سے بھی ہو جاتا ہے ان اسباب میں زمانہ حمل کی بیماریاں زیادہ بھوکا رہنا، بھوک زیادہ لگنا، اخراج مواد فصد زیادہ املا، جماع کرنا، بچہ کا کمزور ہونا یا پیٹ میں مرجانا اس صورت میں طبیعت اسے خود ہی خارج کر دیتی ہے۔ رحم کی خرابی کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ رحم کی خرابیوں میں رحم کے منہ کا فراخ ہونا یا رطوبت کی کثرت سے پیٹ کے بچہ کا پھسل جانا داخل ہے۔ رباح اور سور مزاج سے بھی اسقاط ہو جاتا ہے مثلاً تیز گرمی یا سخت سردی سے خاص طور پر جب حاملہ خیف اور دہلی ہو تو حمل گر جاتا ہے اور اس سے قبل ہی گر جاتا ہے کہ عورت کو موتا کرنے کی تدابیر کامیاب ہوں ان حالات میں دوسرے یا تیسرے مہینے میں حمل

مگر جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ رحم لیسدار ٹنٹم سے بھر جاتا ہے اور وہ بچہ کے روکنے سے عاجز رہتا ہے۔

اسقاط کی علامات

اچانک چھاتی لاغر ہو جاتی ہے۔ ایک چھاتی کالاغر ہونا اس امر کی علامت ہے کہ عورت کے پیٹ میں دو بچے ہیں جس طرف کی چھاتی سوکھ جاتی ہے اس طرف سے لڑکے کا اسقاط ہوا کرتا ہے۔

زمانہ حمل کی احتیاط

حمل کے دوران میں فصد نہیں کرنی چاہئے دستوں کی دوا کا دینا بھی ممنوع ہے خاص طور پر چوتھمہ لگنے سے پہلے دستوں کی دوا نہ دی جائے کیونکہ یہ وقت بچہ کی پرورش اور نشوونما کا ہے ساتویں مہینے کے بعد بھی فصد اور اسپال سے حاملہ کو بچانا چاہئے اس زمانہ میں بچہ کا رشتہ رحم سے کمزور ہو جاتا ہے جس طرح پھل شروع میں ذرا سی حرکت سے گر جاتا ہے اور کچنے پر بھی معمولی جنبش سے ٹوٹ کر گر جاتا ہے اگر دستوں کی ضرورت محسوس ہو تو املائس کا سہل دینا چاہئے حاملہ کے لیے قبض بھی مضرت سے خالی نہیں۔ حاملہ کو آہستہ آہستہ چلانا اور ٹھکانا چاہئے تاکہ وہ فضلات جو میض کے بند ہونے سے جمع ہو جاتے ہیں تحلیل ہو جائیں اگر اسقاط کا کوئی سبب مثلاً سور مزاج یا کمزوری وغیرہ ظاہر ہو تو مزاج کی تبدیل پر توجہ کرنی چاہئے۔ عمدہ غذائیں کھلا کر قوت پیدا کریں پھلانے والی رطوبت کی کثرت ہونے پر شوربے پھل اور حمام ترک کر دینا چاہئے۔ رطوبات کو دستوں اور حوضوں سے خارج کریں۔ پیشاب آوردواؤں کا استعمال کیا جائے۔ پسینہ لانے کی کوشش کرنی چاہئے مگر پسینہ پیشاب کی نسبت اچھا ہے جن دواؤں سے جنبش کی حفاظت ہوتی ہے ان میں ادویات قلبیہ داخل ہیں جیسے مفرحات یا قوتیہ تریاق اکبر، مشرود، یطوس، دوار المسک، بہمن سرخ، بہمن سفید، روخ، رز بنار۔ حاملہ کو حمام کرنے، اچکنے، کودنے اور نفاخ غذاؤں کے کھانے نیز قبض پیدا

کرنے والی چیزیں مثلاً لوبیا ترمس پھنسی اور کرخس کے استعمال سے اجتناب ضروری ہے۔ روٹی صاف اور عمدہ آٹے کی کھانی چاہئے۔ بکری کے بچے کا گوشت کا شوربہ، بہی، ناشپاتی کھلائیں۔ ان چیزوں سے بھوک میں اضافہ ہوتا ہے۔ سیب، انار، مویر، منقہ اور شراب ریحانی کو بہت مفید خیال کیا گیا ہے۔

تسہیل ولادت

اس مقصد کے لیے حاملہ کو حمام کرایا جائے گرم پانی کا نغول کیا جائے۔ اس کو ناف تک آبن میں بٹھائیں۔ شرم گاہ پر نرم کرنے اور پھسلانے والے تیلوں کی مالش کرنی چاہئے۔ ایسی مسہلہ دوائوں میں جن سے ولادت برآسانی ہو جاتی ہے امتلا س کو امتیاز حاصل ہے۔ امتلا س ۸ گرام اور دارچینی پانی میں جوش دے کر پلائیں۔ ہینگ اور جند بید ستر کی گولی بنا کر کھلائیں حاملہ کو بائیں ہاتھ میں مقناطیس رکھنا چاہئے۔ گھوڑے کے سم کی دھونی بھی مفید ہے۔ بسد بائیں ران پر باندھنے سے بھی ولادت میں سہولت ہوتی ہے اس سے درد نہ یعنی ولادت کا درد ہونے لگتا ہے ان سب چیزوں سے ولادت آسانی سے ہو جاتی ہے اگر زعفران کو پیس کر مہرہ بنا لیں اور حاملہ کی ران پر باندھ دیں تو آئول جلد نکل جاتی ہے اسی طرح سانپ کی کینچلی یا کبوتر کی بیٹ کی دھونی سے آئول خارج ہو جاتی ہے مگر کینچلی کی دھونی سے بچہ مر جاتا ہے چھینک لانے والی دوائیں سنگھا کر ناک کے نتھنے بند کر لیں اس ترکیب سے چھینک بہت زور سے آتی ہے اور آئول نکل جاتی ہے۔ تین روز تک لگاتار درد ہوتا رہے اور ولادت نہ ہو تو بچہ مر جاتا ہے اس صورت میں مردہ بچہ کو کھانے کی تدابیر کرنا ضروری ہیں تاکہ ماں کی زندگی کو خطرہ لاحق نہ ہو۔ بعض اوقات بچہ کو کاٹ کر اور اس کے ٹکڑے کر کے کھانا پڑتا ہے اگر ولادت کے وقت درد پیڑ اور کمر کے پٹلے حصہ کی طرف بڑھے تو ولادت آسانی سے ہو جاتی ہے اگر درد اوپر کی جانب اور پشت کی طرف مائل ہو تو ولادت میں دشواری پیش آیا آیا کرتی ہے۔

حیض کی زیادتی

بدن میں خون زیادہ ہوتا ہے تو طبیعت اسے دفع کرتی ہے خون کی کثرت میں چہرہ اور سارا بدن خون سے پر ہوتا ہے، رگیں ابھرتی ہیں، بدن قوی ہوتا ہے اور رنگ صحت کے مطابق ہوتا ہے تبدیلی نہیں ہو کرتا اس حالت میں خون کو اس وقت تک روکنا مناسب نہیں جب تک نبض کمزور اور رنگ تبدیل نہ ہو خون کا پتلا پن تیزی اور بدن کی کمزوری، رنگ کی زردی اور جو چیز کسی راستے سے نکل رہی ہو اس کا پتلا پن حیض کی جلن اور اس کا جلد جلد نکلنا رنگ کا زرد ہونا سودائے ماد کی علامت ہے اس سے رگوں کے منہ کھل جاتے ہیں باطل اسی طرح بیسے صفرا سے نکل جایا کرتے ہیں۔ ہر غلطی کے عقبہ کی شناخت اس طرح ہو سکتی ہے کہ عورت رات کے وقت روئی اپنے رحم میں رکھ لے اور اس کے سوکھ جانے پر دیکھا جائے کہ روئی کا رنگ کیسا ہے جو رنگ روئی کا ہو گا وہ اسی غلطی کے غالب ہونے کی علامت ہے۔ بعض اوقات روئی کا رنگ دھونے سے بھی صاف نہیں ہو کرتا۔

علاج

خون کی زیادتی میں فصد باسلیق کرنی چاہئے۔ پستانوں کے باندھنے سے بھی کمی ہو جاتی ہے پستانوں کے نیچے پارہ رکھ دیں۔ قرص کبریا کی ایسے وقت بعض شربت کے ساتھ کھلائیں جس سے گرمی کو سکون ہو مثلاً شربت انار، شربت چوکر شربت خواک ان سے گرمی بچھ جاتی ہے غذا میں مسور اور مرغ کے چوزوں کا گوشت دیں اگر گوشت انار ترش ڈال کر دیا جائے تو بہت اچھا ہے۔ کھنے پھل کھلائے جائیں اور خون حیض بند کرنے والی دواؤں کا فریب کریں گلنار سک، پھلکری، سفیدہ کا شغری، ملاو، برادہ کندز، افاقیا، دم الاخوین، گل ارمنی، گوند، کبریا، برگ آس سب کو باریک کر کے آب برگ باریک میں ملا کر مرغی کے اڈے کی زردی شامل کر کے دن میں تین مرتبہ رجم میں رکھیں خون حیض کی

رقت اور ملین کا علاج پہلی قسم کی طرح کرنا چاہئے خون کے جوش کو بھانے و دے
ایسے شربت اور رب استعمال کریں جو خون میں غلظت بھی پیدا کریں اسی قسم
کی غذا دینی چاہئے۔ اگر بلغم یا سودا کے غالب ہونے سے یہ شکایت ہو تو نصہ
نہیں کرتی چاہئے اس حالت میں ان اخلاط کو مسهل دے کر خارج کرنا مناسب
ہے رحم کی رگ کے پھٹ جانے سے خون حیض زیادہ آ رہا ہو تو اس کا علاج
کرنا چاہئے۔

خون حیض کا بند ہونا

یہ شکایت خون کی کمی سے ہوتی ہے تو مریضہ کا جسم لاخرا اور رنگ زرد
ہوتا ہے اور بھوک، ٹھکن نیز دوسرے استغراقات مثلاً بوا سیر سے خون نکل جانے
اور کھیر چلنے کی شکایت کے بعد خون حیض بند ہوا کرتا ہے۔ سرزی کے باعث
خون گاڑھا ہو جانے یا کسی غلط کے مل جانے سے خون میں غلظت آ جانے کی
صورت میں بدن ڈھیلا اور اس کا رنگ سفید اور سبز ہوتا ہے؛ پیشاب زیادہ
آنے لگتا ہے؛ پاخانہ میں بلغیت ہوتی ہے؛ نیند کی گرانی کا احساس ہوتا ہے
بعض اوقات رحم کی عروق کے مسدود ہونے سے خون حیض رک جاتا ہے
خشکی اور قبض پیدا کرنے والی گرمی سے یہ شکایت ہو جاتی ہے اس حالت
میں رحم میں خشکی اور ملین کا احساس ہوتا ہے نیز سوز مزاج بارد اور ٹھنڈک کی
دور سے حیض رک جاتا ہے اس صورت میں بدن کی رنگت سفید ہوتی ہے۔
نبض متعاقبات ہو جاتی ہے؛ رگوں میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اور سوز مزاج بارد
کی تمام علامات موجود ہوتی ہیں؛ رحم کی خشکی کے باعث خون حیض بند ہوتا ہے تو
رحم میں خشکی کا احساس ہوتا ہے یا رحم بند ہو جاتا ہے؛ جسم لاخرا ہوتا ہے۔
رگیں خالی ہوتی ہیں لیکن درم رحم یا زخم مسدود ہو جانے پر اس کے بند ہونے
اور رحم کی رگوں کا مسدود ہونا یا مثاپے کی دبر سے راستوں کے تنگ ہو جانے
سے بھی خون رک جاتا ہے۔

علاج

خدا خوب کھلانی چاہئے؛ آرام کرائیں؛ مریضہ کو سونے کا موقع دیں۔

حام بھی کرانا چاہئے تاکہ جسم اپنی اصل حالت پر آجائے خون کے گاڑھے پن کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو گرم اور لطیف دوائیں دینی چاہئیں مثلاً تخم کرخ، انیسون، بادیان، پودینہ، مشکطالربع ان دواؤں کے جو شانہ سے آہزن کرنا چاہئے اور انہیں کوپکا کر پلانا چاہئے۔ سنبل الطیب، دارچینی، بیج، حب یلسان، عود، جانفل، الائچی قسط باریک پیس کر پوٹلی بنا لیں اور اس سے سینک کریں۔ فصد صاف کریں اور پنڈلیوں پر پھینے لگائیں۔ حیض آنے سے دو روز قبل یہ عمل کرنا چاہئے۔ گرمی کے باعث سدہ پڑ جائے تو سرد اور سدہ کھولنے والی دوائیں استعمال کریں مثلاً تخم کاسنی، ریوند، تخم خیارین پانی میں جوش دے کر سکین سگری شامل کر کے پلائیں، سردی کی وجہ سے بیماری ہو تو سدہ کھولنے والی گرم اور لطیف ادویہ مثلاً تخم کرخ، بادیان استعمال کریں قرص مر سے بھی فائدہ ہوا کرتا ہے۔ خشکی کے غالب آجانے میں مرطبات کام میں لائیں اور مناسب شربتوں کا استعمال کریں ورم رحم کی صورت میں رتق کا وہ علاج کرنا چاہئے جو رتق کے بیان میں عنقریب سامنے آ رہا ہے۔ زخم سبب مرض ہو تو زخموں کو بھرنے والی تدابیر کریں اور ایسی دوائیں دیں جن سے رگوں کے منہ بند ہو جائیں۔ فصد بھی کرنی چاہئے۔ مشاپے کی صورت میں درزش کرائیں تاکہ مرینہ دہلی ہو جائے۔ حیض کا زمانہ قریب آنے پر مددات استعمال کرائیں۔

رتق یا رتقا

اس میں عورت کی شرم گاہ پر کوئی زائد چیز لٹھے یا جھلی کی طرح پیدا ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے جماع کرنا ناممکن ہو جاتا ہے یہ مرض پیدائشی بھی ہوتا ہے اور بعد میں بھی ہو جاتا ہے دونوں صورتوں میں حیض بند ہو جاتا ہے۔ حیض کے زمانہ میں درد زیادہ ہوتا ہے اگر ممکن ہو تو لوہے سے داغ دیں اس کے علاوہ کوئی علاج نہیں ہے۔

رحم کا باہر آجانا

یہ شکایت خارجی اسباب سے ہو کرتی ہے مثلاً آفل یا مردہ بچہ کو غیر طبعی طور پر کھانے کی حالت میں یا جنین گر جانے یا جس جگہ جنین رہتا ہے اس کے باہر سے باہر جانے کی وجہ سے رحم باہر آجاتا ہے کیونکہ اس صورت میں رحم جنین کے روکنے سے عاجز آجاتا ہے اس کے علاوہ کوئی ایسا سخت عارضہ ہو جائے جس کے باعث اعضاء میں کمزوری اور ڈھیلا پن پیدا ہو جائے اور وہ رحم کو پھسلا کر جنین کو باہر کی طرف نکال دے بعض اندرونی اسباب سے بھی رحم باہر آجاتا ہے۔ زیادہ تر بلغمی رطوبت سے یہ بات پیدا ہو جاتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ پیڑو مقعد اور کمر کے نچلے حصے اور کمر میں درد ہو کرتا ہے۔ کزاز اور غشی کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ بغیر کسی وجہ کے ڈر محسوس ہو کرتا ہے مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پیڑو میں کوئی چیز چب رہی ہے۔ شرم گاہ اور سارے بدن میں درد ہوتا ہے۔

علاج

اگر رطوبت کے باعث رحم میں چکنا چٹ آگئی ہے جس کی وجہ سے رحم باہر آگیا ہے تو بدن کا تنقیہ کرنے کی غرض سے بلغم خارج کرنے والی دوائیں استعمال کر کے رطوبت زائل کریں۔ روغن جنیبلی میں زعفران یا قالیہ ملا کر پیس اس کے بعد رحم کو اس کے اصل مقام پر پہنچائیں۔ بول کا گوند، طباشیر، مازد، فروزہ، اقا قیا، مسک، زربک، شراب میں پیس کر فرزہ کریں اسی کو پیڑو اور شرم گاہ کے چاروں طرف پیپ کی صورت میں لگائیں۔ قابض دوائیں استعمال کریں اور خوشبو نہیں لگھائیں بار بار فرزہ کرتے رہیں۔ خارجی اسباب سے رحم باہر آجائے تو اس کا علاج کیا جائے اور سہل دوائیں دیں۔

رجا۔ حمل کا ذب

اس میں وہ تمام علامات پائی جاتی ہیں جو حمل میں ہو کرتی ہیں مینی حیض

بند ہو جاتا ہے، رنگ میں تبدیلی آجاتی ہے، بھوک غائب ہو جاتی ہے، رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے، پیٹ میں اکثر سختی آجاتی ہے اس میں حرکت محسوس ہوا کرتی ہے یہ حرکت بالکل ویسی ہی ہوتی ہے جیسی بچہ میں ہوا کرتی ہے اور اس سختی کی مقدار بھی جنین کے برابر ہوا کرتی ہے۔ یہ دبانے سے دائیں بائیں حرکت بھی کیا کرتی ہے یعنی اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے۔ رجا کی بیماری رحم میں حرارت کی زیادتی یا مواد کے گھنے رحم اور فم رحم میں درم کی بنا پر ہوا کرتی ہے غلیظ ریاح کو بھی اس کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ رجا اور حمل میں یہ فرق ہے کہ رجا میں سختی ہوتی ہے پیٹ کھل آتا ہے۔ دونوں ہاتھ اور پاؤں ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ پیٹ میں جنین کے حرکت کرنے کا زمانہ گزر جاتا ہے اور استسقا سے مشابہت ہو جاتی ہے۔ رجا، جسادت اور سختی میں یہ فرق ہے کہ حمل میں سختی نہیں ہوا کرتی اسی طرح استسقا کی علامات بھی نہیں ہوا کرتیں۔

علاج

شربت اصول روغن بیدانجیر ڈال کر پلائیں۔ نفع کے بعد ایاراج کیر کھلائیں دست آپکین تو دوار، الکر کم اور تریاق اربو دیں نیز حیض لانے والی وہ دوائیں استعمال کریں جو امتباس طمٹ میں لکھی جا چکی ہیں وہی حمل اور شربت استعمال کریں۔ سینک اور پیپ بھی وہی کام میں لائیں، ریاح تحلیل کرنے کی تدابیر کریں رجا کے ساتھ رحم میں صلابت بھی ہو تو اس کا وہ علاج کریں جو صلابت رحم میں لکھا جائے گا۔

اختناق الرحم

اس بیماری اور صرع نیز غشی میں بہت مشابہت ہوتی ہے اس کا سبب منی کی زیادتی یا ادعیہ منی میں اس کا امتباس ہے جس کی وجہ سے حرارت غریزی گھٹ جاتی ہے اور اس میں زہریلی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے اسی وجہ سے رحم میں تشنج ہوا کرتا ہے منی سے خراب قسم کے بخارات اٹھ کر دل و

دماغ میں پہنچا کرتے ہیں یہ بیماری اسی وقت ہوا کرتی ہے جب حیض عرصت تک بند رہتا ہے اسی بنا پر اشتقاق کے دور سے پڑنے لگتے ہیں جب دورہ قریب ہوتا ہے تو چہرے کا رنگ زرد ہٹ جاتا ہے، دونوں آنکھوں میں نمی ہوتی ہے بعض اوقات مریضہ محسوس کرتی ہے کہ پیڑوں سے کوئی چیز اوپر کو چڑھ کر دل کے پاس پہنچتی ہے اس کے بعد عقل بیکار ہو جاتی ہے اور غشی طاری ہو جاتی ہے، اس زائل ہو جاتی ہے منہ سے آواز نہیں نکلا کرتی۔ صرع اور اشتقاق الرحم میں یہ فرق ہے کہ اشتقاق میں عقل میں اختلال نہیں ہوا کرتا منہ سے جھاگ بھی نہیں آیا کرتے صرع میں یہ دونوں باتیں ہوتی ہیں۔

علاج

دور سے کی حالت میں غشی کا علاج کرنا چاہئے لیکن خوشبو نہ سنگھائیں بلکہ بدبودار چیزیں سنگھائیں جیسے جند بیدستر، مک چھلکنی، مٹی کا تیل وغیرہ۔ کیونکہ بدبودار چیزوں سے ٹھنڈے بخارات تخیل ہو جاتے ہیں اور رحم نیچے چلا جاتا ہے۔ خوشبودار چیزیں مشک، عنبر، غالیہ رحم میں رکھیں غالیہ کا حمل اس مرض میں بہت مفید ہے۔ پیروں اور پنڈلیوں کی مالش کرنی چاہئے۔ دونوں چھاتیوں اور چٹھوں پر پچھنے لگائیں، کان میں زور زور سے آوازیں دیں، بال اکھاڑیں، دور سے کے بعد لطیف شربت اور لطیف غذائیں دیاں یا راج کبیر، مشرود، بیٹوس، مہمون غیاتی سے سہل دیں اس کے بعد اگر مریضہ باگرد یا بیوہ ہو تو اس کی شادی کرادیں یہ ممکن نہ ہو تو دایہ خوشبودار تیل انگلیوں پر لگا کر رحم میں گدگدی کرے اس طرح انزال ہونے کے بعد مریضہ کو آفاق ہو جاتا ہے۔ احتیاس حیض سبب مرض ہو تو مدرائت حیض استعمال کریں۔

نغضہ رحم

اس کا سبب سورمزاج بارد اور نضع رحم ہے اس بنا پر جو غذا رحم میں جاتی ہے وہ ریاح میں تبدیل ہو جاتی ہے اور وہی ریاح بند ہو جاتے ہیں۔

علاج

ایارچ سے مسہل دیں جو ارش کونی شربت اصول کے ہمراہ کھلائیں بخا
کریں اور مناسب فرزجے استعمال کریں، سینک بھی کرتے رہیں اور ریاح
تحلیل کرنے والی دوائیں شامل کرنی چاہئیں

خارشِ رحم

بعض اوقات یہ بیماری تیز صفراوی غلط کے غالب آنے سے ہوا کرتی۔
بلغم شور اور تیز سودا یا سنی کی حدت کی وجہ سے بھی ہو جاتی ہے۔

علاج

جو غلط ہو اس کا قصد اور اسہال سے تنقیہ کریں فم رحم پر سرد دوائیں
لگائیں۔ ٹھنڈے تیل ملیں اور سنی کی حدت رفع کرنے کی کوشش کریں اس
غرض کے لیے سرد دوائیں کام میں لائیں۔ ٹھنڈی غذا میں مار الشعیب، مسور
اور خرز کھلائیں

یواسیر رحم

یہ بیماری سوداوی غلط سے ہوا کرتی ہے۔

علاج

سودا کا تنقیہ کریں غذا اور مناسب شربتوں سے مزاج کی اصلاح کرنی

چاہئے

شتقاق رحم

لعاب تخم کنوپ، موم خام، روغن بنفشہ اور لعاب اسفول سے سترو ملی
بنا کر لگائیں

قروح رحم

زخم رحم کے پھٹ جانے سے یہ شکایت ہو تو اس کا علاج کریں مریضہ کو آب زن کرائیں اور کندر انرروت، دم الاخوین، پھلکری، پوست انار و نمبرہ کا حمول کریں انہیں دواؤں سے حقنہ کریں ان میں گل ارمنی بھی ملا سکتے ہیں۔ پھوڑا پھوٹ جانے کی وجہ سے زخم ہو گئے ہوں تو روغن گل، روغن بنفشہ اور شکر سے حقنہ کریں اس سے پیپ صاف ہو جائے گی، جلن کو دور کرنے کی سعی کریں اس کے بعد مرہم باسلیقون اور روغن گل سے حقنہ کریں مادے کو مٹانے کی طرف لوٹائیں اس مقصد کے لیے مدرات استعمال کریں خشخاش گوند نشاستہ، کثیرا رب السوس پس کر ۱۱ گرام شربت خشخاش میں ملا کر چائیں یہ مدرات کے چوتھائی وزن کی ہونی چاہئیں اگر مواد معائنے مستقیم سے نکلنا شروع ہو جائے تو مسور، چاول، گلنار قاری، گل ارمنی، سفید کاشغری، دم الاخوین، گوند اور روغن گل سے حقنہ کریں۔ مرخی کے اٹڈے کی نمبرت زردی ساق کے پانی سے کھلائیں۔ پیپ صاف ہو جانے پر مارا اصل کا استعمال کریں اس سے مزید صفائی ہو جائے گی۔ شدید درد کی صورت میں انیون اور زعفران عورت کے دودھ میں گھول کر اس کا حمول کریں درد کی شکین کا پورا لحاظ کرنا چاہئے۔

ورم رحم

ورم گرم ہو تو اس کی علامات عقر کے بیان میں لکھی جا چکی ہیں یہ بیماری خارجی اسباب مثلاً چوٹ، گر پڑنے، جماع کی کثرت، کسی رگ کے پھٹ جانے سے خون حیض اور خون نفاس یا سنی کے بعد ہو جاتی ہے اور ٹنڈک کی زیادتی سے ہو کرتی ہے بعض اوقات ورم گرم کی گردن میں، ہوتا ہے کبھی رحم کی گہرائی میں ہوتا ہے اور کبھی نظر بھی آیا کرتا ہے جب دیلہ بنے لگتا ہے تو عوارض شدید ہو جاتے ہیں بخار اور صحت درد ہوتا ہے بلہنی میں گرانی ہوتی ہے، پھولاپن محسوس ہوتا ہے ورم میں صلابت یعنی

سختی آجاتی ہے تو گرانی کا احساس ہوتا ہے، پیشاب مشکل سے آتا ہے۔ بدن اور پنڈلیاں لاغر ہو جاتی ہیں، پیٹ بڑھ جاتا ہے ایسا معلوم ہو کر تپا ہے کہ استسقا ہو گیا ہے۔

علاج

فصد اور استسقا کریں۔ پہلے فصد یا سلیق پھر سافن کرنی چاہئے خاص طور پر جب درم کا احتباس طمٹ ہو۔ غذائیں روز تک بند رکھیں، پانی بھی کم پلائیں، سوتا بھی کم کر دینا چاہئے، میٹھے پانی سے آبرزن کرائیں پھر روغن گل نیم گرم کر کے ملیں یا اس جو شاندرے سے آبرزن کرائیں جس میں قابض دوائیاں پکائی گئی ہوں مثلاً زرد و غیرہ، خلی، خارحک، تخم اسی، زرد، بارتنگ، ناغونہ پانی میں پکا کر اس میں کپڑا تر کر کے سینک کریں اس کے بعد قابض چیزیں کم کر دیں اور صرف محلل دواہیں اور ملینا استعمال کرائیں۔ روغن حنا کی ماش بہت مفید ہے۔ اصلی آتش جو میں پکا کر اس میں روغن شامل کر کے باندھیں۔ نم رجم میں دبیلہ ہو جائے تو اس میں شگاف لگائیں۔ درم رجم کی گہرائی میں ہو تو اٹلی مدرات مثلاً مغز تخم خربوزہ مختلف لمبوں کے ساتھ استعمال کریں اس سے دبیلہ پک کر چھوٹ جاتا ہے بعض اوقات انجیر اور رانی پکا کر اس میں بڑھا دیتے ہیں۔ دبیلہ چھوٹ جانے پر مارا فصل سے صفائی کریں اور زخم رجم کی طرح علاج کیا جائے لہذا میں روادعات کم اور محلل چیزیں زیادہ استعمال کریں۔ درم میں صلابت پیدا ہو جائے تو نرم کرنے والے تیل مثلاً روغن حنا، روغن علیہ، روغن شہت، مرغابی کی چربی، موم سرخ اور انڈے کی زردی کی تیر و طی بنا کر لگائیں۔ مرہم رسل بھی مفید ہوتا ہے۔ خلی خبازی تخم علیہ گل، بابونہ پانی میں پکا کر اس سے نظول کریں۔ برگ خلی میں کر اس میں مرغابی کی چربی شامل کر کے لپ کریں۔

چند مختلف بیماریاں

ورم خصیہ

اس کا ذکر امراض آلات تناسل میں بھی کیا جاسکتا تھا مگر اس موقع پر فقہ کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ ورم خصیہ میں شرح وغیرہ کا بیان بھی شامل ہے ورم خصیہ میں ہو تو اس کا اچھا ہونا مشکل ہوتا ہے۔ گرم ورم میں سرخی ہوتی ہے بعض اوقات مواد سینہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اس وقت کھانسی بھی ہو جاتی ہے کبھی خصیہ گل کر گر جاتے ہیں اور دونوں بیضے لٹکے رہ جاتے ہیں اس کے بعد دوسری تھیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بلبی ورم میں نرمی ہوتی ہے درد کم ہوتا ہے۔

علاج

فصد کریں اور صفر اکا تنقیہ کریں قبض نہ رہنے دیں 'فذا کم کر دیں' گوشت چھوڑ دیں 'مزاج کی اصلاح کی جائے۔ ابتدا میں آرد باقلا جو سرکہ میں پیس کر روغن گل اضافہ کر کے لگا میں یا سرکہ روغن گل اور آب برگ کاسنی سبز یا کابو اور کشفیز سبز لگائیں۔ سقمونیا باقلا بنفشہ پیس کر خاد کریں اس کے بعد پکانے والی دوائیں لگائیں۔ بابوز غطی باقلا تخم اسی پانی میں پکا کر اس سے ڈھال کریں اور اس کا فصد لیپ کے طور پر لگائیں۔ زیرہ اور موز منقہ پیس کر خاد کریں ورم بلغمی میں پکانے والی دوائیں مثلاً آرد ملبہ باقلا شراب میں پیس کر لیپ کریں۔ آرد باقلا آرد جو زیرہ بابوز ناخونہ کالیپ بھی مفید ہے روغن جنینلی 'مضو کے سوراخ میں پکانیں اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ورم سخت ہو جانے پر سوہا کا استخراج کریں۔ ہر ازونا بکرے کی چربی اور اونٹ کی پنڈلی کا گودار روغن

محل روغن سوسن میں ملا کر لپیپ کریں۔ درم رنگی میں باجرے اور گجھوں کی بھوسہ سے سینک کریں۔

فتق

بردے کے پھٹنے یا ان دونوں راستوں کے فراخ ہو جانے سے ہوا کرتا ہے جو خضیوں کے اوپر واقع ہیں اس چیز کے پھٹ جانے سے بھی ہوتا ہے جو ان کے درمیان میں ہے اس بنا پر ٹرب یا پردہ یا آنت خاص طور پر عورت آنت خضیوں کی تھیلی میں داخل ہو جاتی ہے یا غلیظ ریاح بھر جاتے ہیں اس کو قیلے موسم کیا جاتا ہے یا پکی رطوبت یا خون کی رطوبت اتر آتی ہے اکثر یہی چیزیں خضیوں کی تھیلی میں بھر جاتی ہیں بلکہ پیڑوں میں بند ہو جاتی ہیں تو اس کو فتق کہا جاتا ہے اور جو فتق ناف کے اوپر ہوتا ہے وہ خراب سمجھا جاتا ہے کیونکہ امسائے ذوق اتر آتی ہے اور ایلاڈس کے آثار زیادہ ہو جاتے ہیں۔ بردے کے پھٹنے اور راستوں کے فراخ ہونے کا سبب پھسلانے والی یا ڈھیلا کرنے والی رطوبت ہوتی ہے۔ کودنے، اچکنے، اگر پٹنے اور زیادہ ریاح چیننے یا جماع کرنے سے بھی فتق ہو جاتا ہے امتلا کے وقت جماع کرنے یا عورت کو اپنے اوپر کر لینے یا نخلہ بند ہو جانے سے فتق ہو جاتا ہے۔

علاج

اس قسم کے مریض کو امتلا سخت کرنا، چینیٹا کو دنا، جماع کرنا خاص طور پر امتلا کے وقت جماع کرنا قطعی ممنوع ہے۔ جماع کی بہت زیادہ حاجت ہو تو کمائی باندھ کر کرنا چاہئے۔ نقاخ فداؤں سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ زیادہ پانی بھی نہ پینا چاہئے۔ ڈھیلا کرنے والے اسباب مثلاً حمام کے وقت بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی حالت میں کمائی ضرور رکالینی چاہئے۔ مریض کو چت سونا چاہئے یہ سہی ضرور کرتے رہیں کہ شق مادف بھر جاتے ہیں یہ ممکن نہ ہو تو زیادہ فراخ نہ ہونے دیں۔

علاج

بھرنے والی دوائیں جو قابض اور لعاب دار ہوں مثلاً سرد اور پوست سرد آس اور زرد رنگلغس، پھلگری، سہاق، پوست انار کو باریک کر کے استعمال کریں یا ان میں انرروت صبر، کندز، اشق، گوگل، سرشیم، ماہی کا اضافہ کر کے نیم گرم استعمال کریں۔ بعض اوقات داغ لگایا جاتا ہے کبھی مٹل ادریہ استسقا کا مادہ تحلیل کرنے کی غرض سے دی جاتی ہیں۔ مائی اور رچی میں تریاق مشرد و مطبوک دی جاتی ہے۔

پشت کی بیماریاں

حدبہ اور ریاح افرسہ

یہ شکایت بچوں کو زیادہ ہوا کرتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں دقت آنے سے پہلے غذا شروع کرادی جاتی ہے اور وہ خام رہ جانے کے باعث رطوبت غلیظہ اور غلیظہ ریاح پیدا کرتی ہے آخر وہ مادہ پشت کے مہروں کی طرف رجوع ہو جاتا ہے اس حالت میں پنڈلیاں سوکھ جاتی ہیں اس کا سبب یہی بیماری ہوتی ہے اس کے خارجی اسباب بھی ہوتے ہیں جیسے چوٹ لگنا یا گر پڑنا بدنی اسباب میں فالج پیدا کرنے والی رطوبت کو شمار کیا جاسکتا ہے جب مہرہ پیچھے کی طرف چلا جاتا ہے تو اسے حدبہ مؤخر کہا جاتا ہے اگر آگے کو مائل ہوتا ہے تو حدبہ مقدم کہتے ہیں اسی کو نقتضیح بھی کہا جاتا ہے اگر کسی اور طرف کو مائل ہو جاتا ہے تو اتواسے موسوم کرتے ہیں۔

علاج

پھسلانے والی رطوبت کا اخراج کرنا چاہئے مزاج کی تبدیل ہر حال میں ضروری ہے اور ۴۔ ن کو درست حالت میں لانے کی کوشش کرنی چاہئے فالج

کا علاج سینکے کی دواؤں اور تیلوں اور نرم اور ڈھیلا کرنے والی دواؤں سے کرنا چاہئے۔

وجع النظر - کمر کا درد

بعض اوقات بلغم اور سردی سے ہوا کرتا ہے اس صورت میں آرام اور سردیوں میں یزرات کو درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ خشکن، صحت اور بھاری بوجھ اٹھانے یا سخت حرکت کرنے، جماع کرنے، ضعف گردہ یا درم گردہ یا حرارت یا کسی اور درد سے بعض اوقات بڑی رگ کے متلی ہو جانے سے کمر کا درد ہونے لگتا ہے پیرگیشٹ پر ہوتی ہے، خوں، نفاس اور منی کا بند ہو جانا بھی اس کے اسباب میں داخل ہے ان اسباب کے پہلے ہونے سے تشخیص ہو جاتی ہے۔ درد طول میں بڑھا کرتا ہے اور امتلا کی علامات موجود ہوتی ہیں کبھی آنٹوں میں فضلہ رک جانے سے کمر میں درد ہو جاتا ہے اور اصل وجہ دور ہو جانے پر رفع ہو جاتا ہے۔

علاج

بلغمی میں اخراج بلغم کی ضرورت ہے اس غرض کے لیے جب ایاراج، تخم حنظل کے ساتھ استعمال کی جائیں۔ سکینین بزوری، آب آس یا سکینین مفصلی شربت اصول یا آب کرخس، سکینین بزوری کے ہمراہ کھلائیں۔ کالے چنے پانی میں بھگو کر وہ پانی گرم کر کے سکینین مفصلی ملا کر پلائیں۔ غذا میں مرغی کے چوزے، کبوتر کا بچہ سویا، کالے چنے لہیون کے ساتھ دیں روغن قسط یا روغن سوسن یا روغن سداب نیم گرم ملنا چاہئے اس سے جلد آرام ہو جاتا ہے جماع کرنے یا منی رک جانے یا خشکن اور سخت حرکت یا جماع کی کثرت ہو تو ان کا تدارک کیا جائے۔ گردے کی بیماریوں میں ان کا علاج کرنا چاہئے اس قسم کی سہراہیکہ امراض میں بیان کی گئی ہیں۔

امراض اعضائے طرفیہ

دوالی

اس میں پیروں کی رگیں موٹی ہو جاتی ہیں کیونکہ ان میں سوداوی یا بلغمی خون یا صاف خون کثرت سے گرنے لگتا ہے ان کا فرق سابقہ تدابیر سے معلوم ہو سکتا ہے۔

علاج

جو چیزیں غلیظ مادہ پیدا کرتی ہیں ان سے اجتناب کرنا چاہئے۔ دونوں ہاتھوں کی فصد کی جائے تے کرنا بہت مفید ہے سودا اور بلغم خارج کرنے کی کوشش ضروری ہے اس کے لیے ایارج فیقرا اور ججرا منی مناسب ہیں ان سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اقیمون کا جو شاندر اور جب اقیمون بھی مارا بہن کے ساتھ دے سکتے ہیں۔ مارا بہن یا تازہ دودھ بھی بدرقہ کے طور پر دیا جا سکتا ہے۔ ان تدابیر سے دوالی دور ہو جائے تو ٹھیک ہے درز شکاف سے کر رگوں کو طول میں کھول دیں اور ان میں سے مواد نکال دیں اس کے بعد داغ لگا کر قابض دوائیں لگائیں تاکہ مادے کی پیدائش بند ہو جائے لیکن رگوں کے شکاف سے اکثر مایٹو لیا اور سوداوی بیماریوں کی شکایت ہو جاتی ہے

فیل پا

اس میں پاؤں اور پنڈلیاں اتنی موٹی ہو جاتی ہیں کہ ہاتھی کے پاؤں سے شائبہ ہو جاتی ہے اس کا سبب سودا کی کثرت ہے کبھی زخم بھی پڑ جاتے ہیں اس لیے آکلہ کا اندیشہ ہو جاتا ہے بعض اوقات عضو کو کاٹنا پڑ جاتا ہے دار الفیل دوالی کی بدلت خراب ہے۔ پرانا دار الفیل اچھا نہیں ہو کر تالہ کا ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن دوالی کی نسبت قوی علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

علاج

پہلے ضد کی جائے اور سودا کا اخراج کیا جائے اور قابض دوائیں کام میں لائیں پیر کو باندھے رکھیں۔ چلنے اور کھڑے ہونے سے اس وقت تک پرہیز کرنا چاہیے جب تک پیر کو باندھ نہ دیا جائے۔ دارالفضیل اور دوالی کا عارضہ اکثر مزدوروں اور قاصدوں کو ہوا کرتا ہے۔

وجع المفاصل۔ جوڑوں کا درد

اس کا سبب عضو کی قابلیت اور اس کی کمزوری جلتی ہے جیسے غدڑی گوشت سور مزاج ہارڈ سے اکثر ہوا کرتا ہے۔ حرارت جاذبہ سے جہاں یہ بیمار می ہو جاتی ہے خاص طور پر جب حرکت اور درد کے ساتھ ہو ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کی وضع نیچے کی جانب ہے اس لیے مادہ مادہ متحرک ہو کر نیچے کی سمت گرا کرتا ہے اس کا سبب فاعلی سور مزاج ہے جو خلط سے ہوا کرتا ہے اس کا مادہ بغیر قوام کے بھی ہوتا ہے مثلاً ریح کے باعث بھی ہو جاتا ہے بلغم سے زیادہ ہوا کرتا ہے صفرا سے بھی ہو جاتا ہے سودا سے بہت کم ہوتا ہے صفراوی مادہ مفرد اور مرکب دونوں صورتوں میں وجع المفاصل پیدا کرتا ہے مگر اولین سبب پیدائشی طور پر رگوں کا فراخ ہونا ہے یہ راستے تھسی عارضی وجہ سے بھی وسیع ہو جاتے ہیں جن اخلاط سے یہ درد پیدا ہوتا ہے وہ دوسرے یا تیسرے ہضم سے بنا کرتی ہیں اس کی وجہ جوڑوں کے درد کی زیادتی ہے چونکہ جوڑوں میں تھجاریف ہوتی ہیں اور مادہ ان میں بند ہو جاتا ہے پھر وہی مواد پھرا جاتا ہے۔ بعض اوقات جوڑوں میں زائد گوشت پیدا ہو جاتا ہے مخصوص طور پر گرم مزاجوں میں جوڑوں کی بیماریاں وراثت میں بھی ملا کرتی ہیں مواد کی کثرت یا غذیہ کی زیادتی، سور ہضم اور ریاضت ترک کرنے یا جماع کی کثرت خاص طور پر کھانے کے بعد زیادہ جماع کف سے درد ہو جاتا ہے جو استغفر اغات عادتاً ہوا کرتے ہیں ان کے نہ ہونے اور تھبار منہ پانی پینے سے بھی جوڑوں میں درد ہو جاتا ہے۔

جن لوگوں کو وضع المغاصل ہوتا ہے اکثر ان کو نفرس ہو جایا کرتا ہے جوڑں کا درد ریج کے موسم میں ہوا کرتا ہے کیونکہ اس زمانہ میں مواد حرکت میں آجاتا ہے خریف میں اخلاط کی خرابی سے اس کی شکایت ہوا کرتی ہے۔

عرق النساء

یہ درد سرین کے پیچھے ہوا کرتا ہے وہاں سے گھٹنے تک پہنچ جاتا ہے اکثر گھٹنے کے گلے تک بھی محسوس ہوا کرتا ہے۔ درد جتنا پرانا ہوتا ہے اتنا ہی اس کا مادہ نیچے زیادہ اترا کرتا ہے بعض اوقات پیر کی انگلیوں تک پہنچ جاتا ہے جس کی وجہ سے پاؤں کا سیدھا رکھنا دشوار ہو جاتا ہے یہ سب باتیں مادے کی کثرت کے مطابق ہوا کرتی ہیں۔ کبھی پنڈلی کا جوڑا کھڑا جاتا ہے اگر اس مادے کو دفع کیا جاتا ہے تو جوڑوں کے درد کی تمام اقسام عود کر آتی ہیں۔ عرق النساء کا مادہ بہت جلد عود کیا کرتا ہے کیونکہ وہ جوڑوں میں ہوتا ہے پھر عضلہ عریضہ کی طرف منتقل ہوتا ہے کبھی پہلے عضلہ عریضہ میں ہوتا ہے۔

وجع الورك

یعنی چوتھو کا درد یہ ایک ہی جگہ جمارہتا ہے عرق النساء کی طرح منتقل نہیں ہوا کرتا اس کا سبب سرین کی کمزوری ہے جو کسی سخت چیز پر بیٹھنے یا چوتھو پر چوٹ لگنے یا دیر تک سوار رہنے سے ہوا کرتا ہے۔ اکثر اس کا سبب بلغم خام ہوتا ہے بعض اوقات سرین کا درد انتہائی ہوتا ہے جو رحم میں دیر تک درد رہنے سے ہوتا ہے۔ دس ماہ تک رحم میں درد رہ جائے تو سرین میں بھی بولے لگتا ہے۔

نقرس

یہ درد انگلیوں خاص طور پر پاؤں کے انگوٹھے سے شروع ہوا کرتا ہے کبھی ایڑی سے اس کا آغاز ہوتا ہے کبھی ٹلوے یا کسی اور طرف سے اس کی

ابتدا ہوا کرتی ہے پھر پھیلنا شروع ہو جاتا ہے اکثر ان تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کا مواد ربا طات اور جوڑوں کو گھیرنے والے اجسام میں ہوتا ہے اسی وجہ سے ایسے مریضوں کو تشخّص نہیں ہوا کرتا خواہ سہراؤں کو نقرس نہیں ہوا کرتا نقرس کے مریضوں کے خصیوں کی تھیلی بڑھ جاتی ہے۔ بچوں اور عورتوں کو بھی یہ بیماری نہیں ہوا کرتی مگر حیض کا خون بند ہو جانے سے عورتوں کو ہو جاتی ہے سور مزاج خارجی کے باعث نقرس ہوا کرتا ہے تو بیغیر گرانی اور دم کے ہوتا ہے اور اس صورت میں رنگ تبدیل نہیں ہوا کرتا۔ دموی میں سرخی ہوتی ہے کھنڈاوت لپک اور گرانی بھی ہوتی ہے۔ صفراوی میں گرمی بڑھ جاتی ہے۔ رنگ میں لاددی گرانی اور کھنڈاوت ہوا کرتی ہے لیکن سرخی کم ہوتی ہے۔ بلنبی میں ہر وقت درد کا احساس رہتا ہے، بلن کم ہوتی ہے، رنگ تبدیل نہیں ہوا کرتا یا تبدیل ہو کر سیسہ کی طرح نیلگوں ہو جاتا ہے۔ سوداوی میں اس جگہ لاغری ہو جاتی ہے۔ درد کم ہوتا ہے، رنگ میں تیرگی آجاتی ہے اس کے علاوہ سابقہ سہرا بصر، عمر، ملک، عادت، پیشہ، موسم، سمت، مزاج، پیشاب، پاخانہ اور نبض سے بھی اصل سبب کی شناخت ہو جاتی ہے۔

علاج

سور مزاج خارجی میں مزاج کی اصلاح کرنی چاہئے۔ گرم میں اکثر ضد سے ذرا سا خون کھلانے اور صفرا کے اخراج کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرد میں بلنم کا تنقیہ کرنا چاہئے۔ مواد کو گرنے سے روکنا بھی ضروری ہے نیز مواد کا رخ پھپھنوں کے ذریعہ سے مخالف جانب کو موڑ دیں۔ تھ کم کرائیں لیکن دست لانے کے لیے قوی دوائیں دینی چاہئیں۔ عضو کو رواد عادت سے تھ پہنچانی ضروری ہے تاکہ بیماری میں زیادتی نہ ہو مگر ایسی حالت میں جب مواد تھوڑا ہو اگر مواد زیادہ ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ یا تو وہ عضو شریف پر گر جائے گا یا بند ہو جائے گا اس صورت میں درد بڑھ جائے گا لیکن عرق النساء میں رواد عادت استعمال نہ کریں البتہ اس حالت میں کر سکتے ہیں جب مادہ گہرائی میں ہو اس کے بعد

اس مواد کو تحلیل کرنے کی کوشش کرتی چاہئے جو عضوں میں موجود ہو ابتدا میں گرم طلا لگانے سے نقصان ہوا کرتا ہے کیونکہ ان کے لگانے سے مواد جذب ہوتا ہے مخدر چیزیں بھی نہ لگائیں ان سے مادہ غلیظ ہو جاتا ہے اور بیماری بڑھ جاتی ہے۔ سنگین ترشی کی زیادتی کی وجہ سے مناسب نہیں۔ شراب بھی ایسے مریضوں کو نقصان دیا کرتی ہے شراب سے پرہیز کرنا چاہئے بلکہ صحت کے بعد بھی جب تک چار موسم نہ گذر جائیں اس وقت تک شراب منہ سے نہیں لگانی چاہئے صرف مہلات بھی ضرور رساں ہیں البتہ تھوڑی ملینات مثلاً چوبیوں کے ساتھ استعمال کی جا سکتی ہیں اس طرح مادے کے متبر ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا خاص طور پر صفراوی میں گرم دُموی اور صفراوی میں وہ دوائیں دی جائیں جو صفراوی بخار میں نکھی جائیں گی خاص طور پر جب جوڑوں کے درد میں بخار بھی ہو تو ملین چیزیں مثلاً شربت بنفشہ، گل فیتلے اور حنظلے بھی استعمال کریں ٹھنڈے درد میں شیریں جو شانڈہ اور منقح، شکر گلقد، خمیرہ بنفشہ یا شربت لیمو عرق اصل اسوس کے ہمراہ دیا جاتا ہے اگر معمولی حرارت کے ساتھ پیاس بھی ہو تو شربت اصول اور سنگین عضلی یا بزوری ترش جو شانڈے کے ہمراہ دینا چاہئے یا بس اور سوداوی میں گرم جلاب دیا جائے مگر ایسی صورت میں جب پیاس نہ ہو اور حرارت کا خوف بھی نہ ہو۔ بعض اوقات عرق اصل اسوس اور آس جو شکر کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ گوشت صرف شدید ضرورت ہی کے وقت دیا جائے اور وہ بھی پرندوں یا صحرانی جانوروں کا خاص طور پر بلنبی میں شروع کے زمانہ میں آتش جو شکر ڈال کر دیں۔ صفراوی اور دُموی میں چولائی یا خرفہ دینا چاہئے بلنبی میں چند روز تک پنے کا پانی شکر ڈال کر دیا جائے یا مار اصل یا آتش جو شہد شامل کر کے دیں۔ نیز بھوک کے وقت لیمون یا میون کا شوربہ شہد ملا کر دیا جائے اس کے بعد مرغ کا شوربہ، سویا دار چینی اور مصطکی ڈال کر دیں مرغ کے چوزوں کا شوربہ بھی دیا جا سکتا ہے پھر چڑیوں اور چوزوں کا گوشت گرم مصالحہ ڈال کر دیں۔ سوداوی میں وہ غذائیں دینی چاہئیں جو صفراوی میں نکھی گئی ہیں نیز شہد اور ایسے بیج دیں جو زیادہ گرم نہ ہوں۔ دُموی میں مخالف سمت کی فصد

کریں لیکن دو روز بعد جب نفع ہو جائے یعنی میں خاص طور پر جب بلغم غلیظ ہو نفع کا انتظار ضروری ہے اس کے بعد سہل دیا جائے اس غرض کے لیے جب مفاصل یا مطبوخ مفاصل یا ایارج لوغاذیا یا جب منشن دے سکتے ہیں لیکن صرف بلغم کا اخراج مناسب نہیں کیونکہ صفر بلغم کو کمزور عضو کی طرف متحرک کر دیتا ہے اس لیے صفر کا خیال کرنا ضروری ہے۔ سورنجان دستوں کے بعد قبض کرتا ہے مگر معدے کو نقصان دیتا ہے۔ صفر اوی میں جو شانڈہ خواکر، سورنجان اور بوزیدان شامل کر کے دیا جائے۔ سوداوی میں انھیمون کا جو شانڈہ اور حجر ارمی مفید ہے تے لانے کے لیے بلغمی میں پوست خرپوزہ ۷ گرام سکھین عضلی کے ہمراہ دیں۔ مدرات ان بیماریوں اور بطور خاص عرق النساء میں مفید ہیں بلکہ اکثر مسہلات سے فائدہ نہیں ہوا کرتا اور مدرات سے ہو جاتا ہے۔ پیشاب لانے کی غرض سے تخم خرپوزہ، تخم خیارین کا شیرہ پلا میں چائے مگر ان کا شیرہ پر سیا دساں اور بھٹھ کے جو شانڈہ سے میں نکالنا چاہئے یہ دو صفر اوی میں دینی چاہئے یعنی میں یہ سفوف دیں جبطیا نامنڈی گلگردہ، تخم خرپوزہ، تخم سداب باریک ۲۰ گرام کی مقدار میں نہار منہ پانی سے کھلائیں۔ اس سے ٹھنڈا مادہ دور ہو جاتا ہے۔

گرم مزاج لوگوں کو جو، کا ہو سرکہ میں پکا کر اس کے پانی سے ڈھال کر انہیں۔
دوسرا نفلول۔ یہ سرد مزاج والوں کو فائدہ دیتا ہے۔ مرزنجوش، برگ سداب، برگ غارزیرہ پانی میں پکا کر ڈھال کریں۔

معتدل مزاج والوں کے لیے یہ نفلول مناسب ہے۔ بابونہ، تاخونہ، گل بنفشہ، خطمی خبازی پانی میں پکا کر ڈھال کریں۔ نرم کرنے کے لیے روغن حنظل، روغن کسٹ روغن خردل کی مالش مناسب ہے۔

روغن، تیل نہایت عمدہ ہے سانپ کو روغن زیتون میں پکا کر چھان لیا جائے اس کے بعد مالش کی جائے۔ شہد کی مالش حمام کے بعد بہت مفید ہے۔ شیر کی چربی سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

خاد، میتھی کو سرکہ اور شہد میں پکا کر خوب گھلائیں اس کے بعد لپ کریں۔

دیگیو۔ میتھی، تاخوز، تخم اسی، کندر، رائیج، باریک کر کے موم شامل کر لیں اور تخم گرم ماش کریں۔ ایسے مریضوں کو شیریں پانی سے حمام مرطب کرنا مفید ہے حمام مہفت کرانا چاہئے۔ نمک، انستاں اور نظروں کی ماش کرنا مفید ہے۔ کالی مٹی کے پانی سے غسل کرنا بھی فائدہ دیتا ہے۔ گندک، نظروں، مردار سنگ، برگ، غار، مزہر، خوش کو پانی میں پکا کر اس سے حمام کرنا مفید ہے۔ بھو یا لومڑی روغن زیتون میں پکا کر اس میں مریض کو بٹھانا چاہئے اس کے بعد بھی درد باقی رہے تو داغ لگا دینا چاہئے داغ عرق النسا میں زیادہ مفید ہے اسی طرح تریاق اربعہ سے بھی نفع ہوتا ہے تریاق فاروق سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ آدمی کی گلی ہوئی ہڈی بکھلانے سے نقرس اور جوڑوں کے درد کو فوراً آرام ہو جاتا ہے۔

باب دوم

امراض اعضاء غیر مخصوصہ

بخار یعنی حمی جس کی جمع حیات ہے وہ حرارت غریبہ ہے جو اس افعال کو نقصان پہنچاتی ہے۔ یہ دل سے مشتعل ہو کر اعضاء کی طرف آتی ہے۔ بخار کی حیثیت یا تو عرض کی ہوتی ہے یا مرض کی یعنی بخار عرض نہیں بلکہ مرض ہی ہوگا۔ بخار کا تعلق اگر اولاً روح سے ہو تو اس کو حمی یوم کہا جائے گا اگر اخلاط سے بخار کا تعلق ہوگا اور اخلاط صرف گرم ہی ہوں گی اور ان میں عفونت پیدا نہیں ہوگی تو اسے سو فوس سے موسوم کریں گے اگر اخلاط میں عفونت آجائے گی تو اسے حمی عسفی کہیں گے بخار اگر اعضاء سے مشتعل ہوگا تو اس صورت میں اسے حمی دخی کہا جائے گا۔ حمی یوم بیرونی اسباب سے ہوا کرتی ہے مثلاً فکریہ، غضبیہ اور یومیہ گرم بخارات کے بند ہو جانے سے عارض ہوا کرتی ہے اور سہریہ میں روح مشتعل ہو جاتی ہے اس کے نتیجہ میں بخار ہو جاتا ہے۔ فکریہ، غمیہ، ہیمیہ، فوجیہ، تعبیہ، استقرائنیہ، استلابیہ، جو عیز، عطشیہ اور سدویہ کا سبب نام سے ظاہر ہے۔ حمی یوم اکثر تین دن تک رہتی ہے مگر بعض اوقات چار سے سات روز تک چڑھی رہتی ہے۔ حمی یومیہ میں فسقیہ، ہردیہ، استحصانیہ اور سریہ بھی شامل ہیں۔

حمی غصنی یا تو بسیط ہوتی ہے یعنی ایک ہی خلط کے تعفن سے پیدا ہوتی ہے یا مرکب ہوتی ہے۔ حمی غصنی بسیط کی چار قسمیں ہیں۔

- ۱- دموی۔
- ۲- صفراوی۔
- ۳- بلغمی۔
- ۴- سوداوی۔

۱- دموی

متزائدہ ہوتی ہے اور یہی اکثر ہوا کرتی ہے یا متناقصہ ہوتی ہے اس کو اچھا خیال کیا جاتا ہے یا متشابہ ہوتی ہے گویا اس کی تین قسمیں ہیں۔

۲- صفراوی

صفرا اگر عروق کے اندر متعفن ہوتا ہے تو اس کو غلب لازم کہا جاتا ہے۔ صفرا جب دل یا جگر کے قریب متعفن ہوتا ہے تو اسے حمی محرقة کا نام دیا جاتا ہے بعض اوقات تپ محرقة اس بخار کو کہتے ہیں جو دل کے قریب بلغم شور کے سڑنے سے پیدا ہوا کرتا ہے۔ صفرا عروق کے باہر متعفن ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے بخار آتا ہے تو اسے غلب دائرہ کہتے ہیں۔ ان دونوں اقسام میں یا تو صرف رقیق صفرا میں عفونت آیا کرتی ہے اس صورت میں جو نماز آتا ہے تو اسے حمی فالصہ کہتے ہیں۔ صفرا اگر بلغم میں مل کر متعفن ہوگا تو اس بخار کو غلب غیر فالصہ کہا جائے گا۔

۳- بلغمی

بلغم عروق کے اندر متعفن ہو کر بخار کا باعث ہوتا ہے تو اسے لازمہ کہتے ہیں اگر خارج عروق متعفن ہوا ہے اور اس وجہ سے تپ آئی ہے تو اسے تاجیہ کہا جاتا ہے دوسرا نام مواجب ہے۔

۴- سوداوی

سودا عروق کے اندر عفونت پذیر ہوتا ہے اور اس سے بخار آتا ہے تو

اسے ربح لازم کہتے ہیں مگر یہ قسم بہت کم ہوا کرتی ہے۔ سودا جب عروق سے متغین ہوتا ہے تو اس حالت میں اس سے آنے والے بخار کو ربح دائرہ کہا جاتا ہے۔

۴۔ سوداوی

حمیات عفیئہ میں سے ہر بخار غلط کی اقسام پر منقسم ہوا کرتا ہے۔

حمی دموی

اس میں حرارت پہلے اعضائے اصلیہ سے متعلق ہوتی ہے اور لازمی طور پر اعضائے اصلیہ کی رطوبت کو فنا کر دیتی ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جسم میں دو رطوبتیں ہوتی ہیں۔

- ۱۔ وہ چاروں اخلاط حین کا پہلے ہی ذکر ہو چکا ہے۔
 - ۲۔ فضول اور غیر فضول رطوبات۔ غیر فضول رطوبات کی چار قسمیں ہیں۔
- (الف) رطوبت مصورہ جو باریک رگوں یعنی عروق شعریہ کے اطراف میں گھری ہوئی ہے۔
- (ب) اعضاء میں شبنم کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔

(ج) وہ رطوبت جو منہ ہونے کے قریب ہے یہ اعضاء کے مشابہ ہوتی ہے۔

(د) وہ رطوبت جو اعضاء کے قریب ہے اگر حرارت غریبہ ان چاروں رطوبات میں سے پہلی رطوبت کو فنا کر کے دوسری رطوبت کو فنا کرنا شروع کر دے تو اس کو حمی دمی کہتے ہیں اگر دوسری رطوبت بھی جل کر ختم ہو جائے اور تیسری رطوبت کے فنا ہونے کی نوبت آجائے تو اس کو ذبول سے موسوم کیا جاتا ہے ایسا شخص اچھا نہیں ہوا کرتا جو ذبول کی انتہا میں پہنچ چکا ہو جس وقت تیسری رطوبت ختم ہو جاتی ہے اور چوتھی رطوبت فنا ہونے لگتی ہے تو اس کو مفتت کہتے ہیں۔ ان سب اقسام کو مجموعی طور پر دمی ہی کہا جاتا ہے۔

حمی مرکبہ

اس کی ترکیب یا تو دور کی اجناس میں ہوا کرتی ہے مثلاً حمی دمی کے۔

ساتھ حمی غلطی جمع ہو جائے یا قریب کی اجناس میں ہوتی ہے مثلاً صفراوی اور بلغمی مرکب ہو جائیں یا ایک ہی جنس کی ترکیب سے حمی مرکبہ عارض ہوتی ہے مثلاً غلبہ لازمہ اور دائرہ مل جائیں یا ایک ہی جنس کی اقسام مرکب ہو جائیں جیسے دو جنسوں ایک دوسری سے مل جائیں لیکن ان میں سے ایک غالبہ ہوگی اور دوسری غیر غالبہ۔

حمی یوم

اس کی شناخت ان اسباب سے ہو جاتی ہے جو بخار سے قبل ظہور میں آتے ہیں اس کے شروع کپکپی اور اعضاء میں شکنجے نہیں ہوا کرتی اور نبض میں دباؤ بھی نہیں اگر اس کے شروع میں ہلکی سردی کا احساس ہوتا ہے اور روگئے کھڑے ہو جانے کے وقت کپکپی بھی محسوس ہوا کرتی ہے مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ مہام میں مہمی یوم کے عوارض ہلکے ہوتے ہیں اصل میں اس کی حرارت مہام کی حرارت کی طرح ہوتی ہے جس میں سوزش نہیں ہوا کرتی اور اس کی حرارت نرم بھی ہوتی ہے، نبض بھی ہتھیک ہوتی ہے اور سانس بھی تندرست ہوتا ہے۔ پیشاب تندرست آدمیوں کے پیشاب ہی کی طرح ہوتا ہے۔ پسینہ کم آتا ہے اگر مہام میں دیر تک بیٹھنے سے روگئے کھڑے ہو جائیں تو سمجھنا چاہئے کہ یوم نہیں ہے بلکہ غلطی بخار ہے۔

علاج

مریض کو تفریح کرائیں اس کی دل جوئی کریں یہ تدبیر غضبیہ اور غمیہ میں مفید ہوتی ہے فرقیہ میں تفریح کے ساتھ تختیر بھی کرتی چاہئے۔ جو عید میں غذا دینی ضروری ہے۔ امتلائیہ میں استفراغ کرانا چاہئے۔ استحقاقیہ اور سدویہ میں مسامات کھولنے کی کوشش کریں۔ ہاتھ پاؤں آہستگی کے ساتھ دبائیں اور ان کی مالش کریں یہ تدبیر ان دونوں اقسام میں فائدہ مند ہے اسی طرح سکینین بھی دونوں میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ بعض اوقات شیرۃ تخم خیار استعمال کرنے

اور تیرید نیز تلطیف کی ضرورت پڑتی ہے اسی کے ساتھ سرد غذا میں کھلا تیل اور شربت نیز خوشبو میں شگنائیں۔ سرد مقامات پر مریض کو رکھنا چاہئے اس کے بعد حمام کرانا چاہئے۔

سونوخص

یہ بخار اکثر خون میں جوش آنے سے ہوا کرتا ہے اس میں درد سر ہوتا ہے جلد گرم ہو جاتی ہے پیاس زیادہ لگا کرتی ہے گرمی یوم کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے اور حمی عظمیٰ سے کم ہوتی ہے خون کے امتلا کی علامات نمایاں ہوتی ہیں۔

علاج

فصد کریں بعض اوقات صرف فصد ہی سے قائدہ ہو جاتا ہے کبھی اتنا خون نکالا جاتا ہے کہ سہ ہوشی ہو جاتی ہے اس طرح بخار فوراً رفع ہو جاتا ہے کبھی فصد کے ساتھ تیرید اور تقصیر کی ضرورت بھی ہوتی ہے گوشت ترک کر دینا چاہئے۔ صرف ترش شوربوں پر اکتفا کیا جائے تلین بھی کرنی چاہئے بعض اوقات صفرائے ہلکے مسہلات نفوع کے ساتھ دئے جاتے ہیں۔ نفوع میں آب آئارین اور بلبلہ شامل کیا جاتا ہے۔

حمی دموی عظمیٰ

جالیئوس حمی عظمیٰ دموی کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس کی رائے ہے کہ خون میں عفونت ہو جاتی ہے مگر اس صورت میں وہ صفرائے لطیف میں تبدیل ہو جاتی ہے اس لیے حمی صفراوی ہوتی ہے دموی نہیں اس سلسلہ میں اطباء نے جو بحث کی ہے اس کا یہاں درج کرنا ضروری نہیں خون جب عروق کے اندر متعفن ہو کر بخار پیدا کرتا ہے تو اسے حمی مطبقہ کہا جاتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں یا تو ایسی غذاؤں سے ہوتی ہے جو ضاد کو جلد قبول کر لیتی ہیں مثلاً پھل یا جلد متعفن ہو جاتی ہیں جیسے دودھ یا غذا کی ہے ترتیب سے یا دبائی غذاؤں مثلاً خرپونہ اور خوبانی

کے کھانے سے یا کسی ایسی غلیظ غذا کے استعمال سے جس میں حرارت عزیزی کو تصرف دشوار ہو جائے مثلاً کھیر اور گلگڑی کے کھانے سے یا سدہ کی جڑ سے اس قسم کا بخار ہوا کرتا ہے۔ سدے کے باعث روح نفوذ نہیں کیا کرتی سدہ غلیظ اور سیدر اخلاط کی کثرت سے پڑ جاتا ہے یا امتلا کے بعد حرکت کرنے سے سدہ پڑ جاتا ہے بخار کا سبب خارجی بھی ہو سکتا ہے مثلاً وہابی ہوا میں سانس لینے یا سٹرا ہوا پانی پینے سے بخار آ جاتا ہے۔ جمی عضنی میں حرارت اور سوزش ہوتی ہے لیکن دموی میں سوزش کم ہوا کرتی ہے اور جمی عضنی سے قبل ایک ایسی حالت کا ہونا ضروری ہے جس کو کسل اور ہاتھ پاؤں کی ٹوٹن کہنا چاہئے بعض میں اختلاف ہوتا ہے مگر یہ کیفیت مادے کی خفت کی وجہ سے غلب میں کم ہوا کرتی ہے اور کبھی نوبت کی ابتدا میں ہوتی ہے بخار اس وقت تک رنج نہیں ہوا کرتا جب تک مادہ بالکل خارج نہ ہو جائے۔ اس کے عوارض جمی یوم کے مقابلہ میں شدید ہوا کرتے ہیں اور سونوخس میں درد سر نیز پیاس کی شکایت ہوتی ہے۔ منہ کا ذائقہ اور زبان کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔ دموی میں درد سر تہدیمینی کھنڈاوش کے ساتھ ہوتا ہے اور گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں، نبض مستکی ہوتی ہے۔ رنگ سرخ ہوتا ہے اور بدن نیز سر میں گرانی ہوتی ہے۔ بخار کی ابتدا بغیر ککچی کے ہوا کرتی ہے، پسینہ نہیں آیا کرتا مگر بحران کے قریب پسینہ آ جاتا ہے بخار لازم اور بغیر سوزش کے ہوتا ہے جیسا محرقہ میں ہوا کرتا ہے اور بخار حمام کی گرمی کے مشابہ ہوتا ہے۔ جمی دموی عضنی کی حرارت سات روز تک رہا کرتی ہے۔

علاج

پہلے نصب کرنی چاہئے غذا الطیف دی جائے اگر غذا دو تین روز تک بند کر دی جائے تو مناسب ہے۔ صفرا کا مسہل دیا جائے اس مقصد کے لیے تقوع یا فواک کا جوشاندہ یا آب انارین ہیلے کے ساتھ دینا چاہئے۔

حمی صفراوی

غلب کی باری ایک روز بیچ آیا کرتی ہے اس میں بے خوابی، پیاس اور دوسرے اور بے چینی کی تکلیف لازمہ سے کم ہوا کرتی ہے اور مختصر وقت میں شدید ہوتی ہے۔ زبان پٹے زرد اور پھر سیاہ ہو جاتی ہے، ہونٹ پھٹ جاتے ہیں، زبان خشک ہوتی ہے، ذائقہ کڑوا ہوتا ہے، زبان پر اکثر سیاہی آجاتی ہے، مہل کو باتیں کرنے اور روشنی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات غلب میں بھی یہ عوارض ہوتے ہیں غلب کی ابتدا میں روٹھے گھڑے ہو جاتے ہیں یعنی تشعیرہ کی کیفیت ہوتی ہے پھر کبھی ہونے لگتی ہے کبھی شروع میں باری سخت ہوتی ہے اور جب مادہ کم ہو جاتا ہے تو باری ہلکی ہو جاتی ہے۔ ربیع میں اس کے برعکس ہوا کرتا ہے۔ غلب میں برودت (ٹھنڈک) ہمیشہ نہیں رہا کرتی ٹھنڈک مواد کی سوزش کے باعث ہوا کرتی ہے نیز اس وجہ سے بھی کہ حرارت عزیز کی حفاظت کے لیے دل کی جانب ہو جاتی ہے دونوں میں پسینہ کی کثرت سے فرق کیا جاسکتا ہے لازمہ میں غلب کی طرح برودت (سردی) شدید ہوتی ہے۔ حمی مہرقہ اکثر اوقات لازمہ کے مشابہ ہوتی ہے اس میں وقفے بھی ظاہر نہیں ہوا کرتے جب دو نہیں مرکب ہو جاتی ہیں تو باری روزانہ آنے لگتی ہے اس لیے باری پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے بلکہ مرض کی قسم پر بھروسہ کرنا چاہئے اکثر اس میں قبض ہوتا ہے کیونکہ صفرا اور پر کی طرف یا جلد کی طرف حرکت کیا کرتا ہے اس میں پیشاب ناری ہوتا ہے مگر جس وقت صفرا دماغ کی جانب رجوع ہوتا ہے تو پیشاب سفید ہوا کرتا ہے اگر خالصہ میں کھیر جاری نہ ہو تو سرسام کا اندیشہ رہتا ہے خالصہ کی علامات یہ ہیں کہ پسینہ زیادہ آتا ہے اور باری چار گھنٹی سے چودہ گھنٹی تک رہتی ہے نوبت کی زیادتی کی پہچان مادے کے دور ہونے سے ہو سکتی ہے۔ غیر خالصہ صبح مہینے تک رہا کرتی ہے اس میں پیشاب رقیق اور کبھی غلیظ ہوا کرتا ہے درد سر جو تھے دن زیادہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ بخار ساتویں روز اتر جائے گا جب تیسرے یا چارویں روز درد سر زیادہ ہو تو بخار نویں یا گیارہویں روز اترتا

علاج

خون کے غلبہ میں فصد کرنی چاہئے۔ ابتدائی ایام میں سکینین اور نیلو فرس پیاس کی صورت میں تخم خیارین دیں تاکہ سڑے کھل جائیں اور پیشاب بھی زیادہ آنے لگے نیز تجربہ بھی ہو جائے اس کے بعد شربت نیلو فر، شربت بنفشہ یا شربت آلو بخارا، شربت بنفشہ یا شربت حامص، شربت سیب یا شربت لیمو آلو بخارے کے فیساندے میں ڈال کر دیں۔ حکم اور شربت بنفشہ یا نیلو فر کے ساتھ بھی دے سکتے ہیں بہتر یہ ہے کہ دو تین روز تک فیساندہ نہ دیں۔ آب اتارین، شربت بنفشہ یا املی گرم پانی میں بھگو کر دیں۔ حکم یا شربت بنفشہ اور آب خرپوزہ سکینین ملا کر دینا مفید ہے کیونکہ یہ پیشاب آور ہے اور لینے لاتا ہے اور حرارت اور پیاس کو تسکین دیتا ہے، ملین بھی ہے۔ کھیرے کو آگ میں بھلا کر اس کا پانی پلائیں۔ چھ روز تک آب خواک نہیں دینا چاہئے بلکہ روزانہ طبیعت کی تسکین کریں تاکہ دو تین بار اجابت ہوتی رہے خیافات اور حقنوں سے بھی یہ کام لیا جاسکتا ہے۔ اگر ان کے شربتوں سے اور تدا بیر سے تلمین نہ ہو تو شام اور رات کو ان شربتوں میں مدرات ملائیں مثلاً شیوہ تخم خیارین، تخم گلرہی خاص طور پر پیاس کی موجودگی میں پیاس زیادہ ہو تو شیرہ تخم خرذسیاہ تنہا یا کدو سے دراز اور تخم گلرہی کے ساتھ سکینین ڈال کر دیں۔ بعض اوقات کافور دیا جاتا ہے۔ تے اور متلی کی صورت میں املی کا فیساندہ حکم یا شربت نیلو فر ڈال کر دیا جاتا ہے یا املی کے فیساندے میں آلو بخار عتاب ۲۱ دانہ گل نیلو فر ۵ عدد، گل بنفشہ ۱۰ گرام بھگو کر دیں اس میں ترنجبین سفید عمدہ قسم کی ۱۰ دانہ اور ریوند چینی ۱ ماشہ بھی بھگوئی جاسکتی ہے شربت جبر ہندی یا شربت آلو ہلو بھی دیا جاسکتا ہے۔ دست آرہے ہوں تو شربت اترنج یا شربت اتر ترش پودینہ یا سکینین رانی کے ساتھ دیں اور ملین حقنوں اور مسہل قلیوں سے طبیعت کی تسکین کریں اگر متلی نہ ہو تو طباشیر، ساق کشنیر، فنگ اندھسپیکر

شربت سیب میں ملا کر دیں۔ بعض اوقات ذرا سا کافور شامل کر دیا جاتا ہے۔
 سہلات میں فیضانہ جس میں آب انارین، بیلہ شامل ہو، شربت ورد کر شربت
 حد مکرر ۱۹ ملی لٹر، سکبین ۱۲ ملی لٹر ملا کر پلائیں یا املتاس شربت، بنفشہ یا
 روغن بادام یا شربت بنفشہ ملا کر دیں۔ شربت بنفشہ کی جگہ شکر سے بھی کام لیا
 جاسکتا ہے، نفع سے پہلے سہل نہیں دینا چاہئے لیکن جب صفرا ہیجان میں ہو تو
 نفع کے بغیر بھی سہل دیا جاسکتا ہے اور غب میں نفع سے قبل سہل دیتے ہیں
 نقصان کم ہے، نسبت اس وقت کے جب غب کے علاوہ کوئی بخار ہو، استفراغ
 باری کے دن نہیں کرنا چاہئے، خاص طور پر بحران میں۔ استفراغ کے لیے
 سب سے اچھا دن آٹھواں، دسواں، پانچواں، سولہواں ہے لیکن چھٹے روز اگر
 ممکن ہو تو غذا دو یا تین روز تک بند رکھیں اس کے بعد مارا، شیر یا روٹی کا گودا
 ٹھنڈے پانی میں بھگو کر دیں جو کے پتے، ستو بھی دے سکتے ہیں مثلی ہو تو شکر یا شربت
 نیلوفر ڈال کر دیں، نبض میں کمزوری کا احساس ہو تو مرغ کے چوزے کے شوربہ
 دیں، نبض کمزور نہ ہونے کی صورت میں آتش جو دے سکتے ہیں بعض اوقات
 کمزوری زیادہ ہوتی ہے اور مرض انتہا کے قریب ہوتا ہے تو اس حالت
 میں مرغ کے چوزوں کا شوربہ دینے سے غذا فاسد ہو جاتی ہے کیونکہ طبیعت
 مشتعل ہوتی ہے اور ذہن میں تشویش اور بے چینی ہوتی ہے اور ان شوربوں
 سے خاص قوت حاصل نہیں ہوا کرتی اگر بخار بلکا ہو اور بھوک، موسس ہو
 انار دانوں کا شوربہ یا آلو، بخارا یا رریاح، بیو، پالک، ملوخیہ، بولائی، حسرفزا
 روغن بادام میں بھون کر دینا چاہئے ان کو سرکہ یا لیمو سے ترش کر لینا چاہئے
 بشرطیکہ کھانسی نہ ہو۔ بعض لوگوں کو ابتدا میں مرغ کے چوزوں کا شوربہ گرم
 مصالحو ڈال کر دینے کی ضرورت ہوتی ہے یہ لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے ہاں
 پوٹے ہوتے ہیں ان کو باری کے شروع میں شوربہ دیا جاسکتا ہے اور جن
 لوگوں کے جسم پوٹے نہ ہوں ان کو شروع میں غذا نہیں دینی چاہئے قبض کی
 صورت میں بھی غذا بند رکھیں۔ مقامی طور پر نیند لانے اور درد کو تسکین دینے والی
 دوائیں دیں اور ان چیزوں سے علاج کریں جن کا بیان درجہ گرم میں

کیا جا چکا ہے بے خوابی حرارت کے ساتھ ہو تو زبان کی ترطیب ان دواؤں سے کریں جن کا ذکر زبان کی خشکی کے بیان کیا جا چکا ہے جگر پر گلاب یا آب برگ کاسنی یا آب خیار اور سرکہ میں کڑا کر کے رکھیں تاکہ جگر کی گرمی کم ہو کر دھندلا ہو جائے۔ بعض اوقات ان میں ذراسا کافور بھی شامل کر لیتے ہیں۔ ہاتھ پیروں کو گرم پانی اور بھوسی سے دھونا مفید ہے اس سے درد سر میں سکون ہو جاتا ہے اور دماغ پر چڑھنے والے بخارات لوٹ جاتے ہیں نوبت کے شروع میں سکین اور گرم پانی پلا کرتے کرائیں حرارت کی زیادتی میں سردیوں کا شیرہ شربت آلو بخارا اور سکین ڈال کر پلائیں جب پھیند آنے لگے تو پسینہ لانے والی دوا میں دینی چاہئیں سکین آب خربوزہ یا سرد پانی کے ہمراہ دیں شیرہ تخم خیار بھی دیا جا سکتا ہے پھیند پونچھتے رہیں اس طرح پسینہ خوب آتا ہے چھڑکاؤ کریں سونے کے کمرے میں فوارے رکھیں۔ سیب، بہی، زعفران اور گلگولی سنگھائیں۔ مریض کے قریب خوشبودار پھول رکھ دیں مثلاً آس بید سادہ کی کونپلیں اور ٹمٹھڑے خوشبودار درختوں کے پتے سیب اور سبحان کے پتے پانی چھڑک کر رکھ دیں۔ گل نیلوفر، گل بنفشہ، گل سرخ، گلاب بید سادہ آب نیلوفر اور آب آس کا ملخ بنا کر سنگھائیں ان میں ذراسا سرکہ بھی شامل کر لینا چاہئے بشرطیکہ بے خوابی کی شکایت نہ ہو بے خوابی کی صورت میں سرکہ مریض کے پاس بھی نہ لائیں بعض اوقات آب خربوزہ اور آب خیار کا حقہ مفید ہوتا ہے

حمی بلغمی

اس میں بخار کم ہوتا ہے سوزش نہیں ہوتی مگر دیر تک ہاتھ روکنے کی صورت میں سوزش ہونے لگتی ہے۔ جنم کی وجہ سے اس میں سردی زیادہ ہوتی ہے اس بخار کی باری رودان آیا کرتی ہے شروع میں سستی بے خوابی اور گرانی محسوس ہوتی ہے پھر سردی لگتی ہے حمی بلغمی لازم دق کے مشابہ ہوتی ہے۔ بشرطیکہ نبض میں نرمی نہ ہو کبھی نبض میں صلابت ہوتی ہے یہ صورت بحران میں تہد کی دسے پیش آیا کرتی ہے پیشاب میں رکھت کم ہوتی ہے بلکہ اکثر پیشاب

میں خامی اور سفیدی ہوتی ہے۔ بعض اوقات پیشاب سرخ ہوتا ہے اس کی وجہ عفونت ہوتی ہے رنگ رصاصی یعنی سیدہ کی طرح ہوتا ہے نبض صغیر اور ضعیف ہوتی ہے نبض میں اختلاف بہت ہوتا ہے پاخانہ پیدا ہوا کرتا ہے۔ ضعف ہضم کی بنا پر پاخانہ میں بلغمیت پائی جاتی ہے پیاس کم لگتی ہے مگر بلغم شور میں پیاس ہوتی ہے اس بخار میں نم معدہ ضرور کمزور ہوتا ہے اس کے عوارض خشکی سے ملتے جلتے ہوتے ہیں نقصان ہوتا ہے بھوک مر جاتی ہے پسینہ کم ہوتا ہے اور ظاہر میں تری بھی نہیں ہوا کرتی۔

علاج

منہج پلا کر بلغم کا نتیجہ کریں نم معدہ کو قوت پہنچائیں۔ تے ہر باری پر درزہ بعض ہاریوں پر ضرور کرنی چاہئے۔ شربت لیو یا سکینین، شربت بنفشہ یا شربت نیلوفر اور سکینین بزوری یا عضلی یا عضلی گرم پانی یا لکڑی اور خنکے بیجوں کے جوشاندے کے ہمراہ دیں۔ کاسنی، زرشک، سکینین سادہ یا بزوری کے ساتھ دی جائے پیاس کی شدت کے لیے بیجوں کا شامل کرنا ضروری ہے۔ حرارت میں تیریدگی کو کشش کی جائے بلغمی کا منہج پلانا چاہئے مگر جلد کی رعایت ضرور کریں۔ بعض اوقات مار اسل مار یا جلاب، عرق اصل السوس کے ہمراہ دیا جاتا ہے بشرطیکہ حرارت تیز نہ ہو کبھی شربت لیو اور سکینین بزوری یا عضلی کے ہمراہ گلقدہ استعمال کیا جاتا ہے یا گلقدہ یا دیان، اصل السوس، تخم کرفس، پدسیاوں کے جوشاندے کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ قرص زرشک یا قرص گلاب یا قرص فافٹ یا فافٹ شکامی پلا اور دوا شاہترہ، تخم کاسنی، کنوٹ اور غلی شکر یا سکینین یا گلقدہ شامل کر کے دیتے ہیں۔ ان دواؤں میں بعض اوقات ایسی ادویہ بھی شامل کر دیتے ہیں جو طبع اور مصلحت ہوں جیسے اسی آلو بخارا، سپستان ان سے طبیعت میں لطافت بھی پیدا ہوتی ہے اور تین بھی ہو جاتی ہے تباہ بخارا اور املی مضر ہے۔

استفراغ کرنے والی دوائیں

یعنی استفراغات، سپستان ۲ دانے تخم خیارین تخم کاسنی غاریقون اصل السوس

زرد شک ہر ایک، گرام بسفاج قنطوریون، سارکن، ہلیلاہ کاہلی، ہلیلاہ لاد ہر ایک ۷، گرام پانی میں جوش دے کر امتساق، ترنجبین، ریوند، ترہد ہر ایک ۴ گرام گوگل کثیر ہر ایک، ارقی یا حب ایارج یا ایارج فیترا یا حب ریوند اور ہلیلاہ کاہلی غازیون گوگل، ترہد سفید ہر ایک ۲۵۶ ملی گرام روغن بادام میں چرب کریں اور امتساق یا عوق خیار شہز ملا کر پلائیں۔ تلمین طبیعت کے لیے ریوند، سکجنین یا سبلہ تھنے اور ملین فیتلے استعمال کریں یا تخم قرطم بسفاج قنطوریون چھلے ہوئے کا خیساندہ پلائیں روزانہ رات کے وقت پیشاب آور دو ہیں مثلاً تخم خیارین، تخم فریزہ کا شیرہ سکجنین شکر ملا کر دینا چاہئے۔

قے آورد و امیں

مولی کے بیج سکجنین عملی گرم پانی میں ڈال کر پلائیں یا سکجنین اصل اسوس کے ہمراہ دیں یا بیج خر بوزد اصل اسوس پکا کر سکجنین ملا کر پلائیں اس کے بعد قے کرائیں۔

غذا

اگر غلیظہ منعی مادہ ہو اور بیماری دیر تک رہے تو بہ نسبت صفادہ ای صفا دہی بخار کے غذا زیادہ دینی چاہئے۔ شہد و ع میں آب نخود شکر ڈال کر دیں یا آتش جو شہد یا شکر ملا کر پلائیں ذرا سی سیاہ مرچ یا سونف، مصطکی بھی پلا دیتے ہیں۔ بھنس ادقات سکجنین بزوری سادہ شامل کر لیتے ہیں مگر غذا بھنے اترا جانے مرغ کے پیوزوں کا شور بہ، مصطکی، دار صینی، سو یا، تخم قرطم، آب میوہ اور شکر ڈال کر بھی دینا چاہئے۔

مقائم دوائیں

دخان سفید، روغن گل جس میں پاپیمہ اور مصطکی کو جوش دیا گیا ہے، اسوس، ریوند، اقلتیون، کون، کونٹک کا پانی، سبکدہ،

حمی سوداوی

اس کے شروع میں ہلکی کپکپی ہوتی ہے پھر تیز ہو جاتی ہے مادے میں نضح ہو جانے کے بعد بخار بڑھ جاتا ہے اور تمام اعضاء میں درد کا احساس ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہڈیاں ٹوٹ رہی ہیں دانت نہتے ہیں۔ بخار صفراوی کی نسبت ہلکا ہوتا ہے لیکن مادے کی بیوست کی وجہ سے لمبی کی طرح ہلکا بھی نہیں ہوتا اور اکثر سمیات مختلفہ کے بعد طویل ہوتی ہے یعنی بخار دیر تک رہتا ہے۔ بخار اخلاط کو جلا دیتا ہے بغض اس میں صلب مختلف اور لومی ہوتی ہے اس کے دورے لمبے ہوا کرتے ہیں اور چوبیس گھنٹے تک رہتے ہیں اس کے بعد اس کے پسینہ آکر بخار اتر جاتا ہے اگر سودا بطنے ہوئے بلغم سے بنتا ہے تو دورے لمبے ہوتے ہیں پیشاب گاڑھی ہوتا ہے پسینہ کم آتا ہے بغض سلیم ہوتی ہے اور صفرا کے چلنے سے بنا ہو تو بغض میں شدید سرعت کے ساتھ تواتر ہوتا ہے اسی کے ساتھ ہلکی کپکپی ہوتی ہے روکھے کھڑے ہو جاتے ہیں پیاس اور بطن بہت ہوتی ہے اگر اخلاط کے افتراق سے ہوتا ہے تو ان اخلاط کے علامات پہلے ظاہر ہوتے ہیں بعض اوقات بخار کے مادے پر عمر سرخصائل اور مزاج اور سابقہ تداویبیر دلائل کیا کرتی ہیں۔ رطوبی مادے میں تغفن کی وجہ سے باری جلد آیا کرتی ہے اگر اس رطوبی مادے کے ساتھ حرارت ہوتی ہے تو اس میں عفونت ہمیشہ رہتی ہے جس طرح حمی دمویہ مطبقہ میں ہوا کرتی ہے اگر عفونت خارج عروق فرض کی جائے اور مواد اس مادے سے مستفاد ہو مثلاً مادہ قوڑا بارد یا بس ہو تو عفونت دیر میں ہوگی جیسے چوتھیا بخار میں باری ایک روز آئے گی اور نو روز تک باری نہ آئے گی یعنی نو روز کا وقفہ رہے گا کبھی مادہ کم ہوتا ہے اس صورت میں باری پانچویں یا چھٹے دن آیا کرتی ہے اگر مادہ زیادہ ہو تو سردی دیر میں محسوس ہوگی جس طرح بلغمی میں ہوا کرتی ہے لیکن باری روزانہ شدت سے آئے گی اگر مادہ گرم ہوگا تو تاخیر درمیانی درجہ کی ہوگی اور باری ایک روز آئے گی ربیع (چوتھیا بخار) ربیع کے موسم کی جلد دور ہو جاتی ہے لیکن

زریف کی ربیع دیر تک رہا کرتی ہے خصوصاً جب سردی کا زمانہ قریب ہو رہے
میں تلخی کو ضرور نقصان پہنچا کرتا ہے مگر میں بھی تبدیلی آجاتی ہے۔ جمی ربیع سینہ
کی کثرت اور کچھپی کی زیادتی کے باعث بہت سی بیماریوں مثلاً صرع، نقرس،
دوالی، وجع مفاصل، تشنج، رطوبت خشک، بخور اور ترخارش سے اچھی ہوتی ہے۔

علاج

اگر خون کی زیادتی یا سودائے دوسوی سبب مرض ہو تو نصد کرنی چاہئے۔
اگر ایسا نہ ہو تو نصد ضعف کی بنا پر مضر ہوتی ہے شروع میں ہلکا استفراغ کروائیں
پھر جب سودا میں کامل نضج ہو جائے تو قوی استفراغ کریں۔ آسٹس جو تنہا
یا بیجوں شکر یا شربت نیلو فر کے ساتھ دیں یا جلاب سرد یا عار اور سکین یا شربت
ماض اور شربت نیلو فر یا شربت سیب، عرق گا دزباں، عرق نیلو فر عرق کاسنی
اور تخم ریحان کے ساتھ دیں یا تخم خیار، تخم کاسنی اور تخم کٹوتھ ہر ایک ۱۰ گرام
اصل السوس زرشک ۷ ماشہ گا دزباں سترہ گرام جوش دے کر سکین یا شکر
ملا کر پلائیں اور تریاق فاروق نضج کے بعد استعمال کریں استفراغ چند بار
کرنا چاہئے۔ شربت آلو بخارا یا نقوع آلو بخارا پلاتے رہیں بشرطیکہ سودا
صفر اسے بنا ہو۔

مہلکات

مہلک دوسرے یوم راحت ہیں دینا چاہئے کیونکہ پہلادان حمام کے لیے
ہے مادے کی رعایت ہر حال میں ملحوظ رکھنی چاہئے اگر سودا صفر سے بنا ہو
تو مہلک میں شاہترہ ہلیلہ زرد سقمونیا شامل کریں بلغم سے بنا ہو تو ہلیلہ کابلی،
ترہ ہسناج، غازیقون، تخم حنظل کا اضافہ کریں۔

جو شانہ۔ عناب سپستان، املی، آلو بخارا ہر ایک ۳۵ گرام۔ سندسکی
ہسناج، شکار علی بادورد، تخم ریحان، شاہترہ، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، گل بنفشہ،
زرگ، گدزباں ہر ایک ۷ گرام تخم خیار، تخم کاسنی، زرشک، اقیقون ہر ایک

۲ گرام پانی میں جوش دے کر شیرہ الملتاس ۲۷۸ ملی گرام روغن بادام شیریں ملا کر پلائیں۔ مہر از منی لا جورد منسول گوگل، کیترا، سقمونیا ہر ایک ۲۸۸ ملی گرام سفوف بنا کر فیون کے جوشاندے کے ساتھ دیں۔ جب افتیون زیادہ مفید ہے اور فیون بھڑکے دودھ کے ہمراہ دیں۔ ایارج لوفا زیا بھی بہتر ہے ایک استفراغ کے بعد دوسرا بھی کرائیں باریوں کے شروع میں تے کرائیں اس غرض کے لیے کچنیں، صمغ خرفشت اور اصل السوس مناسب ہے پیشاب آورد و ایتیں مثلاً تخم گلزی، کھیلا، خرنہ، تخم کاسنی کا شیرہ پلائیں باری کے دوسرے دن حمام کرائیں میٹھے پانی سے آبزنی بھی کرائیں حمام میں پانی ہوا سے زیادہ استعمال کرنا چاہئے باری کے دن مریض کو بھوکا رکھیں لیکن باری شام کے وقت آئی ہو اور بھوک زیادہ ہو تو غذا دی جا سکتی ہے اس صورت میں آتش جو شکر یا شربت نیلوفر کے ساتھ دی جائے۔ جہازی، پالک، کاسنی، خرفذ بھی روغن بادام میں بیون کرکھلائیں یوم راحت میں مرغ کے فریہ چوزوں کا شورہ یا بگری کے بچہ کے گوشت کا شورہ یا انار دانہ، مور منقی یا میو شکر کے ساتھ دیں علاج میں غلطی نہ ہو تو یہ بخار سالہم سے زیادہ نہیں رہا کرتا لیکن غلطی ہو جانے پر بارہ برس تک بھی رہتا ہے رہنے کے دوران میں طحال میں درم بھی ہو تو ربیع دیر میں جایا کرتی ہے اس کے عوارض بھی خراب ہوتے ہیں اس کے نتیجہ میں استتقا ہو سکتا ہے۔

حمی خمس سدس اور ربیع

یعنی پانچویں، چھٹے اور ساتویں روز کا بخار اسی پر آٹھویں دن کے بخار کو قیاس کرنا چاہئے۔ پانچویں روز کا بخار اکثر سودائے بلغمی غلیظ سے ہوا کرتا ہے اس کا علاج ربیع کا طرح کرنا چاہئے۔

دق

اکثر استتالی ہوتی ہے یعنی کوئی بخار دق کی صورت اختیار کر لیتا یہ مفرد بھی ہوتی ہے اور عضو نسی بخار سے مرکب بھی وہ دق جو حمی خمس کے ساتھ ہوتی ہے

اس میں نبض دقیق صلب اور متواتر ہوتی ہے اور غذا کے بعد بخار بڑھ جاتا ہے، نبض میں غلظت ہوتی ہے شروع میں مجلس گرم ہوتا ہے چھوٹے دالے کو بخار کی جلن زیادہ محسوس ہوا کرتی ہے شراہین کے مقامات گرم ہوتے ہیں بخار غذا کے بعد بڑھ جاتا ہے اکثر اطباء غلظی سے دق میں غذا روک دیتے ہیں اس کے نتیجہ میں مریض جلد مر جاتا ہے جب دق پہلے درجہ سے گذر کر ذہول کی حد میں آجاتی ہے تو نبض میں صلابت اور صف کا اضافہ ہو جاتا ہے آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں آنکھوں سے خشک میل زیادہ آیا کرتا ہے تمام اعضاء کی نرم ہڈیاں نکل آتی ہیں، کنپٹیاں دھنس جاتی ہیں، چہرے کی جلد کھنچ جاتی ہے۔ اور چہرہ پر رونق نہیں رہتی، چہرہ خراب آلود معلوم ہوا کرتا ہے، پلکوں کے کھولنے میں بوجھ کا احساس ہوا کرتا ہے، پیشاب میں چکنا ہٹ آ جاتی ہے۔ اور پھلکے آنے لگتے ہیں، ناک دہلی ہو جاتی ہے، بال جھڑ جاتے ہیں، جو میں زیادہ ہو جاتی ہیں، پیٹ سوکھ کر کمرے لگ جاتا ہے، ناخون خشک ہو جاتے ہیں، ذوبانی دست آنے لگتے ہیں۔ آخر مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج

شروع میں علاج آسان ہے لیکن مرض کی پہچان مشکل ہے اس کے علاج میں نفع اور اخراج مواد کی ضرورت نہیں ہو کرتی یہ غذا بند کرانی جاتی ہے مگر صرف اتنی غذا دی جاتی ہے جس کو معدہ برداشت کر سکے تیزی کا کافی ہوتی ہے اس کے ساتھ ترطیب کا خیال ضرور رکھنا چاہئے اس مقصد کے لیے کھانے پینے کی ان چیزوں کا استعمال کیا جاتا ہے جن کو غب میں بیان کیا جا چکا ہے مگر معدے کو ٹھنڈا کرنے والی اشیاء سے پرہیز کرانا چاہئے کیونکہ دق میں معدے کا کارور ہونا بہت مضرت ہے دق کے ساتھ عفونتی بخار شریک ہو جائے تو علاج دونوں کا ملا جلا کرنا چاہئے۔ ہلکا مسبل بھی دیا جا سکتا ہے تاکہ عفونتی بخار دور ہو جائے اور دق کے علاج میں آسانی ہو لیکن ذہول قریب ہو تو نوی علاج کرنا چاہئے بہتہ یہ ہے کہ ایک پہررات رہے شیعہ ۳ تخم خرفہ سیاد

سکینین یا شکر ڈال کر پلائیں اس کے ساتھ ۲۲ ملی گرام کا فور کھلا میں سورج مکئی پر ایک پیار آش جو شکر سے میٹھا کسے پلائیں اس کے دو گھنٹہ بعد کہہ لگڑی جس اور خرفکے جو شانہ سے آبز ن کرائیں بدن پر گل نیلو فر، بنفشہ، جو مقشر لگائیں۔ سر کو او پنار کھیں تاکہ ٹھنڈی ہو انگتی رہے اس کے بعد روغن بنفشہ روغن کدو سر پر ملیں اور کان میں بھی ٹپکائیں، ناک میں سڑکیں پھر آرام کریں غذا میں بھیڑے کے سچے کا یا بگری کا گوشت یا موٹی مرغی کا گوشت شوربہ سویاں، نیرشت انڈا، تازہ دودھ، سبزی اور دھلی ہوئی مچھلی کھلائیں۔ نمک کم کر دیں جب غذا کا ہضم قریب ہو تو سفید شراب پلائیں مگر زیادہ پانی ملا کر پانی چاہئے۔ قرص لیو اور لگڑی کا شیرہ یا قرص کا فور شکر کے ساتھ دیں۔ نشاستہ اور روغن بادام شیریں کدو اور خربوزہ، تخم خشکاش، تخم کدو تخم خرفہ اور مضر بادام کھلائیں مریض کو کتان کے خوشبودار بچھونے پر سلائیں اس کیڑے میں سن کر دالینا چاہئے۔ بعض اوقات چمڑے میں پانی بھر کر مریض کے نیچے رکھتے ہیں دریا کے کنارے فرش بچھا دینا چاہئے مریض کو وہاں رکھا جائے بستر پر خوشبودار پھول ڈال دینے چاہئیں، مریض کے سامنے کھیل کود ہونا چاہئے اس کے قریب سیب، کھیرا اور بھی رکھ دیں اس کے علاوہ شفتالو خوبانی، آلو بخارا، عناب، خربوزہ، انگور وغیرہ رکھ دینے چاہئیں ٹھنڈی اور لطیف خوشبو میں زیادہ سنگھائی جائیں گرم خشک اور ٹھکین چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے جھوک، غصہ، فکر اور غم سے بچانا ضروری ہے۔

حمی مرکبہ

کبھی ایک بخار دوسرے بخار کے ساتھ آجاتا ہے اور کبھی ایک بخار دوسرے بخار کے دفع ہونے پر آیا کرتا ہے۔ بعض اوقات بخاروں کی ترکیب ملی جلی ہوتی ہے اس میں دونوں بخار ساتھ ہی آیا کرتے ہیں اور ساتھ ہی اتر جاتے ہیں۔

شطرنف

صفر اوی اور بلنچی بخاریا دو وانسزہ اور دو لازمہ سے مرکب ہوتی ہے اور صفر لکھا دائرہ ہوتی ہے بلنچی لازمہ اسی کو خالصہ سمجھ لیا جائے یا اس کے برعکس ہوتا ہے کبھی صفر اور کبھی بلنچم غالب ہوتا ہے اور ان کی علامات نمایاں ہوتی ہیں نیز دونوں بخاروں کی قوت اور مقدار برابر ہوتی ہے بعض اوقات ایک بخار دوسرے سے تیز اور قوی ہوتا ہے ان کا علاج تیرید اور تربیب سے اس طور پر ہونا چاہئے۔ جو بلنچم اور صفر کے وسط میں ہو مواد کے اخراج سے اکثر فائدہ ہوا کرتا ہے جس وقت دو جنہیں مل جائیں تو باری ایک دن بیچ آیا کرتی ہے اگر دو ربع سے مرکب ہوتی ہے تو باری دو روز بیچ آیا کرتی ہے ایک دن باری نہ آئے گی اگر دو خمس سے مرکب ہوتی ہے تو دو روز باری آئے گی غب کے طور پر اور جب دو سدن سے مرکب ہوگی تو دو روز باری آئے گی اور تیسرے روز رفع ہو جائے گی۔

بحران

بحران یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی قول فیصل کے جس طبی اصطلاح میں اس سے ایک بڑی تبدیلی مراد لی جاتی ہے جو اچانک ظاہر ہوا کرتی ہے اس کے بعد فوراً ہی تندرسی کی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں یا موت کی۔ بیماری کو باغنی اور دشمن سے اور بدن کو ملک سے تشبیہ دی جاتی ہے طبیعت کی مثال فرار و اور بادشاہ کی ہے جو بدن یعنی ملک کی حفاظت پر ماسور ہے۔ بحران وہ دن ہے جب دشمن اور بادشاہ میں سخت اور خونریز مقابلہ ہوتا ہے یہ مقابلہ فیصلہ کن ہوتا ہے فتح و شکست کا تصفیہ اسی روز ہو جاتا ہے کبھی دشمن غالب آ کر ملک پر قابض ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ قبضہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ دوسری لڑائی کی ضرورت واقع ہوتی ہے جس کے پورے ملک اور جاہلدار پر قبضہ کرنے کی طاقت دشمن کے حصہ میں آجاتی ہے اس حالت میں اس کو بحران ردی کہا جاتا ہے کبھی بادشاہ یعنی طبیعت کو غلبہ حاصل ہو جاتا ہے اور وہ دشمن کو شکست فاش

دے کر ملک کو اس کے اثرات سے پاک کر دیتا ہے اس کو بحران تام سے موسوم کیا جاتا ہے اور کبھی بادشاہ کی فتح اس طرح ہوتی ہے کہ دشمن کے عساکر مورچہ سے فرار ہو کر ادھر ادھر منتشر ہو جاتے ہیں اس کو بحران انتقالی کہتے ہیں بعض اوقات بادشاہ دوسرا حملہ کر کے دشمن کو ہرا کر فتح کی امید کر لیتا ہے اس کو بحران ناقص کہا جاتا ہے بحران تام کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ ہر بیماری کا اختتام کبھی بحران جلد کے ذریعہ ہوا کرتا ہے اور کبھی مرض کا مواد آہستہ آہستہ تحلیل ہونے کے بعد مرض دفع ہوا کرتا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیماری کا مواد ایک عضو سے کسی دوسرے عضو میں منتقل ہو جاتا ہے کبھی بحران ردی ذبول کے ذریعہ سے مریض کو موت کی گھاٹ اتار دیتا ہے یعنی حرارت عریزی تنوڑی تنوڑی تحلیل ہو کر آخر کار ختم ہو جاتی ہے اور اس کا پیرا غ گل ہو جاتا ہے جن مریضوں کو بحران ہونے والا ہو یا ان میں بحران تام ہونے کی امید ہو بہتر ہے کہ ان میں کسی قسم کی تحریک پیدا نہ کی جائے یعنی مانے کو ایک عضو سے کسی دوسرے عضو میں لوٹانے کی کوشش نہ کی جائے۔ مسہل اور دوسری دواؤں سے کوئی ایسی صورت حال پیدا نہ کی جائے جس سے مواد میں یوجان آجائے۔ کھیر، پینہ اور پیشاب لانے والی کوئی تدبیر نہ کی جائے اور طبیعت سے کسی قسم کی چھیڑنے کی جائے بلکہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے اس لیے کہ بحران تام بدن کو فضلات اور بیماری کی سمت سے بالکل پاک و صاف کر دیتا ہے اور اس سے قبل یا بعد کو کسی محرک کی حاجت نہیں ہے اس وقت طبیعت کا عمل ہی بحران تام کے لیے کافی ہے اگر اس کے عمل میں کسی ترکیب سے معمولی سا اختلاف بھی ہوگا تو مریض کشمکش میں مبتلا ہو جائے گا اگر معالج کی تدبیر طبیعت کی معاون ثابت ہوئی تو مادے کے اخراج میں افراط کی صورت پیدا ہو جائے گی یہ اصول بحران کا سل کے لیے ہے بحران ناقص کی اعانت ایسی چیزوں سے لازمی طور پر کرنی چاہئے جو بحران کی حرکت کے مخالف نہ ہوں بلکہ موافق ہوں۔

بحران کی علامات اور اقسام

یہ بات بالکل واضح ہے کہ میدان جنگ میں جب گھمسان کارن پڑ رہا ہو تو شور و غل بھی ہوتا ہے اور گرد و غبار بھی اڑتا ہے اسی صورت سے بحران کے دن مریض کو بے قراری ہوتی ہے، اضطراب بڑھ جاتا ہے نیز مواد میں سیلان بھی ہوتا ہے یعنی کھیر جاری ہو جاتی ہے جس بحران میں کھیر پھوٹ جائے اس کو اچھا سمجھا نہیں جاتا کیونکہ بحران رعافی کے ذریعہ مرض کا فیصلہ بڑی جلدت سے ہو جاتا ہے کھیر سے مادہ بالکل دفع ہو جاتا ہے بحران رعافی کے بعد اسہال تھے اور پیشاب پسینہ اور پھوڑوں کا نمبر ہے۔

بحران خراجی

ایسا بحران جو پھوڑوں کے ذریعہ ہوتا ہے وہ مادے کے غلیظ اور قوت کے ضعیف ہونے کی حالت میں ہوا کرتا ہے مگر مواد زیادہ پتلا ہوتا ہے تو بحران پسینہ سے ہوا کرتا ہے اس کو بحران عرقی کہتے ہیں مواد کم رقیق ہو اور مریض کے خم میں خون غالب ہو تو کھیر چلنے لگتی ہے یعنی بحران رعافی ہوتا ہے ورنہ اور رتے اور دستوں کے ذریعہ مواد دفع ہوا کرتا ہے۔ بعض اعضاء کا بحران خاص صورتوں سے ہوا کرتا ہے مثلاً نفث الدم سے سینہ کی بیماریوں کا بحران ہوا کرتا ہے آنکھ کی بیماریوں کا بحران آنسو میل کھیل سے ہوتا ہے۔ سر کی بیماریوں کا بحران ناک کی رطوبت اور کان کے میل سے ہوتا ہے دل کی بیماریوں کا بحران بغل میں اور کان کے پیچھے پھوڑے نکلنے کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ جگر کی بیماریوں کے بحران میں کچھ زان میں پھوڑے نکلا کرتے ہیں ان صورتوں سے ان اعضاء کی بیماریوں کا مواد بحران کے طریقہ پر دفع ہو جاتا ہے۔

جس طرح ملک کے خرابزاد پر دشمن کا حملہ ہوتا ہے تو وہ جنگ کا آغاز ہونے سے قبل فوج اکٹھی کرتا ہے اور اسے ہمدان و قتال پر اکساتا ہے اور

جنھیاروں سے لیس کر کے مقابلہ کرنے ایسے مورچوں پر بیچ دیتا ہے جہاں سے غنیم کے حملوں کا منہ توڑ جواب دیا جاسکے یا نکل اسکی طرح بھران کے دن سے پہلے ہی طبیعت مرض کے مواد کو پکاتی ہے یعنی اس میں نفع دیتی ہے اور اس طرح لیسدر اور غلیظ مادے کی تقطیع کرتی ہے گاڑھے مواد کو کھلاتی ہے اور اسے پتلا کرتی ہے اور پتلے مواد کو گاڑھا کرتی ہے مسامت اور جاری کو کھول دیتی ہے پھر مرض کے مواد کو نکالنے کا ایسا موزوں راستہ مقرر کرتی ہے یا عضو کا نغین کرتی جس سے مواد آسانی سے نکل جاتا ہے۔

بھران کی علامتیں

جس وقت سانس میں تنگی ہو، تنگی ہو اور منہ کا اٹھ کر ڈوا ہو منہ سے پانی آئے اور فم معدہ کے مقام پر درد ہو، منہ سا قضا ہو جائے، سانس لٹی پلنے لگے، آنکھوں کے سامنے ترمے آئیں اور پردہ ساحائل ہو جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ بیماری کا مواد تے سے خارج ہونے پر آمادہ اگر کان میں باریک آوازیں اور موٹی آوازیں آئیں کانوں کے سوراخ بند ہو جائیں یعنی بہرہ پن ہو جائے سر میں جلن ہو، آنکھوں میں آسنو بھر جائیں اور من کے سامنے سن چکدر شکلیں آئیں، چہرہ دست، زوناک میں عارض اور گدگی، موسوس ہو تو یہ سب باتیں اس کی علامت ہیں، بیماری کا مواد کسی سے خارج ہوگا، نبض کی موہبت جلد کی نمی، سرتی اور بند کا چھو لپٹا اس پر دلالت کرتا ہے کہ بھران کا مواد پسینہ سے نکلے گا خاص طور پر جب چوتھے دن پیشاب رنگین ہو کر ساتویں دن گاڑھا ہو جائے پیٹ میں درد، گرمی اور پہلو کی پسینوں میں کھنپناؤ اور گرمیوں، دروسوں، پانچا میں رنگت پائی جائے اسی کے ساتھ کوئی ایسی علامت موجود ہو جس سے مادے کا میان لوپر کی طرف کو ظاہر ہو تو سمجھ لیا جائے کہ مادہ پیشاب یا پسینہ سے خارج ہوگا کیونکہ پیشاب اور پسینہ سے زیادہ نازک ہو کرتا ہے، اسی لئے ان طریقوں سے بھران تھم نہیں ہوا کرتا، جب مواد ان دونوں میں سے کسی ایک جانب چلا جائے تو دوسری جانب

مادے کی کمی ہو جاتی ہے جس طرح پیدائش آنے کی صورت میں پیشاب میں کمی ہو جاتی ہے۔ یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ رات کے وقت بیماری اور اس کے عوارض میں اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ طبیعت ہر طرف سے توجہ ہٹا کر اس جانب متوجہ ہو جاتی ہے چنانچہ بخار کی جس بیماری میں بحران ہوتا ہے اس سے قبل کی رات میں بیماری کی علامات بڑی شدید ہو جاتی ہیں لیکن بحران ہو جانے کے بعد جو رات آتی ہے اس میں عام طور پر عوارض ہلکے ہو جاتے ہیں۔

بحران محمود

وہ ہے جو نفع کے بعد مناسب اور مقررہ دن (یوم محمود) میں واقع ہو اور بحران ہونے کی خیر یوم انداز کے ذریعہ سے ہو چکی ہو بحران کے مادے کا اخراج پھوڑے چھنی کی شکل میں نہ ہو اور اس کا اخراج مناسب اور موافق جانب ہو بحران محمود کے بعد مریض کو آرام و سکون حاصل ہوا کرتا ہے جس وقت بیماری اخلاط محمود سے ہو اور نفع کی علامات آفاذ مرض ہی میں ظاہر ہو جائیں تو یہ آرام کی علامت ہے اور اگر شدید علامات نمودار ہوں تو بے پایاں خوشی ہوتی ہے احساس مسرت میں کمی نہیں رہتی کیونکہ بحران کا زمانہ بہت قریب ہوتا ہے اور صحت کی پوری امید ہوتی ہے۔

بحران ردی

بحران ردی کی علامات بحران محمود کے برعکس ہوتی ہیں مثلاً یہ کہ نفع مرض کی انتہا سے پہلے ہو جائے۔ بعد اظن اس کا نام سابق السہل رکھا ہے جو طبیعت کے عاجز ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اس امر کی علامت ہے کہ طبیعت نے مرض پر اس وقت تک سہ نہیں کیا جس وقت تک مادے میں نفع نہ ہو جائے اس کی مثال ایسی ہے جیسے بادشاہ نے تیاری سے قبل ہی فوج کو لڑائی میں دھکیل دیا جس کی بنا پر اتنا شکست ہو گئی۔

علامات محمودہ

ہر بیماری کی اچھی علامات یہ ہیں کہ بیماری کی برداشت آسان ہو جائے قوت برقرار رہے ڈیل ڈول طبی حالت پر ہو بھوک اور اعضاء کی حالت درست ہو سونے کے بھد ہلکے پن کا احساس ہو نیند اور بیداری کے حالات . طبی ہوں ' حرارت پورے بدن میں یکساں ہو ' نبض قوی عظیم اور منظم ہو ذہن تندرست ہو یعنی ہوش و حواس ٹھیک ہوں علاج اور مادے کے اخراج سے فائدہ ہو اگر علامات جیدہ کے ساتھ ہی طاقت بھی قائم ہو تو جلد صحت کی امید بندھ جاتی ہے اگر قوت ضعیف ہوگی تو تندرستی دیر میں حاصل ہوگی .

علامات ردی

علامات ردی اوپر کی علامات کے برعکس ہوتی ہیں اگر بہت زیادہ غلاف ہوں تو موت کا نشان ہیں اگر علامات ردیہ کے ساتھ قوت قائم ہے تو بیماری لمبی ہو جاتی ہے اور موت کے آنے میں تاخیر ہو جاتی ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ علامات موت کے ہوتے ہیں اور قوت بھی ضعیف ہوتی ہے اور طبیعت بیماری کو دفع کرنے سے مایوس ہو جاتی ہے لیکن پوری قوت بھاگ کر دل میں جمع ہو جاتی ہے اس صورت میں قوت کے اجتماع سے ایک طرح کی طاقت میسر آتی ہے اور طبیعت مرض پر غالب آ جاتی ہے اور اسے زیر کر کے جسم سے بھاگ دیتی ہے اس لیے ہر صورت میں قوت پر اعتماد کرنا چاہئے کبھی موت کے وقت سکون اور ہلکا پن محسوس ہوا کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیعت زندگی سے ناامید ہو کر مرض سے نبرد آزمانی بند کر دیتی ہے یا وہ بالکل مرض کے مادے سے مغلوب ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ موت کی شکل میں ظاہر ہوا کرتا ہے اکثر نبض ساقط ہو جاتی ہے کبھی غلی ہو جاتی ہے ۔

ایام بھران کی شناخت

بہت سے فلاسفروں کی تحقیق ہے کہ چاند میں کچھ تبدیلیاں ہو آ کرتی ہیں جن کے اثر سے رطوبات عالم میں بھی تغیرات ہوتے ہیں چنانچہ چاند کا دور مکمل ہونے پر یا چاند ڈوب جانے کے وقت رطوبات کم ہو جاتی ہیں اور چاند مکمل ہونے یعنی نصف دور کے وقت تغیرات نمایاں ہو آ کرتے ہیں یعنی چودھویں تاریخ کو رطوبات میں اضافہ ہو جاتا ہے جب ہر نصف دور سے پر تغیرات ہوتے ہیں تو اس آدھے دور کے نصف یعنی چوتھائی پر بھی تبدیلیاں یعنی طور پر ہوتی ہیں اس لیے مرض کے ادے میں ان دونوں میں جو تغیرات ہوتے ہیں ان کو بھران سے تعبیر کیا جاتا ہے اگر ایک غروب ماہتاب سے دوسرے غروب تک شمار کرنے پر پورے آتیس دن اور ایک تہائی دن ہوتا ہے اس میں سے حرکت شمس کے ڈھاتی دن اور ایک تہائی دن گھٹا دینے پر چاند کے دورے کی مدت چھبیس دن اور آدھا دن رہ جاتی ہے اس لحاظ سے بھران سا تیسویں دن واقع ہوگا اور چھبیس اور ثلث کے نصف تیرہ دن اور ایک چوتھائی دن ہوتا ہے چنانچہ بھران چودھویں روز ہوگا اور ان تیرہ دنوں اور ایک چوتھائی روز کا آدھا ساڑھے چہ روز اور ایک دن کا آٹھواں حصہ یعنی ۱۲ ہوتا ہے اس بنا پر بھران ساتویں دن ہوگا اسی وجہ سے ان ایام کو ایام بھران کہا جاتا ہے۔

بھران کے دنوں کی تعیین

ہر بھران کے لیے یوم انذار یعنی ڈرانے والے دن کا ہونا لازمی ہے اور کوئی دن دوسرے دن سے اچھا نہیں ہوتا اس لیے یوم انذار دن کا آدھا ہونا چاہئے اور اس چوتھائی کے نصف سواتین دن اور دن کا سوٹھواں حصہ ہوتا ہے اس لیے یوم انذار چوتھے دن ہونا چاہئے لیکن اگر مرض غیب کی طرح کا ہو تو اس میں یوم انذار اور یوم بھران نہیں ہوگا بلکہ باری ہی کے دن سب واقعات ظہور میں آتے ہیں چنانچہ طبیعت اگر مرض کے ادے سے بہت جلد ہار گئی ہے تو بھران

تیسرے روز ہوگا اگر طبیعت مرض کے مادے میں مکمل نفع کی غرض سے دیر کی ہے تو بحران پانچویں روز ہوگا اس حساب کی رو سے تین چوتھائیاں گیارہ دن کی اور تین ہفتے (ارابیع) بیس روز کے شمار کیے گئے ہیں اور ان کا حساب یوں لگایا گیا ہے کہ اگر نصف روز سے زیادہ ہو تو اس کو الگ کر لیا گیا اگر آدھے دن سے کم ہو تو اسی میں شامل کر دیا گیا اس لحاظ سے دو چوتھائیاں ایک دوسری متصل میں گی اور تیسری چوتھائی جہاں ہو جائے گی اس صورت سے دو ہفتے ایک دوسرے سے الگ ہوں گے اور تیسرا ہفتہ دوسرے سے بہم ہوگا کیونکہ پہلی چوتھائی سواتین دن اور آٹھویں کی آدھی ہوگی اور آخری کسر آدھے روز سے کم ہوتی ہے اس بنا پر اس کو دوسری چوتھائی میں ملا کر حساب لگایا گیا تو دو چوتھائی ساڑھے چھ دن اور دن کے آٹھویں حصے $\frac{1}{2}$ کی ہوئی اور یہ آخری کسر نصف دن سے زائد ہوگئی اس لیے اس کو پورا دن تصور کر لیا گیا اور تیسری چوتھائی کی ابتدا آٹھویں دن سے کی گئی ہے اسی طرح ہفتوں میں بھی یہی عمل کیا گیا جس کی شکل یہ ہے کہ پہلا ہفتہ ساڑھے چھ دن اور دن کے آٹھویں حصے کا ہوتا ہے اس کی آخری کسر چھوٹا آدھے دن سے زائد ہے اس لیے اس کو پورا ایک دن سمجھ لیا گیا جس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرا ہفتہ آٹھویں روز سے شروع ہوا اگر دو ہفتے سواتیرہ دن کے ہوتے۔ آخری کیونکہ آدھے دن سے کم ہوتی ہے چنانچہ اس کو تیسرے ہفتے میں جوڑ دیا گیا اور اس تیسرے ہفتے کو چودھویں دن سے شروع کر کے بیسویں دن پر ختم کر دیا گیا

یوم انداز

چوتھادہ ساتویں دن کا یوم انداز تسلیم کیا جاتا ہے اور گیارھویں دن کا یوم انداز ہے کیونکہ گیارھواں دن دوسرے ہفتے کا چوتھادہ ہوتا ہے ستھواں دن بیسویں دن کا مغز ہے اس لیے کہ یہ چودھویں روز کا چوتھادہ ہے اور ساتواں دن گیارھویں دن کا یوم انداز ہے۔

حاد امراض

امراض حاد (مطلقاً) کا بحران چودھویں روز ہوتا ہے اور بہت زیادہ گرم بیماریوں کا بحران چوتھے دن ہوا کرتا ہے اور کم حاد امراض کا تیرھویں اور بیسویں اور چوبیسویں دن ہوتا ہے۔

حاد مزمن امراض

حاد مزمن کا بحران ستائیسویں روز اور اکتیسویں دن اور چونتیسویں اور پینتیسویں روز ہوتا ہے۔

مزمن امراض

کا بحران چالیس، ساٹھ، اسی اور ایک سو بیس روز میں ہوتا ہے جس وقت چالیس روز بیماری کے ہیٹ گئے تو ارباب فن نے مینٹل ٹیسٹ روز بڑھا دئے کیونکہ چوتھائی اور ہفتے کے احکام کمزور ہو گئے اور اس عرصہ میں بحران کے علامات کا اظہار نہیں ہوا اس لیے دوبارہ ایسے اعداد بڑھائے گئے جن میں چوتھائی اور ہفتے دونوں اکٹھے ہو جائیں اور طبیعت بھی بحران کا مقابلہ کرنے کی عزم سے قوی ہو جائے مگر اسی روز کے بعد چالیس روز اس بنا پر بڑھانے پڑے کہ مرض زیادہ پرانا ہونے کی وجہ سے جلد تغیر نہیں ہوا کرتا۔

پرانی بیماریاں

پرانی بیماریاں یعنی مزمن مرض کا بحران چالیس روز میں ہوا کرتا ہے اور طبیعت حاد بیماریوں کے لیے چوتھے روز کی ہے گویا مزمن مرض کا چوتھا روز چالیسویں دن کا حکم رکھتا ہے۔ بعض اوقات پرانی بیماریوں کا بحران ساٹھ مہینے میں اور کبھی ساٹھ برس میں اور کبھی چودہ سال میں اور کبھی اکیس برس میں ہوا کرتا ہے۔

اورام و شبور، جذام اور وبا وغیرہ

ہرورم کا مادہ یا تو ذمی قوام ہوتا ہے اس سے مراد چاروں مخلوقوں سے ہے یا بغیر قوام کا ہوتا ہے یعنی مائی اور ربھی۔

دموی ورم کو قلفمونی کہتے ہیں اور صفراوی ورم کو عمرہ کہا جاتا ہے اگر یہ دونوں مادے مرکب ہو جائیں تو اس کو قلفمونی عمرہ یا حمرة قلفمونی کہا جائے گا یعنی ورم اگر عضو سے ملا ہوا ہے تو اس کو ورم نرم (ورم رخو) سمجھنا چاہئے اگر عضو سے الگ ہے تو اس کو سلسلہ لیز سے موسوم کیا جاتا ہے سوداوی ورم کی بھی دو صورتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ یا تو داخل نہ ہوگا۔

۲۔ یا داخل ہوگا۔ اور تکلیف دے گا اس میں جرمیں ہوں گی اور جو اعضا میں پیدا ہوگا اس کو سرخان کہا جائے گا یا ساکن اور نرم ہوگا اس کو صلابت کہتے ہیں اور غیر داخل یا تو عضو کے ظاہر میں ہوگا اس کو سلسلہ کہا جائے گا اور جب ظاہر عضو میں نہ ہوگا تو اسے ضد کہیں گے ورم مائی یا تو استسقا کی طرح عام ہوتا ہے یا خاص ہوتا ہے قیلاً مائے کی طرح یا ربھی ہوگا جو دبانے سے نرم محسوس ہوگا اس کو تیج سے موسوم کیا جاتا ہے اگر نرم نہ ہوگا تو اسے نغز کا نام دیا جائے گا۔ بشر چھوٹی تسم کے اور ادا کو کہتے ہیں یہ دموی یا صفراوی ہوتی ہیں ان دونوں کے علاوہ صفراوی اور دموی میں اختلاط ہوا ہوتا ہے۔ ورم دموی میں رنگ سرخ اور کھنچا ہوتا ہے استسقا اور لپک بھی ہوتی ہے اگر جس عضو میں ورم ہوا ہے اس میں شرا تین بھی ہیں اور ورم گہرا یا مجتمع ہے تو وہ صلابت کی صورت اختیار کر لیتا ہے یا عضو کو مردار کر دے گا اور جب عضو مجتمع ہو جاتا ہے تو درد اور تہد اور لپک اور گرمی بڑھ جاتی ہے اور ورم کے پھوٹ جانے پر گرمی دب جائے گی اسی کے ساتھ درد اور لپک میں بھی کمی ہو جائے گی صفراوی میں سرخی کم ہوتی ہے تہد بھی کم ہوتا ہے گرمین زیادہ ہوا کرتی ہے اور جلد کے قریب ہوا کرتا ہے۔ صفرائے غلیظ سے ورم ہوگا تو جلد کے قریب ہوتا ہے اس کا سبب مادے کی کثرت اور اسے قبول کرنے والے عضو کی کمزوری کو سمجھا جاتا ہے خارجی اسباب مثلاً چوٹ لگنے سے یا گر پڑنے سے بھی ورم ہو جاتا ہے زخموں

کی کثرت سے پھوڑوں کا اندیشہ ہے اور پھوڑوں کی کثرت سے شدید ورم کا خوف ہے

علاج

اگر ورم حضورتیس مثلاً دماغ کے مواد کو دفع کرنے کی بنا پر ہوتا ہے تو کانوں کے پیچھے یا نیچے ہوا کرتا ہے دل کے دفع کرنے کے نتیجے میں جو ورم ہوتا ہے وہ نبل میں ہوا کرتا ہے اور اگر جگر کے دفع کرنے سے ہوگا تو کچھ ران میں ورم آئے گا اس قسم کے اورام میں مادے کو لوٹانے والی دواؤں یعنی روادعات کا استعمال ممنوع ہے ایسا کرنے سے مواد کے اعضائے رئیسہ کی جانب رجوع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ بعض اوقات حرکت مواد کی وجہ سے ورم زیادہ ہو جاتا ہے اس صورت میں مریض ہلاک ہو جاتا ہے اس قسم کے ورموں میں صرف مریضیات استعمال کرنی چاہئیں تاکہ مواد زیادہ جذب ہو اور حضورتیس کا مواد صاف ہو جائے مریضیات میں گھی اور مکھن بہتر ہے پانی کا ڈھال بھی اکثر مفید ہوتا ہے ورم اگر تحلیل نہ ہو اور مواد اکٹھا ہو جائے تو اس صورت میں دواؤں سے ورم کو پھوڑوں یا نشتر لگائیں اگر خارجی اسباب یعنی چوٹ لگنے یا گر پڑنے سے ہو جائے اور بدن میں امتلاء ہو تو مواد خارج کریں اس کے بعد ورم کو تحلیل کرنے کی تدابیر کریں امتلاء ہونے کی حالت میں بغیر مواد خارج کیے تحلیل کرنے کی کوشش کرتی چاہئے اس قسم کے ورم میں بھی روادعات استعمال نہ کریں تاکہ درد اور ورم میں زیادتی نہ ہو لیکن کچھ قسم کی روادعات کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے چنانچہ روغن گل نیم گرم لگایا جاتا ہے۔ بدنی ورم میں روادعات کا استعمال ضروری ہے اس قسم کی دوا میں مسکن ہونی چاہئیں ایسی قیر و طی لگائی جائے جس کو موسم روغن گل اور بزدھنی کے پانی سے تیار کیا گیا ہو قیر و طی نیم گرم لگائیں بعض اوقات قیر و طی میں تھوڑا سا زعفران کر دیا جاتا ہے بشرطیکہ درد زیادہ ہو اور بلن نہ ہو اکثر بڑھنے کا پانی تنبا یا آب برگ کاسنی یا آب بازنگ یا آب خرفدی کافی ہوتا ہے کبھی درد نہ ہونے کی صورت میں گلاب تند اور سرکہ خاص شامل کر دیا جاتا ہے اس کے بعد پکانے والی مصل دواؤں میں روادعات شامل کر دی جاتی ہیں اور نرم کرنے

والی دوائیں مثلاً میتھی، بابونہ یا فوٹو، خطمی، عجم اسی جی ملا دیتے ہیں یا ان دواؤں کے جو شانہ سے نفلول کرتے ہیں اور دواؤں کا فضلہ لیپ کے طور پر لگاتے ہیں شروع میں مرہم داغیوں تنہا یا سرکہ ملانے سے فائدہ ہو جاتا ہے بدن میں مثلاً پایا جائے تو ضد کردینی چاہئے اسی کے ساتھ مسہلات صفر اکا استعمال کرنا چاہئے تزاؤ اور انحطاط کے زمانہ میں مرخیات محللہ کا استعمال ہی کافی ہوتا ہے ورم میں ہلکی صلابت پیدا ہو جانے کی صورت میں مرخیات ملیزہ کام میں لائیں عضو کے گل جانے کا اندیشہ لاحق ہو جائے اور عضو میں سیاہی یا سبزی محسوس ہو تو تنک اور پانی سے دھوئیں نیز پچھنے لگائیں۔ صفر اوی میں سرد دوائیں زیادہ دی جائیں اور دموی میں خشک ادویہ استعمال کریں۔

بلغمی اور ام

ورم میں جتنی نرمی ہوگی مادہ اتنا ہی رقیق ہوگا اسی وجہ سے اسے ورم میں لگیں آسانی سے دھنس جاتی ہیں سلعہ کے ورم میں گاڑھا بلغم ہوتا ہے اور ورم کا رنگ بدن کے ہمرنگ ہوتا ہے اس میں درد بھی نہیں ہوا کرتا۔

علاج

بدن سے بلغم کا اخراج کریں اسی کے ساتھ بلغم بڑھانے والی اشیاء سے پرہیز کریں ابتداء میں ایسی روادعات استعمال کریں جن میں ہلکی برودت اور خشکی ہو مثلاً سفینج جس پرانے سرکہ اور بورہ ارمینی کے پانی میں بھگو یا گی ہو کبھی اس میں نمک بھی ملا لیا جاتا ہے اس کے بعد نفلول کرنا چاہئے اور محلل دوائیں مثلاً مرہم باسلیقون بطور نماد لگانا چاہئے۔

سوداوی ورم

اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱- صلابت

درم سوداوی چھونے میں سخت محسوس ہوا کرتا ہے اس میں نرم کرنے والی چیزوں مثلاً چربوں اور روغن سوسن، روغن حنا، روغن زیتون کبند اور مکھن کا پیپ کیا جلتے یہ مرہم بھی سخت درموں کو تحلیل کر دیتا ہے۔ راتی، تخم انجیر، کرنیہ گندک، سمندر جھاگ، زراوند، اشق، آس گوگل، موم سرخ اور زیتون کبند ایک بفتہ یا اس سے کم مدت میں سخت اور ام کو تحلیل کر دیتا ہے۔

دبیلہ اور خراج

دبیلہ اس درم کو کہتے ہیں جس کا منہ اندر کی طرف ہو اور مواد اسی جگہ گرے اگر درم اور لپک زیادہ ہو یا انگلی رکھنے سے درم دب جائے تو اسے خراج ہی بھوننا چاہئے پیپ کی موجودگی معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو انگلیاں درم پر رکھیں اور انگلی سے دبائیں دوسری انگلی اس کے نیچے ہوتا کہ پیپ کا احساس ہو جائے اس جگہ کارنگ سفید، سبز یا زرد ہونا اس امر کی علامت ہے کہ پیپ نہیں ہے۔ عمدہ قسم کی پیپ وہ ہوتی ہے جس کا رنگ سفید ہو نیز اس میں نرمی ہو اور سب اجزایں یکساں ہوں، یو اوسط درجہ کی ہو۔

علاج

بدن سے خراب مواد کا اخراج کریں غلیظ چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے قوت بحال رکھیں تاکہ درد سے قوت کمزور نہ ہو اگر درم کے پھوٹنے میں تاخیر ہو تو پکانے والی ہلکی دواؤں کا استعمال کیا جائے گرم پانی سے غسل کریں جو انجیر یا گیہوں کو ذرا نرم کر کے لیپ کریں موم زیتون، کندر، زعفران یا مٹی اور تخم اسی کا لیپ کریں اگر جلد کو نرم کر کے یہ ادویہ درم کو پھوڑیں تو بہت اچھا ہے اس مقصد کے لیے بیج نرگس لگانا بہت مفید ہے اس سے سخت قسم کے اور ام پھوٹ جاتے ہیں خاص طور پر اگر شہد اور گرم پانی کے ساتھ یا مرہم دانیلون اور لعاب اسفول میں ملا کر لگائیں اس سے درم پھوٹ جاتا ہے ان دواؤں

میں روغن سوسن شامل کر کے لگایا جائے تو زیادہ زود اثر ہو جاتا ہے اگر ورم پھوٹ نہ سکے تو نشتر لگانا چاہئے لیکن نشتر بچے کی طرف لگانا بہتر ہے اگر پیپ اور کچھ لہو نکلے تو شہد سے دھونا چاہئے پھر زخم کو مندمل کرنے کی سعی کریں جس ورم میں لپک نہ ہو اس میں اکثر پیپ نہیں ہوا کرتی ورم عام طور پر ایک ماڈے سے نہیں ہوا کرتا۔

دما میل

ان کی بدترین قسم وہ ہے کہ ذہل خراجات سے بھرا ہوا ہو، اکثر حرکت اور امتلا کے بعد حمام کرنے سے پیدا ہوا کرتا ہے۔

علاج

جس شخص کے بدن میں دما میل کا مواد ہو تو ضد اور اسہال سے اس کو علاج کر دینا چاہئے اور حمام کر کے جسم کو ہلکا کر دینا چاہئے شروع میں اورام کے مادے کی رعایت ملحوظ رکھیں اس کے بعد پکانے والی دوائیں مثلاً انجیر اور شہد لگائیں اور انجیر تخم کنوچہ گیہوں چبائے ہوئے لگائیں۔ انجیر رائی، روغن سوسن کے ساتھ لیپ کریں۔ لگانے کی دوائیں ذہل پھوٹ نہ سکے تو اس کو پھوڑنے والی دوائیں کام میں لائیں۔ بعض اوقات لچ رہن میں شگاف لگانے کی ضرورت پڑا کرتی ہے۔

بشور

بشور کی کیفیت اورام سے مختلف نہیں ہے ان میں بعض پھنسیاں تہی کی طرح ہوتی ہیں اور بعض صفراوی ہوتی ہیں جو صفراوی دالوں اور آتشک وغیرہ کی طرح ہوتی ہیں بعض سوداوی غارش ہوتی ہیں۔ سوداوی غارش اور آبلوں اور مسوں سے ملتی جلتی بعض لہنی اور رائی ہوتی ہیں جو آبلوں کی طرح ہوتی ہیں رکھی پھنسیاں نفاقات کی سی ہوتی ہیں۔

شری۔ پتی

یہ ہموار پھپھے پھپھے دانے ہیں جو سختی مائل ہوتے ہیں عام زبان میں ان چپٹوں کو داکھڑ کہتے ہیں ان میں عارش بھی ہوا کرتی ہے یہ چمٹے اچانک اور بہت شدت سے ہوا کرتے ہیں۔ بے صبری اور تکلیف رات میں بڑھ جاتی ہے یہ شکایت دموی بخارات سے ہوا کرتی ہے۔ بعض اوقات بلغمی بخارات اس کا سبب ہوتے ہیں دموی کی نسبت بلغمی کی شدت رات میں زیادہ ہوتی ہے دموی اور صفراوی میں گرمی اور سردی زیادہ ہوتی ہے۔

علاج

فصد کریں اور صفرا کو مسبل سے خارج کریں اس کے لیے آب انارین اہلیہ کاہلی کے ہمراہ استعمال کریں۔ بلغمی میں بلغم کا اخراج کرنا چاہئے لیکن اس صورت میں اہلیہ کاہلی زیادہ ہونا چاہئے اور تھوڑا سا تریبہ بھی شامل کر لینا چاہئے اس کے تبرید سے بخار دفع کریں گوشت ترک کر دیں سرکہ کے ساتھ مسور کی دال کھانا مفید ہوتا ہے اناردانہ اور ساق کا شور یہ بھی فائدہ مند ہے غذا میں بھی ان چیزوں کا اضافہ کر دیا جائے کشنیز خشک کا فتوح مفید ہے۔

نملہ

یہ بھی ایک قسم کی پھنسیاں ہیں جو صفرا سے پیدا ہوا کرتی ہے اگر مواد خراب ہوتا ہے تو نملہ ساعیدہ اکالہ کا سبب بن جاتا ہے اس قسم کا مادہ نہ ہونے کی صورت میں نملہ ساعیدہ پیدا ہو جاتا ہے بشرطیکہ مواد رقیق ہو غلیظ ہونے کی حالت میں مواد کھال میں بند ہو جاتا ہے نملہ جاؤر سیاہ میں ملین کم ہوتی ہے اور یہ دیر میں تحلیل ہوا کرتا ہے۔

علاج

پہلے صفرا کا اخراج کریں خون غالب ہونے کی صورت میں فصد کرنی چاہئے اور

تبدیل مزاج بھی کریں پھنسیوں پر مسور، پوست انار، جو کے ستو اور بارتنگ پیس کر لگائیں اگر گلنے لگیں اور زخم پڑ جائیں تو قرص اندو خون شراب خاص میں پیس کر لگائیں۔ جاؤرسید میں تبرید اور انیمون سے مسهل دیں اس میں تازہ دودھ ملا لیا جائے تو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ پوست انار، گل ازنی، سرکہ اور گلاب تند میں پیس کر لگانے سے بھی آرام ملا کرتا ہے۔

جمره اور نار فارسی

جمرہ میں ایسی ہر قسم کی اکالہ پھنسیاں شامل ہیں جو پھولی ہوئی ہوں اور جن میں جلن بھی ہو اور کھر بند نہ بنتے ہوں نار فارسی نملہ کی قسم کی پھنسیاں ہیں جن میں بھیلنے اور نفوذ کرنے کی طاقت ہوتی ہے اس کا مادہ صفراوی ہے جس میں عفونت کم ہوتی ہے جمرہ سوداوی میں جلد کالی پڑ جاتی ہے اور یہ اکثر گائے سودا سے ہوتا ہے۔ اس میں پھنسیاں کم فکلتی ہیں۔

علاج

ضد کریں ساتھ صفرا کے اخراج کی کوشش بھی کرنی چاہئے سودا کی رعایت ضرور ملحوظ رکھیں خاص طور پر جمرہ میں اس کا خیال رکھنا چاہئے اس میں اکثر نشتر لگا کر مواد ٹکانے کی ضرورت ہوا کرتی ہے مقامی طور پر زیادہ ٹنڈی دوائیں نہ لگائیں ورنہ مادہ بند ہو جائے گا مادے کو اندر کی طرف دفع نہ کریں کیونکہ اس کا مولد نہر پلا اور خراب ہوتا ہے زیادہ سکوترے اور تحلیل کرنے والی دوائیں استعمال نہیں کرنی چاہئے ورنہ مادے کی کیفیت بڑھ جائے گی سب سے اچھی دوا ترش انار ہے اس کے ٹھوسے کر کے سرکہ میں پکائیں گل جانے پر کتان کے کپڑے پر لگا کر پھنسیوں پر رکھ دیں مازو سرکہ میں پیس کر لگا تا بہت مفید ہے۔ برگ بارتنگ، مسور اور بھوسی کی روٹی کا لپ کر میں یہ گولیاں اس بیماری میں بے نظیر ہیں اور اکثر تجربہ میں آپہنکی ہیں ان کے دوران استعمال میں مولی اور حرش چیزوں کے علاوہ اور کسی چیز سے اجتناب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ توتیائے سبز ایک عمدہ تولید سیاہ دودھ لیمو کے عرق میں

ہیں کہ جنگلی بیر کی برابر گولیاں بنا لیں اور ایک گولی عرق لیمو کے ساتھ کھالیا کریں عرق لیمو دستیاب نہ ہو تو پانی کے کھا سکتے ہیں ایک گولی دس دن کے لیے کافی ہوتی ہے زخموں پر بھی ایک گولی پس کر لگا دیا کریں بہت فائدہ ہوتا ہے اس گولی کے کھانے سے قبل اگر شہد اور تخم مظل سے مہل دے دیا جائے تو بہت مناسب ہے۔

نقاطات اور نقافات

یہ جوش خون سے پیدا ہوا کرتے ہیں اس کی مائیت جلد کی طرف آجاتی ہے اور جلد کے نیچے بند ہو جاتی ہے خون رقیق بھی ان کا سبب ہے۔

علاج

بدن کا تنقیہ اور تعدیل مزاج کریں گوشت کھانا چھوڑ دیں چائے تہوہ اور شراب بھی ترک کر دی جائے۔ ابتدا میں مسور سرکہ میں پس کر لگائیں دانے بڑے ہوں تو مواد صاف کریں اور خشک کرنے والی دوائیں مثلاً سفیدہ کا شغری لگائیں۔

چھپک اور خسرہ

سیاہ چھپک تمام اقسام میں بری ہوتی ہے اس کے بعد نیلگوں اور ہرے رنگ کی چھپک کا نمبر ہے پھر سرخ اور زرد کا سفید رنگ کی بڑے اور کم دانوں والی جو آسانی سے نکل آئے اور جس میں بخار زیادہ نہ ہو دانے بھی کثرت سے نہ ہوں وہ اچھی ہوتی ہے لیکن ملے ہوئے قریب قریب دانوں والی جس کے دانے بڑے اور گول ہوں وہ خراب خیال کی جاتی ہے اسی طرح وہ دانے جن کے اندر دوسرے دانے ہوں اور بڑے دانے جن کے گوشے آخر میں ایک ہو جائیں وہ اچھی نہیں ہوتی خسرہ اور چھپک سے پہلے بخار ہونا عمدہ علامت ہے جب چھپک اور خسرہ پہلے نکل آئے اور بخار بعد میں آئے وہ بری ہوتی ہے چھپک اور خسرہ کی عمدہ قسم وہ ہے جس میں سانس اور آواز ٹھیک ہو اگر مریض متواتر سانس لینے لگے تو سمجھنا چاہئے کہ مجاہب میں دم ہے یا قوت زائل ہو گئی ہے جب پیاس اور بے چینی میں اضافہ ہو جائے اور کھابری

بدن ٹھنڈا ہونیز چمک کے دانے سیاہ یا سبز ہو جائیں تو یقین کر لیا چاہئے کہ آخری وقت قریب چمک اور خسرہ ربیع کے موسم میں اور جس شہر کی ہو اگر گرم تر ہو وہاں بچوں اور جوانوں کو اکثر ہوا کرتی ہے بوڑھوں کا اس بیماری میں مبتلا ہونا خطرناک ہے خسرہ کے دانے چمک کے دانوں سے مختلف ہوتے ہیں یعنی چھوٹے اور زرد ہوتے ہیں اور جلد سے تھماؤ نہیں کیا کرتے ان میں چھلکا بھی نہیں ہوا کرتا۔

علاج

خون نکالنے میں جلدی کرنی چاہئے تاکہ کی رگ کھول کر خون خارج کریں۔ یہاں کی ضد کھسے کے قائم مقام ہوتی ہے احصائے رمیہ کا خیال رکھیں پینے کی چیزوں میں نفع شکر یا شربت عناب یا شربت کیوڑا اور شربت نیلو فر ڈال کر پلائیں اسی طرح شربت کیوڑا اور شگوذ خربا کا دینا مفید ہے اکثر شیرہ تخم خربہ سیاہ بلکہ کافور کی ضرورت پڑ جاتی ہے غذا میں مسور مقشر کدو کا شوربہ کبھی شگوذ خربا اور عناب کا پانی دیا جاتا ہے اگر دانے دیر میں نکلیں اور ان کے نہ نکلنے کا اندیشہ ہو تو آب بادیان یا آب کرخ شکر ڈال کر پلائیں۔

حکہ اور جرب

جرب سوکھی غارش کو کہتے ہیں جو صفرائے محرقة اور خون کی آمیزش سے ہوا کرتی ہے اور کبھی سودا بھی شامل ہو جاتا ہے کبھی نہیں ہوتا جرب کی ایک قسم تر ہے وہ بلغم شور اور خون سے ہوا کرتی ہے حکہ بھی غارش کی طرح ہے مگر اس میں دانے نہیں ہوا کرتے یہ اکثر نکلیں تیز اور میٹھی چیزوں اور گرم مصالحوں کے کھانے سے پیدا ہوا کرتی ہے۔

علاج

مادہ کا اخراج کریں اس مقصد کے لیے مطبوخ خواک اور مطبوخ اقیمون کام میں لائیں یا سفوف مسبل بارابین کے ساتھ استعمال کریں۔ اقیمون گانے کے دودھ میں

بھگو کر شکر ڈال کر پلائیں۔ اقلیموں آب شاترہ کے ساتھ بھی دیا جا سکتا ہے کبھی آب شاترہ میں بیلہ زرد، بیلہ سیاہ اور بیلہ کالٹی ہر ایک ۴ گرام بھگو کر پلائیں اور غلظت آتش جو شکر ڈال کر دیتے رہیں یا مارالبہین سفوف یا آب شاترہ میں شکر ڈال کر پلائیں آب شاترہ میں سکینین ملا کر بھی دے سکتے ہیں غذا بے مزہ دینی چاہئے جیسے کاسنی، چولائی، خرفہ اور پالک وغیرہ۔ بکری کے بچے کا گوشت ترش انار ڈال کر دیا جا سکتا ہے مگر جہاں تک ممکن ہو گوشت کم دینا چاہئے

مقامی دوائیں

کبریت اور پارے کی کھلی تک چمکنی، اشق زنگار، نوشادر ہر ایک ۱۰ گرام سفیدہ ۵ گرام ملا کر لگائیں ممکن کو اکیس پارہو کر اس میں لگانا زیادہ مناسب ہے اسی قسم کی اور دوائیں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ نک اندرانی، اندر دانہ بریاں، روغن گل، روغن بنفشہ، گلاب تند، آب کشنیر سبز اور سرکہ قلع میں ملا کر لگائیں۔ بعض اوقات اس میں کافور بھی شامل کر لیتے ہیں۔

دوا ۱۔ روغن کنبد ۵.۵ گرام سکینین سادہ ۲.۷ گرام ملا کر تین روز تک پلائیں یہ تیز دوا ہے لیکن معدے کو کمزور کرتی ہے اور خشی پیدا کرتی ہے ایوا جرب کے مادے کو بالکل تھس کر دیتا ہے جرب و مکہ میں روزانہ حمام کرنا مفید ہے

جذام

سودا سارے بدن میں پھیل کر متعفن ہو جاتا ہے تو حمی ریح کا سبب ہوتا ہے اگر یہی سودا جلد کی طرف دفع ہو جاتا ہے تو یرقان اسود پیدا کر دیتا ہے اگر متواتر متعفن ہوتا رہے تو ہذام لاحق ہو جاتا ہے جس سے اعضاء متغیر ہو جاتے ہیں آخر میں اکثر تفرق اتصال ہو جاتا ہے یعنی اعضاء گل کر جدا ہونے لگتے ہیں اس مرض کو پیدا کرنے کا خاص سبب جس کو سبب فاعل کہا جاتا ہے مگر کی شدید حرارت یا سارے بدن کی حرارت اور بیوست جذام کا باعث ہوتی ہے یہ دونوں خون کو جلا ڈالتی ہیں لیکن سردی کی شدت ان دونوں کو جما کر سودا میں تبدیل کر دیتی ہے یہ جذام

کا سبب مادی وہ غذا تیں ہیں جو سودا پیدا کرتی ہیں مسامات کے بند ہو جانے سے بعض اوقات ایسی غذاؤں کو مدد ملا کرتی ہے اس وجہ سے حرارت عزیز بنی بند ہو جاتی ہے اور خون غلیظ ہو جاتا ہے اسی طرح طحال کے مزاج کی خرابی کے باعث سودا جذب نہیں ہوا کرتا اس لیے خون سودا سے صاف نہیں ہوتا اور ہوا کے مزاج کی خرابی اور تھک کی کثرت سے جب سودا زیادہ بنتا ہے اور سودا کی غفلت سے خون کا قوام بھی گاڑھا ہو جاتا ہے اور خون گرمی کی شدت سے جل جاتا ہے جذام متفرح اور غیر متفرح دو قسم کا ہوتا ہے۔ متفرح باپ دادا کی وراثت میں ملا کرتا ہے۔ پرانے جذام میں صحت کی امید کم ہی رکھنی چاہئے جذام کے آغاز میں رنگ سرخ ہو جاتا ہے پھر کالا پڑ جاتا ہے اور وہ عادات جو سودا کے لیے مخصوص ہیں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً کینہ، چرائی اور تفکر وغیرہ آنکھ میں تیرگی آ جاتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے پسینہ میں بدبو آنے لگتی ہے اس کے بال باریک ہو کر جھڑنے لگتے ہیں۔ سونگھنے کی قوت ناکل ہو جاتی ہے، ناخون پھٹنے لگتے ہیں، ہونٹ موٹے ہو جاتے ہیں رنگ کالا پڑ جاتا ہے اس کے بعد ناک گر جاتی ہے ہاتھ پاؤں بھی گرنے لگتے ہیں سارے بدن سے بدبودار مواد بہنا شروع ہو جاتا ہے۔

علاج

خون کی زیادتی میں فصد کریں گردن کی رگوں کی فصد مفید ہوتی ہے اسی طرح اسلم اور باسلیق کی فصد سے بھی فائدہ ہوا کرتا ہے مسہلات سے سودا کا اخراج کرنا چاہئے اس مقصد کے لیے ایارج، لوٹافیا اور اقمیون کا جوشاندہ پلانا چاہئے۔ جب اقمیون اور جب ایارج جھار منی کے ساتھ دیں اور سفوف مسبل نمار البین کے ہمراہ استعمال کریں یہ ان لوگوں کے لیے مفید ہے جن کے بدن میں سودا کا افتراق ہو گیا ہو لیکن سودا جم جانے کی صورت میں مفید نہیں روزانہ صبح کے وقت آتش جو تہیا یا فکرو ڈال کر پلا تیں شربت نیلو فر بھی فکرو کی جگہ ڈالا جاسکتا ہے۔ جلاب بازو اور عرق گاوز ہاں ملا کر پلا تیں غذا میں بھیڑ کے پھر کا گوشت اور جوان فرہ مرغ اور بکری کے گوشت کا شوربہ دیں شتہ کرائیں اس کام کے لیے

وہ دوا میں دے سکتے ہیں جو غلط غلیظ کے سلسلہ میں لکھی جا چکی ہیں سو لکھنے اور ناک میں سڑکنے والی دواؤں سے دماغ کا تنقیہ کریں حام کثرت سے کرنا چاہئے اور ورزش اتنی کرنی چاہئے کہ پسینہ آنے لگے جذام کے مریضوں کے لیے ہمیشہ اور بزرگی بہترین دوا خیال کی جاتی ہے سانپ کا گوشت بھی بہت مفید ہے میدے کی روٹی کے ساتھ دینا چاہئے اور ہمیشہ سانپوں کے گوشت سے روٹی کھاتے ہیں یہاں تک کہ پیٹ پھول جائے اور عقل زائل ہو جائے اس نوبت پر اس کا کھانا بند کر دینا چاہئے۔ اطباء نے جذام کی ادویہ میں سانپ کے گوشت کو بڑی اہمیت دی ہے یہاں تک کہ کالے سانپ کو سڑا کر بھی دیتے ہیں کالے سانپ کو دفن کر کے خوب سڑا لیا جائے جب اس میں کیڑے پڑ جائیں تو روزانہ کیڑوں سمیت ۷ گرام کی مقدار میں شہد پانی کے ساتھ دینا چاہئے اس میں شبہ نہیں کہ اس قسم کی دوا میں نہایت کردہ اور نفرت اگلے ہوتی ہیں لیکن جذام ایسی بیماری ہے جس کا مریض سب کچھ کر سکتا ہے پر اسے جذام میں فصد یا استفراغ مناسب نہیں کیونکہ ان سے مواد حرکت میں آجاتا ہے اور طبیعت قوی نہ ہو کہ مواد کو دفع کر سکے تو مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

وبائی بیماریاں اور ان سے تحفظ

وباء ہوا کے فاسد ہو جانے کو کہتے ہیں اس کے اسباب آسانی بھی ہوتے ہیں اور زمینی بھی مثلاً پانی کا سڑ جانا یا مردوں کا تعفن جو ایسے موقع پر پھیل جاتا ہے جب مردوں کو دفن نہیں کیا جاتا یا جلانے کا موقع نہیں ملتا۔ میناک زمین زیادہ سڑا کرتی ہے چمکہ دستاروں کی کثرت اور ستاروں کا ٹوٹنا خاص طور پر گرمی اور خریف کے آخر میں اگر ایسا ہو تو وبا کا اندیشہ ہے اسی طرح جب جنوبی ہوا اور باد صبا پوس اور ماگھ کے مہینے میں کثرت سے چلتی ہو تو دبا پھیل جاتی ہے۔ بارش کی علامات کے زیادہ ہونے کے باوجود پانی نہ برسے تو سمجھ لینا چاہئے کہ سدی کا مہاجت بگڑ گیا ہے اگر رسیح کے موسم میں بارش کم ہو اور جنوبی ہوائیں زیادہ چلیں اور ہوا چند روز تک غبار آلود رہے اس کے بعد ہفتہ بھصان ہو جائے

پہرہوں کو سخت گرمی ہو، ہادل چھانے رہیں، دھند ہو اور رات میں سردی ہو تو یہ وبا پھیلنے کی علامات ہیں اگر گرمی کے موسم میں گرمی کم ہو اور درختوں میں تغیر پیدا ہو جائے اور خریف میں ستاروں کا زیادہ ہونا اور ان کا ٹوٹنا بھی وبا کا پیش خیمہ ہے یہ تمام آسمانی اسباب تھے۔ زمینی اسباب میں کیڑوں، مکوڑوں اور مینڈکوں کی کثرت اور ذکی المس پرندوں مثلاً ہد ہد وغیرہ کا گھونسلے چھوڑ کر بھاگ جانا اسکی طرح چڑھیوں کا اپنے بون سے فرار ہو جانا اس امر کی علامت ہے کہ عنقریب کوئی وبا پھیلنے والی ہے۔

وبائے محفوظ رہنے کی تدابیر

بدن کا تنقیہ اور مزاج کی تعدیل کرنی چاہئے ترمیسوں، شراب اور شوربہ ترک کر دیں خشک کرنے والی چیزیں استعمال کریں۔ نیک سودا شامی پھلی بھی مناسب ہے مٹی منڈوں کھانی چاہئیں جو دوائیں ہو اکی سمیت کو دور کرتی ہیں مثلاً کافور ناگرموتھا صندل خشک، اگر، عنبر، مسک، اترج، جھاؤ، برگ، غار گھروں میں جلائیں گلاب تیل کا چھڑکاؤ کریں۔ عرق بید سادہ کا چھڑکاؤ بھی اچھا ہے خوشبودار چیزیں جیسے سیب، بہی، ناشپاتی، زعفران اور ٹھنڈے پھول قریب رکھیں۔

ضربہ، سقطہ، موج، خراش، جوڑوں کا اکھڑنا اور

سرکی ہڈی کا ٹوٹ جانا

ان کا علاج یہ ہے کہ مخالف جانب کی فصد کریں اور پھینکے لگائیں اور بدن میں خون زیادہ نہ ہو اور روم اور کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہو تو خون کم نکالنا چاہئے۔ تلمین ضرور کرنی چاہئے اس مقصد کے لیے قیال اور حقنہ استعمال کریں۔ ریوند ان حالات میں بہت اچھا ہے بعض اوقات سہل کی ضرورت نہیں ہوتی دستوں کی ضرورت کے وقت لعوق املا س دے سکتے ہیں۔ املا س، آب برگ، کاسنی

روحن پادام اور شکر کے ہمراہ استعمال کریں غذا ایسی دینی چاہئے جس سے اعضا کو قوت ملتی رہے۔ عرق کور شکر ڈال کر دینا مفید ہے آب برگ بارتنگ شربت سیب یا جلاب عرق گاوزیاں کے ساتھ دیں غذا میں مونگ کا پانی مرغ کے نیرشت انڈے کی زرف اور مرغ کے چوزے کا شور بہ دینا چاہئے یہ شور بہ مونگ کے ساتھ دیا جائے اور کمزوری کے وقت یہی دیں ویسے جب تک ممکن ہو گوشت نہ کھائیں۔ شراب سے بھی پرہیز کریں پیٹ میں درد ہو جائے تو مٹین حقنہ کریں اور پھر یہ دوا استعمال کریں۔ زرد د، کھربا، تاغونہ ہرہ گرام بالچھڑ مصطکی گندرزعفران جوزالموہرا یک ۳ گرام آب بارتنگ ملا کر کھجیاں بنائیں۔ خوراک ساڑھے چار گرام بسد کھربا پائیں کر گلقد آفتابی میں ملا کر بھی کھا سکتے ہیں۔

مقامی دوائیں

خراش لگنے اور سر کی ہڈی ٹوٹ جانے میں سر بہ مسور، زرد د، آس روحن گل میں ملا کر لپ کر کے گر پڑنے اور جٹ لگنے (سقطہ ضربہ) کے بعد اگر درد ہو تو ماؤنٹ گلے پر روحن گل نیم گرم کی مالش کریں درد نہ ہونے کی صورت میں قریش پر مونگ گل اپنی اسٹیک اور زعفران باریک کر کے گلاب میں ملا کر لپ کر کے مویج کے ساتھ بخار بھی ہو جانے تو صندل، زرد د، بنفشہ جو مقشر زعفران اور ذرا سا کافور گلاب اور روحن میں ملا کر لپ کریں۔ پٹی مس کر نہیں بانہ صنی چاہئے ٹھنڈے شربت سے شربت نیلو فر لائیں۔ پٹی شینڈی تخم دیار میں ملا کر بھی دے سکتے ہیں صضو کے اکھر جانے میں اس کو در صندل کرنا نہ دوی بہ صضو کو سیدھا کریں اور اس کی درستی آہستگی سے کرنی چاہئے۔ سخی سے رستہ کرنے میں درد ہونے لگتا ہے ظاہر ہے کہ درد مواد کو جذب کرنے اور ہینا کر دینا ہے۔ ہڈی ٹوٹ جانے میں بانہ صنی کی ضرورت ہو اگر تھی ہے تاکہ صضو کی شکل بنانے کے لیے صضو کو اس کی اصل حالت پر کھینچوں سے بانہ دیں اور اس ہڈی کو نیاں دیں جس کے اچھا ہونے کی توقع نہ ہو اور سر جانے کا خوف ہو اس کے بعد دوا میں استعمال کریں جو مویج کے سلسلہ میں لکھی گئی ہیں سیدہ اعتدالی ہیں۔

کھائیں، بکری کے بچے کی کھال بھی بھون کر کھا سکتے ہیں اگر عضو کو باندھنے کے بعد غارش ہونے لگے تو تحلیل کرنے والی چیزیں پانی میں پکا کر ان سے ڈھال کریں زخم کو ہاتھ نہیں لگانا چاہئے پٹی پر گلاب تند اور سرکہ ملا کر چھڑک دیا کریں بہر حال پٹی کس کرنے باندھیں اگر دردم ہو جائے تو پٹی کو ڈھیلا کر دیں اور عضو پر ان چیزوں کا لیپ کریں جو مویج کے بیان میں بتائی گئی ہیں۔

زینت اور بناؤ سنگار

جو دو تین ہالوں کی حفاظت کرتی ہیں ان کے نام یہ ہیں برگ آس، گھونگھی، بیلہ آملہ مکی، صبر زرد، روغن مصطکی، پرسیا دشان، اسی کا پودا، برگ لالہ، روغن آس ہالوں کو باریک اور سیاہ کرتا ہے قاشرا (ہزارفتال) کی جڑ، صنوبر کے درخت کی راکھ ہر ایک ۶ گرام پورہ ۱۲ گرام باریک کریں اور روغن آس ملا کر بھنوں پر لگائیں اس سے بھنوں کی حفاظت ہوتی ہے پوست زنج انجبرہ روغن زیتون میں مسلا کر لگانے سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں اس معاملہ میں یہ دوا بہت عجیب تاثیر کی حامل ہے۔

سر میں ہالوں کی کمی

داڑھی نہ نکلنے کی صورت میں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ بال بخار دغانی مزاج سے نکلا کرتے ہیں ہالوں کا کم ہونا یا نہ نکلنا بخار دغانی کی کمی پر دلالت کرتا ہے حرارت کی کمی بھی اس کا ایک سبب ہے اسی بنا پر درڑھی عورتوں اور خواہ مرؤوں کے نہیں نکلا کرتی کیونکہ ان کے مزاج میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے دغائیت کم ہو جاتی ہے یا مسامات کے راستے تنگ ہو جاتے ہیں اور ہالوں کے نکلنے کا راستہ بند ہو جاتا ہے راستوں کے تنگ ہونے کی وجہ خشکی اور سردی ہے راستے پھیل جانے کی حالت میں بھی ہال نہیں نکلتے کیونکہ حرارت تحلیل کر دیتی ہے رطوبت ہال نکلنے کا باعث بن جاتی ہے اس کی وجہ سے ہالوں کا مادہ اکٹھا نہیں ہوا کرتا خون کی کمی ہال نہ نکلنے کی ایک اور اہم وجہ ہے کیونکہ خون ہی بخارات دغانی پیدا کرتا ہے چنانچہ کمزور آدمیوں کے ہال نہیں نکلا کرتے ایسا بھی ہوتا ہے

کہ خراب غلط پیدا ہو کر راستوں میں بند ہو جاتی ہے جیسے دار الحیہ اور دار الشلب میں ہوا کرتا ہے۔

علاج

جو دوا میں بال پیدا کرتی ہیں مثلاً گدھے کا سم اور جلا ہوا سینگ تل کے تیل میں ملا کر لگائیں اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے لادن اور مکڑی کا جالا پانی میں پکا کر پیس لیں اور تل کا تیل ملا کر لگائیں برنہاسن کی راکھ روغن زیتون میں ملا کر لگانے سے بال نکل آتے ہیں اسی طرح کلونجی کی راکھ روغن زیتون میں لگانا بھی مفید ہے خاص طور پر بھنوں کے بالوں کے لیے کبھی تبدیل مزاج اور قلعج مسام کریں اس کے لیے حمام فائدہ کیا کرتا ہے مسامت بند کرنے کی فرض سے آب آسند سے نظول کریں اغلاط کی اصلاح بھی کرنی چاہئے خراب مواد کا اخراج بھی ضروری ہے۔

دار الحیہ اور دار الشلب

دموی میں سرخی اور بلغمی میں سفیدی صفرادی میں زردی اور سودادی میں نیلاہٹ ہوتی ہے کھردرے کپڑے سے رگڑنے پر اگر وہ جگہ سرخ ہو جائے تو مصلاج ہو سکتا ہے ورنہ نہیں دار الحیہ اور دار الشلب میں یہ فرق ہے کہ دار الحیہ میں سانپ کی کھینچنی کی طرح کھال اتراتی ہے۔

علاج

شروع میں فصد کرنی چاہئے اور غلط غالب کا اخراج بھی ضروری ہے اس کے بعد اس جگہ پر زخم ڈالنے والی دوائیں لگائیں اس طرح وہاں سے خراب مواد نکل جاتا ہے لہن اور رانی سے یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے آسند کے بعد بال پیدا کرنے والی دوائیں لگائیں۔

بالوں کا بہت زیادہ گھونگھریا لے ہونا

یہ شکایت سورمزاج گرم اور خشک کی وجہ سے ہوا کرتی ہے سبب کی شناخت علامات سے ہو جاتی ہے مزاج کی تبدیلی سے یہ بات باقی نہیں رہتی مگر سوراخوں کی وسعت کی تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔

علاج

بالوں کو سیدھا کرنے والی دوائیں استعمال کریں مثلاً صابنِ صلیبی، اسپنول، بیڈاز، روغنِ بنفشہ لاکر لگائیں غذا میں سرخی پاجائے دیں۔

دوا۔ جس سے بال گھونگھریا لے ہو جاتے ہیں لک کے جھاگوں کے لگانے سے یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

دوا۔ اس سے بال باریک ہو جاتے ہیں بورقہ اومنی یا لولہ پر چھوڑکیں بال اکھاڑ کر لگائی جائے تو بال باریک ہو جائیں گے۔

دوا۔ جس سے بال صاف ہو جاتے ہیں چونہ ہرقال، ایوا لاکر لگائیں۔ چونہ پانی میں چند مرتبہ پکا کر اس میں تیل ڈال کر اتنا پکائیں کہ پانی جل جائے اور صرف تیل رہ جائے اس تیل کو بالوں پر لگائیں یا چونہ لگا کر روغن گل لگا دیا کریں اور گرم پانی میں بٹھائیں اس کے بعد ٹھنڈے پانی میں بٹھائیں پھر مسوزرور اور صندل سرد پانی میں پیس کر لگائیں کبھی مرہم سفیدہ لگاتے ہیں چونہ کی بو دور کرنے کی غرض سے شفتالو، مٹی اور سرکہ اور گلاب تند میں پیس کر لگائیں۔

بالوں کو نکلنے سے روکنا

تام محمدات مثلاً اینون، بھنگ، شوکران اور سرکہ بال اکھاڑنے کے بعد لگائیں کچھوے کا خون لگانے سے بھی بال نکلنے بند ہو جاتے ہیں۔

بالوں کا پھٹنا اور ٹوٹنا

وہ دوائیں لگائیں جو بالوں کو سیدھا کرتی ہیں کبھی سودا اور بلغم شور کا اخراج کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے اس کی وجہ مزاج کی خشکی اور خشک غذاؤں کا استعمال ہے لیکن دواؤں کے لگانے سے بال بڑھ جاتے ہیں۔

دوا۔ جو مقشر ۵۰، اگرام آملہ، اگرام پانی میں پکا کر اس میں روغن بنفشہ پکے ہوئے پانی سے آدھا ملائیں اور تیسرا حصہ خاص لادن، برگ خشکی تل کے پتے، برگ کدو ڈالیں اور پانی کو جلا کر بالوں پر لگائیں۔ روغن سوس اور روغن آس بالوں کو طاقت دیتا ہے اور انھیں سیاہ اور لمبا بھی کر دیتا ہے۔

بڑھاپا

بڑھاپا طبی اور غیر طبی دو قسم کا ہوتا ہے طبی بڑھاپے کا سبب اس غذا میں پورے لگ جانا ہے جو بالوں کی خوراک میں کام آیا کرتی ہے یہ جالینوس کی رائے ہے یا غذا بلغم میں تبدیلی ہو جاتی ہے یہ ارسطاطالیس کا خیال ہے اور غیر طبی بڑھاپا خشکی کی زیادتی کے باعث ہوا کرتا ہے جس طرح کھیتی میں سبزی کے بعد سفیدی پیدا ہو جاتی ہے پیاس کی یہ صورت ایسی حادث بیماریوں کے بعد ہوا کرتی ہے جو خشکی کا سبب ہوتی ہے۔

علاج

جو دوائیں بڑھاپے کو پیچھے دھکیل دیتی ہیں وہ استعمال کریں مثلاً اطر فیصل کبیر اور اطر فیصل صغیر اور ہیلہ مربی روزانہ کھایا کریں ان چیزوں سے آخر وقت تک شباب کا تحفظ ہوتا ہے شوریوں اور فواکھات کا زیادہ کھانا اور کثرت سے شراب کا پینا زیادہ حرام کرنا، کھانے میں یا جماع میں زیادتی کرنا اور کثرت سے میٹھا پانی پینا مناسب نہیں غذا کے بعد مولی یا تخم مولی اور سکنبین سے تے کرنے سے بڑھاپا رک جاتا ہے بلغم کا اخراج بھی کرنا چاہئے اس کے علاوہ خشکی پیدا کرنے کی تدابیر

ریں بالوں پر چار گھنٹے تک نظروں لگا لیا کریں اور اس سے حمام کر لینا چاہئے
روغن قط' روغن شونیز' روغن منطل اور رائی کا تیل لگانے سے سفیدی دیر
میں آتی ہے۔

مہندی برگ نیل میں ملا کر لگانے سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں بعض لوگ
پہلے مہندی لگاتے ہیں پھر ساق یا آب جوڑ لگاتے ہیں اس میں لونگ بھی شامل
کر لینی چاہئے۔ مازو سبز روغن زیتون میں جلا کر بالکل سیاہ کر لیں اور اس میں
۷ گرام جلا ہوا تانبہ ۳۵ گرام پٹکری ۷ گرام نمک اندرائی ۱۵۴ ۱۵۴ گرام مسلا کر
بالوں پر لگائیں یہ بالوں کو سیاہ کر دیتی ہے۔

پیشانی کے بالوں کا اڑ جانا

اس کا سبب خشکی کی زیادتی ہے جو بالوں کی غذا ہالوں تک نہیں پہنچنے
دیا کرتی یا دماغ تک غذا نہیں پہنچا کرتی یا مسامات کھل جاتے ہیں اس لیے بالوں
کا مادہ بند نہیں ہوا کرتا مسامات کے بند ہو جانے سے پیشانی کے بال اڑ جاتے
ہیں کیونکہ اس صورت میں مادہ کے اندر جانے کا راستہ رک جاتا ہے جس
طرح پرانے زخموں سے ہوا کرتا ہے اس حالت میں پہلے دماغ میں کھوکھلے پن
کی زیادتی ہوتی ہے ضلع بمبئی کا اچھا ہونا ممکن نہیں اس میں پہلے حمام کرنا چاہئے
اس کے ہال اگانے والی دوائیں استعمال کرنی چاہئیں۔

احوال جلد

جو چیز خون کو رقیق اور روح کو جلد کی جانب حرکت دیتی ہے اس سے رنگ
میں رونق اور صفائی پیدا ہو جاتی ہے نیرشت انڈے اور شراب رسکالی پنے
اور انجیر سے خون پیدا ہوتا ہے اور انجیر خون کو جلد کی طرف حرکت دیتا ہے
کچا چھوڑہ حرارت عزیز کی کو بڑھاتا ہے اطریفیل اور ہلیہ مرلی سے بدن کا تھم
کرنا چاہئے۔ پیاز، لہسن، سیاہ مرچ، زعفران، مولی اور گندنے سے خون جلد

میں پھیل جاتا ہے اور متحرک بھی ہوتا ہے گندنا اس سلسلہ میں بہت مجید خاصیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جوش، غصہ، لڑائی، خوشی اور خوبصورت محبوب شکلوں کو دیکھنے گھورنے، سواری کرنے، کشتی لڑنے، شکار کیلئے، گانا سننے سے جلد میں تازگی اور چمک آجاتی ہے کمال بھی پہلی ہو جاتی ہے۔ باقلا، ترمس، جو، لورہ، چاول، پوست بیضہ جلا ہوا سیب مر سفید، باعقی دانت کا برادہ، گلی ہوتی ہڈی، کھیرے اور خرپوزے کے بیج کدو اور مولیٰ کے بیج پسے ہوئے نشاستہ بادام، مرگلی تنہا یا ان چیزوں کو مرکب کر کے استعمال کرنے سے بھی جلد چمکدار اور شفاف ہو جاتی ہے اشان اور آب خرپوزہ سے دھونا بھی فائدہ مند ہے۔

تل اور چھائیں

خون کا مردار ہو کر جلد میں جم جاتا جس کی وجہ سے جلد کا رنگ بدل جاتا ہے اگر اس میں سرخی ہو تو اسے نمش یعنی تل کہتے ہیں۔ سیاہی ہو تو برش کہا جاتا ہے یہ کالے نقطے جو منہ پر پیدا ہو جاتے ہیں سیاہی ذرا گہلی ہوتی ہو تو اس کو چھائیں کہتے ہیں اس کے علاج میں عجلت سے کام لیں تاکہ خون مردار ہو کر جلد کے نیچے جمے نہ پائے۔

علاج

ضد کرنی چاہئے سودا کا اخراج بھی ضروری ہے اور مزاج کی تبدیل کی جائے رنگ کو نکھارنے والی دوائیں رنگ صاف کرنے کی غرض سے استعمال کریں بیماریوں ختم و اہم حجاج کی کثرت درد، بھوک، گرم ہوا، گندنے کا پانی، سرکہ، گل ارمنی، اور زیرہ کے لگانے یا سرکہ کے ہمراہ کھانے سے اور ایسی جگہ رہنے سے جہاں ہیرہ کا درخت ہو رنگ زرد ہو جاتا ہے اجوا تن کا سوکھنا اور اسے دیکھنا بھی ضروری ہے۔

چوٹ کے نشانات

اور سیاہی پر مردار سنگ چڑھیوں میں ملا کر لگانا مفید ہے۔

بہق اور برص

سیاہ اور سفید ہوتا ہے بہق اور برص کی سفیدی میں یہ فرق ہے کہ بہق جلد کے اوپر ہوتا ہے گہرا نہیں ہوتا اس میں قوت و اندھ قوی ہوتی ہے یہ دونوں بولہا میں ہضم کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہیں اور جب پرانی ہو جاتی ہیں تو عمدہ غذا بھی ان دونوں کے رنگ میں تبدیل ہو جاتی ہے اور سیاہ برص کی بہق سیاہ میں ایسی نسبتاً نہیں جیسی برص سفید اور بہق سفید میں ہے اس لیے کہ برص سیاہ میں اوپر کی کھال سیاہ ہوتی ہے اس کو تو با بھی کہتے ہیں۔ سفید کا مادہ بلغم اور سیاہ کا سودا ہوتا ہے۔

علاج

قوی دواؤں سے مادے کا اخراج کریں یا راج کو غا دیا اس مقصد کے لیے مناسب ہے اس کے بعد بہق میں رنگ دور کرنے کی غرض سے صاف کرنے والی دوائیں استعمال کریں مزاج کی تبدیل نیز ہضم کی اصلاح سے قافل نہیں رہنا چاہئے برص سفید کو رنگنے کے لیے روغن بادنجان استعمال کیا جائے اس تیل میں بڑی عمدہ تاثیر ہے برص سیاہ میں تیز بجلی یعنی صاف کرنے والی دوائیں لگا تیں یہاں تک کہ جلد پھول جائے اس کے بعد چند روز تک کچھ نہ لگائیں پھر زخم ڈالنے والی دوائیں لگائی جائیں مثلاً ہالوں رائی کا لادانہ اور مولی کے بیج اگلی ہوتی ہڈی میں بھی یہی خاصیت ہے رنگ سیاہ کرنے کی تدابیر بھی کرتے رہیں اس کے لیے غذائیں اور پینے کی چیزیں کام میں لا سکتے ہیں۔

رنگ کا حفظ

سورج، ہوا سردی سے جلد کی حفاظت کرنے کی غرض سے مرخی کے انڈے کی سفیدی کے ساتھ روٹی کا گودا استعمال کریں۔

بنغل گند

اس کو عربی میں حمان کہتے ہیں بعض لوگوں کی بنغل سے بہت زیادہ سزا ہند آنے لگتی ہے

علاج

بدن سے متعفن خلط کا اخراج کریں مزاج کی تبدیل بھی ضروری ہے بدبو پیدا کرنے والی چیزوں سے مثلاً میتھی سے اجتناب کریں خوبانی کا فیضانہ استعمال کریں سعد کوفی، برگ اور بیج سوسن اور آس ہاریک پیس کر لگانا مفید ہے۔
توتیا سوختہ، مردار سنگ، پھلکری، ایلوا گلاب میں ملا کر لگائیں مشک اور کافور ملا کر لگانے سے بھی اس حالت میں فائدہ ہوتا ہے جب حرارت ہو بالپھر گلاب برگ سیب پیس کر لگانے سے فائدہ ہو جاتا ہے مازو کا لگانا بھی مفید ہے۔

قمل - جوں

جو میں رطوبت اور حرارت کی کمی سے پیدا ہوا کرتی ہیں اور جلد کے قریب پیدا ہوتی ہیں کہیں اتنی زیادہ ہو جاتی ہیں کہ بھوک مر جاتی ہے اور بدن پسلا پڑ جاتا ہے بعض اوقات اچانک پیدا ہو جاتی ہیں۔

علاج

زیادہ ہو جانے کی حالت میں بدن کا تنقیہ کرنا چاہئے بدن کی صفائی کا بہت خیال رکھیں ہر وقت صاف ستھرے رہیں پہلے نلکین پانی سے اور پھر میٹھے پانی سے حمام کرائیں کپڑے جلد جلد تبدیل کرتے رہیں حریری لباس پہننا چاہئے بسن اور پودینہ پانی میں پکا کر پینے سے جو میں مر جاتی ہیں۔ مقامی طور پر حنظل بیج خطمی نام انیسون، زواذند، برگ کتاں، روغن قرطم میں ملا کر لگائیں روغن زیتون بھی مفید ہے اس میں پارہ شامل کر لیا جائے تو بہت موثر ہو جاتا ہے لیکن اھضائے میسر پر پارے دالی کوئی دوا نہیں لگانی چاہئے ورنہ نقصان ہوگا۔

قویا-داد

رقیق اور تیز مواد اور سودے پیدا ہوتا ہے۔

علاج

مزاج کی اصلاح کی جائے اگر زیادہ ہو تو مقامی ادویہ مثلاً اترج کی کھٹائی
روضن گندم اور روضن پلام تلخ ملا کر لگائیں اکثر داد سے جذام ہو جاتا ہے۔

احوال بدن

لاغری-دبلا پن

اس کا سبب خون کی کمی یا خون سے طبیعت کی کراہت ہے یہی وجہ ہے کہ
خون دبلے آدمیوں کے بدن میں زیادہ ہوتا ہے اسکی طرح قوت جماع بھی دبلے
پتلے آدمیوں میں بہت ہوتی ہے۔ قوت متصرفہ قوت ہاضمہ یا قوت ہاضمہ کی
کمزوری بھی دبلا پن کا سبب ہے خون کی کثرت بھی دبلے پن کی وجہ بن جاتی ہے
اس صورت میں قوت تصرف پر قادر نہیں ہو کر قوت طحال کی مزاحمت یا اس بنا پر
کہ طحال خون کو جذب کر لیتی ہے لاغری پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ جگر کو طحال کے
مزاج کے تضاد کی وجہ سے نقصان پہنچ جاتا ہے یہی صورت طحال کی حسرتی میں
ہوا کرتی ہے۔ کیڑوں کی وجہ سے بھی آدمی دبلا ہو جاتا ہے کیڑے معدے میں آتی
ہوئی غذا کو کھا جاتے ہیں اس بنا پر غذا اعضاء تک نہیں پہنچا کرتی یا کم پہنچا
کرتی ہے غذا کے راستوں کی تنگی بھی اس شکایت کا باعث ہے۔ مٹی کے کھانے
اور تحلیل کی زیادتی سے بھی دبلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ شکن، غم و آلام اور تحلیل
کرنے والی بیماریوں میں بھی صورت پیش آیا کرتی ہے اور آدمی لاغر ہو جاتا

علاج

تعدیل مزاج اور تیز خلط کا اخراج کرنا چاہئے اس غرض کے لیے ضد کرنی چاہئے قوت جاذبہ کو قوی کرنا بہت ضروری ہے تیلوں کی مالش سے یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے مالش سونے کے بعد کرنی چاہئے۔ زقت رومی پورے بدن پر لگائیں اکثر کسی خاص عضو کو فرہ کرنے کی ضرورت ہو کرتی ہے یہ غرض مخالف سمت کے باندھنے سے حاصل ہو جاتی ہے 'آرام و سکون سے رہیں حرکت اور سکون میں اعتدال قائم رکھیں نرم بستر پر استراحت کریں قوی غذا میں کھلائیں جیسے کھجور، دودھ، بھنا ہوا گوشت پکائی ہوئی چیزوں کے مقابلہ میں ان غذاؤں سے عمدہ خون بنتا ہے۔ دودھ، چاول بھی اچھی غذا ہے اور بھٹا کا گوشت مٹھا پالا تا ہے اور کئی غذا میں دی جا سکتی ہیں جن سے اچھا خون پیدا ہو کھانے کے بعد حمام کرنے سے بھی مٹھا پاتا ہے لیکن سڈے پڑنے کا اندیشہ رہتا ہے اس لیے اس سے پرہیز ہی کرنا چاہئے حمام کے بعد سکینین خاص طور پر سکینین بزدلی استعمال کریں فریبی پیدا کرنے والی تمام غذا میں غلیظہ ہوتی ہیں اسی بنا پر ان سے پتھری بن جاتی ہے لیکن حمام غذا ہضم ہونے کے بعد اور حمام کے بعد کھانا کھانے سے مستدل قسم کا مٹھا پاتا ہے موٹا کرنے والی دوائی میں وہ ہیں جو غذا کو معدے اور آنتوں میں بند کرتی ہیں غذا کو رگوں میں پہنچانا ضروری ہے اس مقصد کے لیے غذوں میں لطیف کرنے والی اور چشاب آور دوائی شامل کر دینی چاہئیں مثلاً زیرہ اور مخدر دوائی مثلاً بھنگ دیں تاکہ غذا اعضاء میں جم جائے جو دوائی بالخاصہ مفید ہیں وہ استعمال کریں۔

دوا ۱۔ جس سے فریبی آتی ہے اور مستدل مزاج والوں کو مفید ہے بادام شیریں بندق، حب خضر، پستہ، بھنگ، حب صنوبر، باریک کر کے شہد میں ملا کر جاتھل کی برابر گولیاں بنائیں روزانہ پانچ سے دس گولی کھلا سکتے ہیں۔

دیگر۔ چٹا گائے کے دودھ میں بھگوئیں جب نرم ہو جائے تو پھلے ہوئے جو نیبوں، چاول، تھم بھنگ، مونگ مقلشر کو پانی میں پکا کر کھلائیں اس کے بعد دیکھ

دودھ میں ملا کر پکائیں پھر پستہ، ہندق، جستا، انھڑا، اخروٹ، بادام شیریں، حب صنوبر، تخم فرزہ، تخم خربوزہ، تخم خشخاش سفید ہر ایک ۱۲ گرام تخم بھنگ، زیرہ، بہنی سفید، حب الزلم ہر ایک ۳ گرام روغن بادام، گلے کے کا گھی دواؤں کا چوتھا حصہ ڈال کر دوائیں باریک کر کے ملا لیں خوراک ۲۴ گرام اور روزانہ روٹی دودھ میں بھگو کر کھائیں۔ سبز تفاح دیگی میں جگوتیں اور اس پر ایک ایسا برتن رکھ دیں جس میں سوراخ ہو پھر اس سوراخ کے برابر موئز منعتی رکھیں جب موئز منعتی بھاپ سے گل جائے تو اس کو کھالیں کھیر اور کچھ ابھی کھائیں اس دوا سے سات روز میں مٹا پا آجاتا ہے لیکن یہ مٹا پا جلد ہی ختم بھی ہو جاتا ہے جو لوگ جلد دبلے ہو جاتے ہیں وہ جلد ہی فرہ بھی ہو جاتے ہیں اور جو دیر میں دبلے ہوتے ہیں وہ دیر ہی میں فرہ ہوتے ہیں جو لوگ جلدی سے سوئے ہو جاتے ہیں وہ پلے اور ڈھیلے ہوتے ہیں۔

سمن مفراط بہت زیادہ مٹا پا

زیادہ مٹا پا حرارت عنیزی کی کمی سے آیا کرتا ہے اس صورت میں نسیم روح تک کہ پہنچا کرتی ہے اکثر موٹے آدمیوں کی رگ پھٹ کر خون نکلنے لگتا ہے اور وہ فوراً مر جاتے ہیں یا خون دماغ کی تبادلیت میں یا دل کے جوف میں گرتا ہے اس کا نتیجہ بھی موت ہے موٹے آدمی اکثر سانس کی تنگی اور خفقان میں مبتلا ہو جاتے ہیں قرہ بھی عام طور پر پیدائشی ہوتی ہے اور موٹے آدمیوں کا مزاج اکثر سرد ہوتا ہے ان کی فصل کم چلتی ہے وہ بھوک پیاس پر صبر نہیں کر سکتے اور دوائیں مٹاپے کے باعث جلدی سے دردناک اعضا میں نہیں پہنچا کرتی وہاں تک پہنچنے میں دیر لگ جاتی ہے۔

علاج

غذا کم کھائیں بھوک کی حالت میں حام کریں ورزش بھی بھوک ہی میں کرنی چاہئے زمین پر سلائیں یا تخت وغیرہ پر سلا سکتے ہیں بہر حال سنت جگہ

پر سلانا چاہئے غذا میں صرف پرانا پنیر، مسور، بھوسنی دارا آٹے کی روٹی، جو کی روٹی کھائیں ترکیبی میں گرم مصالحے زیادہ ڈالیں ان چیزوں سے تحلیل خوب ہوتی ہے موٹالیاس استعمال کریں۔ استفراخ اور تلتین زیادہ کریں تاکہ غذا ہلکتی رہے پیشاب آور چیزیں استعمال کریں تاکہ دواؤں کا اثر جگرتک نہ پہنچے بلکہ ایسی دوائیں دیں جو غذا کو خارج کر دیں جیسے فطر اسایون، زرداند، سلازوس، لک اور مرزنجوش میں پیشاب لانے کی تاثیر بہت زیادہ ہے۔

سموم

طبیعت جس طرح مفید چیزوں کو پہچان کر استعمال کرتی ہے اسی طرح مضر اشیاء سے اجتناب کرتی ہے مضر چیزوں کے کھانے ہی سے پرہیز کرنا کافی نہیں ہے بعض اوقات کھانے میں کوئی زہریلا جانور، پتھر اور تیلادغیرہ گر کر مر جاتا ہے اور نادر اشگی کے عالم میں اسے کھالیا جاتا ہے اس کے نتیجے میں کھانے والا مر جاتا ہے بڑے درختوں اور پرانی چھتوں کے نیچے بیٹھ کر کھانا مناسب نہیں کبھی کوئی زہریلا جانور شراب میں گر کر مر جاتا ہے اس قسم کی شراب کا پینا بھی خطرے سے خالی نہیں جن غذاؤں میں بہت زیادہ لذت اور ہوان کو بھی نہ کھائیں اکثر اوقات ان میں زہر اثر کر جاتا ہے اسی طرح ان اشیاء کو جن میں ہونہ ہو زیادہ بھوک اور پیاس کے وقت نہیں کھانا چاہئے کیونکہ اس وقت راستوں کے خالی ہونے کے باعث زہر کا اثر جلد ہوا کرتا ہے اگر زہر کھانا کھانے کے بعد کھایا جائے تو اس کا اثر کم ہوتا ہے کیونکہ اس کی قوت دب جاتی ہے بعض اوقات اس کے برعکس بھی ہوتا ہے زہروں کی تین قسمیں ہیں۔

۱- معدنی

۲- نباتی

۳- حیوانی

معدنی زہروں میں پارہ کاکشہ، مردار سنگ، سفیدہ کاشغری سیسہ کا برادہ، شکرگ زنگار سنگییا، لوہے کا برادہ اور سہل ہر تال، چونہ، پھلگری، زاج اور

صابون کا پانی داخل ہے۔ نباتی زہروں میں پھسناک، تیز بوٹیوں کا دودھ یعنی آکھ
 و طیرہ کا دودھ، سقونیا، ماذریون، کنیر، تربد زرد اور سیاہ، غازیقون، بھلا نواس، خربق
 سفید اور سیاہ کٹی سیاہ، جنگلی پیاز، لگے ہوئے بیج ایفون، بھنگ، پوست دھان،
 دھتورہ، شوکران، قرفیون، کھمبی، لکڑی، کوشال کر لیا جاتا ہے۔ حیوانی زہروں میں
 یہ چیزیں شمار ہوتی ہیں تیلنی، مکھی، دریائی لومڑی، چھپکلی، پامنی، مینڈک، سانپ کا پتہ،
 پیٹے کا پتہ، آبی کے پتہ، بارہ سینکے کی دم، سواری کے چوپایوں کا پسینہ، گرگٹ کا انڈا،
 خراب اور جما ہوا دودھ، جلا ہوا گوشت جو بھننے وقت جل گیا ہو۔ بعض زہروں کا
 اثر خون کی سوزش اور اس کے جلنے کے باعث ہوا کرتا ہے مثلاً افریون کی یہی
 تاثیر ہے خون کے جھنڈے اور سن ہونے کی بنا پر بھی زہر کا اثر ہوتا ہے جیسے ایفون
 سے ہوا کرتا ہے یا سانس کے راستوں میں سد سے پڑ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے
 مردار سنگ کا اثر اسی طرح ہوتا ہے کاس سے بھی زہر کا اثر ہوتا ہے جیسے زنگار
 سے ہوتا ہے۔ پھسناک کے سے عفونت پیدا ہو کر زہریلی تاثیر ہو کرتی ہے جن پتوں
 کا ذکر ابھی کیا گیا ہے ان سے عفونت ہی پیدا ہو کر زہریلا اثر کا اثر ہوا کرتا ہے۔
 زہر کی ہر قسم سب سے خراب ہے زہر کی شناخت ہے کہ منہ آجاتا ہے یا اس چیز
 سے زہر کی پہچان ہوتی ہے جو حق میں کھلا کرتی ہے اس کے علاوہ ہر سستی چیز کے
 مخصوص عوارض ہیں۔

زہر خوردہ کا علاج

گرم پانی میں ردغن کنبد اور ردغن زیتون ڈال کر جلدی سے حقے کرائیں یا
 تخم افکنگن کے جو شانڈے میں گھی ڈال کر اس کو پلائیں اور پوری قوت سے حقے کرائیں
 اگر حقے نہ کر سکے تو ایسی دوائیں دیں جن سے زہر کا اثر ناکس ہو جائے تریاق تلین
 منتموم شروع میں کھلانے سے زہر کا اثر دور ہو جاتا ہے دودھ پلا کر حقے کرانے
 سے زہر کی سمیت ناکس ہو جاتی ہے اگر تکلیف ہو تو حقنہ کریں تاکہ زہر نیچے کو
 کھینچ جائے زہر خوردہ کو آرام سے رکھیں خوشبو میں سنگھائیں صاف ستھرا لباس
 پہنائیں پھیپھنگ لانے والی دوائیں ناک میں پھونکیں، بال اکھاڑیں جب یہ معلوم

ہو جائے کہ فلاں زہر کھایا ہے تو اس کا مخصوص علاج کریں زہروں کا عام اور مشترک علاج یہ ہے کہ مفرجات یا قوتیہ تریاق کبیر تریاق طین منتموم اور تریاق اربیعہ کھلائیں اور یہ دوا تیار کر کے استعمال کریں انجدان بیخ انجدان ہر ایک ۱۰ گرام پورہ ارنی ۷ گرام ہاسیک کر کے شہد میں ملا کر آب سیب کے ہمراہ کھلائیں اور جنگلی نیولہ ذبح کر کے آلائش صاف کریں اور اس مقام پر باندھ دیں یہ ہر قسم کے زہر کا درد دور کرنے میں بہت مؤثر ہے۔

خراب جانوروں کے بلوں سے احتراز

خلی یا عصارہ خبازی اور روغن زیتون مل کر بیڑوں کے چتے کے قریب بھی چلے جائیں تو بھریں پاس نہ آئیں گی چھوٹی بھڑکاٹ لے تو اس جگہ چرنے سے زہر دور ہو جاتا ہے یہ عمل بالخاصہ فائدہ دیتا ہے بیخ کوف (دست کند) جسم ہر مل لیا جائے تو سانپ نہیں کاٹ سکے گا اسی طرح لومڑی کا بھیجا سر کر اور روغن زیتون میں ملا کر لگانے کا اثر بھی یہی ہوتا ہے برگ صنوبر تازہ کو چیس کر لیں اور زیتون کے ٹیسا ندے ملا کر لگائیں حب عرعر (پھاڑی سرد) یا برگ فبنکشت بیخ انجدان دوح یا حب بلسان اور بیخ حرف کو روغن زیتون میں ملا کر لگایا جائے تو سانپ اور تمام کیرے کوڑے دور رہیں گے ان چیزوں کے پاس رکھنے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے پوست انار شاخ انار اصل السوس گندہ بہرہ سینگ کھر اور بال اور ہینگ برگ غار سکج اور فبنکشت میں سے کوئی چیز کیرے کوڑوں کے بلوں میں ڈال دی جائے تو فوراً وہ بل چھوڑ کر بھاگتے ہیں صنوبر کی راکھ گندہ برزہ اور کلوبھی بلوں کے قریب چھڑکنے کا بھی یہی اثر ہوتا ہے اس کے علاوہ گھر میں تعلق 'موز نیولہ اور ساہی پال لیں ان کی آواز سن کر تمام کیرے کوڑے بھاگ جاتے ہیں چیتے کی کھال سے سانپ بھاگ جاتا ہے۔ کھٹی کتے گیدڑ اور بیڑیے کو ہلاک کر دیتی ہے جنگلی پیاز اور جنگلی مہسن سے چیتا مر جاتا ہے، کڑوے بادام سے لومڑی مر جاتی ہے۔ تینیز دھان کی جو سی برگ آزاد درخت سے چوپائے مر جاتے ہیں، کئی روغن گل سے ڈر کر بھاگ جاتی ہے۔

روضن گل جی پر مل دیا جائے تو جی فوراً ماطہ ہو جاتی ہے۔

سانپوں کا بھگانا

گندک اور نوشادر سرکہ میں ملا کر چھڑکنے سے سانپ فوراً بھاگ جاتے ہیں راتنی سانپوں کو ہلاک کر دیتی ہے سانپ کے سوراخ کے قریب راتنی رکھ دی جائے تو سانپ بل چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔

بچھو کا بھگانا

مولی کاٹ کر رکھنے یا مولی کے پتوں کے عصارے کو ڈالنے سے بچھو بھاگ جاتا ہے ہادروج اور روزے دار کا تھوک، بچھوؤں کو مار دیتا ہے بلکہ سانپوں کو بھی ہلاک کر دیتا ہے بچھو اور ہرتال کی دھونی سے بچھو بھاگ جاتے ہیں مولی کا ٹھنڈا سوراخ کے قریب رکھ دیا جائے تو بچھو باہر نہیں آسکتا۔

پسوؤں کا بھگانا

حفظ کا جو شانڈہ یا ضیاندہ مکان میں چھڑکنے سے پسو بھاگ جاتے ہیں اور مر بھی جاتے ہیں یہی تاثیر عود صلیب اور خرنبوب کے جو شانڈے میں ہے۔ پہاڑی بکری کا خون کسی جگہ رکھ دیا جائے تو سارے پسو وہاں آکر اکٹھے ہو جاتے ہیں اسی طرح کڑی پر ساہی کی چربی مل کر رکھ دی جائے تو پسو اسی پر جمع ہو جاتے ہیں گندک اور کنیر کی دھونی سے پسو بھاگ جاتے ہیں۔

پھروں کا بھگانا

صنوبر کی کڑی کا برادہ یا تقدیس (زاج کی ایک قسم) اور کلونجی کی دھونی سے پھر بھاگ جاتے ہیں برگ آس خشک، گندک، کلونجی، کالا دانہ، لٹنی برگ سردان میں سے کسی دوا کا جو شانڈہ چھڑکنے سے بھی پھر فرار ہو جاتے ہیں تربد اور آفتین کے جو شانڈے کو چھڑکنے کا بھی یہی اثر ہوتا ہے

چوہوں کا بھگانا

مردار سنگ، خربق، بھنگ، کرم کلے کی جڑ منگھیا اور لوہے کا میل کھانے سے چوہے مر جاتے ہیں مگر ان چیزوں کے کھانے کے بعد انھیں پانی نہ پینے دیا جائے چوہے کی دم اور خسیوں کو کاٹ کر رستی میں باندھیں تو اسے دیکھ کر چوہے بھاگ جلتے ہیں۔

چینیوٹیوں کا بھگانا

چینیوٹیوں کے جلانے سے چینیوٹیاں بھاگ جاتی ہیں مقناطیس بسیل کا پتہ زفت رومی، ہینگ اور قطران کو ان کے بلوں میں رکھ دیا جائے تو چینیوٹیاں بھاگ جاتی ہیں۔

مکھیوں کا بھگانا

ہرتال کو دودھ میں ملا کر چھڑکنے اور مکھی کی دھوٹا سے کندر اور گل جھونی سیاہ کا جو شانڈہ مکھیوں کو مار ڈالتا ہے۔

بھٹروں کا بھگانا

گندک اور لہسن سے بھر میں بھاگ جاتی ہیں۔

گہریلوں کا بھگانا

ان کو بھگانے کے لیے چنار اور برگ چنار کی دھونی دینی چاہئے۔

دیک کا بھگانا

دیک ہدہ کی آواز سن کر بھاگ جاتی ہے اس کے پروں پر ہڈی کی دھونی کا بھی یہی اثر ہے۔

1100

